سفینۃ العارفین

مولانا عبدالعزیز ہزاروی

نقشبندی

۵۵ روپے

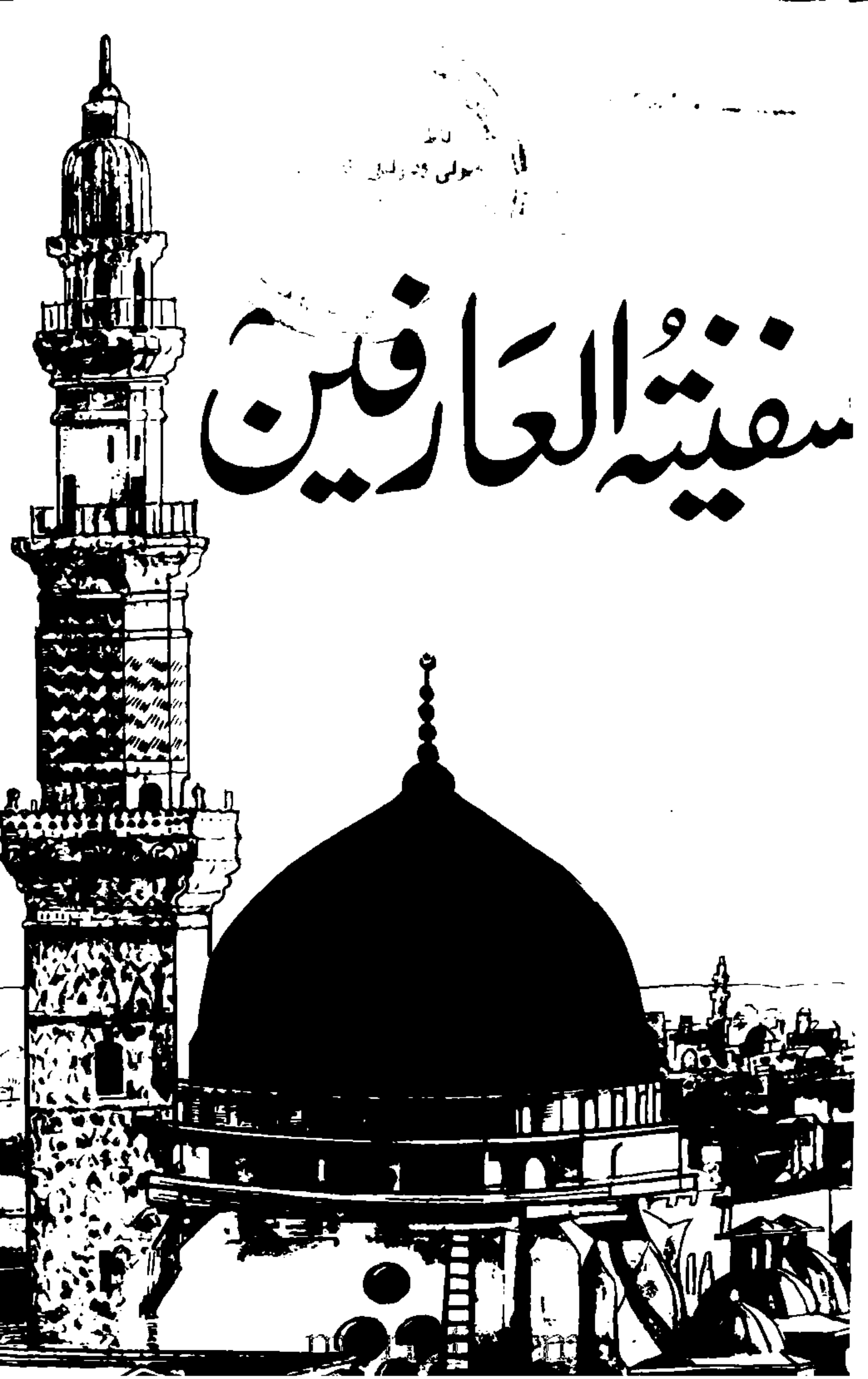

سفینۃ العارفین

Marfat.com

سفینۃ العارفین

مؤلفہ

مولانا عبد العزیز عفی عنہ ہزاروی مانسہرہ ہزارہ

خطیب جامع مسجد اقصیٰ

گلبائی کراچی ۲۸

marfat.com

Marfat.com

باسمہ الکریم

نام کتاب ——— سفینۃ العارفین

مؤلف ——— عبدالعزیز

تعداد ——— ایک ہزار بار دوم

کاتب ——— محمد رفیق

مطبع ——— ایجوکیشنل پریس کراچی

تعداد صفحات ——— ۵۷۶

قیمت ——— ۵۵ روپے

سال طباعت ——— فروری ۱۹۸۶ء

ملنے کا پتہ

محمد علی کارخانہ اسلامی کتب دوکان نمبر ۲ اردو بازار کراچی

marfat.com

Marfat.com

فہرست مضامین

مضمون	صفحہ
باب اوّل	
خلیفہ اوّل ابوبکر صدیق رضؓ	۳۳
صحابہ کرام کے درجات	۳۵
فتوحات	۴۱
قرآن کریم کا جمع کرنا	۴۲
صدیق اکبر کا حلم	۴۳
صدیق رضؓ اکبر کا مرض اور وفات	″
دوسرا باب	
خلیفہ دوئم عمر رضؓ	۴۶
کرامات	۵۱
حلیہ و خلافت	۵۲
جنگ و فتوحات	۵۲
شہادت	۵۴
تیسرا باب	
خلیفہ سوم عثمان رضؓ	۵۷
حلیہ مبارک	۵۸
خلافت	۶۰
بغاوت	۶۲
شہادت	۶۶
چوتھا باب	
خلیفہ چہارم علی رضؓ	۶۹
حلیہ	۷۰
جنگ جمل	۷۳
تفصیل حالات	۷۵
قاتلانہ حملہ و شہادت	۷۹
پانچواں باب	
حضرت حسن رضؓ	۸۲
تنگدستی سے دعا	۸۲
	۸۳

marfat.com

Marfat.com

حضرت حسینؓ کے ۸۵
تفصیلی بیانات ۸۶
اہل کوفہ کے خطوط ۸۷
مسلمؓ کی گرفتاری شہادت ۸۸
امام حسینؓ کی مکہ سے روانگی ۸۹
کربلا میں ورود ۹۱
حضرت حسینؓ کی شہادت ۹۳
اہل بیت کا سفر ۹۴
فاطمہؓ کا بیان ۰
یزید کے گھر ماتم ۰
نقصان کی تلافی ۰
قاتلین حسینؓ ۹۵

چھٹا باب ۶

معاویہؓ ۹۷
فتوحات ۹۸
رومیوں سے معرکہ ۹۹
امیر معاویہؓ کی علالت ۱۰۰
یزید بن معاویہؓ ۱۰۱
یزید کی موت ۱۰۲
عبداللہ بن زبیرؓ ۱۰۳
عبدالملک ″
کعبہ مکرمہ کی تعمیر ۱۰۵

ساتواں باب ۷

عمر بن عبدالعزیزؒ ۱۰۶
فدک کا فیصلہ ۱۰۷
آپ کا حلیہ ۱۰۹
علالت
وفات ۱۱۰
خلیفہ ہارون رشید ۱۱۱
حلیہ اور سخاوت ″
فتوحات ۱۱۲
وفات ۱۱۳
آپ کے لڑکے کا واقعہ ۱۱۴

آٹھواں باب ۸

حضرت امام ابوحنیفہؒ ۱۱۷
آپ کا خواب ۱۱۸
حضرت یحییٰ کا خواب ۱۱۹
حضرت ابوحنیفہؒ کی دعا ۱۲۰

marfat.com

Marfat.com

اور تعبیری علم	۱۲۰	آ	
شیخ ابو علیؒ کا خواب	۱۲۱		
آپ کے اخلاق و	۱۲۴	محدثین عظام	۱۴۴
عادات	〃	آپ کی ذانائی و علم	
آپ کے شاگرد	〃	آپ کی کرامت و حافظہ	۱۴۵
حُلیہ و حق گوئی	۱۲۵	آپ کی وفات	۱۴۶
سخاوت و احسانات	۱۲۶	امام احمد بن حنبلؒ	
آپ کا تحمل	۱۲۷	آپ کی کرامت	〃
آپ کا معمول	۱۲۸	آپ کی دُعا	۱۴۷
امام کی اقتدا میں قرأت	〃	غزل	
ہدایہ میں	۱۲۹	آپ کی وفات	
مسئلہ طلاق	〃	امام قاسم بن	۱۴۸
فقہ کی تاریخ	۱۳۰	محمد بن ابوبکرؒ	
مسائل کی تعداد	۱۳۲	امام یوسفؒ	
مسائل میں اختلافات	۱۳۳	حضرت امام زین العابدینؒ	۱۴۹
آپ کی وفات	۱۳۹	امام محمد باقرؒ	〃
نواں باب		امام موسیٰ کاظمؒ	
امام مالکؒ	۱۴۰	امام موسیٰ رضاؒ	۱۵۰
حضرت امام شافعی	۱۴۱	امام نقیؒ	〃
		امام تقیؒ	〃

marfat.com
Marfat.com

امام حسن عسکریؒ	۱۵۱
آپ کی کرامت	"
امام محمدؒ	"
مولانا نظام خاموش	۱۵۲
مولانا عبدالرحمٰن جامی	
اشعار	۱۵۳
مولانا عبدالغفور لاریؒ	۱۵۴
خواجہ عبدالشہیدؒ	۱۵۵
دسواں باب	۱۵۶
سلسلہ عالیہ قادریہ	"
شیخ معروف کرخیؒ	"
حضرت سری سقطیؒ	۱۵۷
حضرت جنید بغدادیؒ	"
آپ کی وفات	۱۵۸
کرامات	
آپ کا وعظ	۱۶۱
اشعار	۱۶۵
شیخ ابوبکر شبلیؒ	۱۶۶
شیخ عبدالواحد تمیمیؒ	"
شیخ ابوالفرج طرطوسی	۱۶۶
شیخ ابوالحسن ہکاریؒ	"
شیخ ابوسعیدؒ	
شیخ حماد یاسؒ	۱۶۷
گیارہواں باب	۱۶۹
شیخ عبدالقادر جیلانیؒ	"
حکایت لڑکی	۱۷۰
آپ کی تصانیف	۱۷۳
حلیہ مبارک	"
چور کو ابدال بنا دیا	۱۷۴
ہوا میں اڑنا	"
ہوا بزرگ	"
اجلاس	۱۷۵
آپ کا فرمان	۱۷۶
حکایت	۱۷۷
حکایت	"
حکایت	۱۷۸
آپ کی زندگی کے حالات	
آپ کے علمی کمالات	۱۷۹

marfat.com

Marfat.com

وعدہ وفائی حکایت	۱۸۰
گائے کا کلام	۱۸۲
حج	۱۸۳
آپ کا نسب نامہ	۱۸۴
کرامات	〃
کرامات	۱۸۵
حلیہ مبارک	〃
وفات	۱۸۶
سلسلہ قادریہ	۱۸۷
بارھواں باب	۱۹۲
شیخ عبدالقادرؒ کے	〃
دس صاحبزادے	〃
شیخ سیف الدینؒ	〃
شیخ شرف الدین عیسیٰؒ	〃
شیخ شمس الدین عبدالعزیزؒ	۱۹۳
شیخ سراج الدینؒ	〃
شیخ تاج الدین ابوبکرؒ	〃
شیخ ابواسحٰق ابراہیمؒ	〃
شیخ ابوالفضل محمدؒ	۱۹۴
شیخ عبدالرحمٰن عبداللہؒ	۱۹۴
شیخ ابوزکریا یحییٰؒ	۱۹۵
شیخ ابونصر موسیٰؒ	〃
شیخ علی بن ہیتیؒ	〃
شیخ ابوعمر صریفیؒ	۱۹۷
شیخ ابوسعید قیلویؒ	۱۹۸
شیخ قصیب البانی موصلیؒ	〃
شیخ بقائیؒ	〃
شیخ مخدوم محمد الحسینیؒ	۱۹۹
شیخ مخدوم عبدالقادر ثانیؒ	۲۰۰
اشعار	۲۰۱
شیخ محی الدین عربیؒ	۲۰۲
شیخ مخدوم خامدہؒ	〃
شیخ جمال الدینؒ	〃
شیخ داؤدؒ	۲۰۳
سیدا سمٰعیلؒ	〃
شیخ شاہ قمیصؒ	〃
شیخ محمد الاوفیؒ	۲۰۴
شیخ ابوسعودؒ	〃

marfat.com

Marfat.com

۱۳
تیرہواں باب ۲۰۵

سلسلہ چشتیہ ۰

حضرت حسن بصریؒ ۰

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی دُعا، دلی تباہی ۲۰۶

جنات کو تبلیغ ۲۰۶

کرامات ۲۰۷

دعوت اسلام ۲۰۸

آپ کی عاجزی ۲۱۰

حکایت

آپ کی وفات ۲۱۲

اشعار ۲۱۵

۱۴
چودھواں باب ۲۱۷

خواجہ عبدالواحدؒ ۰

خواجہ فضیل عیاضؒ ۰

سلطان ابراہیم ادہمؒ ۰

کرامات ۲۱۹

آپ کے بیٹے کا قصہ ۲۲۱

حکایت ۲۲۴

خواجہ حذیفہؒ ۲۲۶

خواجہ بیرہ بصریؒ ۰

شیخ علوی دینوریؒ ۲۲۷

شیخ ابو اسحٰق شامیؒ ۰

خواجہ احمد ابدال ۰

چشتیؒ ۰

خواجہ محمد چشتیؒ ۲۲۸

خواجہ یوسف بن محمد سمعانیؒ ۰

۰

خواجہ مودود چشتیؒ ۲۲۹

خواجہ احمد بن مودود چشتیؒ ۰

خواجہ شاہ سنجانیؒ ۰

خواجہ حاجی شریف زندنیؒ ۲۳۰

شیخ عثمان ہارونیؒ ۰

حکایت ۰

اشعار عثمان ہارونیؒ ۲۳۱

مثنوی ۲۳۲

marfat.com

Marfat.com

پندرہواں باب ۱۵	۲۳۳
خواجہ معین الدین چشتیؒ	〃
حکایت	۲۳۶
قصیدہ	۲۳۷
نظم	۲۴۰
شیخ قطب الدین کاکیؒ	
قصیدہ دیگر	۲۴۲
شیخ قطب الدین بختیار کاکیؒ	۲۴۴
شیخ فریدالدین شکر گنجؒ	۲۴۶
شیخ نظام الدین اولیاءؒ	۲۴۸
حضرت امیر خسرو دہلویؒ	۲۴۹
شیخ نصیر الدینؒ	۲۵۰
شیخ نجم الدین کبریٰؒ	۲۵۱
شیخ بہاؤالدینؒ	〃
مولانا جلال الدین رومیؒ	〃

سولہواں باب ۱۶	۲۵۳
سلسلہ سہروردیہ	
شیخ شہاب الدین سہروردیؒ	۲۵۵
حکایت شیخ ابوعبداللہ بن حنیفؒ	۲۵۶
شیخ نجیب الدینؒ	۲۵۷
شیخ عبدالرحمٰنؒ	〃
شیخ بہاؤالدین زکریاؒ	〃
شیخ فخرالدین عراقیؒ	۲۵۹
شیخ امیر حسینیؒ	〃
شیخ صدرالدین	〃
شیخ رکن الدینؒ	۲۶۰
حضرت مخدوم جہانیانؒ	〃
شیخ برہان الدینؒ	۲۶۱
حضرت سراج الدینؒ	〃
متفرق اولیاء کرامؒ	۲۶۲
مالک بن دینارؒ	〃

marfat.com

Marfat.com

حکایت	۲۶۴
حکایت	
حکایت	۲۶۶
حکایت	۲۶۸
خواب	۲۷۰
سترہواں باب	۲۷۲
حضرت سفیان ثوریؒ	″
حکایت	۲۷۳
شیخ ذوالنون مصریؒ	۲۷۵
حضرت بشر حافیؒ	۲۸۹
توبہ	۲۹۰
رابعہ بصریؒ	۲۹۲
حکایت	۲۹۶
آپ کی دانشمندی	۲۹۸
کرامت	۳۰۰
اٹھارہواں باب	۳۰۱
سلسلہ نقشبندیہ مجددیہ	″
حضرت صدیق اکبرؓ	۳۰۱
بیماری اور وفات	۳۰۴
حضرت سلمان فارسیؓ	۳۰۵
حضرت امام قاسمؒ	۳۰۶
امام جعفر صادقؒ	۳۰۷
حکایت	۳۰۸
خلیفہ منصور	۳۰۹
حضرت بایزید بسطامیؒ	۳۱۰
خواجہ ابوالحسن خرقانیؒ	۳۱۲
خواجہ ابوالقاسم گرگانیؒ	۳۱۴
شیخ ابوعلی فارمدیؒ	۳۱۵
حضرت یوسف ہمدانیؒ	″
خواجہ عبدالخالق غجدوانیؒ	۳۱۶
خواجہ عارف ریوگریؒ	۳۱۹
خواجہ محمود انجیر فغنویؒ	″
خواجہ علی رامیتنیؒ	۳۲۰

marfat.com

Marfat.com

خواجہ بابا سماسیؒ ۳۲۲

سیدا میر کلالؒ ۳۲۳

۱۹ انیسواں باب ۳۲۵

خواجہ بہاؤالدین نقشبندیؒ — "

" ۳۲۶

خواجہ علاؤالدینؒ ۳۲۷

مولانا یعقوب چرخیؒ ۳۳۰

خواجہ عبیداللہ احرارؒ ۳۳۱

خواجہ محمد زاہدؒ ۳۳۵

مولانا محمد درویشؒ ۳۳۶

خواجہ امکنگیؒ ۳۳۷

حکایت "

خواجہ باقی باللہؒ ۳۳۸

حکایت ۳۴۱

حکایت ۳۴۲

حکایت

شاہ عبدالعزیزؒ ۳۴۵

۲۰ بیسواں باب ۳۴۸

خواجہ مجدد الف ثانیؒ ۳۴۸

حکایت ۳۵۴

خرقہ پوشی ۳۵۵

کرامات اور وفات ۳۵۷

مدح روضہ مبارک ۳۵۹

حضرت خواجہ محمد یحییٰؒ ۳۶۰

کرامت ۳۶۱

دوسری کرامت ۳۶۳

تیسری کرامت

حضرت خواجہ فقیر محمدؒ ۳۶۵

کرامت ۳۶۶

دوسری کرامت

۲۱ اکیسواں باب ۳۶۷

حضرت خواجہ شمس الدینؒ —

اشعار ۳۷۰

کشف و کرامت ۳۷۲

کرامات اور بصیرت ۳۷۳

marfat.com

Marfat.com

کرامات	۳۷۶
آپ کی وفات	۳۷۷
مرثیہ	۳۷۹
بائیسواں باب	۳۸۰
حضرت پیر محمد اسحٰق رح	"
ابتدائی حالات	"
نسب نامہ	۳۸۲
آپ کی ولادت	۳۸۳
تحت الثرٰے	۳۸۷
کرامات	۳۸۸
اپنے حالات	۳۸۹
دوسرا واقعہ	۳۹۱
دوسری کرامت	۳۹۴
کرامات	۳۹۵
کرامات	۳۹۶
کرامت	۳۹۷
اخلاق وعادات	۴۰۰
آپ کی نرینہ اولاد	۴۰۱
آپ کے بھائی	"
آپ کے برادر زادے	۴۰۱
وفات	۴۰۲
تحفہ عجب کے اشعار	"
تا صفحہ چار سو گیارہ	"
تیئیسواں باب	۴۱۲
حضرت نور محمد نانگا باباؒ	
کشف وکرامات	۴۱۳
وفات	۴۱۷
حضرت صاحبزادہ عبدالحیؒ	"
اشعار	۴۱۸
نظم	۴۱۹
اشعار	۴۲۰
اشعار	۴۲۱
حضرت شاہ منصورؒ	۴۲۲
حضرت دیوان راجا باباؒ	۴۲۳
اشعار فارسی	"

marfat.com

Marfat.com

تا صفحہ ۴۲۶		۲۵ پچیسواں باب	۴۵۵
ابیات فارسی	۴۲۷	حکایت	"
خواجہ معصوم رح	"	کامیابی	۴۵۶
ابیات اوردفات	۴۲۸	حکایت	۴۶۰
شیخ سیف الدین رح	۴۲۹	حکایت	۴۶۲
حافظ محمد حسین رح	"	نماز کی تین قسمیں	۴۶۳
ابیات فارسی	۴۳۰	مثنوی	"
ابدال اور غوث کا فرق	۴۳۱	حکایت	۴۶۶
۲۴ چوبیسواں باب	۴۳۳	—	۴۶۷
		مثنوی مراد العاشقین	۴۶۸
بیعت کا طریقہ	"	غزل	"
مراقبہ	۴۳۸	مثنوی	"
مراقبہ دوم	۴۴۰	غزل	۴۷۱
مراقبہ سوم	۴۴۱	مثنوی	۴۷۳
اسباق نقشبندیہ	"	—	۴۷۷
مراقبات	۴۴۴	ابیات فارسی	۴۸۰
		۲۶ چھبیسواں باب	۴۸۱
شجرہ نقشبندیہ	۴۴۹		
ابیات عاشقانہ	۴۵۳	مسمی حرفی عبدالعزیز	"

marfat.com

Marfat.com

ابیات اُردو	۴۸۷
سی حرفی بے نظیر	۴۸۸
مناجات پنجابی	۴۹۵
ابیات محققانہ	۴۹۷
مُناجات اُردو	۴۹۹
مرثیہ	۵۰۰
ایک واقعہ	۵۰۲
ستائیسواں ۲۷ باب	۵۰۳
فضائل وضو	〃
وضو کا طریقہ	۵۰۵
نماز کی شرطیں	۵۰۹
نماز کی صحت	۵۱۰
نماز کے فرائض	〃
کامل نماز	۵۱۳
نماز کے بارے میں پنجابی اشعار	۵۱۴
سرور عالم کی زیارت	۵۱۵
حکایت	۵۱۷
حقوق والدین	۵۱۸
نفل سکرات الموت	۵۱۹
کفارت البول	〃
بارش کے وقت	〃
تحیتہ الوضوء	۵۲۰
اٹھائیسواں ۲۸ باب	۵۲۱
نفل اشراق	〃
نفل چاشت	〃
صلوٰۃ التسبیح	۵۲۲
سنت زوائد	۵۲۴
نفل اوابین	〃
نفل حفظ الایمان	〃
وتر کے بعد نفل	۵۲۵
نفل تہجد	〃
نماز سفر	۵۲۶
نماز استخارہ	۵۲۷
نماز حاجت	۵۲۸
نماز ضعفۂ قبر	۵۲۹
نماز آسانی سوال منکر نکیر	۵۳۰

marfat.com

Marfat.com

اسلامی سال کا پہلا مہینہ ماہ محرم ہے	۵۳۰	۲۹ انتیسواں باب	۵۳۸
نماز عاشورہ	"	اسلامی سال کا نواں مہینہ رمضان المبارک ہے	"
اسلامی سال کا دوسرا مہینہ صفر ہے	۵۳۱		
صفر کے آخری چار شنبہ کی نماز	"	شب قدر کے نوافل	۵۴۰
		دعائے شب قدر	۵۴۱
اسلامی سال کا تیسرا مہینہ ربیع الاول ہے	۵۳۲	اور نفل	"
		تجربہ	۵۴۲
اسلامی سال کا چوتھا مہینہ ربیع الثانی ہے	۵۳۳	آسمانی کتابیں	
		پنجابی اشعار	۵۴۳
اسلامی سال کا پانچواں مہینہ جمادی الاول ہے	"	اسلامی سال کا دسواں مہینہ شوال ہے	۵۴۳
اسلامی سال کا چھٹا مہینہ جمادی الآخر ہے	۵۳۴	نوافل	۵۴۴
اسلامی سال کا ساتواں مہینہ رجب ہے	"	اسلامی سال کا گیارہواں مہینہ ذیقعدہ ہے	"
اسلامی سال کا آٹھواں مہینہ شعبان ہے	۵۳۷		
		نوافل	۵۴۵

marfat.com

Marfat.com

اسلامی سال کا بارہواں مہینہ ذی الحجہ ہے ۵۴۵
" ۵۴۶
نوافل ۵۴۷
وردو وظائف ۵۴۹

تیسواں باب ۳۰ ۵۴۹

ختم خواجگان "
دشمن پر فتحمندی ۵۵۰
فراخی رزق ۵۵۱
اولاد "

تسخیر ۵۵۱
کھانا "
قرضدار ۵۵۲
دُعا ۵۵۳
کشائش رزق "
بیوی کے پاس کی دُعا "
پیشاب ۵۵۴
عورت کی بدخوئی "
سورہ کہف کے فضائل (حفاظت کے لئے دعائیں اور عملیات) ۵۵۶
سورہ ملک کی فضیلت ۵۵۸
سورہ یٰسین کی فضیلت ۵۶۱
حفاظت ۵۵۵
دعائے حاجات ۵۵۶
بچھو کا زہر ۵۵۷
مصنف کا خاندانی تعارف ۵۶۲

marfat.com

Marfat.com

تقریظ

حضرت شیخ المشائخ پیر طریقت حضرت مولانا محمد عبداللہ شاہ صاحب

مدظلہ العالی

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

حَامِدًا وَّمُصَلِّیًا ۔ امابعد کتاب سفینۃ العارفین جو کہ ایک عالم باعمل یادگار سلف اخیار صاحب تصانیف کے مؤلفات میں سے ہے ۔ چند مقامات کا مطالعہ کیا۔ مضامین کے لحاظ سے بے مثال ہے حضرت کا نام نامی کتاب کی افادیت کے لئے حجت تام ہے۔

ذرۂ بے مقدار کا سوال ہے کہ اللہ پاک اس مبارک تالیف کو مؤلف موصوف اور قارئین کرام کے لئے ذریعۂ نجات آخرت بنائے ۔ وَیَرۡحَمُ اللّٰہُ عَبۡدًا قَالَ اٰمِیۡنًا

سید عبداللہ شاعفرلہٗ۔

۵ ربیع الثانی ۱۴۰۳ھ بروز جمعرات

۲۰ جنوری ۱۹۸۳ء

marfat.com

Marfat.com

حضرت مولانا نور محمد قریشی صاحب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَکَفٰی وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ الْمُصْطَفٰی وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ مَاکَفٰی وَشَفٰی

اما بعد

الحضرت المحترم قبلہ استاذی المکرم مولانا عبدالعزیز صاحب مدظلہم العالی کی ذات محتاج تعارف نہیں اور ہمیں رب العزت سے امید ہے کہ زیر نظر کتاب سفینۃ العارفین بھی ان کی دیگر کتب کی طرح مقبول خاص وعام ہوگی خصوصاً ان دوستوں کے لئے جو تصوف کے سمندروں میں غوطہ زن ہیں ان کے لئے دشوار منازل کو طے کرنے کے لئے سفینۂ کیف سرور ثابت ہوگی اور فی زمانہ ہمارے دلوں کی اجڑی ہوئی دنیا کو آباد کرنے کے لئے جتنی ضرورت بندگان خدا کی صحبت اور ان کے واقعات اور ملفوظات کی ہے اتنی ضرورت کسی اور مواد کی نہیں آج بزرگان دین کی صحبت و کردار سے تغافل ہی ہماری بے ادبی و خودستائی و تکبر کی اصل وجہ ہے۔ رب العزت ہمیں دارین میں اپنے خواص کے ساتھ رکھے آمین آخر میں دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ حضرت موصوف کی ساعی جمیلہ کو قبول فرمائیں اور درازئ حیات کے ساتھ اعلائے کلمۃ الحق کے لئے نصرت وحمایت فرمائیں آمین ثم آمین بجاہ سید المرسلین رحمۃ اللعالمین صلی اللہ علیہ وسلم تسلیماً کثیراً ۔

بندہ نور محمد قریشی عفی عنہ

خطیب جامع مسجد مبارک پی۔ٹی۔سی۔کراچی ۲۵ ۔ ۴-۳-۱۴ھ

marfat.com

Marfat.com

روایات

جن کتابوں سے روایات لی گئی ہیں وہ مندرجہ ذیل ہیں۔

تفسیر کبیر	ابن سعد
تفسیر ابن کثیر	تاریخ الاسلام
تفسیر فتح العزیز	روضۃ الاولیاء
تفسیر کشف الرحمٰن	کشف المحجوب
بخاری شریف	تذکرۃ الاولیا شیخ فریدالدین عطارؒ
مشکوٰۃ شریف	
مسلم شریف	سیرۃ نعمان شبلی نعمانیؒ
طبرانی	اخبار الاخیار شیخ عبدالحق محدث دہلویؒ
ترمذی شریف	
ابن ابی حاتم	نفحات الانس
ابو یعلیٰ	فصوص
بیہقی	نزہۃ البساتین
ابونعیم	اسرار السالکین
تاریخ الخلفاء	سیرت الاولیاء
موطا امام مالک	دلیل العارفین
بیان الامرا علامہ جلال الدین سیوطیؒ	روضۃ الریاحین یافعی یمنیؒ

marfat.com

Marfat.com

روضۃ القیومیہ	مراد العاشقین
غیاث اللغات	کلید بہشت
نفحات	مظاہر حق
مرآۃ الاسرار	درمختار
مثنوی مراد العارفین	تنویر الابصار
نزہۃ المجالس	احیاء العلوم
دُرۃ الناصحین	ابوداؤد
قرطبی	نسائی
غنیۃ الطالبین	غایۃ الاوطار
فضائل الشہود	کبیری
جواہر غیبی	ردّ المختار
ماثبت بالسنہ	راحۃ القلوب
حصن حصین	حزینۃ الاسرار
شامی	عالمگیری
فصوص	محبوب الابرار
شرح وصیت نامہ	نزہت المجالس
تجلیات صدیقیہ	مستدرک
انوار ولایت شمسیہ	

marfat.com

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عرض مؤلف

الحمدُ للہِ وسلامٌ علیٰ عبادہ الذین اصطفیٰ خصوصًا علیٰ سیدِ الرسلِ وخاتمِ الانبیاء وعلیٰ آلہٖ وصحبہٖ نجومِ الہدیٰ

امابعد ۔ انسان کی ہدایت اور راہنمائی کے لئے ہمیشہ سے سُنّتُ اللہ یہ رہی ہے کہ خود انسانی برادری سے بعض پاکیزہ سرشت نیک فطرت انسانوں کا انتخاب کیا گیا اور وحی کے ذریعہ سے فلاحی دستور العمل یعنی کتاب اللہ کا نزول فرمایا تاکہ یہ پاک فطرت انسان کتاب اللہ پر عمل کر کے لوگوں کے لئے مثالی نمونہ بن جائیں اور اس طرح منشاء الٰہی پر عام لوگوں کے لئے عمل آسان ہو جائے ۔ انبیاء کرام صلوٰۃ اللہ علیہم اجمعین کے علاوہ بھی ہر دور میں اُمت کے اندر ایسے کامل انسان ہو گذرے ہیں جن کی زندگیاں قرآن مجید کی عملی تفسیریں بنی رہیں ، ان حضرات کو اصطلاح میں رجال اللہ یا اولیاء کرام و صلحائے اُمت سے تعبیر کیا جاتا ہے ۔ کتاب اللہ کا علم اور رجال اللہ کی صحبت ہی وہ نسخۂ کیمیا ہے جس سے دارین کی کامیابی کی راہیں کھُلتی ہیں ۔ جو لوگ صرف کتاب اللہ کو لے کر اس کی عملی تفسیروں رجال اللہ سے بے اعتنائی

marfat.com

Marfat.com

برتتے ہیں ان کی صحبت کو غیر ضروری خیال کرتے ہیں وہ بالآخر صراط مستقیم سے بھٹک جاتے ہیں کیونکہ بقول اکبر الٰہ آبادی ؎

نہ کتابوں سے نہ وعظوں سے نہ زر سے پیدا
دین ہوتا ہے بزرگوں کی نظر سے پیدا

اور وہ لوگ دین دار بننے کے بجائے بے دین بن جاتے ہیں۔

اس کتاب سفینۃ العارفین میں ایسے ہی رجال اللہ کا تعارف کرایا گیا ہے جن کی زندگی کا ہر زاویہ کتاب اللہ سیرت مصطفویؐ اور منشاء خداوندی کے عین مطابق تھا یعنی خلفاء اربع، ائمہ اربعہ تابعین تبع تابعین و دیگر صلحاء امت کی زندگیوں کا علمی، عملی و عرفانی پہلو مختلف تاریخ و سیرت کی کتابوں سے اخذ کرکے اہل اسلام کے لئے ایک گلدستہ مرتب کیا ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ میری تمام کوتاہیوں سے درگزر فرماکر اس کوشش کو اپنے فضل و کرم سے قبول فرمائے اور جملہ مؤمنین و مومنات کو اس کتاب سے کماحقہٗ فائدہ حاصل کرنے کی توفیق مرحمت فرمائے اور میرے لئے ذخیرۂ آخرت بنائے آمین ثم آمین۔

وَصَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَى خَيْرِ خَلْقِهٖ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ اَجْمَعِيْنَ

بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِيْنَ

marfat.com
Marfat.com

دُعَاء

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی
اَشْرَفِ الْخَلَائِقِ وَالْمُرْسَلِیْنَ اِلٰہی بِحُرْمَتِ سَیِّدِ
الْمُرْسَلِیْنَ مُحَمَّدٍ مُصْطَفٰی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
کے کمترین عبدالعزیز کی یہ سعی اپنی رضا کے واسطے اپنی جناب
میں قبول فرما اور ناچیز کے واسطے ذریعۂ نجات بنا الٰہی
اس روسیاہ کو زمرۂ صالحین میں داخل فرما الٰہی اپنا
عشق کامل عطا فرما الٰہی بحرمت اپنے حبیب پاک ﷺ کے
اس روسیاہ کو اپنے مقربین میں داخل فرما
اَلَّذِیْنَ لَا خَوْفٌ عَلَیْہِمْ وَلَا ھُمْ یَحْزَنُوْنَ ۔ وہ لوگ جن پر
کوئی خوف اور غم نہ ہوگا انہیں داخل فرما الٰہی بحرمت محمد مصطفی صلی اللہ
علیہ وسلم کے اس بے نوا کو اپنی جوار رحمت میں داخل فرما الٰہی اپنے خالص بندوں
میں داخل فرما الٰہی اس ناچیز کے سینے کو روشن فرما الٰہی مسلمانوں کو اس کتاب کے
پڑھنے کی توفیق عطا فرما پڑھنے کے بعد عمل کرنے کی توفیق عطا فرما
رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّکَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ (حوالت باخدا کردیم فقیم)

marfat.com
Marfat.com

اشعار

ملک ملک اوست او خود مالکست
غیر ذاتش کل شیئ هالکست

یکے خنداں بصد عشرت یکے نالاں بصد حسرت
یکے در راحت وصلت یکے در شدت ہجراں
آں یکے را از ازل لوحِ سعادت در کنار
ویں یکے را تا ابد داغِ شقاوت بر جبیں
عدل او میراند آنرا سوئے اصحاب الشمال
فضل او میخواند ایں را سوئے اصحاب الیمین
بنگر بچشم فکر کہ از عرش تا بفرش
در ہیچ ذرہ نیست کہ سرِ عجیب نیست
زبیم سوز ہجرانت زمو باریک تر گردم
چو روزِ وصل یا دآرم شوم در حال زاں فربہ

(فارسی)

marfat.com
Marfat.com

حمد باری تعالےٰ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحِیْمِ ط اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ ط
وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی اَشْرَفِ الْخَلَائِقِ وَسَیِّدِ
الْمُرْسَلِیْنَ وَخَاتَمِ النَّبِیِّیْنَ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَمَنْ
تَبِعَھُمْ بِاِحْسَانٍ اِلٰی یَوْمِ الدِّیْنِ ط

امابعد ہر قسم کی حمد و ثناء اور ہر قسم کی تعریف اور شکر اور سپاس ہر مکان اور ہر جگہ ہر زمانہ میں اُس پروردگار عالم جل جلالہٗ کے لئے جو خالق مخلوقات و کائنات کون و مکان کا مالک و خالق حقیقی ہے ہر انسان اور حیوان جن و بشر چرند پرند حور و ملک زمین و آسمان عرش کرسی لوح و قلم نیز تمام ذی روح اور بے روح کا وہی رب ہے تمام کائنات ہر ذرہ شجر و حجر خشکی اور تری جملہ موجودات اپنے خالق و مالک کی حمد و ثناء میں ہر صبح و شام ہمیشہ ہمیشہ مصروف و مشغول ہیں چنانچہ ارشاد ربی ہے وَاِنْ مِّنْ شَیْءٍ اِلَّا یُسَبِّحُ بِحَمْدِہٖ وَلٰکِنْ لَّا تَفْقَھُوْنَ تَسْبِیْحَھُمْ سورۂ بنی اسرائیل ترجمہ اور نہیں کوئی چیز مگر تسبیح کرتی ہے۔ ساتھ تعریف اس کی کہ لیکن تم ان کی تسبیح نہیں سمجھتے اور درود و سلام فخر عالم سید الموجودات و سرور کائنات شفیع المذنبین

marfat.com
Marfat.com

وخاتم النبیین صاحب لولاک و معجزات وصاحب مقام محمود
سیدنا محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر ہر آن و ہر زمان علی الدوام
اس ناچیز کمترین ناکارہ خاکپائے علمائے کرام عبدالعزیز کی طرف سے
پروردگار عالم جل جلالہ کے دربار میں عرض ہے کہ درود وسلام
اپنے حبیب پاک محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل فرمائے
آمین ثم آمین

تعارف

امابعد چونکہ اس کتاب میں اولیائے کرام کا ذکر ہے
جاننا چاہیے کہ اولیائے کرام دو قسم ہیں ایک مجذوب اور دوسرا
سالک مجذوب یعنی جذب کیا گیا کھینچا گیا صاحب جذبہ یاد الٰہی
میں محو اکثر سراپا دیوانہ سودائی مجنونانہ باتیں کرنے والا سراپا
بے ہوش عشق الٰہی میں ڈوبا ہوا ہوتا ہے اور سالک راہ رو
شریعت کی پابندی کرنے والا صوفی جو تقرب الٰہی کا خواہشمند
ہوتا ہے نماز۔ روزے کا پابند حج۔ زکوٰۃ۔ اور تمام احکام
شریعت کا پابند ولی اللہ کو کہتے ہیں جس کا ذکر اس کتاب
میں تفصیل کے ساتھ موجود ہے ملاحظہ فرمائیں۔

عبدالعزیز
عفی عنہ

marfat.com
Marfat.com

عرض مؤلف

الحمدُ للہ یہ کتاب سفینۃ العارفین نایاب تحفہ ہے عاشقین زاہدین کے واسطے اس کتاب صفحہ تینتیس ۳۳ سے شروع ہے جو حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زندگی کے حالات سے لے کر خلفائے اربعہ کے واقعات اور شہدائے کربلا اور ائمہ اربعہ کے حالات حضرت امام اعظم ابو حنیفہؒ اور حضرت امام شافعیؒ اور حضرت امام مالکؒ اور امام احمد بن حنبلؒ کے زندگی کے حالات اور چیدہ چیدہ اسلامی بادشاہ مثلاً عمر ابن عبدالعزیزؒ اور خلیفہ ہارون رشیدؒ اور ان کے بیٹے کے حالات درج ہیں نیز چاروں سلسلوں کے بزرگوں کے حالات مثلاً شیخ عبدالقادر جیلانیؒ اور قادری خاندان کا سلسلہ اور حضرت معین الدین چشتیؒ اور تمام چشتیہ خاندان اور حضرت شیخ شہاب الدینؒ اور تمام سلسلہ سہروردیہ کے حالات اور نقشبندیہ خاندان حضرت شیخ احمد مجدد سرہندیؒ اور تمام نقشبندیہ خاندان کے بزرگوں کے واقعات پر مشتمل ہے اور متفرق بزرگوں کے حالات بھی درج ہیں۔ نیز مؤلف نے تجلیات نقشبندیہ بھی اسی کتاب میں شامل کردی اور آخر میں وضو کا طریقہ اور دعائیں اور نماز کا طریقہ اور مسائل بھی درج ہیں نیز بارہ ۱۲ ماہ کے نوافل اور ورد وظائف پر مشتمل ہے اللہ تعالےٰ جل جلالہٗ اس سعی کو قبول فرما کر احقر کے واسطے ذریعہ نجات بنائے آمین

marfat.com

Marfat.com

گذارش

مؤلف ہیچمدان اللہ تعالےٰ جل جلالہٗ کے دربار میں بصد عجز و نیاز سے عرض کرتا ہے کہ حقیر سی کوشش جو محض خداوند قدوس کی رضاجوئی اور مسلمانوں کی ہدایت کے واسطے سعی کی ہے پروردگار عالم فلاح دارین کا ذریعہ بنائے آمین نیز اپنی کم علمی اور بے بضاعتی کا پورا پورا اعتراف ہے اس لئے قارئین اور خصوصاً علمائے کرام اگر کوئی غلطی پائیں تو ازراہ نوازش مطلع فرمائیں تاکہ آئندہ کے لئے وہ غلطی نکالی جائے۔ (شعر)

الٰہی مطلع انوار رحمت ساز جانم را
کلید مخزن اسرار دلگردان زبانم را

شعر (فارسی)

بلبل نے آشیانہ چمن سے اٹھا لیا
اللہ کرے کہ اس کی جگہ پر ہمارے

(شعر)

یہ چمن یوں ہی رہے گا اور ہزاروں جاندار
اپنی اپنی بولیاں سب بول کر اڑ جائیں گے

marfat.com

Marfat.com

اشعار

خدا کے روبرو جسدم قیامت کا بپا ہوگا
نہ اس دن باپ بیٹے کا نہ بیٹا باپ کا ہوگا
نہ ہمشیرہ برادر کی نہ زوجہ اپنے شوہر کی
وہ ایسا وقت ہوگا بھائی بھائی سے جدا ہوگا
عزیزو نفسی نفسی سب پکاریں گے وہاں اسدم
فقط اِک بخشوانے کو محمد مصطفےٰ ہوگا
زمیں مشرق سے مغرب تک برابر صاف ہوئے گی
ستارے ٹوٹ جائینگے زمیں پر زلزلہ ہوگا
تپش کے مارے سب بے ہوش ہوئینگے وہاں اسدن
سوا نیزے پہ جب خورشید آ سر پہ کھڑا ہوگا
خدا کے حکم سے جسدم فرشتہ صور پھونکے گا
نکل کر قبر سے اس وقت ہر بندہ کھڑا ہوگا
وہ ایسی رُعب کی جا ہے کہ دربارِ الٰہی میں
ہزاروں سربلندوں کا عزیزو سر جُھکا ہوگا
چلیں گے روبرُو اللہ کے سب نیک و بد جسدم
کرینگے حسرتا اب کون ہے مشکل کشا ہوگا
عمل نامے لے آدیں گے کرامً کاتبین جس دم
عدالت کے لئے میزاں قیامت میں کھڑا ہوگا

marfat.com
Marfat.com

تیرے اعمال تولیں گے یہ سب نیکی بدی جس دم
یقیں جانو نہیں ہرگز تفاوت اِک ذرا ہوگا

جلال و قہر ربانی کا اس دم جوش میں آئے
ہزاروں صدمۂ محشر میں اس دم زلزلہ ہوگا

کہیں گے انبیاء نفسی تزلزل دیکھ کر اسدم
محمدؐ اُمتی کہہ کر شفاعت کو کھڑا ہوگا

نہیں کی بندگی حق کی نہ مانا حکم پیغمبر
اسی کے واسطے مانو درِ دوزخ کھلا ہوگا

خدا بیٹھے گا جس دم عدل کی کرسی پہ اے یارو
بدوں کی بد سزا ہوگی بھلوں کا سب بھلا ہوگا

صراطِ پُل سنا ہوگا وہ منزل ہے بہت مشکل
ہر اک کو اس کے اُوپر سے گذرنا خواہ مخواہ ہوگا

کوئی جائیگے جنت کو کوئی نارِ جہنم میں
غرض ہر نیک اور بد کا برابر فیصلہ ہوگا

گناہگاروں کو دوزخ میں فرشتے لیکے جائینگے
ہر اک مجرم بڑی رنج و تکلف میں پڑا ہوگا

جہنم میں گنہگاران اُمت کو بھی ڈالیں گے
عذابِ نار دوزخ کا انہیں بھی سامنا ہوگا

خیر جس وقت ہوئے گی آئینگے پیارے حضرت
گنہگاروں پہ اسدم دوستو فضلِ خدا ہوگا

Marfat.com

جُھکا کے سر کو سجدہ میں یہ فرمائیں گے خالق سے
میری سب بخشے اُمت تیرا احساں بڑا ہوگا
گنہگاروں کو دوزخ سے نکالیں گے پیارے حضرت
کریں گے داخل جنّت یہ ان کا مرتبہ ہوگا

ڈر دحق سے ڈر و حق سے کرو مت مردم آزاری
حشر کو منتقم اس کا جنابِ کبریا ہوگا
جو طاعت میں رہے حق کی ڈرے خوفِ الٰہی سے
یقیں مانو اسی قصرِ جنّت میں ملا ہوگا

ابیاتِ فارسی

دلا تا کہ تماشائے چمن ہا شادماں بینی
بیا بنگر بگورستاں کہ حال دوستاں بینی
کفن آلودہ تن فرسودہ اندر خاک خوں خفتہ
مثالِ سرمداں از خاک پُر ہر استخواں بینی
ہمہ اعضا جداگانہ ز بندِ خویش بیگانہ
شدہ غلطاں بویرانہ سر و چشم و دہاں بینی
فتادہ ناز نیناں در مغاکِ خاک در پہلو
سیاہ ماراں نشستہ بر بساط ارغواں بینی
بسے گل روئے عنبر بوئے مشکیں ہوگے سیمیں تن
کہ از بادِ اجل گشتہ برنگِ زعفراں بینی

marfat.com
Marfat.com

شہ فغفور قیصر راکہ ملکِ چین روش بود
بیا در گوشہ تابوتش دو مشتِ استخواں بینی
مشو مغرور اے غافل بمال وجاہ بے حاصل
کہ آخر چند روزے رانہ آں بینی نہ ایں بینی
تنورِ ہر دو عالم جوشِ طوفانِ بلا دارد
بر و کشتی شریعت گیر تا مسکن اماں بینی

دیگر

چہ بندی دل دریں دنیا کہ روز چند مہمانی
چو ناگہ مرگ پیش آید خوری آنم پشیمانی
نیاری یاد آں ساعت کہ وقت مرگ پیش آید
چہ مغروری دریں عالم مگر مردن نمیدانی
نمے ترسی ازاں روزے کہ در گورت فرود آرند
عزیزاں جملہ باز آیند تو تنہا اندراں مانی
یکے اندیشہ کن بنگر کہ دنیا را بقائے نے
کجا رفتند آں یاراں کہ بودند مونسِ جانی
مکن غفلت مکن غفلت بکن توبہ بکن توبہ
نصیحت میکنم بشنو اگر مردِ مسلمانی
ز بد دستی مکن ہرگز مرنجاں زیر دستاں را
نمے دانم چہ سنہ آری دراں دربار ربانی

marfat.com
Marfat.com

پہلا باب

بسم اللہ الرحمن الرحیم

خلیفۂ اول

حضرت ابوبکر صدیق رضؓ

خلیفہ اول آپ کا نام مبارک عبداللہ بن ابی قحافہ آپ نسب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مرہ بن کعب سے ملتے ہیں اور بعض کہتے ہیں کہ عتیق نام تھا عتیق یعنی دوزخ سے آزاد ہیں اور آپ ہر قسم کے عیب سے بھی پاک تھے اس لئے عتیق کہا گیا اور آپ کا لقب صدیق ہے ابن کثیر نے لکھا ہے کہ آپ کا نام عبداللہ بن عثمان ہے اور عتیق نام حسن و جمال کی وجہ سے بھی تھا حضرت ابوبکر صدیقؓ جاہلیت کے زمانہ میں بھی بڑے متقی تھے جاہلیت میں اپنے اوپر شراب حرام کر دی تھی حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ آپ کا رنگ مبارک گورا چٹا تھا پیشانی پر اکثر پسینہ آتا تھا آنکھیں نیچی رکھتے تھے

سب سے پہلے حضرت ابوبکرؓ اسلام لائے تھے۔ سب سے پہلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آپ نے نماز پڑھی تھی سب سے زیادہ نیک اور عادل آپ رہے تھے ہجرت کے سفر میں غار میں جنگوں میں ہر حالت میں سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہے ہے مرتے دم تک سب مسلمانوں میں افضل ابوبکر صدیقؓ تھے، سب سے پہلے ایمان لانے والی عورتوں میں خدیجۃ الکبریٰؓ تھیں مردوں میں ابوبکر صدیقؓ اور لڑکوں میں حضرت علیؓ اور غلاموں میں حضرت زیدؓ اور ان

marfat.com

Marfat.com

کی بیوی اُمِّ ایمن ایمان لائے تھے حضرت ابو بکر صدیق رضؓ نے فرمایا کہ میں ورقہ بن نوفل کے پاس گیا کیونکہ وہ آسمانی کتابیں پڑھتا تھا اس وقت اس کے سینہ میں ایک قسم کی آواز پیدا ہوتی تھی میں نے اس سے آخر الزماں نبی کے بارے میں دریافت کیا فرمایا وہ خاندان عرب میں پیدا ہوگا اور تم بھی وسط عرب ہو تم میں پیدا ہوگا اس کی یہ تعلیم ہوگی کہ ایک دوسرے پر ظلم نہ کرو پھر جس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوئے تو فوراً بغیر تکرار کے ایمان لے آئے رسول اللہؐ نے فرمایا کہ جس کے سامنے میں نے اسلام پیش کیا اس کے دل میں تردد اور شک آیا بغیر ابو بکر صدیق رضؓ کے حضرت صدیق زمانہ جاہلیت میں بھی صدیق ہی تھے ابو بکر صدیق رضؓ جب اسلام لائے پھر کبھی سفر و حضر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ساتھ نہیں چھوڑا جب ابو بکرؓ کے بیٹے عبدالرحمٰن مسلمان ہوئے تو اپنے والد سے کہنے لگے کہ جنگ بدر میں کئی دفعہ تم میرے برابر آئے لیکن میں نے ہاتھ روک لیا حضرت ابو بکرؓ نے فرمایا اگر تم میرے برابر آتے تو میں کبھی بھی ہاتھ نہ روکتا۔ یہ تھی ابو بکرؓ کی تابعداری (ابن عساکر)

حضرت ابو بکر صدیقؓ سب صحابہ کرامؓ سے زیادہ شجاع اور دلیر و بہادر تھے۔ ایک مرتبہ حضورؐ نماز پڑھ رہے تھے عقبےٰ مردود نے گلے میں چادر ڈال کر گھسیٹا حضرت ابو بکرؓ آ گئے، عقبےٰ کو ہٹا کر فرمایا تم ایسے آدمی کو قتل کرتے ہو جو کہتا ہے خدا ایک ہے۔ (بخاری شریف)

ایک دفعہ مشرکین نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو پکڑ کر گھسیٹنا شروع کیا کسی کی طاقت مشرکین کے مقابلے کی نہ ہوئی حضرت ابو بکر صدیقؓ آگے بڑھے مشرکین کو مار مار کر ہٹا دیا فرمایا افسوس تم ایسے آدمی کو قتل

marfat.com

Marfat.com

کرنا چاہتے ہو جو کہتا ہے خدا ایک ہے حضورؐ نے فرمایا ابوبکرؓ کی ایک گھڑی اوروں کے ہزار گھنٹوں سے اچھی ہے شروع اسلام کے وقت لوگوں میں ابوبکر صدیقؓ نے علی الاعلان خطبہ دیا مشرکین نے ابوبکر صدیقؓ پر حملہ کیا لیکن ان لوگوں کو ابوبکرؓ نے بہت اذیت پہنچائی (ابن عساکر)

حضور صلی اللہ علیہ نے فرمایا کہ جتنا نفع مجھے ابوبکرؓ کے مال نے دیا ہے اتنا کسی کے مال نے نہیں دیا حضرت ابوبکر صدیقؓ نے رو کر فرمایا تھا کہ جناب میں اور میرا مال آپ کا ہے۔ حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ جس دن حضرت ابوبکرؓ نے اسلام لایا تھا اس دن آپ کے پاس چالیس ہزار دینار یا درہم تھے وہ سب سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم پر خرچ کر دیئے (ابن عساکر) صحابہ کرام کے درجات

سات غلاموں کو حضرت ابوبکرؓ نے کفاروں سے آزاد کیا ہے جو سخت ظلم کی شدت میں گرفتار تھے ایک دفعہ سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے جہاد کے لئے مال کا اعلان کیا، حضرت عمر فاروقؓ نے نصف مال پیش کیا اور حضرت ابوبکر صدیقؓ نے سب مال پیش کر دیا اور فرمایا گھر میں خدا اور خدا کے رسولؐ کا نام چھوڑا ہے یہ تھی سخاوت حضرت صدیقؓ کی ابن کثیر نے لکھا ہے کہ سب سے زیادہ سخی حضرت ابوبکر صدیقؓ تھے اور سب سے زیادہ خوفِ خدا بھی رکھتے تھے، اور حافظ قرآن تھے بعد از پیغمبرؐ تمام لوگوں سے ابوبکر صدیقؓ افضل ہیں پھر عمر فاروقؓ کا درجہ پھر حضرت عثمانؓ پھر حضرت علیؓ پھر عشرہ مبشرہ کا درجہ ہے پھر اہل بدر پھر اہل اُحد پھر اہل بیت پھر باقی صحابہ کرامؓ حضرت عمر فاروقؓ نے فرمایا کہ حضرت ابوبکرؓ خیر الناس ہیں بعد از سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت علیؓ نے متواتر چند بار فرمایا کہ اس اُمت میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد حضرت

marfat.com

Marfat.com

ابوبکر صدیقؓ سب سے افضل ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سوائے نبی کے کوئی شخص ایسا نہیں کہ جس پر آفتاب طلوع اور غروب ہوا ہو اور وہ ابوبکر صدیقؓ سے افضل ہو، حضرت جابرؓ کی حدیث اس طرح ہے کہ نہیں طلوع ہوا شمس کسی پر کہ حضرت ابوبکرؓ سے افضل ہو (طبرانی)

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری امت میں سب سے زیادہ رحیم ابوبکر صدیق ہیں ان کے بارے میں یہ آیتیں نازل ہوئی ہیں ثَانِیَ اثْنَیْنِ اِذْ هُمَا فِی الْغَارِ الخ جب بلالؓ کو ابوبکرؓ نے اُمیہ اور ابی بن خلف سے خرید کر آزاد کیا تو یہ آیت ان کی شان میں نازل ہوئی اِنَّ سَعْیَکُمْ لَشَتّٰی (ابن ابی حاتم)

حضرت ابوبکر صدیقؓ کی شان میں وَالَّذِیْ جَآءَ بِالصِّدْقِ وَ صَدَّقَ بِهٖ الخ اُولٰٓئِکَ هُمُ الْمُتَّقُوْنَ اور دوسرے مقام پر فرمایا وَ شَاوِرْهُمْ فِی الْاَمْرِ یہ حضرت ابوبکر صدیقؓ اور عمر فاروقؓ کے بارے میں نازل ہوئی ہیں (حاکم) اور ابن ابی حاتم سے روایت ہے کہ وَ لِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ جَنَّتَانِ بھی حضرت صدیق اکبرؓ کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔

حضرت مجاہدؒ فرماتے ہیں کہ جب اِنَّ اللّٰهَ وَ مَلٰٓئِکَتَهٗ نازل ہوئی تو حضرت صدیقؓ نے عرض کی یارسولَ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایسی نیک آیت آپ کے حق میں نازل ہوئی ہے اس میں ہم کو خدا تعالےٰ نے نہیں شامل کیا پھر یہ آیت نازل ہوئی کہ هُوَ الَّذِیْ یُصَلِّیْ عَلَیْکُمْ وَ مَلٰٓئِکَتُهٗ (ترمذی)

ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ ایسا کوئی نبی نہیں ہوا کہ جس کے دو وزیر آسمان اور دو وزیر

marfat.com

Marfat.com

زمین کے باشندوں میں سے نہ ہوں لہٰذا میرے وزیر آسمانی جبرئیل و میکائیل ہیں اور زمین والے ابوبکرؓ و عمر فاروقؓ ہیں (ترمذی)

اور حاکم نے ابن عمر سے روایت کی ہے کہ سب سے پہلے میں قیامت میں اُٹھوں گا پھر ابوبکرؓ اور پھر عمرؓ اُٹھیں گے۔

حضرت انسؓ سے مرفوعاً روایت ہے کہ حضرت ابوبکرؓ اور عمرؓ کی محبت کرنا ایمان ہے اور ان سے بغض رکھنا کفر ہے اور حضرت انسؓ سے یہ بھی مرفوعاً روایت ہے کہ مجھے اپنی اُمت سے توقع ہے کہ وہ حضرت ابوبکرؓ و حضرت عمرؓ سے محبت رکھیں گے اور کلمہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ سے نہ پھریں گے (بخاری و مسلم) ابوہریرہؓ نے روایت کی ہے کہ میں نے نبی کریمؐ سے سُنا ہے، مضمون حدیث کا یہ ہے کہ نمازی نماز والے دروازے سے پکارا جائے گا اور روزہ دار باب الریان سے، اور جہاد والے جہاد کے دروازے سے غرض ہر عمل والا اپنے اپنے دروازے سے اور ابوبکر صدیقؓ نے عرض کیا کہ نہ ہے قسمت اس شخص کی کہ تمام دروازوں سے پکارا جائے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہاں میں اُمید کرتا ہوں کہ جو شخص ان تمام دروازوں سے پکارا جائے گا ان میں سے تم بھی ہوگے (مسلم شریف) حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آج کس نے روزہ رکھا ہے ابوبکرؓ نے عرض کیا یا رسول اللہؐ میں نے رکھا ہے پھر حضور صلی اللہ وسلم نے فرمایا کہ آج کون جنازہ کے ساتھ گیا ہے ابوبکرؓ نے فرمایا میں گیا ہوں پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آج مسکین کو کھانا کس نے کھلایا ہے ابوبکرؓ نے فرمایا میں نے پھر فرمایا آج مریض کی عیادت کس نے کی ہے حضرت ابوبکرؓ نے فرمایا میں نے مریض کی عیادت کی ہے حضور صلی اللہ

marfat.com

Marfat.com

علیہ وسلم نے فرمایا یہ سب باتیں جس میں جمع ہوں وہ ضرور جنتی ہے ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوبکر صدیق کو فرمایا کہ تم غار میں میرے ساتھی رہے ہو کوثر پر بھی ساتھ رہو گے۔ (ابو یعلیٰ)

ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شبِ معراج میں آسمانوں پر گیا تو میں نے جگہ جگہ اپنا نام اور اپنے نام کے پیچھے ابوبکرؓ کا نام لکھا ہوا دیکھا (ابن عساکر)

سلیمان بن یسارؒ نے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اچھی خصلتیں تین سو ساٹھ ہیں جب خداوند تعالیٰ جل جلالہٗ ارادہ کرتا ہے کہ کسی بندہ کو جنت دی جائے تو ان میں سے ایک اس میں ڈال دیتا ہے حضرت ابوبکرؓ نے عرض کی کہ میرے اندر ان میں سے کوئی خصلت ہے تو سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم سب خصلتوں کے جامع ہو۔ (ابن عساکر)

حضرت عائشہؓ سے مرفوعاً روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمام آدمیوں سے محاسبہ کیا جائے گا مگر ابوبکرؓ سے محاسبہ نہ ہوگا۔

بخاری شریف میں جابرؓ سے روایت ہے کہ حضرت عمر فاروقؓ نے فرمایا حضرت ابوبکرؓ ہمارا سردار ہے حضرت علیؓ نے فرمایا کہ قسم ہے مجھے اس ذات پاک کی جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے کہ ہم نے کبھی نیک کام میں سبقت کی ہے تو حضرت ابوبکرؓ کو اس کام میں پہلے پایا ہے (ابن عساکر) نے شعبی سے روایت کی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت ابوبکرؓ میں چار ایسی خصلتیں پیدا کی ہیں وہ آج تک کسی میں نہیں پیدا کیں ۱ آپ صدیق ہیں ۲ آپ یارِ غار ہیں

marfat.com

Marfat.com

۳ آپ سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہجرت کے سفر میں تھے ۴ آپ کو سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے امام ہونے کا حکم دیا۔ حضرت ابوبکر صدیق رضؓ سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے خاص وزیر تھے۔ جناب سرورِ عالم صلی اللہ وسلم ہر بات میں ابوبکر صدیق رضؓ سے مشورہ کرتے تھے اور فرمایا میرے بعد بارہ خلیفہ ہوں گے ابوبکرؓ میرے بعد کم دنیا میں رہے گا۔

ابن عساکرؒ نے حضرت حفصہؓ سے روایت کی ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ آپ نے اپنی بیماری میں حضرت ابوبکرؓ کو امام بنایا تھا آپ نے جواب دیا کہ نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ نے امام بنایا تھا۔ حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے جناب باری میں تین مرتبہ تیرے متعلق دریافت کیا کہ تجھے امام بناؤں مگر وہاں سے انکار ہوا اور ابوبکر کو ہی امامت کا حکم ملا حضرت صدیق اکبرؓ نے آٹھ روز نماز پڑھائی اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی بھی آتی رہی تھی کسی نے ابوبکرؓ کی امامت پر اعتراض نہ کیا۔

قیس بن ابی حازم کہتے ہیں کہ ایک روز میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات شریف کے ایک ماہ بعد حضرت ابوبکر صدیقؓ کی خدمت میں حاضر ہوا اپنی بیعت کا قصہ آپ نے بیان فرمایا اتنے میں جمعہ کی اذان ہوگئی نمازی جمع ہوگئے حضرت ابوبکر صدیقؓ منبر پر تشریف لے گئے حاضرین سے فرمایا کہ اگر تم چاہو تو کوئی دوسرا خلیفہ بنا سکتے ہو مجھے بخوشی منظور ہے میں معصوم نہیں مجھ پر بھی شیطان مسلط ہے جب تم نے یہ تکلیف بالاتفاق مجھے دی ہے میری تابعداری اس وقت تک کرو جب تک میں طریقۂ سنت

marfat.com
Marfat.com

پر چلوں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی نازل ہوتی تھی لیکن میں تو تمہارے ہی جیسا انسان ہوں جب تک مجھے راہ راست پر دیکھو میری تابعداری کرو اور جب غلطی دیکھو پھر مجھے ملامت کرو یہ تھی حضرت ابوبکر صدیق کی دیانت داری۔

حضرت عمرؓ فرماتے ہیں کہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد بعض لوگ مرتد ہو گئے کہنے لگے کہ نماز تو پڑھیں گے لیکن زکوٰۃ نہ دیں گے، میں نے حضرت ابوبکر صدیقؓ کی خدمت میں عرض کیا کہ آپ لوگوں سے نرمی برتئے، یہ وحشی لوگ ہیں تو حضرت ابوبکرؓ نے فرمایا کہ افسوس جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا انتقال ہو گیا وحی بند ہو گئی، واللہ جب تک میرے ہاتھ میں تلوار ہو گی میں ان سے جہاد کروں گا۔ اگرچہ مجھے کوئی منع کرے حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ مجھ سے اس امر میں حضرت ابوبکرؓ زیادہ مستعد تھے۔

حضرت ابوقاسم بغوی اور ابوبکر شافعی اور ابن عساکر حضرت عائشہ صدیقہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا انتقال ہوا تو نفاق نے سر اٹھایا عرب مرتد ہو گئے اور انصار نے علیحدگی اختیار کی اگر اتنی مصیبتیں پہاڑ پر پڑتیں تو وہ بھی نہ اٹھا سکتا مگر میرے والد ماجد صدیق اکبرؓ نے بڑے استقلال سے ہر مشکل کا مقابلہ کیا پہلا اختلاف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کہاں دفن کیا جائے وہ بھی حضرت ابوبکر صدیق اکبرؓ نے فرمایا کہ میں نے سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ ہر ایک نبی وہیں دفن کیا جاتا ہے جہاں انتقال ہوتا ہے اور دوسرا اختلاف میراث کا تھا وہ بھی حضرت ابوبکر صدیقؓ نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ انبیاء کا کوئی وارث نہیں ہوتا ہمارا ترکہ

marfat.com

Marfat.com

صدقہ ہوتا ہے یہ ابوبکر صدیقؓ کی شان تھی۔

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسامہؓ بن زید کو ایک لشکر دے کر شام کی طرف روانہ کیا ابھی اسامہؓ نے ذی خشب میں ہی پڑاؤ کیا تھا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا انتقال ہوگیا حوالی مدینہ منورہ کے عرب مرتد ہوگئے صحابہ کرام حضرت ابوبکر صدیق کے پاس آئے اور کہا کہ آپ لشکر کو واپس بلالو کیونکہ مدینہ ہی میں لوگ مرتد ہوگئے ہیں، یہاں ہی ضرورت ہے، حضرت صدیق نے فرمایا قسم ہے وحدہٗ لاشریکَ لہٗ کی کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس جھنڈے کو خود باندھا ہے اس کو کبھی نہ کھولوں گا آپ نے اسامہؓ کو بھیجدیا اسامہؓ راستے میں جس قبیلہ سے گذرتے وہ ہی ارتداد کا ارادہ رکھتا تھا لیکن اس لشکر کی ایسی دہشت لوگوں پر پڑی کہ آپس میں وہ لوگ کہتے کہ اگر ان میں طاقت نہ ہوتی تو ایسے وقت یہ دوسروں پر لشکر کشی نہ کرتے رستے والے لوگ بھی ڈر گئے جب لشکر سلطان روم کے حدود میں پہنچا تو طرفین میں مقابلہ ہوا مسلمانوں کو اللہ تعالےٰ نے فتح نصیب فرمائی یہ تھی حضرت صدیق اکبرؓ کی دانائی اور اتباع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، اسی لشکر کے بارے میں حضرت ابوبکر صدیقؓ نے لوگوں سے مخاطب ہوکر فرمایا اللہ کی قسم اگرچہ میری جان پر کچھ بن جائے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے احکام میں کچھ ترمیم و تنسیخ نہ کروں گا یہ کہہ کر آپ نے حضرت اُسامہؓ کو شام کی طرف روانہ کر دیا۔ (ابن عساکر) ,, **فتوحات** ,,

حضرت ابوبکر صدیقؓ خود گھوڑے پر سوار ہوکر مُرتدین کے ساتھ لڑنے کو روانہ ہوئے تمام صحابہ کرام خصوصاً حضرت عمرؓ اور حضرت علیؓ نے بڑے

marfat.com

Marfat.com

اصرار سے روکا کہ آپ نہ جائیں خدانخواستہ آپ کو کوئی تکلیف پہنچ جائے تو یہ اتنی بڑی ذمہ داری کا کام کون کرے گا پھر حضرت خالد بن ولیدؓ کو روانہ کیا اور فرمایا ان پانچ احکام کے واسطے لڑتے رہو کلمہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ محمد رسول اللہ دوسرا نماز۔ اور زکوٰۃ اور روزہ ، خالد بن ولیدؓ جمادی الآخر میں روانہ ہوئے بنی اسد اور غطفان سے مقابلہ ہوا، بہت مرتدین قتل ہوئے اور بہت گرفتار ہو کر پھر مسلمان ہوئے اس سال رمضان شریف میں بعمر چھبیس سال حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا تمام عورتوں کی سردار کا انتقال ہو گیا تھا۔ حضرت خالد بن ولیدؓ آخر سال میں لشکر لے کر یمامہ پہنچے وہاں لشکروں کا مقابلہ ہوا چند دن قلعہ میں بند ہو کر آخر مسیلمہ کذاب کو وحشی حضرت امیر حمزہؓ کے قاتل نے قتل کر کے جہنم رسید کر دیا۔ اس جنگ کے شہیدوں میں ثابت بن قیسؓ بھی تھے مسیلمہ کذاب کی عمر ڈیڑھ سو سال کی تھی جہنم رسید ہوا تھا ۱۲ھ میں حضرت ابو بکرؓ نے علاء بن حضرمی کو بحرین کی طرف مرتدوں سے لڑنے کو روانہ کیا تھا جوائیؓ کے مقام پر لڑائی ہوئی تھی اور عکرمہ بن ابو جہل کو عمان کی طرف روانہ کیا ، غرض ہر طرف لوگ مرتد ہو گئے تھے حضرت ابو بکر صدیقؓ نے بڑے استقلال کے ساتھ سب مرتدوں کا مقابلہ کیا اللہ تعالےٰ جل جلالہٗ نے مسلمانوں کو ہر جگہ فتح نصیب فرمائی مرتدوں کے فتنہ کی سرکوبی کے بعد حضرت ابو بکر صدیقؓ نے خالد بن ولیدؓ کو بصرہ کی طرف لڑائی کے واسطے روانہ کیا شہر ایلہ فتح ہوا پھر عراق میں مدائن فتح کیا حضرت ابو بکر صدیقؓ نے اپنی خلافت میں حضرت زیدؓ کو حکم دیا کہ قرآن مجید کو جمع کرنا۔ چنانچہ انہوں نے قرآن کریم کو جمع کیا جب آپ خلیفہ ہوئے

marfat.com

Marfat.com

تو آپ کے واسطے سالانہ دو ہزار درہم تنخواہ مقرر ہوئی پھر پانچ سو اضافہ کیا گیا حضرت ابوبکر صدیق رضؓ نے اپنی وفات سے پہلے ہی عائشہ رضؓ سے فرمایا کہ یہ اونٹنی اور بڑا پیالہ اور یہ چادر چونکہ بیت المال کی چیزیں ہیں میرے مرنے کے بعد حضرت عمر رضؓ کے حوالے کر دینا' یہ تھی دیانت داری حضرت صدیق رضؓ کی چنانچہ حضرت عائشہ صدیقہ رضؓ نے ان چیزوں کو ابوبکر رضؓ کی وفات کے بعد حضرت عمر فاروق رضؓ کے حوالے کر دیا تھا۔

حضرت ابوبکر صدیقؓ کا حلم اور تواضع

ابن عساکر نے روایت کی ہے کہ عمر فاروق رضؓ ایک بوڑھی جو نابینا تھی مدینہ کے اطراف میں رہتی تھی اس کا سب کام کر جاتے تھے ایک دن عمر فاروق رضؓ آئے تو اس کا سب کام کیا ہوا تھا پھر ہمیشہ ہی جب آتے اس کا سب کام کیا ہوتا جب تفتیش کی تو معلوم ہوا کہ حضرت ابوبکر صدیق رضؓ کر جاتے تھے یہ آپ کی خلافت کا زمانہ تھا۔

ابونعیم نے بیان کیا ہے کہ ایک دن حضرت ابوبکر صدیق رضؓ منبر پر تشریف رکھتے تھے اتنے میں حضرت حسن بن حضرت علی رضؓ تشریف لائے اور کہا کہ منبر سے اتر جایئے یہ میرے باپ کا منبر ہے، آپ نے کہا سچ ہے یہ تیرے ابا جان کا منبر ہے یہ کہکر حضرت ابوبکر صدیق رضؓ نے اپنی گود میں اٹھا لیا پھر رو پڑے جب حج فرض ہوا تھا تو سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوبکر صدیق رضؓ کو حج کو روانہ کیا اور خود دوسرے سال حج کیا۔

مرض وفات

ابن عمر رضؓ سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضؓ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات شریف کے

marfat.com
Marfat.com

بعد آپ کے غم و عشق میں لاغر ہوتے ہوتے آخر موت تک پہنچ گئے حاکم کی ابن شہاب سے بسند صحیح روایت ہے کہ کہیں سے حضرت ابو بکرؓ کے پاس ہدیہ میں گوشت آیا تھا حضرت ابو بکر صدیقؓ اور حارث بن کلدہ دونوں ایک ساتھ تناول فرما رہے تھے حارث نے کہا کہ خلیفہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسے نہ کھایئے، واللہ اس میں مجھے زہر معلوم ہوتا ہے، آپ نے ہاتھ کھینچ لیا اس دن سے یہ دونوں حضرات ہمیشہ بیمار ہی رہے حتیٰ کہ ایک سال گذرنے کے بعد دونوں صاحبوں کا ایک ہی روز انتقال ہوا حضرت شعبیؒ کہتے تھے کہ دنیا سے ہم کو کیا توقع ہے، سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو زہر کھلایا گیا حضرت ابو بکر صدیقؓ کو زہر کھلایا گیا واقدی اور حاکم نے حضرت عائشہ صدیقہؓ سے روایت کی ہے کہ حضرت صدیقؓ نے سات جمادی الآخر پیر کے دن غسل فرمایا اس روز سردی تھی آپ کو بخار ہو گیا پندرہ روز آپ بیمار رہے، ان دنوں میں نماز کے واسطے باہر نہ جا سکے سہ شنبہ کی رات کو بائیس جمادی الآخر ۱۳ھ بعمر تریسٹھ سال آپ نے انتقال فرمایا۔ آخر وقت میں حضرت صدیقؓ نے حضرت عبدالرحمٰن بن عوف اور عثمان غنی سے حضرت عمرؓ کے بارے میں رائے دریافت کی سبھی نے کہا کہ آپ کے بعد حضرت عمر فاروقؓ سب سے اچھے ہیں اور کسی نے کہا کہ ان کا باطن ظاہر سے بھی اچھا ہے تمام صحابہ کرام سے رائے لے کر حضرت عثمانؓ کو لکھوا کر دیدیا کہ میرے بعد تمام لوگوں سے بہتر حضرت عمر فاروقؓ خلیفہ ہوں گے میں نے عمر ابن خطابؓ کو خلیفہ مقرر کر دیا ہے، وہ عہدنامہ حضرت عثمانؓ لے کر لوگوں کے سامنے گئے اور وہ پڑھ کر سنایا سب

marfat.com

Marfat.com

لوگوں نے بخوشی حضرت عمر فاروقؓ کو خلیفہ تسلیم کرلیا اسکے بعد حضرت ابوبکر صدیقؓ نے حضرت عمرؓ کو بلا کر خلوت میں کچھ وصیت کی ، پھر سب لوگوں کو وصیت کی ، پھر دریافت کیا آج کیا دن ہے ، عرض کیا پیر کا دن ہے فرمایا اگر میں آج مرجاؤں تو مجھے جلدی رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہنچا دینا دیر نہ کرنا ، حضرت ابوبکر صدیقؓ نے وصیت کی تھی کہ مجھے اپنی بیوی اسماء بنت عمیس غسل دیں اور عبدالرحمٰن بن ابوبکرؓ ان کی مدد کریں اور یہ وصیت بھی کی تھی کہ مجھے میرے انہی کپڑوں میں دفنانا عمر فاروقؓ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے روضۂ اطہر و مسجد نبوی کے درمیان حضرت ابوبکرؓ کا جنازہ کی نماز پڑھائی حضرت ابوبکرؓ کی وصیت تھی کہ مجھے رسول اللہ کے پاس دفن کرنا آپ کی قبر اس طرح کھودی گئی کہ آپ کا سر مبارک نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے کاندھے مبارک کے پاس رہا ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ آپ کو قبر میں حضرت عمر فاروقؓ اور طلحہؓ اور عثمانؓ اور عبدالرحمٰن بن ابوبکرؓ نے اتارا آپ رات ہی کو دفن کئے گئے ہیں آپ کے والد ابوقحافہ زندہ تھے چھ ماہ کے بعد وفات پائی تھی عمر ستانوے سال تھی حضرت ابوبکرؓ نے دو سال سات ماہ خلافت کی تھی ۔ (حاکم ابن عمرؓ) حضرت ابوبکر صدیقؓ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک سو بیالیس حدیثیں روایت کی ہیں کیونکہ کم زندہ رہے ہیں رضی اللہ تعالےٰ عنہ (تاریخ الخلفاء)

marfat.com

Marfat.com

دوسرا باب

خلیفہ دوم

حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالےٰ عنہ

حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالےٰ عنہ بن خطاب ستائیس سال کی عمر میں مشرف بہ اسلام ہوئے تھے واقعہ فیل کے تیرہ سال کے بعد آپ پیدا ہوئے آپ اشراف قریش میں سے تھے جاہلیت کے زمانہ میں آپ کا گھرانہ جنگ جدال وغیرہ میں سفارش کرنے والے صلح وغیرہ کرانے والے بڑے عزّت دار گذرے تھے آپ کی کنیت ابوحفص اور لقب فاروق اعظم اور اسم عمرؓ ہے اور بعثت کے چھٹے سال اسلام لائے تھے جس دن آپ اسلام لائے اللہ تعالےٰ جل جلالہٗ نے آپ کے بارے میں یہ آیت نازل فرمائی تھی۔

یَا اَیُّھَا النَّبِیُّ حَسْبُکَ اللّٰہُ وَمَنِ اتَّبَعَکَ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ

ترجمہ: یعنی اے نبی کافی ہے تجھے اللہ اور جو تابعدار ہیں تیرے مومنوں سے۔

آپ چالیس مردوں اور گیارہ عورتوں کے بعد اسلام لائے تھے۔ ہجرت کے بعد تیرویں سال تیئیسویں جمادی الآخر کو سہ شنبہ کے دن مسند خلافت پر بیٹھے تھے دس سال اور آٹھ ماہ آپ خلافت پر رہے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

Marfat.com

لَوْ كَانَ بَعْدِیْ نَبِیٌّ لَكَانَ عُمَرُ بْنُ خَطَّابٍ

ترجمہ: اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو عمر ابن خطاب ہوتا (مشکوٰۃ)

دوسری حدیث میں فرمایا عُمَرُ سِرَاجُ اَهْلِ الْجَنَّةِ یعنی عمر اہل جنت کا چراغ ہے آپ سابقین اولین میں سے ہیں اور عشرہ مبشرہ اور خلفاء راشدین میں سے ہیں آپ سے پانچ سو انتالیس حدیثیں مروی ہیں ترمذی میں حضرت عبداللہ ابن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک روز دعا فرمائی کہ اے اللہ عمر ابن خطاب یا عمر ابن ہشام سے اسلام کو تقویت دے ابوجہل کا بھی عمر نام تھا جہالت کی وجہ سے ابوجہل ہوا۔ اللہ تعالیٰ جل جلالہ نے عمر ابن خطابؓ کے بارے میں دعا قبول فرمائی حضرت انسؓ سے حدیث کا مضمون یہ ہے کہ حضرت عمرؓ تلوار لٹکائے ہوئے نکلے، کسی نے کہا کہ اے عمر کہاں جا رہے ہو، جواب دیا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو قتل کرنے کو، اُس نے کہا کہ میاں پہلے اپنے گھر کی خبر لو، تیری بہن اور بہنوئی دونوں مسلمان ہو گئے ہیں، یہ سُنتے ہی اپنے بہنوئی کے مکان پر چلے گئے وہاں حضرت خبابؓ بھی تھے یہ تینوں آہستہ آہستہ سورہ طٰہٰ پڑھ رہے تھے آپ کے آنے پر خاموش ہو گئے۔ آپ نے دریافت کیا کہ کیا پڑھ رہے تھے، بہن اور بہنوئی نے کہا کہ ہم آپس میں باتیں کرتے تھے حضرت عمرؓ نے کہا کہ معلوم ہوا کہ بے دین ہو گئے ہو، بہنوئی نے کہا تمہارا دین حق ہی نہیں حضرت عمرؓ نے غصہ سے ایک طمانچہ مارا، بہن چھڑانے لگی اس کو ایسا دھکا دیا کہ چوٹ لگ کر زخمی ہو گئی مُنہ سے خون جاری ہو گیا بہن نے غصہ سے کہا کہ تمہارا دین سچا نہیں، میں گواہی دیتی ہوں کہ خدا کے سوا کوئی معبود

marfat.com

Marfat.com

نہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم خدا کے رسول اور بندے ہیں اتنے میں حضرت عمرؓ کا دل نرم ہوگیا، کہا وہ کتاب مجھے دو میں بھی پڑھوں، بہن نے کہا تم نجس ہو، اس کتاب کو پاک لوگ چھو سکتے ہیں پہلے غسل کیجئے یا کم از کم وضو کرلو، وضو کیا اور کتاب میں سورہ طٰہٰ کھی پڑھتے پڑھتے جب اس آیت پر پہنچے کہ اِنَّنِیْ اَنَا اللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنَا فَاعْبُدْنِیْ وَاَقِمِ الصَّلٰوۃَ لِذِکْرِیْ آپ نے فرمایا مجھے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے چلو بعض کہتے ہیں کہ گلے میں رسی باندھ کر لے گئے اُدھر سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم پر اس حالت کی وحی نازل ہوئی تھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمرؓ کا دامن اور تلوار کو پکڑ کر فرمایا کہ اے عمر کب تک خدا کے رسول کے ساتھ ہٹ دھرمی کرتے رہوگے یہ سنتے ہی حضرت عمرؓ نے پڑھا اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَنَّکَ عَبْدُ اللّٰہِ وَرَسُوْلُہٗ یعنی میں گواہی دیتا ہوں کہ کوئی معبود لائق عبادت کے نہیں سوائے اللہ تعالےٰ کے اور بے شک تو خدا کا بندہ اور اس کا رسول ہے حضرت عمرؓ نے خود فرمایا کہ میں نے ابوجہل اور دوسرے بڑے سرداروں کے دروازے کھٹکھٹائے لیکن کوئی میرا مقابلہ نہ کرسکا میرے اسلام لانے کے بعد مکہ مکرمہ کی گلی گلی میں بلند آواز سے کلمہ پڑھا گیا پہلے مسلمان خفیہ تھے میرے اسلام لانے پر سب مسلمانوں کو خوشی حاصل ہوئی اور جس دن حضرت عمر فاروقؓ اسلام لائے تھے حضرت جبرئیل علیہ السلام نازل ہوئے اور فرمایا کہ یا محمد صلی اللہ علیہ وسلم اہل آسمان حضرت عمرؓ کے اسلام لانے پر مبارک باد دیتے ہیں اور اس کے بعد اسلام کو قوت حاصل ہوئی ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہ جب عمرؓ اسلام لائے تو مشرکین نے ہمارا پیچھا چھوڑ دیا پھر ہم بیت اللہ شریف

marfat.com

Marfat.com

میں نماز پڑھنے لگے اور جب عمرؓ شہید ہوئے اسلامی عروج میں کمی آتی گئی،
اپنی ہجرت کے وقت بھی اپنی تلوار نکال کر مشرکین کے سامنے خانہ کعبہ شریف کا
سات دفعہ طواف کر کے مقام ابراہیم کے پاس دو رکعت نفل پڑھے اشراف قریش
اور مشرکین سے کہا کہ تم میں جو شخص اپنا منہ سیاہ کر کے اپنی بیوی کو بیوہ اور
بچوں کو یتیم کرنے کا ارادہ کرتا ہو وہ آج میرا مقابلہ کرے کسی کو بھی جواب کی طاقت
نہ ہوئی بخاری شریف اور مسلم شریف میں حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ
سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے خواب میں جنت دیکھی ایک عورت
ایک قصر میں وضو کر رہی تھی میں نے فرشتوں سے پوچھا کہ یہ قصر کس کا ہے،
فرشتوں نے کہا کہ یہ قصر حضرت عمرؓ کا ہے پھر فرمایا کہ اے عمر میں نے تیری غیرت
یاد کر کے قصر میں قدم نہ رکھا اس پر حضرت عمرؓ رو پڑے اور عرض کیا یا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم آپ سے کیا غیرت کروں گا۔

بخاری و مسلم نے سعد بن ابی وقاص سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے عمر قسم ہے مجھے اس ذات کی جس کے قبضۂ قدرت میں
میری جان ہے جس راستہ سے تم چلو گے اس راستہ پر شیطان نہ چلے گا۔
دوسرا راستہ اختیار کرے گا۔ اور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عمرؓ کی
زبان اور قلب پر پروردگار عالم نے حق جاری کیا ہے اور فرمایا کہ جن و
انس و شیاطین عمرؓ سے بھاگتے ہیں ——— اور فرمایا جب تک
حضرت عمرؓ تمہارے درمیان ہے فتنہ کا دروازہ بند رہے گا۔ حضرت عائشہؓ
سے روایت ہے کہ عمرؓ سے شیطان ڈرتا ہے اور فرمایا کہ آسمان کے تمام فرشتے
عمرؓ کی توقیر کرتے ہیں، ابن عمرؓ اور ابوہریرہ سے روایت ہے، کہ

marfat.com
Marfat.com

سرورعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ ایک کنواں ہے جس پر ایک ڈول تھا میں نے کچھ ڈول کھینچے میرے بعد ابوبکرؓ آیا اس نے ایک یا دو ڈول کھینچے مگر اُن کے کھینچے میں کچھ ضعف تھا خدا اُن کی مغفرت فرمائے پھر عمرؓ آئے انہوں نے اس طرح جوانمردی سے کھینچے کہ ہر طرف سے پیاسے سیراب ہوگئے اور فرمایا سرورعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جب کبھی ان سے شیطان ملا ہے تو اُلٹے پاؤں بھاگ گیا ہے اور فرمایا سرورِ عالم صلی اللہ وسلم نے کہ جس نے حضرت عمرؓ سے بُغض رکھا اس نے مجھ سے بُغض رکھا اور جس نے عمرؓ سے محبت کی اس نے مجھ سے محبت کی۔

ابوبکر صدیقؓ نے فرمایا رُوئے زمین پر مجھے حضرت عمرؓ سے کوئی عزیز نہیں (ابن عساکر)

حضرت علیؓ نے فرمایا کہ جب تم صالحین کا ذکر کرو تو حضرت عمرؓ کو نہ بھولنا جب جنگ بدر کے قیدیوں کے متعلق حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ قتل کئے جائیں تو پروردگار عالم نے یہ آیت نازل فرمائی لَوْلَا کِتٰبٌ مِّنَ اللّٰہِ سَبَقَ الخ دوم آپ نے ازواج مطہرات کے پردہ کے متعلق فرمایا تو حضرت زینبؓ نے فرمایا کہ اے عمرؓ تم ہم پر حکم نافذ کرتے ہو اور وحی ہمارے گھر میں اُترتی ہے حضرت عمرؓ کے رائے کے موافق پردہ کا حکم نازل ہوا چنانچہ ارشاد باری تعالےٰ ہے وَاِذَا سَاَلْتُمُوْھُنَّ مَتَاعًا الخ یہ پردہ کا حکم نازل ہو چکا اور حضرت عمرؓ نے عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کاش ہم مقام ابراہیم کو نماز کی جگہ بنا لیتے، اس کے بعد اللہ تعالےٰ جل جلالہٗ نے فرمایا وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرٰھٖمَ مُصَلًّی یعنی مقام ابراہیم کو جگہ نماز کی بناؤ جب

marfat.com

Marfat.com

حضرت عمرؓ نے عرض کیا یارسول اللہ منافقوں کا جنازہ نہ پڑھائیں تو اللہ تعالےٰ جل جلالہٗ نے یہ آیت نازل فرمائی وَلَا تُصَلِّ عَلٰی اَحَدٍ مِّنْهُمْ مَاتَ اَبَدًا یعنی ان منافقین میں سے ایک پر بھی نماز جنازہ کبھی نہ پڑھائیں۔

کرامات

ایک دفعہ آپ نے حضرت ساریہؓ کو ایک لشکر کے ساتھ نہاوند واقع ملک عجم میں بھیجا، کفار مسلمانوں پر غالب آگئے تھے حضرت عمرؓ کو یہاں وہ لشکر نظر آگیا جمعہ کے خطبہ میں حضرت عمرؓ نے بلند آواز میں کہا کہ یَا سَارِیَةَ اَلْجَبَلَ یعنی اے ساریہ پہاڑ کی طرف یہ آواز تین دفعہ سنی پھر پہاڑ کی طرف گئے اللہ تعالےٰ جل جلالہٗ نے فتح نصیب کردی ابن عمر سے روایت ہے کہ ایک آدمی حضرت عمرؓ سے ملے آپ نے دریافت کیا کہ تمہارا کیا نام ہے اس نے کہا جمرہ یعنی چنگاری پھر پوچھا باپ کا کیا نام ہے، کہا شہاب بمعنی شعلہ پھر دریافت کیا تمہارے قبیلے کا نام کیا ہے اس نے کہا حرقہ یعنی آگ، پھر دریافت کیا، کس جگہ رہتے ہو، کہا کہ حرہ یعنی گرمی پھر دریافت کیا، وہ کہاں واقع ہے اس نے کہا لظیٰ یعنی شعلہ حضرت فاروقؓ نے فرمایا اپنے اہل عیال کی خبر گیری کرو وہ جل مرے، واقعی جب وہ آدمی گیا آگ لگی لوگ جل کر مرگئے تھے (موطا امام مالک)

جب مصر کو عمرو بن العاصؓ نے فتح کیا تو دریائے نیل خشک ہوگیا تھا لوگوں کی فصلیں وغیرہ جلنے لگیں،

لوگوں کا پرانا دستور تھا کہ جب دریائے نیل خشک ہوتا تو لوگ چاند کی گیارھویں کو ایک کنواری لڑکی کو انتخاب کرکے اس کے والدین کو مال متاع دے کر راضی کر لیتے پھر لڑکی کو اچھے کپڑے زیور پہنا کر

marfat.com

Marfat.com

دریا میں ڈال دیتے پھر دریا جاری ہو جاتا تھا اس دفعہ بھی حضرت عمرو بن عاصؓ سے اجازت چاہی حضرت عمرو بن عاصؓ نے منع فرمایا اور صورت حال سے حضرت عمر فاروقؓ کو مطلع فرمایا عمر فاروقؓ نے مدینہ منورہ سے خط لکھا کہ یہ میرا خط دریائے نیل میں ڈال دو جب مصر میں عمر فاروقؓ کا خط پہنچا تو عمرو بن عاصؓ نے کھول کر پڑھا لکھا تھا ؛

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ عمر بن خطاب خدا کے بندہ کی طرف سے دریائے نیل کی طرف اگر تیرا جاری ہونا تیری مرضی سے ہے تو ہمیں تیری ضرورت نہیں اور اگر تو اللہ تعالیٰ کے حکم سے جاری ہوتا ہے تو خدائے واحد تمہارے سوال ہے کہ تجھے جاری کرے ۔"

جب وہ خط دریائے نیل میں ڈالا تو دریا اتنے جوش سے جاری ہوا کہ سولہ گز پانی زیادہ چڑھ گیا اُس دن سے اہل مصر کا پُرانا دستور ختم ہو گیا اور پھر دریا ہمیشہ جاری رہا۔

حُلیہ آپ کا قد لمبا اور رنگ سفید مائل سُرخی تھا آپ تمام آدمیوں میں اونچے معلوم ہوتے تھے بدن مُبارک مضبُوط، گورے چٹے رنگ والے تھے ——— آپ کی والدہ ختمہ بنت ہشام بن مغیرہ ابوجہل کی بہن تھیں ۔

خلافت جس دن حضرت ابو بکرؓ کا انتقال ہوا تھا اسی دن آپ خلیفہ مقرر ہوئے تھے منگل کے دن بائیس جمادی الآخر ۱۳ھ ہجری میں (حاکم، پھر ۱۴ھ ہجری میں دمشق اور حمص اور بعلبک اور بصرہ اور ایلہ فتح ہوئے اسی سال آپ نے لوگوں کو جمع کر کے تراویح کی

marfat.com

Marfat.com

نماز پڑھائی پھر ۱۵ھ ہجری میں اردن اور طبریہ فتح ہوئے اور اسی سال یرموک اور قادسیہ کا واقعہ پیش آیا تھا اور اسی سال حضرت سعدؓ نے کوفہ آباد کیا اور حضرت عمرؓ نے جاگیریں مقرر کیں اور دفتر کھولے اور عطیات مقرر کئے۔

پھر سولہ ہجری میں اہواز اور مدائن فتح ہوئے اور حضرت سعدؓ نے ایوان کسریٰ میں جمعہ پڑھایا یہ عراق میں پہلا جمعہ تھا یہ صفر کا مہینہ تھا اور بیت المقدس بھی اسی سال فتح ہوا اور قنسرین اور حلب اور انطاکیہ اور منبع اور سروج اور قرقیسیا فتح ہوئے اور سترہ ہجری میں مسجد نبوی کو وسعت دی، حجاز میں قحط ہوگیا، بارش بند ہوگئی، عمر فاروقؓ نے استسقاء کی نماز پڑھی پھر حضرت عباسؓ کا ہاتھ اونچا کرکے دعا کی کہ خداوندا ہم تیرے حبیب محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا کو وسیلہ بناکر دعا کرتے ہیں کہ خدایا خشک سالی کو دور کرکے باران رحمت نازل فرما، بہت جلدی بارش ہوئی، کئی روز تک متواتر برستی رہی پھر ۱۸ھ میں نیشاپور اور حلوان فتح ہوئے اور سماط اور حران اور نصیبین اور موصل اور اکثر جزائر فتح ہوئے ۱۹ھ میں قیساریہ اور ۲۰ھ میں مصر اور اسکندریہ اور تستر فتح ہوا اور قیصر روم فوت ہوا اور ۲۱ھ میں نہاوند اور براویت دیگر اسکندریہ اس کے بعد ملک عجم میں کوئی بھی سرکش نہ رہا اور ۲۲ھ میں آذربائیجان اور دینور اور ماسبذان اور ہمدان اور طرابلس غرب اور رے اور عسکر قومس ہاتھ آئے اور ۲۳ھ میں کرمان اور سجستان اور مکران اور بلاد جبل سے اصفہان فتح ہوئے اسی سال حج سے واپسی ہوئی اور شہید ہوئے۔

marfat.com

Marfat.com

حضرت سعید بن مسیب فرماتے ہیں کہ حضرت عمر فاروقؓ منیٰ سے ابطح میں واپس آئے تو اونٹ بٹھایا پھر آسمان کی طرف ہاتھ اٹھا کر دُعا فرمائی کہ الٰہی میں بوڑھا ہوگیا ہوں اور طاقت سے بھی کمزور ہوں مجھے اپنے پاس بلالو، چنانچہ ابھی ذوالحجہ ختم نہ ہوا تھا کہ آپ شہید ہوگئے (حاکم) آپ کی دُعا تھی کہ الٰہی مجھے اپنی راہ میں اپنے محبوب کے پاس مدینہ منورہ میں جگہ دے (بخاری شریف) اور یہ بھی فرمایا تھا کہ میں نے خواب دیکھا میری موت قریب آگئی۔

شہادت

ایک دفعہ حاکم کوفہ مغیرہ بن شعبہ نے حضرت عمر فاروقؓ کی طرف خط لکھا کہ میرے پاس ایک ہوشیار لڑکا ہے ہر کام جانتا ہے آپ فرمائیں تو مدینہ منورہ روانہ کردوں تاکہ لوگوں کے کام آئے، آپ نے اجازت دے دی، اس کو مدینہ منورہ بھیجا حضرت مغیرہ بن شعبہ نے ماہوار سو درہم ٹیکس لگا دیا اس نے حضرت عمرؓ کے سامنے مغیرہؓ کی شکایت کی کہ یہ ٹیکس زیادہ ہے حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے فرمایا کہ یہ زیادہ نہیں اپنے مولا کے ساتھ اچھا سلوک کرنا چاہیے آپ کی یہ منشا تھی کہ مغیرہ سے سفارش کروں گا اس لڑکے کا نام فیروز اور کنیت ابولؤلؤ تھی یہ حضرت مغیرہؓ کا غلام تھا وہ چکیاں وغیرہ بھی بناتا تھا اس کے دل میں دشمنی بیٹھ گئی کہ میری سفارش نہ کی دو تین دن کے بعد حضرت عمر فاروقؓ نے اس کو بلا کر چکی کا ذکر کیا ابولؤلؤ نے کہا میں تم کو ایسی چکی بنا کر دوں گا کہ لوگ ہمیشہ یاد کریں گے اس نے دو دھارہ خنجر زہر آلودہ کرکے اپنے پاس لے لیا اپنی آستین میں چھپا کر مسجد کے کونے میں بیٹھ گیا اندھیرا تھا حضرت عمرؓ

marfat.com

Marfat.com

کی عادت مبارک تھی کہ نماز سے پہلے لوگوں کو جگاتے پھرتے تھے اس لڑکے نے موقعہ پاکر اس خنجر سے تین ضربیں لگا دیں ان کے ساتھ بارہ آدمی زخمی ہوئے جن میں چھ تو شہید ہو گئے حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا، ابولؤلؤ مجوسی تھا حضرت عمرؓ نے خدا کا شکر ادا کیا کہ میری موت کسی مسلمان کے ہاتھ سے نہیں ہوئی، حضرت عمرؓ کی ضربوں کے بعد حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ نے چھوٹی سورتیں پڑھ کر نماز پڑھائی ابولؤلؤ پر کسی عراقی نے چادر ڈالدی چادر میں لپیٹ کر اس نے خودکشی کرلی، حضرت عمرؓ کو گھر لے گئے نبیذ پلائی وہ زخموں کے راستے سے نکل گئی پھر دودھ پلایا وہ بھی نکل گیا پھر اپنے صاحبزادہ عبداللہ سے فرمایا کہ حساب کرو میرے پر کسی کا قرضہ نہ رہ جائے چھیاسی ہزار درہم قرضہ نکلا پھر فرمایا حضرت عائشہ صدیقہؓ کے پاس جاؤ عرض کرو کہ عمرؓ اجازت چاہتا ہے کہ میں اپنے دونوں دوستوں کے پاس دفن ہو جاؤں جب عبداللہ بن عمرؓ نے حضرت عائشہ صدیقہؓ سے عرض کیا تو آپ نے فرمایا کہ یہ جگہ تو میں نے اپنے واسطے محفوظ رکھی تھی لیکن آج میں اپنی جان سے حضرت عمرؓ کو ترجیح دیتی ہوں اجازت ہے حضرت عمرؓ نے خدا کا شکر ادا کیا پھر فرمایا میں وصیت کرتا ہوں کہ ایسا آدمی خلافت پر مقرر کرو جو لوگوں کے ساتھ نیکی کا برتاؤ کرے یہ ہی وصیت کرتے کرتے جان بحق تسلیم کردی، اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن جنازہ تیار ہونے کے بعد حضرت عائشہ صدیقہؓ کی اجازت سے آپ کو اپنے دوستوں کے پاس دفنا دیا حضرت عمرؓ یکم محرم الحرام ۲۴ھ بروز ہفتہ کو شہید ہوئے تھے حضرت عبدالرحمٰن بن یسار فرماتے تھے کہ اس روز سورج گہن ہو گیا تھا حضرت عمرؓ نے سب سے پہلے سن ہجری جاری کی اور بیت المال

marfat.com
Marfat.com

بنایا اور تراویح کی سنت شروع کی رات کا چوکیدار مقرر کیا، شراب پینے پر اسی درے مقرر کئے، مسافروں کے واسطے سرائیں بنائیں مکہ اور مدینہ منورہ کے درمیان مسافروں کے واسطے سہولتیں فراہم کیں۔ مسجد نبوی کو وسیع کرایا مقام ابراہیم پہلے کعبہ شریف سے ملا ہوا تھا وہاں ٹھہرایا جہاں ابھی تک موجود ہے۔ سب سے پہلے بید بن ربیعہ اور عدی بن حاتم نے حضرت عمرؓ کو السلام علیک یا امیر المومنین کہا تھا اس کے بعد امیر المومنین کا لقب شروع ہوا، سرکاری دفتروں میں حضرت عمرؓ اپنی خلافت میں مدینہ منورہ کی گلیوں میں گشت کرتے تھے کوئی تکلیف زدہ ہوتا تو سب سے پہلے اس کی تکلیف کو دور کرتے' یہ تھا آپ کا عدل اور انصاف حضرت عائشہ صدیقہؓ فرماتی ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جب آخری حج کیا واپسی پر ہم جس وقت محصب میں جو کہ مکہ مکرمہ کے ساتھ ہے پہنچے تو میں نے آواز سنی جیسے کہ کوئی اپنے اونٹ پر بیٹھا ہوا دوسرے سے بات کرتا ہے اتنا نزدیک یہ آواز تھی کہ اے امیر المومنین برکت دے اللہ تعالیٰ اس چمڑے میں جو پارہ پارہ ہوگا۔ پھر حضرت عمرؓ شہید ہوگئے وہ باتیں جب حضرت عمرؓ نے سنی تو فرمایا یہ باتیں جنگ بدر اور جنگ احد میں بھی تھیں پھر وہ حضرات شہید ہوگئے۔

(بیان الامرا، علامہ جلال الدین سیوطیؒ)

marfat.com

Marfat.com

باب سوئم

خلیفہ سوئم

امیر المومنین عثمان ذوالنورین رضؓ

آپ کی کنیت ابو عمرو ابو لیلیٰ ۔ ابو عبداللہ ہے اور لقب ذوالنورین ہے کیونکہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی دو صاحبزادیاں یکے بعد دیگرے آپ کے عقد میں آئیں ہیں اسم گرامی عثمان بن عفان ہے آپ کی والدہ کا نام بیضا ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پھوپھی تھیں جو حضرت عبداللہ کے ساتھ پیدا ہوئی تھی آپ کی ولادت واقعہ فیل سے چھ سال بعد ہوئی اور بعثت کے پہلے ہی سال حضرت صدیق اکبر کی فہمائش سے ایمان لائے تھے اور ماہ محرم ۲۴ھ میں خلافت نشین ہوئے تھے آپ نے دو مرتبہ ہجرت کی ہے ایک حبشہ کو اور دوسری مدینہ منورہ کو آپ کا نکاح قبل از نبوت حضرت رقیہ بنت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے ہوا تھا جنہوں نے غزوہ بدر کے موقع پر انتقال کیا تھا جس وقت قاصد فتح بدر کی خبر لایا تھا اس وقت حضرت رقیہؓ کو دفنایا گیا تھا پھر جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے دوسری صاحبزادی حضرت ام کلثومؓ سے آپ کا نکاح کر دیا جن کا انتقال ۹ھ میں ہوا تھا۔

marfat.com

Marfat.com

کوئی شخص ایسا نہیں گذرا جس کے نکاح میں دو بیٹیاں کسی نبی کی آئی ہوں اس لئے ان کو ذوالنورین کہتے ہیں آپ سابقین اولین اور اول مہاجرین اور عشرہ مبشرہ میں سے ہیں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے قرآن پاک کو بھی جمع کیا۔ نبی کریم صلی اللہ جب غزوہ ذات الرقاع اور غطفان میں تشریف لے گئے تھے تو حضرت عثمان رضی اللہ تعالےٰ عنہ کو مدینہ طیبہ میں اپنا خلیفہ بنایا تھا اور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک سو چھالیس احادیثیں بھی روایت کی ہیں۔

حلیہ حضرت عثمانؓ میانہ قد اور خوبصورت رنگت سفید سرخی مائل تھے چہرہ پر چیچک کے داغ تھے ڈاڑھی گھنی، پنڈلیاں بھری ہوئی تھیں ہاتھ لمبے جن پر بال تھے سر کے بال گھنگر دار تھے دانت خوبصورت۔

یہ تھا آپ کا حلیہ مبارک۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب اپنی صاحبزادی ام کلثومؓ کا نکاح حضرت عثمانؓ سے کیا تو آپ نے اپنی بیٹی ام کلثومؓ سے فرمایا کہ تمہارے خاوند تمہارے دادا حضرت ابراہیم علیہ السلام اور تمہارے باپ محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے بہت مشابہ ہیں جس وقت حضرت عثمانؓ محصور ہوئے ——— تو آپ نے اپنے اوپر سے جھانک کر فرمایا کہ اے اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں قسم لے کر دریافت کرتا ہوں کہ کیا تمہیں معلوم نہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ جو کوئی لشکر عسرہ کی تیاری کرے گا اس کو جنت ملے گی تو میں نے لشکر عسرہ کی تیاری کی اور جس

marfat.com

Marfat.com

وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ جو کوئی رومہ کے کنوئیں کو خریدے گا اس کو جنت ملے گی تو میں نے رومہ کے کنوئیں کو بھی خریدا اس پر تمام صحابہ نے تصدیق کی (بخاری)

حضرت عبدالرحمٰن بن خبابؓ سے روایت ہے کہ ایک دن میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت لشکر عسرہ کی تیاری فرما رہے تھے تو حضرت عثمانؓ نے سو اونٹ بمع سامان دینے کا اقرار کیا جب سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر ترغیب دی تو حضرت عثمانؓ نے دو سو اونٹ بمع سامان کے اقرار کیا پھر سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ترغیب دی تو حضرت عثمانؓ نے تین سو اونٹ بمع سامان کے اقرار کیا پھر سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم منبر سے اتر گئے اور فرمایا اگر عثمانؓ نوافل نہ پڑھے تو اس کو ضرورت نہیں۔ (ترمذی)

اسی جنگ کے واسطے پھر حضرت عثمانؓ نے ایک ہزار دینار سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی گود مبارک میں ڈال دیئے ایک دفعہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فتنوں کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ ایک فتنہ میں حضرت عثمانؓ شہید ہوں گے چنانچہ ایسا ہی ہوا (ترمذی)

حضرت عائشہ صدیقہؓ سے روایت ہے کہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عثمان خداوند تعالیٰ جل جلالہ تمہیں ایک خلافت کی قمیص عنایت فرمائے گا منافق اس کو اتارنے کی کوشش کریں گے تو اس کو نہ اتارنا یہاں تک کہ تو مجھے مل جائے اسی بنا پر جس دن حضرت عثمانؓ محصور ہوئے تو فرمایا مجھ سے اس کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ

marfat.com

Marfat.com

وسلم نے عہد لیا ہے اُس پر میں صابر و شاکر رہوں گا۔ (ترمذی)

جب حضرت ام کلثومؓ کا انتقال ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر میری تیسری بیٹی ہوتی تو میں اس کا بھی نکاح عثمانؓ سے کرتا۔ پہلے نکاح بھی میں نے وحی کے ذریعہ سے کئے ہیں (طبرانی)

زید بن ثابتؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حضرت عثمانؓ میرے پاس سے گذرے اس وقت میرے پاس ایک فرشتہ بیٹھا تھا اس نے کہا یہ شہید ہیں ان کو قوم قتل کرے گی مجھے ان سے شرم آتی ہے۔ (ابن عساکر) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ فرشتے حضرت عثمانؓ سے اس طرح شرم کرتے ہیں جیسا کہ خدا اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے جب حضرت عثمانؓ نہانے کا ارادہ کرتے تو مکان کے دروازے بند کر دیتے۔

خلافت

حضرت عمر فاروقؓ کے دفنانے کے بعد تیسرے دن آپ سے بیعت شروع ہوئی تھی تو تمام لوگ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف سے مشورے لیتے تھے یہ حالات معلوم کرنے کے بعد حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ نے بعد حمد و ثنا کے فرمایا کہ تمام لوگ بغیر حضرت عثمانؓ اور کسی کی بیعت سے راضی نہیں یہ کہہ کر حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ نے حضرت عثمانؓ کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا میں نے سنتِ خدا و سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور سنت ہر دو خلیفہ پر بیعت کرتا ہوں آپ کی بیعت کے بعد تمام مہاجرین اور انصار نے بیعت کر لی آپ کی خلافت ۲۴ھ میں ہوئی اسی سال ملک رے فتح ہوا اسی سال لوگوں پر تکبیر کی بیماری شروع ہو گئی،

marfat.com

Marfat.com

حضرت عثمانؓ بھی اسی بیماری میں مبتلا ہوگئے اسی بناء پر سفر حج بھی منسوخ کر دیا تھا اس سال کا نام سنتہ الرعاف رکھا یعنی نکسیر کا سال۔
ملک روم کا بھی اکثر حصہ فتح ہوگیا تھا اس سال حضرت مغیرہؓ کو معزول کرکے سعد بن ابی وقاصؓ کو ان کی جگہ مقرر کر دیا تھا ۲۷ھ میں حضرت معاویہؓ نے جہاز پر لشکر لے جاکر قبرص پر حملہ کیا اس فوج میں عبادہ بن صامت بمع اپنی بیوی گئے تھے ان کی بیوی گھوڑے سے گر کر فوت ہوگئی اور انکو وہیں دفنایا گیا تھا اس کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلے ہی فرمایا تھا اسی سال ارجان اور دارابجرد فتح ہوا تھا اسی سال حضرت عثمانؓ نے عمرو بن عاصؓ کو معزول کرکے اس کی جگہ عبداللہ بن سعدؓ کو مقرر کر دیا اس نے پھر افریقہ پر حملہ کرکے فتح کیا تمام ملک کو مسلمانوں نے اپنے قبضہ میں لے لیا بیشمار مال غنیمت ہاتھ آیا ہر سپاہی کو تین تین ہزار دینار ملا اسی سال اندلس بھی فتح ہوا ۲۹ھ میں حضرت عثمانؓ نے مسجد نبوی کو وسیع کیا نقشہ دار پتھر رکھوائے ستون بھی پتھر کے تھے ۳۰ھ میں جور اور اکثر خراسان کا حصہ اور نیشاپور فتح ہوا جب فتوحات زیادہ ہوئے مال بہت ہوا تو حضرت عثمانؓ نے خزانے بنائے۔ حضرت عثمانؓ کی خلافت بارہ سال رہی ہے چھ سال تک تو لوگوں میں کوئی خلاف نہ تھا بلکہ قریش میں حضرت عمر فاروقؓ سے بھی زیادہ محبوب تھے کیونکہ نرم مزاج تھے چھ سال کے بعد اپنے اقرباء کو بیت المال سے مال دیدیا اور فرمایا کہ دونوں خلیفاؤں کو بھی جائز تھا لیکن انہوں نے نہیں دیا لیکن میں خداوند تعالےٰ جل جلالہٗ کے حکم کے موافق صلہ رحمی کرتا ہوں۔ ان باتوں سے لوگوں میں شورش پڑ گئی (ابن سعد)

marfat.com
Marfat.com

جس وقت حضرت عثمانؓ نے مصر کے پہلے حاکم کو معزول کر کے عبدالرحمٰن بن ابی سرح کو حاکم بنایا اس کے دو سال گذرے تو اہل مصر اس کی شکایت کرنے لگے حضرت عثمانؓ نے اس کو خط لکھا اور ناجائز باتوں سے منع کیا لیکن جن باتوں سے اس کو حضرت عثمانؓ نے منع کیا تھا وہی کرنے لگا حضرت عثمانؓ کے فرمان کی کچھ پرواہ نہ کی پھر اہل مصر نے آکر حضرت عثمانؓ سے اور مسجد میں نمازیوں سے بھی عبدالرحمٰن بن ابی سرح کی شکایتیں کیں کہ بڑا ظالم ہے اس کو تبدیل کرو۔ لوگوں کی گفتگو سن کر حضرت عائشہ صدیقہؓ نے بھی حضرت عثمانؓ کو فرمان روانہ کیا کہ اس کو معزول کرو تھوڑی دیر میں حضرت علیؓ بھی تشریف لائے اور کہا کہ لوگ کہتے ہیں کہ اس ظالم نے قتل بھی کیا ہے پھر تم اس کو ضرور معزول کر کے کسی کو مقرر کرو حضرت عثمانؓ نے فرمایا کہ لوگ اپنے لئے خود تجویز کر لیں میں ابی سرح کو معزول کر دوں گا پھر لوگوں نے محمد بن ابوبکرؓ کو منتخب کر دیا حضرت عثمانؓ نے عبداللہ بن ابی سرح کو معزولی کا حکم لکھ دیا یہ فرمان لے کر محمد بن ابوبکرؓ مصر کی طرف روانہ ہوئے آپ کے ساتھ بہت سے مہاجرین اور انصار بھی روانہ ہوئے یہ قافلہ جب تیسری منزل پر پہنچا تو وہاں ایک حبشی غلام ان کو ملا جو اپنی اونٹنی ارزقے جا رہا تھا جیسا کہ کہیں سے بھاگا ہے یا قاصد ہے محمد بن ابوبکرؓ نے دو آدمیوں کو حکم دیا کہ اس کو پکڑ و جب وہ پکڑا گیا تو اس سے دریافت کیا کہ کہاں جاتا ہے اس نے کہا کہ میں امیرالمومنین کا غلام ہوں اور کبھی کہتا کہ میں مروان کا غلام ہوں اور عامل مصر کے پاس جاتا ہوں اور امیرالمومنین کا خط لے جا رہا ہوں جب اس کے پاس سے خط نکالا تو سب پڑھنے لگے لکھا ہوا تھا امیرالمومنین

marfat.com

Marfat.com

کی طرف سے عبداللہ بن ابی سرح کی طرف کہ جس وقت تیرے پاس محمد بن ابوبکرؓ اور فلاں فلاں پہنچیں تو کسی حیلے کے ساتھ ان کو قتل کر دے۔ اور جو تیری شکایتیں یہاں پہنچائے ہیں ان کو قید کر دے تا حکم ثانی اپنے عہدہ پر قائم رہنا۔ یہ مضمون پڑھ کر تمام قافلہ ——— حیران ہو گیا مدینہ منورہ کو واپسی کا ارادہ کیا اور واپس آکر یہاں حضرت طلحہؓ۔ زبیرؓ علیؓ اور سعدؓ اور دیگر اصحابؓ کو جمع کیا اور سب نے خط کا مضمون ملاحظہ کیا سب صحابہؓ کو غصہ آیا۔ تمام صحابہ کرام حضرت عثمانؓ کے گھر کی طرف چلے گئے آخر لوگوں نے آپ کے گھر کا محاصرہ کیا جب حضرت علیؓ نے یہ کیفیت دیکھی تو آپ نے حضرت عثمانؓ کے پاس حضرت طلحہ و زبیر و سعد و عمار اور دیگر اصحاب بدر کو بھیجا وہ خط اور غلام و اونٹ لے کر تشریف لائے آپ نے فرمایا یہ غلام آپ کا ہے حضرت عثمانؓ نے کہا ہاں پھر حضرت علیؓ نے فرمایا یہ اونٹنی آپ کی ہے حضرت عثمانؓ نے کہا میری ہے پھر حضرت علیؓ نے کہا پھر خط کس کا ہے حضرت عثمانؓ نے فرمایا میں خلیفہ ہوں یہ خط میں نے نہیں لکھا اور نہ کسی کو لکھنے کو کہا اور نہ مجھے اس کے متعلق کچھ علم ہے کہ کس کا ہے پھر حضرت علیؓ نے کہا یہ اس پر مہر آپ کی ہے حضرت عثمانؓ کے فرمایا بے شک یہ مہر میری ہے پھر حضرت علیؓ نے کہا پھر تعجب ہے کہ غلام آپ کا اور اونٹنی آپ کی اور مہر آپ کی پھر آپ کو معلوم نہیں کہ خط کس کا ہے پھر حضرت عثمانؓ نے قسم کھائی کہ واللہ نہ میں نے یہ خط لکھا اور نہ کسی سے لکھوایا اور نہ غلام کو دے کر مصر کو روانہ کیا پھر لوگوں نے معلوم کیا کہ یہ خط مروان کا ہے، مروان حضرت عثمانؓ کے گھر تھا پھر لوگوں نے کہا کہ مروان کو ہمارے حوالے کر دو

marfat.com

Marfat.com

لیکن حضرت عثمانؓ نے انکار کر دیا اس بنا پر مروان کو قتل کر دیں گے صحابہ کرام نے معلوم کر لیا کہ حضرت عثمانؓ بری ہے کیونکہ یہ کبھی جھوٹی قسم نہیں کھاتے مگر بعض نے کہا پھر مروان کو ہمارے حوالے کیوں نہیں کرتے پھر مروان اور اس کے بیٹے بھاگ گئے حضرت مغیرہ بن شعبہ سے روایت ہے کہ جس وقت حضرت عثمانؓ محصور ہو گئے ۔ میں نے کہا کہ اے امیر المومنین آپ باہر نکل کر لڑیئے خدا کے فضل سے آپ کی حمایت ہو گی آپ حق پر ہیں یا آپ مکہ مکرمہ چلے جائیں یا آپ ملک شام حضرت معاویہؓ کے پاس چلے جائیں ، فرمایا باہر نکل کر مسلمانوں کا خون نہیں بہاتا اور مکہ مکرمہ کو بھی نہیں جاتا کیونکہ میں نے اپنے آقا محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ قریش میں سے کوئی آدمی بھی حرم محترم میں فتنہ فساد کرائے گا اس پر نصف جہان کا عذاب ہو گا اور شام کو بھی نہیں جاتا میں اپنی دار الہجرت اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہمسائیگی کو چھوڑ کر کیوں جاؤں (ابن عساکر)

ابو ثور الفہمی سے روایت ہے کہ حضرت عثمانؓ نے فرمایا کہ میں نے اپنے پروردگار کے پاس دس امانتیں محفوظ رکھیں ہیں ۱ اسلام میں چوتھا مسلمان ہوں ۲ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹی سے میرا نکاح ہوا ۳ جب ان کا انتقال ہوا تو دوسری صاحبزادی سے نکاح کر دیا ۴ میں نے کبھی گانا نہیں گایا ۵ کبھی میں نے برائی کی خواہش بھی نہیں کی ۶ جب میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی پھر کبھی بھی اپنا داہنا ہاتھ اپنی شرم گاہ کو نہیں لگایا ۷ جب میں مسلمان ہوا ہوں اس کے بعد ہر جمعہ کو ایک غلام آزاد کیا ہے اگر غلام کبھی نہیں ملا تو اس کی قضا ادا کی ہے ۸ زمانہ جاہلیت

marfat.com

Marfat.com

اور اسلام میں کبھی بھی زنا نہیں کیا ہے زمانہ جاہلیت اور اسلام میں چوری نہیں کی۔ نیز میں نے قرآن کریم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد کے موافق جمع کیا ہے حضرت عثمانؓ جب تک زندہ تھے خدائی دین کے واسطے تلوار میان میں رہی جن لوگوں نے آپ پر چڑھائی کی تھی ان میں اکثر دیوانے ہو گئے تھے سب سے پہلا فتنہ حضرت عثمان کے قتل کا تھا اور آخری فتنہ خروج دجال یعنی یہ دونوں بڑے فتنے ہیں حضرت علیؓ نے فرمایا کہ الٰہی آپ کو خوب معلوم ہے کہ میں حضرت عثمانؓ کے خون سے بری الذمہ ہوں بلکہ جس روز حضرت عثمانؓ شہید ہوئے میری عقل زائل ہو گئی تھی بہرحال لوگوں نے حضرت عثمانؓ کے مکان کا پورا محاصرہ کر لیا پانی ختم ہو گیا۔ حضرت عثمانؓ نے جھانک کر فرمایا کہ تم میں حضرت علیؓ ہے یا نہیں، لوگوں نے کہا نہیں پھر فرمایا سعد ہے لوگوں نے کہا وہ بھی نہیں، پھر آپ خاموش ہو گئے تھوڑی دیر میں پھر آپ نے فرمایا کہ تم میں کوئی ایسا شخص نہیں کہ حضرت علی سے کہدے کہ ہم پیاسوں کو پانی پلا دے یہ خبر جب حضرت علیؓ کو پہنچی تو حضرت علیؓ نے تین مشکیزہ پانی فوراً آپ کی خدمت میں بھیجدیا یہ پانی بھی بڑی مشکل سے پہنچا بنو امیہ کے چند غلام زخمی ہو گئے پھر حضرت علیؓ کو یہ خبر ملی کہ اگر مروان لوگوں کو سپرد نہ کیا گیا تو لوگ حضرت عثمانؓ کو قتل کر دیں گے اسی بنا پر حضرت علیؓ نے اپنے دونوں صاحبزادوں حضرت حسنؓ و حضرت حسینؓ سے فرمایا کہ تم دونوں حضرت عثمانؓ کے دروازہ پر ننگی تلواریں لیکر کھڑے رہو کوئی شخص اندر داخل نہ ہو جائے پھر حضرت زبیر اور حضرت طلحہؓ نے اور چند صحابہ کرام نے اپنے اپنے لڑکوں کو دروازوں پر کھڑا کر دیا حضرت عثمانؓ کی حفاظت کے واسطے۔ انہوں نے کسی کو بھی اندر گھسنے نہ دیا پھر محمد بن

marfat.com
Marfat.com

ابوبکرؓ نے تیر چلانے شروع کر دیئے تیر تو حضرت عثمانؓ پر چلاتے تھے لیکن وہ تیر حضرت حسنؓ پر لگا آپ سے خون بہنے لگا زخمی ہو گئے ایک تیر محمد بن طلحہؓ کو بھی لگا اور حضرت علیؓ کا غلام بھی زخمی ہو گیا پھر محمد بن ابوبکرؓ کو خوف پیدا ہو گیا کہ کہیں حضرت حسن و حسینؓ کو خون آلودہ دیکھ کر بنو ہاشم نہ بگڑ جائیں یہ ایک نیا فتنہ برپا ہو جائے گا یہ سوچ کر دو آدمیوں کو ساتھ لے کر چپکے سے دوسری طرف ایک انصار کے مکان کی طرف سے حضرت عثمانؓ کو پہنچ گئے کسی کو بھی خبر نہ ہوئی حضرت عثمانؓ بمعہ اپنی زوجہ محترمہ کے مکان میں تھے محمد بن ابوبکرؓ نے اندر جا کر حضرت عثمانؓ کو ڈاڑھی سے پکڑ لیا حضرت عثمانؓ نے فرمایا اگر تیرا باپ ایسی حرکت دیکھتا تو وہ کیا کہتا یہ سن کر محمد بن ابوبکرؓ نے ہاتھ ڈھیلا کر دیا اتنے میں وہ دو آدمی پہنچ گئے حضرت عثمانؓ کو انہوں نے فوراً شہید کر دیا پھر جس راستے سے آئے تھے اسی راستے سے نکل گئے آپ کی حرم محترم نے بہت چیخ پکار کی لیکن کسی نے بھی آواز نہ سنی، کیونکہ شور و غوغا تھا پھر آپ مکان پر چڑھ گئیں اور آوازیں دیں کہ امیرالمومنین کو شہید کر دیا گیا لوگ دوڑے تو دیکھا واقعی مذبوح پڑے تھے جب یہ خبر حضرت علیؓ اور طلحہؓ اور زبیرؓ اور سعدؓ اور باقی اہل مدینہ کو پہنچی تو لوگوں کے ہوش اڑ گئے سب نے دیکھا کہ شہید ہو گئے ہیں' اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے اپنے صاحبزادوں سے پوچھا کہ تم دروازوں پر موجود تھے تو پھر کس طرح امیرالمومنین کو شہید کر دیا گیا غصہ میں آ کر ایک طمانچہ حسنؓ کے مارا اور ایک مکا حضرت حسینؓ کی چھاتی پر مارا اور باقی کو بھی برا بھلا کہا اسی غصہ کے عالم میں اپنے مکان کی طرف آئے اتنے میں لوگ

marfat.com

Marfat.com

دوڑتے آپ کے مکان پر پہنچے اور عرض کرنے لگے کہ ہم آپ کے ہاتھ پر بیعت کرتے ہیں حضرت علیؓ نے فرمایا کہ خلیفہ کا انتخاب اہل بدر کریں گے چنانچہ تمام اہل بدر نے بھی کہا کہ اس وقت خلافت کے مستحق تم ہی ہو چنانچہ سب نے بیعت کی پھر حضرت علیؓ نے حضرت عثمانؓ کی زوجہ محترمہ سے دریافت کیا کہ حضرت عثمانؓ کو کس نے شہید کیا ہے. بی بی صاحبہ نے فرمایا کہ جس نے حضرت عثمانؓ کو شہید کیا ہے ان کو میں نہیں جانتی لیکن ان کے ساتھ محمد بن ابو بکرؓ بھی تھا جس نے آپ کی ڈاڑھی مبارک پکڑی تھی پھر حضرت علیؓ نے محمد بن ابو بکرؓ کو فوراً بلایا اور دریافت کیا محمد بن ابو بکرؓ نے کہا کہ واقعی میں آپ کو شہید کرنے کو اندر گھسا تھا۔ آکر حضرت عثمانؓ کی ڈاڑھی میں نے پکڑی تھی مگر جب اس نے میرے باپ کا ذکر کیا تو میں ڈاڑھی چھوڑ کر پیچھے ہٹ گیا اس وقت میں بارگاہ خداوندی میں توبہ کرتا ہوں کہ وَاللہ میں نے ان کو شہید نہیں کیا پھر حضرت عثمانؓ کی حرم محترم نے بھی فرمایا کہ واقعی یہ سچ کہتے ہیں لیکن ان دونوں کو اس نے داخل کیا تھا (ابن عساکر)

کنانہ صفیہؓ کے غلام سے روایت ہے کہ حضرت عثمانؓ کو شہید کرنے والا اہل مصر میں سے تھا جو نیلی آنکھوں والا اور حماد نام تھا۔

آپ کی شہادت وسط ایام تشریق جمعہ کے دن ہوئی اور مزار شریف مدینہ منورہ جنت بقیع میں ہے۔

حضرت عثمانؓ کی شہادت کے وقت کش مکش میں آپ کی بیوی صاحبہ کی انگلیاں بھی کٹ گئی تھیں اور آپ اس وقت قرآن کریم کی تلاوت کر رہے تھے پہلے پارے کے آخر میں فَسَيَكْفِيكَهُمُ اللّٰهُ کے لفظ پر حضرت عثمانؓ

marfat.com
Marfat.com

رضی اللہ تعالےٰ عنہ کا خون مبارک گرا ، کہتے ہیں کہ وہ قرآن پاک ترکی یا کسی اور مسلمان بادشاہ کے پاس اب بھی موجود ہے۔

آپ کی عمر مبارک میں اختلاف ہے آپ کی وصیت کے مطابق جنازہ کی نماز زبیرؓ نے پڑھائی اور آپ ہی نے دفنایا حضرت عبداللہ بن سلامؓ نے محاصرہ کے دن لوگوں سے فرمایا جو کوئی عثمانؓ کو قتل کرے گا وہ کوڑھی ہو کر مرے گا خدا کی تلوار اب میان میں ہے واللہ اگر تم نے حضرت عثمانؓ کو قتل کے رخنہ میں ڈالا تو پھر تلوار میان سے ایسی نکلے گی کہ قیامت تک میان میں نہ جائے گی یاد رکھو ایک نبی کے بدلے ستر ہزار اور ایک خلیفہ کے بدلے میں پینتیس ہزار جانیں لی جایا کرتی ہیں۔

آپ کی خلافت بارہ دن کم بارہ سال رہی بروایت دیگر گیارہ سال گیارہ مہینہ اور بائیس دن تھے واللہ اعلم بالصواب ان کے بارے میں جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ لِکُلِّ نَبِیٍّ رَفِیْقٌ وَرَفِیْقِیْ فِی الْجَنَّۃِ عُثْمَانُ یعنی ہر نبی کے واسطے ساتھی ہوتا ہے اور میرا ساتھی جنت کا عثمان ہے اور فرمایا کہ حضرت عثمانؓ کی سفارش سے ستر ہزار آدمی جنت میں داخل ہوں گے جن پر دوزخ کا عذاب ہو چکا ہوگا۔ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قصہ مختصر لکھنے سے ختم ہو چکا۔

(اشعار)

ہر نکتہ گو سکوت گزینند کہ بعد ازیں — در بزم گفتگوئے جہاں نکتہ داں نماند
خواہی بمصر و خواہ بکنعان زدیم آہ — آں یوسف کہ بود دریں کارواں نماند

marfat.com

Marfat.com

چوتھا باب

خلیفۂ چہارم

امیر المؤمنین حضرت علی رضی اللہ عنہ

حضرت علیؓ بن ابی طالب کرم اللہ وجہہٗ آپ کی کنیت ابوالحسن وابوتراب ہے اور لقب مرتضیٰ اور اسداللہ ہے اور نام علی بن ابی طالب ہے آپ کی والدہ کا نام فاطمہ بنت اسد بن ہاشم بن عبد مناف ہے آپ عشرہ مبشرہ میں سے ہیں اور مشہور بہادر اور بے بدل زاہد تھے اور معروف خطیب گذرے ہیں آپ بنی ہاشم میں سب سے پہلے خلیفہ ہیں لڑکوں میں آپ پہلے مسلمان ہیں حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دوشنبہ یعنی پیر کے دن مبعوث ہوئے اور میں منگل کے دن مسلمان ہوا یعنی دوسرے دن جس دن آپ مسلمان ہوئے تھے اس وقت آپ کی عمر دس سال تھی اور بعض آٹھ سال اور بعض اس سے بھی کم بتاتے ہیں آپ نے چھوٹی عمر میں بھی بت پرستی نہیں کی ہجرت کے بعد سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ تم لوگوں کی امانتیں مکہ مکرمہ میں دے کر بعد میں آنا چنانچہ ایسا ہی کیا گیا اور آپ بغیر غزوۂ تبوک کے تمام جنگوں میں شامل رہے ہیں غزوہ تبوک میں جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کو مدینہ منورہ میں خلیفہ بنا کر چھوڑا تھا تمام لڑائیوں میں آپ کے بہادر کارنامے ظاہر ہوئے ہیں اور بہت سی لڑائیوں میں نبی کریم صلی اللہ

marfat.com

Marfat.com

علیہ وسلم نے جھنڈا آپ ہی کو عنایت کیا تھا جنگ اُحد میں آپ پر سولہ زخم لگے تھے (بخاری شریف) اور مسلم شریف نے ثابت کیا ہے کہ جنگ خیبر میں آپ کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جھنڈا عطا کیا تھا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پیشگوئی کی تھی کہ خیبر ان ہی کے ہاتھ پر فتح ہوگا ہمیشہ خود پہننے کی وجہ سے سر کے بال اڑے ہوئے تھے۔

حُلیہ

میانہ قد لمبی ڈاڑھی، مونڈھوں کے درمیان گوشت سمٹا ہوا تھا رنگ زیادہ گندم گون تمام جسم پر بال تھے جو قوت کی نشانی ہے حضرت جابرؓ بن عبداللہ فرماتے ہیں کہ آپ نے اپنی پیٹھ پر خیبر کے قلعہ کا دروازہ رکھدیا اور مسلمان اس پر سوار ہو ہو کر اندر داخل ہو گئے اور خیبر کو فتح کر لیا پھر حضرت علیؓ نے اس دروازہ کو پھینکدیا پھر اس کو چالیس آدمیوں نے گھسیٹ کر دوسری جگہ ڈالدیا (ابن عساکر)

آپ کا ابوتراب نام سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے مقرر کیا تھا اس لئے جو کوئی ابوتراب کے نام سے پکارتا تھا تو آپ بہت خوش ہوتے تھے ایک دن حضرت فاطمہؓ سے ناراض ہو کر آپ مسجد میں لیٹ گئے تھے تو آپ کے بدن پر مسجد کی مٹی لگی ہوئی تھی تو سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابوتراب یہ لقب اس لئے بہت پسند تھا اور آپ نے سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک سو چھیاسی احادیثیں روایت کی ہیں (صحیح بخاری و مسلم) سہل بن سعد سے روایت کی ہے کہ جنگ خیبر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ صبح کو میں جھنڈا ایسے آدمی کو دونگا کہ جس کے ہاتھ سے اللہ تعالیٰ اس قلعہ کو فتح کرائے گا، اور اس نے خداوند کریم اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو خوش کر لیا ہے اور خداوند کریم

marfat.com

Marfat.com

اور اس کا رسول صلی اللہ علیہ وسلم اس سے راضی ہیں رات کو تمام صحابہ کرام اس فکر و خیال میں تھے کہ صبح جھنڈا کس کو دیا جائے گا صبح کو ہر ایک صحابی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ہر ایک کے دل میں یہ خواہش تھی کہ یہ فخر مجھے مل جائے مگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا علی کہاں ہے لوگوں نے عرض کی کہ ان کی آنکھیں دکھتی ہیں اسی واسطے تشریف نہیں لاسکے ، سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ انہیں فوراً بلالو ، پھر جس وقت آپ تشریف لائے تو سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کی آنکھوں پر اپنا لعاب دہن لگا دیا فوراً آپ کی آنکھیں صحیح ہوگئیں پھر کبھی بھی نہیں دکھیں اس کے بعد سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے جھنڈا حضرت علیؓ کو دیدیا جس کی وجہ سے خیبر فتح ہوا صحیح مسلم میں ہے کہ عیسائیوں کے ساتھ جب سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے مباہلہ کا قصد کیا اور ان کو بھی مباہلہ کو کہا پھر سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علیؓ اور حضرت فاطمہ زہراؓ اور حسن و حسینؓ کو بلا کر دعا کی کہ الٰہی یہ میرے کنبہ کے لوگ ہیں ، عیسائی ڈر گئے اور جزیہ قبول کر لیا جب سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام میں بھائی چارہ کرایا۔ علیؓ کے بارے میں فرمایا تم میرے دنیا و آخرت میں بھائی ہو (ترمذی)

سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت علیؓ سے کہ مومن تجھ سے محبت رکھے گا اور منافق بغض رکھے گا (صحیح مسلم) سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں علم کا شہر ہوں اور علی دروازہ ہے (ترمذی)

حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ جب سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے یمن کی طرف روانہ کرنا چاہا تو میں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

marfat.com
Marfat.com

آپ مجھے کمن بھیجتے ہو میں ایک ناتجربہ کار آدمی ہوں سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے سینہ میں ایک ہاتھ مارا اور فرمایا الٰہی اس کے قلب کو روشن فرما اور اس کی زبان کو استقلال فرما واللہ اس دن سے معاملات طے کرنے میں کبھی شکنہ نہیں ہوا (حاکم) حضرت عائشہ صدیقہؓ سے روایت ہے کہ حضرت علیؓ سے زیادہ سنت کا جاننے والا کوئی نہیں اُم سلمہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس نے حضرت علیؓ کو محبوب رکھا اس نے مجھے محبوب رکھا اور جس نے حضرت علیؓ سے دشمنی رکھی اس نے مجھ سے دشمنی رکھی' اور جس نے مجھ سے دشمنی رکھی اس نے اللہ تعالیٰ سے دشمنی رکھی (طبرانی)

خنثیٰ مشکل کی میراث کے بارے میں مسئلہ کسی نے دریافت کیا، حضرت علیؓ نے فرمایا کہ اگر اس کی پیشانی مردوں جیسی ہے تو مردوں کا حصہ ملے گا اور اگر عورتوں جیسی پیشانی ہو تو نصف میراث ملے گی۔ جعفر بن محمد سے روایت ہے کہ ایک مقدمہ کا فیصلہ حضرت علیؓ ایک دیوار کے نیچے کر رہے تھے ایک آدمی نے کہا یہ دیوار گر رہی ہے حضرت علیؓ نے فرمایا کہ میری حفاظت کرنے والا میرا خدا ہے جب تک فیصلہ نہ ہوا تھا دیوار قائم تھی جب حضرت علیؓ اُٹھ کر چلے گئے بعد میں وہ دیوار گر گئی (ابو نعیم)

حضرت ابوبکر صدیقؓ شاعر تھے اور حضرت عمر فاروقؓ بھی شاعر تھے اور حضرت عثمان غنیؓ بھی شاعر تھے لیکن حضرت علیؓ سب سے زیادہ شاعر تھے حضرت علیؓ نے فرمایا سات چیزیں شیطان کی طرف سے ہوتی ہیں وہ یہ ہیں،

۱ زیادہ غصہ ۲ زیادہ پیاس ۳ جلدی جلدی جمائی ۴ کاہلی،
۵ تکبر ۶ بول براز ۷ یاد الٰہی کے وقت نیند کا آنا اور

marfat.com

Marfat.com

فرمایا انار کو اس کی جھلی کے ساتھ کھانا چاہیے کیونکہ وہ مقوی معدہ ہے اور فرمایا ایک ایسا زمانہ آئے گا کہ مومن آدمی کو ادنیٰ غلام سے بھی کمتر اور زیادہ ذلیل سمجھا جائے گا۔

جنگ جمل

ابن سعد فرماتے ہیں کہ حضرت عثمانؓ کی شہادت کے... دوسرے دن تمام صحابہؓ نے سوائے حضرت طلحہؓ اور زبیرؓ کے مدینہ منورہ میں حضرت علیؓ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بیعت کی اور حضرت طلحہؓ اور زبیرؓ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا کو ہمراہ لے کر مکہ مکرمہ سے ہوتے ہوئے بصرہ پہنچے وہاں حضرت عثمانؓ کے خون کا مطالبہ کیا اور جس وقت علیؓ کو خبر ہوئی تو آپ بھی عراق تشریف لے گئے یہاں جنگ جمل واقع ہوئی جس میں حضرت طلحہؓ اور زبیرؓ شہید ہو گئے طرفین سے تیرہ ہزار آدمی کام آئے یعنی شہید ہوئے یہ واقعہ جمادی الآخر ۳۶ھ میں بصرہ میں واقع ہوا، تھا، حضرت علیؓ نے پندرہ روز قیام کیا اور پھر کوفہ تشریف لے گئے کوفہ میں آپ پر حضرت معاویہؓ نے خروج کر دیا جس وقت حضرت علی رضی اللہ عنہ کو یہ خبر پہنچی تو آپ بھی اس طرف کو بڑھے اور طرفین میں صفر ۳۷ھ میں خوب معرکہ آرائی ہوئی کئی دن تک برابر جنگ ہوتی رہی اس کو جنگ صفین کہتے ہیں آخر حضرت عمرو بن عاصؓ کے غور و فکر کے بعد اہل شام نے قرآن کریم بلند کر دیئے لوگوں نے اس حالت کو دیکھتے ہوئے لڑائی بند کر کے صلح کی طرف رجوع کیا خوارج نے حضرت علیؓ کی خلافت سے انکار کر دیا اور دریائے دربار کے پاس جمع ہو گئے اور جنگ کا ارادہ شروع کیا حضرت علیؓ نے حضرت ابن عباسؓ کی سرکردگی میں ان کی سرکوبی کے واسطے لشکر روانہ کیا لڑائی کے

marfat.com
Marfat.com

بعد کچھ لوگ حضرت علیؓ کے لشکر میں ہی آملے اور کچھ لوگ نہروان کی طرف بھاگ گئے وہاں مسافروں کو لوٹنا شروع کیا آخر حضرت علیؓ نے انہیں جاکر قتل کر ڈالا' یہ واقعہ ۳۸ھ میں ہوا پھر تین آدمیوں نے جو خوارج تھے عہد کرلیا۔ عبدالرحمن بن ملجم نے کہا میں حضرت علی کو قتل کروں گا اور برک بن عبداللہ نے کہا میں حضرت معاویہؓ کو قتل کروں گا اور عمر بن بکیر نے کہا میں عمرو بن عاص رضؓ کو قتل کروں گا یہ عہد مکہ مکرمہ میں کیا گیا تھا اور یہ بھی کہا گیا تھا کہ یا رمضان کی گیارہ کو یا یکم یا ستزہ کو قتل کریں گے یہ بدبخت اپنے اپنے وعدہ کے موافق روانہ ہوگئے ابن ملجم کوفہ میں پہنچ گیا وہاں اپنے خارجیوں کو اپنے ارادہ سے آگاہ کردیا حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی عادت مبارک تھی کہ صبح کو وقت سے بیدار ہوتے ایک دن صبح کے وقت اپنے صاحبزادے حسنؓ سے فرمایا کہ میں نے آج رات سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا میں نے آپ کے سامنے شکایت کی کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ کی امت سے مجھے سخت تکلیف پہنچی ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ جل جلالہٗ سے دعا کرو کہ الٰہی مجھے ان لوگوں سے بہتر لوگوں میں بدل دے اور انہیں اس سے سابقہ ڈالدے جو مجھ سے بدتر ہوں یہ دعا فرما رہے تھے کہ ابن نباح مؤذن نے آکر کہا کہ الصلوٰۃ یعنی نماز کو چلئے آپ گھر سے جب روانہ ہوئے تو لوگوں کو نماز کے واسطے آواز دیتے ہوئے چلے راستہ میں ابن ملجم ملا اس نے آپ کے چہرہ مبارک پر اتنے زور سے تلوار ماری کہ کپٹی تک کٹ کر دماغ پر جاکر رکی اس بدبخت پر چاروں طرف سے لوگ دوڑے آخر گرفتار کرلیا حضرت علی کرم اللہ وجہہ اسی زخم کی حالت میں جمعہ اور ہفتہ کے دن زندہ رہے شب اتوار کو انتقال فرمایا

marfat.com

Marfat.com

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ط

حضرت حسن و حسین رضؓ اور عبداللہ بن جعفر رضؓ نے آپ کو غسل دیا اور حضرت حسن رضؓ نے نماز جنازہ پڑھائی اور کوفہ کے دارالامارت میں رات کے وقت سپرد خاک کیا اس سے فارغ ہو کر ابن ملجم کو قتل کیا۔ اور بسند صحیح عمار بن یاسر رضؓ سے روایت ہے کہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضؓ سے فرمایا تھا کہ دو آدمی سب سے زیادہ شقی ہیں ایک وہ جس نے حضرت صالح علیہ السلام کی اونٹنی کی کھونچیں کاٹیں' دوسرا وہ جو تیرے سر پر تلوار مارے گا اور ڈاڑھی خون سے تر تر ہوگی۔ (تاریخ الخلفاء)

تفصیلی حالات

حضرت علی رضؓ جب تخت خلافت پر جانشین ہوئے تو حضرت عثمان رضؓ کے قاتلوں کی تلاش میں بڑی مشکل ہوئی کیونکہ محمد بن بکر رضؓ آپ سے ہاتھ نکال کر پشیمان ہو گیا تھا لیکن وہ اصلی قاتل ناواقف تھے حضرت عثمان رضؓ کی بیوی صاحبہ جن کا نائلہ نام ہے وہ نہ پہچانتی تھی کہ کون تھے دوسری یہ مشکل بنی حضرت عثمان رضؓ کے وقت کے سرکاری افسر معزول کر دیے چنانچہ حضرت معاویہ رضؓ والی شام کو بھی معزول کر دیا بہت سے صحابہ کرام نے حضرت علی رضؓ کو منع کیا تھا لیکن اس نے سب کو معزول کر دیا امیر معاویہ بیس بائیس سال سے شام کے والی رہے تھے اور تمام صحابہ کرام حضرت عثمان رضؓ کی دردناک شہادت سے متاثر اور غمگین تھے اور ساتھ ہی قاتلوں کا پتہ بھی نہ چلا یہ بڑا غم تھا حضرت امیر معاویہ رضؓ نے خون آلودہ پیراہن حضرت عثمان رضؓ کا اور حضرت نائلہ رضؓ کی کٹی ہوئی انگلیاں مدینہ منورہ سے منگا کر دمشق کی جامع مسجد کے منبر پر آویزاں کر دیں اس بناء پر تمام مسلمانوں کے جذبات بھڑک اٹھے

marfat.com

Marfat.com

ادھر حضرت علیؓ کو پتہ چلا کہ تمام مسلمان حضرت عثمانؓ کے پیراہن پر رو رہے ہیں اور حضرت عائشہؓ ہر سال حج کرتی تھیں اب بھی حج سے واپسی پر راستہ میں کسی قریبی سے سُنا کہ حضرت عثمانؓ شہید ہو گئے ہیں اور مدینہ منورہ میں بدامنی پھیلی ہوئی ہے۔ حضرت عائشہ صدیقہؓ راستے سے واپس مکہ مکرمہ آگئیں پھر ام المؤمنین نے فرمایا لوگو حضرت عثمانؓ کا قصاص لے کر اسلام کو معزز کرو حضرت عائشہ صدیقہؓ کی یہ بات سن کر سینکڑوں ہزاروں کی تعداد میں مسلمان تیار ہو گئے چنانچہ تین ہزار آدمی حضرت عائشہؓ کے ساتھ جانے کو تیار ہو گئے غرض یہ ہے کہ بصرہ میں جا کر جنگ شروع ہو گئی کئی لوگ مارے گئے، ایک نیک صحابی نے جا کر ام المؤمنین سے دریافت کیا کہ آپ کی کیا مرضی ہے حضرت عائشہ صدیقہؓ نے فرمایا کہ مسلمانوں کی اصلاح مقصود ہے پھر جا کر حضرت علیؓ سے دریافت کیا اس نے بھی یہ ہی بات کہی اس صحابیؓ کا نام قعقاع تھا اس نے کہا پھر اس وقت امن اختیار کرو جب امن ہو گیا تو حضرت عثمانؓ کے قاتل بھی معلوم ہو جائیں گے جن لوگوں نے حضرت عثمانؓ کے خلاف فتنہ برپا کیا تھا وہ چند شریر تھے جن میں ایک ابن ملجم تھا ان فتنہ انگیزوں نے مشورہ کیا کہ جب اصلاح ہو گئی تو پھر ہماری خیر نہیں لہذا یہ بہتر ہے کہ پہلے حضرت علیؓ کو بھی حضرت عثمانؓ کے پاس پہنچا دینا چاہیے کہ یہ قصہ ختم ہو جائے اس واقعہ میں سمجھدار صحابہ کرام کسی طرف شامل نہ ہوئے انہوں نے اپنی جان بچالی تھی اور جو دو طرفہ لوگ بصرہ چلے گئے ان میں بھی اکثر صحابہ کرام صلح ہی چاہتے تھے لیکن دو طرفہ شریر بھی تھے جنہوں نے شرارت اور فتنہ کیا، حضرت علیؓ بھی بصرہ پہنچ چکے تھے۔ اور حضرت طلحہؓ اور زبیرؓ صلح کی گفتگو کرتے تھے آخر میں صلح ہی ہو گئی کہ صبح کو

marfat.com

Marfat.com

اعلان کیا جائے گا لیکن شر پسندوں نے سمجھا کہ صلح ہو گئی تو ہماری خیر نہیں کسی طریقے سے جنگ ہی ہو جائے تو بہتر ہے پھر اندھیری رات میں شر پسند جمع ہوئے تو اندھیرے اندھیرے میں دونوں فوجوں پر حملہ کر دیا چنانچہ صبح تک جنگ طرفین میں بڑی گرم جوشی سے ہوئی، دونوں فریقین ایک دوسرے سے بدظن ہو گئے ہنگامہ گرم ہو گیا سمجھ میں نہ آیا کہ واقعہ کیا ہے حضرت علیؓ اور حضرت عائشہ صدیقہؓ اس وقت بھی بڑی کوشش سے روک رہے تھے ہر فریق نے دوسرے کو عہد شکنی والا سمجھ لیا خون ریز جنگ شروع ہو گئی حضرت زبیرؓ جنگ کو چھوڑ کر چلے گئے کیونکہ یہ جنگ ناجائز ہے ان کے پیچھے ایک فتنہ انگیز چلا گیا۔ ایک وادی میں جب وہ نماز پڑھنے لگے تو اس شریر نے بھی ان کی اقتدا کی جب وہ سجدہ میں گئے تو انہیں پر سخت وار کر کے شہید کر دیا اس کا سر کاٹ کر حضرت علیؓ کے سامنے پیش کیا کہ میں نے تمہارا دشمن قتل کر دیا حضرت علیؓ نے فرمایا اے دوزخی تجھے دوزخ کی بشارت ہے ان کی شہادت پر حضرت علیؓ سخت رنجیدہ اور پریشان ہوئے حضرت طلحہؓ نے جب حضرت زبیرؓ کو واپس ہوتے دیکھا تو انہوں نے بھی واپسی کا ارادہ کیا، جا رہے تھے کہ مروان بن حکم نے ایسا تیر مارا کہ ان کو بھی شہید کر دیا، لڑائی ایسی زوروں میں ہو رہی تھی کہ صلح کے واسطے حضرت عائشہ صدیقہؓ دونوں فوجوں کے درمیان اپنے اونٹ پر بیٹھ گئیں ہر طرف سے آپ کی محمل پر تیروں کی بارش ہو رہی تھی آپ کو بچانے والے اردگرد سے چالیس آدمی شہید ہو گئے، رضی اللہ تعالےٰ علیہم اجمعین۔ جنگ ختم ہونے پر حضرت عائشہؓ اور حضرت علیؓ دونوں نے خدا سے معافی مانگی کہ خدایا یہ جنگ غلط فہمی سے ہو گئی ہے رخصت کے وقت حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ بصرہ

marfat.com
Marfat.com

سے معزز چالیس خواتین پہنچانے کے واسطے ساتھ گئیں یہ جنگ غلط فہمی سے ہوئی تھی جب تک حضرت علیؓ زندہ تھے اس جنگ کو یاد کرتے تھے تو روتے رہتے تھے اور اسی طرح حضرت عائشہؓ تا زندگی ندامت میں رہیں اس کے بعد حضرت علیؓ نے سیاسی کام کو مدینہ منورہ میں مناسب نہ سمجھا لہذا دارالخلافہ کوفہ میں تبدیل کر دیا اور ملک شام میں یہ پروپیگنڈہ تھا کہ حضرت عثمانؓ کی شہادت میں حضرت علیؓ کا ہاتھ ہے ان لوگوں نے حضرت معاویہؓ سے کہا کہ اگر تم حضرت علیؓ کی حکومت کو تسلیم کرو گے تو ہم تم کو ملک شام سے نکال دیں گے تمام شام حضرت علیؓ سے مخالف رہا اور حضرت علیؓ پر چڑھائی کی، تمام شامی لوگ بڑے جذبات سے اٹھے، تمام شامیوں نے قسم کھائی کہ جب تک مظلوم حضرت عثمانؓ کا بدلہ نہ لیں گے آرام نہ کریں گے اس سے پہلے حضرت علیؓ نے اپنا خط دے کر قاصد روانہ کیا تھا جس میں بیعت کرنے کی تحریر تھی اور حضرت عثمانؓ کے قاتلوں کا مطالبہ تھا اس قاصد کو حضرت معاویہؓ نے روک لیا تھا شامیوں کی سب تیاریاں اس نے دیکھ لیں پھر آ کر حضرت علیؓ کو صورت حال سے آگاہ کیا حضرت علیؓ مصالحت کی کوشش بھی کرتے تھے اور مدافعت کی تیاری بھی، کیونکہ مصالحت کی کوئی صورت نہ تھی ادھر امیر معاویہؓ نے کہا کہ حضرت عثمانؓ کے قاتلوں کو ہمارے حوالے کرے تو ہم پھر اس سے بیعت کر لیں گے ورنہ ہماری تلوار تمہارے واسطے ہے آخر بڑی زبردست جنگ ہوئی، جمادی الاوّل سے شروع ہوئی جمادی الآخر تک یہ سلسلہ رہا اس جنگ میں پینتالیس ہزار شامی لوگ اور پچیس ہزار عراقی لوگ کام آئے ہزاروں بیوہ اور لاکھوں یتیم ہو گئے تجہیز و تکفین کے واسطے ایک ایک دو دو دن جنگ بند بھی ہوتی تھی اس جنگ سے

marfat.com

Marfat.com

پہلے ـــــــ حضرت علیؓ نے حضرت ابوایوب انصاریؓ کو بھی صلح کے واسطے بھیجا تھا لیکن نہ مانی گئی حضرت علیؓ نے اپنے لوگوں کو جنگ سے روک رکھا تھا خارجی حضرت علیؓ کی فوج سے ایسے جوش وخروش سے لڑتے تھے کہ کسی کا ہاتھ یا پاؤں کٹ جاتا پھر بھی لڑتے ۔ آخر وہ خارجی فوج پاش پاش ہوگئی جب حضرت علیؓ نے واپسی کا ارادہ کیا اس وقت حضرت علیؓ کی فوج میں صرف ایک ہزار آدمی رہ گئے تھے حضرت علیؓ کوفہ کو لوٹ آئے ۔

امیر معاویہؓ کے قبضہ میں صرف شام اور مصر تھے باقی سارا عرب وعجم حضرت علیؓ کے قبضہ میں تھا اس کے بعد بہت بڑے مختلف خونریز مقابلے گذرے ہیں تفصیل کے واسطے تاریخ اسلام ملاحظہ کی جائے ۔ مسلسل خانہ جنگی خونریزی اور بدامنی سے گھبرا کر حضرت علیؓ اور حضرت امیر معاویہؓ نے ۴۰ھ میں صلح کرلی اس صلح کی رُو سے حجاز وعراق اور مشرق کا پورا علاقہ حضرت علیؓ کے پاس رہا اور شام اور مصر مغرب کا حصہ امیر معاویہؓ کے پاس رہا ۔

قاتلانہ حملہ

۴۰ھ ہی میں حضرت علیؓ کی شہادت کا حادثہ پیش آیا اس کی تفصیل پہلے گذر بھی چکی ہے کہ نہروان کے خارجیوں کو سخت نقصان پہنچا تھا ان کے گروہ میں سے تین آدمیوں نے مشورہ کیا ۔ ۱؎ عبدالرحمٰن بن ملجم نے حضرت علیؓ کے شہید کرنے کا اور برک بن عبداللہ نے حضرت معاویہؓ اور عمرو بن بکر نے عمرو بن العاصؓ کے شہید کرنے کا قصد کیا چنانچہ ابن ملجم کوفہ کو چلا آیا جیسا کہ پہلے گذر چکا ہے اس کے ساتھ شبیب بھی ہوگیا رمضان ہی میں ان تین بزرگوں پر حملہ کیا گیا عمرو بن العاصؓ کی بجائے دوسرا کوئی نماز پڑھانے آیا تھا وہ شہید کردیا اور امیر معاویہؓ پر وار کیا گیا وہ اوچھا پڑا وہ زخمی ہوگئے

marfat.com

Marfat.com

لیکن بچ گئے حضرت علیؓ فجر کی نماز کے واسطے نکلے تو چھپ کر ابن ملجم اور شبیب نے وار کر دیا جیسا کہ گذر چکا ہے شبیب بھاگ گیا اور ابن ملجم پکڑا گیا حضرت علیؓ کے سامنے پیش کیا گیا آپ نے حکم دیا کہ اس کو آرام کے ساتھ رکھیں اگر میں اسی زخم سے ختم ہو گیا تو شریعت کے ماتحت میرے قصاص میں قتل کر دینا اور اگر میں بچ گیا تو میں خود غور کروں گا اور فرمایا میرے بعد میرے خون کے بدلے مسلمانوں کا خون نہ بہانہ، صرف میرا قاتل قتل کیا جائے حضرت علیؓ نے فرمایا اگر میں مر گیا تو قاتل کو ایک ہی ضرب لگانا۔ مثلہ نہ کرنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے چونکہ خنجر زہر آلودہ تھا زہر پھیل گیا، حالت خراب ہونے لگی تو حسنؓ حسینؓ اور محمد حنفیہ کو بلا کر وصیت فرمائی تیسرے دن بیس رمضان المبارک شب یکشنبہ کو انتقال فرمایا۔

بروایت صحیح تریسٹھ سال عمر مبارک تھی اور خلافت چار سال نو ماہ گذری تھی آپ کے مزار کے بارے میں مختلف روایتیں ہیں حضرت فاطمہ زہراؓ کے بعد آپ کی متعدد شادیاں گذری ہیں اور اولاد بھی بہت تھی۔ مشہور حسن و حسینؓ اور محمد حنفیہ بڑے بہادر گذرے ہیں۔

اشعار

آں شاہ کہ در جمال عدیم المثال بود — ملکِ عدم گرفت بگون و مکاں نماند
آں طوطیٔ کہ بود شکر ریز خوش کلام — پرواز کرد آہ کہ یک در جہاں نماند
مرغان باغ شعر و سخن جملہ تلخ کام — گشتند زانکہ بلبلِ شیریں زباں نماند
ہر نکتہ گو سکوت گزینند کہ بعد ازیں — در بزم گفتگوئے جہاں نکتہ داں نماند

marfat.com
Marfat.com

پانچواں باب

امیر المومنین حضرت حسن رضی اللہ عنہ

آپ کی کنیت ابو محمد اور لقب سید اور سبط اکبر ہے نام حسنؓ بن علی کرم اللہ وجہ آپ کی ولادت مدینہ منورہ ہجری سنہ ۳ رمضان شریف کو ہوئی حضرت حسن سے جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم بڑی محبت فرماتے تھے اس لئے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حضرت فاطمہؓ کے علاوہ تمام اولاد وفات پا چکی تھی اس لئے آپ سے اور آپ کی اولاد سے بہت زیادہ محبت تھی اور صورت میں بھی حضرت حسنؓ نانا سے بہت مشابہ تھے آٹھ سال تک نانا صاحب کے دامن محبت میں پرورش پائی تھی جب جوانی کو پہنچے تو کسی جنگ میں بھی پیچھے نہیں رہے حضرت عثمانؓ کی مدافعت میں بھی زخمی ہوئے تھے، جنگ جمل میں اپنے والد کے ساتھ تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بہت سی حدیثیں روایت کی ہیں آپ کا نام سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے خود حسن رکھا تھا۔ بروایت دیگر حضرت جبرئیل علیہ السلام نے ریشمی رومال پر لکھ کر پیش کیا تھا۔ بخاری اور مسلم سے روایت ہے کہ رسول اللہ علیہ وسلم حضرت حسنؓ کو اپنے کاندھے مبارک پر اٹھائے ہوئے فرماتے تھے کہ الٰہی میں اس سے محبت رکھتا ہوں اور احادیث میں آیا ہے کہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حسن و حسینؓ میرے دنیا کے پھول ہیں

marfat.com
Marfat.com

اور نوجوانانِ جنت کے سردار ہیں اور حضرت حسنؓ سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے سر سے سینہ تک زیادہ مشابہ تھے جب سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے، بچپن میں حضرت حسنؓ کھیلتے ہوئے آپ کی گردن مبارک پر چڑھ جاتے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں جو شخص مجھ سے محبت کرتا ہے حضرت حسنؓ سے بھی محبت کرے اور حضرت حسنؓ نہایت حلیم باوقار صاحب سکینہ وحشمت اور اعلیٰ درجہ کے سخی تھے ایک آدمی کو پورے ایک لاکھ درہم عطا فرمائے تھے اور پیادہ جاکر پچیس حج کئے تھے' یہ آپ کی شیریں کلامی تھی کہ مروان منبر پر ہمیشہ علیؓ کو حسنؓ کے سامنے بُرا بھلا کہتا آپ نے کوئی جواب نہیں دیا اور آپ اکثر خدا کی راہ میں تمام مال بھی دیدیتے تھے اور کبھی نصف دیدیتے آپ کی خلافت میں امیر معاویہؓ کی اور ان کی جنگ وجدال بھی ہوئی کئی خارجیوں نے حضرت حسنؓ سے غداری کی حضرت عثمانؓ کی شہادت کے بعد مسلمانوں کے خون بہتے رہے بڑی مخلوق تباہ ہوگئی حضرت حسنؓ خدا پرست تھے اور وہ مسلمانوں کے قتل عام کو پسند نہ کرتے تھے۔

حضرت حسنؓ کی خلافت والد کی شہادت کے بعد چھ ماہ سے لے کر سات ماہ تک تھی پھر خلافت امیر معاویہؓ کے حوالے کرکے مدینہ منورہ میں سکونت اختیار کرلی اپنے نانا کے قرب وجوار میں ۔ اب مسلمانوں میں خون ریزی کا سلسلہ جو حضرت عثمانؓ کی شہادت کے بعد شروع ہوا تھا بند ہوگیا بالکل امن وامان ہوگیا۔

وفات آپ کی وفات حکومت سے دستبرداری کے نو سال بعد ۵۰ھ میں مدینہ منورہ میں ہوئی، یہ بات مشہور ہے کہ آپ کو ان کی اپنی بیوی جعدہ بنت اشعث نے زہر کھلایا بعض روایات میں

marfat.com

Marfat.com

ہے کہ یزید کی سازش ہے زہر کھلایا گیا وفات کے وقت حضرت حسینؓ نے بڑی کوشش کی کہ زہر کس نے کھلایا ہے لیکن حضرت حسنؓ نے فرمایا کہ اگر قاتل وہی ہے جس پر میرا شبہ ہے تو خدا تعالیٰ بہتر انتقام لینے والا ہے اور اگر وہ نہیں تو میں خواہ مخواہ کس کو کیوں قتل کراؤں حضرت امام حسنؓ کے واسطے حضرت معاویہؓ نے ایک لاکھ درہم سالانہ مقرر کیا تھا ایک سال اُسے روک دیا حضرت حسنؓ نے امیر معاویہؓ کو یاد دہانی کے واسطے قلم دوات منگائی، سوچنے کے بعد پھر رُک گئے۔ رات کو خواب میں جناب سرور عالم کو دیکھا فرمایا حسنؓ کیا حال ہے عرض کیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم اچھا ہوں لیکن تنگدستی ہے حضورؐ نے فرمایا کہ قلم دوات اس واسطے منگائی تھی عرض کیا جناب ایسا ہی ارادہ تھا پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ دُعا، پڑھا کرو ہر حاجت پوری ہوگی دُعا، یہ ہے "تنگدستی کی دُعا"

اَللّٰھُمَّ اقْذِفْ فِیْ قَلْبِیْ رَجَآءَکَ وَقْطَعْ رَجَآئِیْ عَمَّنْ سِوَاکَ حَتّٰی لَا اَرْجُوْ اَحَدًا غَیْرَکَ اَللّٰھُمَّ وَمَا ضَعُفَتْ عَنْہُ قُوَّتِیْ وَقَصُرَ عَنْہُ عَمَلِیْ وَلَمْ تَنْتَہِ اِلَیْہِ رَغْبَتِیْ وَلَمْ تَبْلُغْہُ مَسْاَلَتِیْ وَلَمْ یَجْرِ عَلٰی لِسَانِیْ مِمَّا اَعْطَیْتَ اَحَدًا مِّنَ الْاَوَّلِیْنَ وَالْاٰخِرِیْنَ مِنَ الْیَقِیْنِ فَخُصَّنِیْ بِہٖ یَا رَبَّ الْعٰلَمِیْنَ ؕ

ایک ہفتہ کے اندر پڑھنے کے دوران حضرت معاویہؓ نے پانچ لاکھ روپیہ روانہ کر دیا حضرت حسنؓ نے پھر خواب میں جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تو حضرت حسنؓ نے عرض کیا کہ معاویہؓ نے پانچ لاکھ روپیہ بھیج دیا ہے سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیٹا خالق سے مانگنے اور مخلوق سے التجا نہ کرنے کا یہ اثر ہوتا ہے۔ وفات کے وقت آپ نے فرمایا

marfat.com

Marfat.com

میں ایسی جگہ جا رہا ہوں جہاں کبھی نہیں گیا اور ایسی مخلوق دیکھ رہا ہوں جو پہلے نہیں دیکھی حضرت حسنؓ نے حضرت عائشہ صدیقہؓ سے درخواست کی تھی کہ مجھے جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے جوار میں جگہ دیدیں حضرت عائشہ صدیقہؓ نے درخواست منظور کر لی تھی لیکن مروان نے منع کر دیا حضرت حسینؓ نے تلوار کھینچ لی لیکن حضرت ابو ہریرہؓ نے جھگڑے سے منع کر دیا پھر حسنؓ کو اپنی والدہ ماجدہ فاطمہ زہرہ رضی اللہ عنہا کے پہلو میں جنت بقیع میں سپرد خاک کر دیا۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

(تاریخ الخلفا و تاریخ الاسلام)

آپ کی اولاد میں آٹھ فرزند تھے۔ زید۔ عمر۔ قاسم۔ ابو بکر۔ عبدالرحمٰن طلحہ۔ عبیداللہ۔ آپؓ کا بڑا کارنامہ یہ ہے کہ اتنی بڑی حکومت صرف خدا کی رضا کے واسطے چھوڑ دی اس سے بڑا کارنامہ کیا ہوگا کہ چالیس ہزار فوجی اور تمام عرب آپ کے اشارے پر اپنا سر کٹانے کے لیے ہر وقت تیار تھے لیکن حضرت حسنؓ نے گذشتہ خون ریزی مدنظر رکھ کر حکومت حضرت معاویہؓ کے حوالے کر دی مروان ہر وقت حضرت حسنؓ کے ساتھ سخت کلامی اور بُرا بھلا کہتا رہتا تھا حضرت حسنؓ کوئی جواب نہ دیتے تھے آپ کی وفات کے بعد مروان رونے لگا حضرت حسینؓ نے فرمایا کہ زندگی میں برا بھلا کہتے اب روتے ہو اس نے ایک پتھر کی طرف اشارہ کیا کہ میں جس کو بُرا بھلا کہتا تھا وہ اس پہاڑ سے بھی زیادہ بردبار تھا آپ کا حسن اخلاق اور عبادات اور سخاوت اور دیانت داری بے مثال تھی، رضی اللہ تعالےٰ عنہ،

marfat.com

Marfat.com

حضرت امام حسینؓ

آپ کی کنیت ابو عبداللہ اور لقب شہید اور سید اور سبط اصغر ہے کیونکہ دونوں شاہزادوں کو سبطین کہتے ہیں اور اسم گرامی حسینؓ بن علیؓ بن ابی طالب ہے آپ کی ولادت ہجرت کے چوتھے سال چار شعبان کو بروز سہ شنبہ مدینہ منورہ میں ہوئی مدت حمل چھ ماہ تھی اور حضرت یحییٰ ابن زکریاؑ کی مدت حمل بھی چھ ماہ تھی آپ ایسے حسین تھے کہ اندھیری رات میں بھی آپ کی روشن پیشانی و چہرہ انور کی درخشانی سے روشنی ہو جاتی تھی تاریکی دور ہو جاتی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کا نام حسین رکھا آپ کی عمر مبارک ستاون سال اور پانچ ماہ تھی آپ کی شہادت عشرہ محرم کو — بروز جمعہ عین نماز کے وقت بمقام کربلا — ہجری سنہ ۶۱ھ میں شمر لعین کے ہاتھ سے ہوئی (سفینۃ الاولیا)

آپ کے ساتھ سولہ آدمی شہید ہوئے تھے آپ کی شہادت سے بعد سات دن دنیا میں سیاہی پڑ گئی تھی دیواروں پر رنگ زعفرانی تھا آسمان کے کناروں پر سرخی پیدا ہو گئی، جو اب تک موجود ہے ایک آدمی نے ——— حضرت امام حسینؓ کی شان میں کچھ گستاخانہ کلمہ کہا اس پر عذاب آیا آنکھوں کی نظر چلی گئی جس قصر میں حضرت حسینؓ کا سر مبارک طشت میں رکھ کر عبیداللہ ابن زیاد کے سامنے پیش کیا گیا تھا کچھ دنوں بعد ابن زیاد کا سر مختار بن ابی عبید کے سامنے رکھا پھر تھوڑے دن بعد مختار کا سر مصعب بن زبیر کے سامنے پیش کیا گیا پھر کچھ دنوں بعد مصعب کا سر عبدالملک کے سامنے پیش کیا گیا پھر عبدالملک نے اس قصر کو منحوس سمجھ کر چھوڑ دیا یہ سب

marfat.com
Marfat.com

حضرت حسینؓ پر ظلم کا نتیجہ تھا حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ میں نے دوپہر کے وقت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا آپ غبار آلودہ تشریف لائے آپ کے ہاتھ مبارک میں ایک شیشی ہے جس میں خون بھرا ہوا ہے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ کیا ہے فرمایا کہ یہ حسینؓ اور ان کے ساتھیوں کا خون ہے میں آج تمام دن یہ جمع کرتا رہا ہوں جب ہم نے وہ دن شمار کیا تو وہی شہادت کا دن تھا (بیہقی) اُم سلمہؓ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت امام حسینؓ کی شہادت پر جنوں کو روتے نوحہ کرتے سنا ہے، (ابونعیم) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری امت ہمیشہ عدل و انصاف پر قائم رہے گی حتیٰ کہ بنی اُمیہ میں ایک شخص یزید نامی ہوگا وہ عدل میں رخنہ ڈالے گا (ابو یعلیٰ) ابو درداؓ سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ اوّل جو شخص میری سنت کو تبدیل کرے گا وہ بنو اُمیہ میں سے ہوگا اس کو یزید کے نام سے پکارا جائے گا (بیان الامرا)

علامہ جلال الدین سیوطیؒ

تفصیلی بیانات

حضرت امیر معاویہؓ کی وفات کے بعد یزید بن معاویہؓ تخت نشین ہوا اس کی پیدائش دورِ امارت امیر معاویہؓ میں ہوئی تھی اس لئے بڑی عیش کے گہوارے میں اس کی پرورش ہوئی تھی اور اس کی زندگی شاہزادوں امیرزادوں جیسی تھی؛ سیر و شکار کا بڑا شائق تھا امیر معاویہؓ اس کی بیعت اپنی زندگی میں کرا چکے تھے ان کے انتقال کے بعد یزید ماہ رجب ۶۰ھ میں تخت نشین ہوا پھر حضرت حسینؓ اور عبداللہ بن زبیرؓ سے بیعت کا مطالبہ کیا گیا یزید

marfat.com

Marfat.com

نے حاکم مدینہ منورہ ولید بن عُتبہ کو حکم دیا کہ ان سے میرے بارے میں بیعت لی جائے اس نے مروان بن حکم سے مشورہ لیا مروان نے کہا کہ ان کو بلا کر فوراً بیعت لے لو ورنہ سر قلم کر دو ابھی تک مدینہ منورہ میں حضرت معاویہؓ کی موت کی خبر نہ پہنچی تھی ولید نے امیر معاویہؓ کی موت کی خبر سنا کر یزید کا حکم سُنایا حضرت امام حسینؓ نے اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ پڑھی اور دُعا کی پھر فرمایا میرے جیسا آدمی چھپ کر بیعت نہیں ہو سکتا، جب عام لوگوں کو بلاؤ گے اس وقت میں بھی آجاؤں گا ولید امن پسند تھا وہ لوٹ گیا اور عبداللہ بن زبیرؓ ایک رات کی مہلت مانگ کر راتوں رات مکہ مکرمہ چلا گیا وہاں پناہ گزین ہو گیا مروان نے ولید کو سخت ملامت کیا ولید نے کہا کہ میں حضرت حسینؓ کے خون سے اپنے ہاتھ رنگین نہیں کر سکتا، اب امام حسینؓ بڑی کشمکش میں مبتلا ہو گئے۔ پھر مدینہ منورہ میں بغیر بیعت کے رہنا مشکل ہو گیا تھا اس لئے محمد بن حنفیہ کے مشورہ سے ماہ شعبان ۶۰ھ میں بمع اپنے اہل عیال کے مکہ مکرمہ روانہ ہو گئے راستے میں ایک محب عبداللہ بن مطیع ملے حالات دریافت کرنے کے بعد کہا مکہ مکرمہ بے شک جاؤ، کوفہ نہ جانا وہ لوگ غدار ہیں حرم شریف میں بیٹھ کر زندگی گذارو مکہ مکرمہ پہنچکر شعب ابی طالب میں قیام کیا۔

اہل کوفہ کے خطوط

حضرت امام حسینؓ نے اپنے چچازاد بھائی مسلم کوفہ والے تاکید سے آپ کو بلا رہے تھے بن عقیلؓ کو حالات معلوم کرنے کو روانہ کر دیا حضرت حسینؓ کی طرف سے کوفیوں کی جانب خط لے کر حضرت مسلمؓ کوفہ میں مختار بن ابی عبیدہؓ کے

marfat.com

Marfat.com

گھر قیام کیا کوفہ کے حاکم نعمان بن بشیر کو خبر ہوئی وہ نیک تھے اس نے لوگوں کو فتنہ انگیزی سے روکا اور اچھی نصیحت کی ۔ اِدھر سے یزید کے جاسوسوں نے دمشق اطلاع کر دی اُدھر سے یزید نے والیٔ بصرہ عبیداللہ بن زیاد کو روانہ کر دیا کہ یا مسلم کو نکال دو یا قتل کر دو عبیداللہ نے کوفہ آکر تقریر کی کہ مجھے یزید نے کوفہ کا حاکم بنا کر روانہ کیا ہے میں بڑے انصاف سے پیش آؤں گا ان انتظامات کو دیکھ کر مسلمؓ دوسرے گھر منتقل ہو گئے ۔ اٹھارہ ہزار کوفیوں نے خفیہ حضرت مسلمؓ کے ہاتھ پر بیعت کر لی پھر اس نے حضرت حسینؓ کو لکھ دیا کہ حالات اچھے ہیں ۔

حضرت مسلمؓ کی گرفتاری و قتل

خفیہ طریقے سے عبیداللہ حضرت مسلمؓ کی تلاش کرتا رہا حضرت مسلمؓ ہانی بن عروہ کے گھر تھے عبیداللہ نے ہانی کو بلا کر قید کر لیا لوگوں میں مشہوری ہو گئی کہ ہانی قتل کر دیئے گئے یہ خبر سن کر حضرت مسلمؓ اپنے اٹھارہ ہزار عقیدت مندوں کو لیکر نکل گئے عبیداللہ کو قصر امارت میں گھیر لیا اس وقت ابن زیاد کے پاس صرف پچاس آدمی تھے کچھ پولیس اور کچھ اشراف کوفے تھے ، ابن زیادہ نے اشرافوں سے کہا کہ اپنے اپنے قبیلہ و اثر والوں کو اعلان کر کے مسلم کی تابعداری سے واپس کریں اشرافوں نے اعلان کیا کہ جو کوئی عبیداللہ کی اطاعت کرے گا وہ انعام و اکرام سے نوازا جائے گا اور جو مخالفت کرے گا وہ سخت سزا پائے گا غرض یہ ہے کہ حضرت مسلمؓ کے ساتھ تیس آدمی رہ گئے ۔ گھبرائے ہوئے پھر ایک بوڑھی عورت کے گھر پناہ لی پھر ابن زیاد نے اعلان کر دیا کہ جس کے گھر مسلمؓ برآمد ہو گا وہ سزا پائے گا اور جو کوئی

marfat.com

Marfat.com

پکڑ کر لائے گا وہ انعام پائے گا پھر گھروں کی تلاش بھی شروع کر دی اس عورت کے لڑکے نے گھبرا کر بتا دیا مکان کا محاصرہ کر لیا اس وقت تن تنہا حضرت مسلمؓ نے پوری جماعت کا مقابلہ کیا لڑتے لڑتے زخمی ہو گئے محمد بن اشعث نے جان بخشی کا وعدہ کر کے آپ کو ابن زیاد کے پاس لے گیا اور کہا میں نے ان کو امان دی ہے ابن زیاد نے کہا امان دینے کا تجھے کیا حق ہے یہ سن کر حضرت مسلمؓ نے فرمایا میرا حال حضرت حسینؓ کو بتا دینا اور کوفہ والوں پر ہرگز اعتبار نہ کرنا جہاں ہو وہاں ہی سے لوٹ جائے اور میری لاش کو دفن کر دینا اور اہل کوفہ سے میں نے سات سو درہم قرض لیا ہے وہ ادا کر دینا اس وصیت کے بعد ابن زیاد نے ان کو شہید کرا دیا اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن

حضرت امام حسینؓ کی مکہ مکرمہ سے روانگی

ادھر جب حضرت مسلمؓ کا خط حضرت حسینؓ کو ملا تو حضرت امام حسینؓ نے روانگی کی تیاریاں شروع کر دیں اہل مکہ نے آپ کو روکنے کی کوشش کی حضرت عمرو بن عبدالرحمٰنؓ نے عرض کی کہ جن لوگوں نے آپ کی مدد کا.... وعدہ کیا ہے وہ آپ سے لڑیں گے کوفیوں میں وفا نہیں حضرت عبداللہ بن عباسؓ نے فرمایا کہ خدارا آپ عراق کو نہ جائیں مخالفین کی حکومت وہاں قائم ہے آپ کو لڑنے کے واسطے بلایا جاتا ہے لیکن جو کچھ خدا کو منظور ہوتا ہے وہی ہو کر رہتا ہے ابن زبیرؓ نے عرض کیا کہ آپ مکہ مکرمہ میں مقیم رہیں حضرت ابن عباسؓ نے یہ عرض بھی کر دی کہ آپ ضروری جاتے ہو تو کم از کم بال بچوں کو ساتھ نہ لے جاؤ مجھے ڈر لگتا ہے کہ کہیں حضرت عثمانؓ کی طرح تم بھی بال بچوں کے ساتھ شہید کر دیئے جاؤ لیکن خدا کی تقدیر

marfat.com

Marfat.com

کو کوئی بھی روک نہیں سکتا۔ تمام خیر خواہوں کی کوششیں بے کار ہو گئیں۔
اور حضرت امام حسینؓ ذی الحجہ ۶۰ھ کو بمع اہل و عیال مکہ مکرمہ سے
کوفہ روانہ ہو گئے۔ روانگی کے بعد آپ کے چچا زاد بھائی عبداللہ بن جعفرؓ
نے عمرو بن سعید والیٔ مکہ سے یہ خط لکھا کر روانہ کیا جس کا مضمون یہ ہے
کہ آپ لوٹ آئیں اس راہ میں ہلاکت ہے میں آپ کی ہر طرح حفاظت
اور مدد کا ذمہ لیتا ہوں آپ اطمینان اور سکون سے مکہ مکرمہ میں رہیں
یہ خط راستے میں ملا، پڑھ کر حضرت حسینؓ نے جواب میں شکریہ کا خط
لکھا لیکن واپس نہ ہوئے کیونکہ خدا کی تقدیر میں آپ کو کربلا میں پہنچنا
تھا ابن زیاد نے راستوں پر پہرہ دار بٹھا دیئے تھے ایک آدمی کوفہ کی طرف سے
امام حسینؓ کی طرف جا رہا تھا کہ کوفیوں کی غداری کی خبر دے اس کو راستہ
میں ابن زیاد کے پہرہ داروں نے پکڑ کر قتل کر دیا پھر مقام تعلبیہ میں پہنچ کر
کوفہ کی طرف سے ایک آدمی سے حضرت مسلمؓ کی شہادت کی خبر سن لی ہمراہیوں
نے واپسی کا اصرار کیا حضرت حسینؓ کے ارادہ میں بھی کچھ تغیر ہوا لیکن حضرت
مسلمؓ کے بھائیوں نے انکار کر دیا کہ حضرت مسلمؓ کا بدلہ ضرور لینا ہے یا لڑ کر مر جانے
غرض یہ ہے کہ وہ چل کر محمد بن اشعث اور عمرو بن سعد کے قاصد ملے جن
کو حضرت مسلمؓ نے وصیت کی تھی امام حسینؓ کو روکنے کے واسطے آئے
اور حضرت مسلمؓ کا پیغام پہنچایا کہ واپس ہو جاؤ یہ تمام حالات سنتے ہی آپ
نے اعلان کر دیا جو واپس ہونا چاہے واپس ہو جائے یہ سنتے ہی جو لوگ راستے
سے ساتھ ہو گئے تھے وہ واپس ہو گئے لیکن وہ جاں نثار جو مدینہ منورہ
سے آئے تھے وہ ہی رہ گئے حُر بن یزید تمیمی ملا جس کو ایک ہزار فوجیوں

Marfat.com

کے ساتھ ابن زیاد نے حضرت حسینؓ کو گرفتار کرنے کے واسطے روانہ کیا تھا۔ حضرت امام حسینؓ نے فرمایا میں خود نہیں آیا بلکہ آپ لوگوں کے خطوطوں کے اصرار پر آیا ہوں۔ حُرؓ نے کہا میں آپ کا پورا لحاظ رکھتا ہوں آپ ایسا راستہ اختیار کریں جو عراق اور حجاز سے جُدا ہو امام حسینؓ نے یہ بات مان لی پھر مقام بیضہ میں امام صاحب نے ایسا پُرجوش خطبہ دیا جس کا مضمون یہ ہے کہ لوگو۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جس نے خدا کے محرمات کو حلال کرنے والے اور خدا کے عہد توڑنے والے خدا اور رسول کی مخالفت کرنے والے خدا کے بندوں پر ظلم اور زیادتی سے حکومت کرنے والے ظالم بادشاہ کو دیکھا قولاً و عملاً اس پر غیرت نہ آئی پھر خدا کو حق ہے کہ اس کو دوزخ میں داخل کرے اس قسم کی زبردست تقریر فرمائی۔

کربلا میں ورود

راستے میں ایک آدمی سے جو کوفہ سے آرہا تھا جنگی انتظامات کی خبر بھی مل گئی اور نینوی میں حُر کو ابن زیاد کا حکم مل گیا کہ حسینؓ کو ایسے چٹیل میدان میں اتارو جہاں کوئی اوٹ اور پانی نہ ہو حُر نے یہ حکم حضرت حسینؓ کو سنا دیا لیکن کوئی تعمیل نہ کی حضرت حسینؓ نے دو محرم ۶۱ھ میں کربلا میں قافلہ اتارا، تیسری محرم کو عمر بن سعد چار ہزار فوج لے کر کربلا پہنچا یہ حضرت حسینؓ کا قریبی عزیز تھا گفتگو ہونے کے بعد سات محرم کو فرات کا پانی حضرت حسینؓ پر بند کر دیا گیا۔ حضرت حسینؓ کے سوتیلے بھائی عباس بن علیؓ بڑے بہادر تھے چند آدمیوں کو لے کر گئے زبردستی پانی لائے یہ عمر بن سعد کسی لالچ پر حضرت امام حسینؓ سے مقابلہ کے لئے تیار ہو گیا تھا لیکن تلوار اٹھانے کی ہمت نہ پڑتی تھی

marfat.com

Marfat.com

مانتا تھا کہ شاید صلح ہوجائے ، ابن زیاد کو یہ اندازہ ہوگیا اس نے فوراً شمر ذی الجوشن کو بھیجا اور عمر بن سعد کی طرف خط لکھا کہ میں نے تجھے حسینؓ کی خیرخواہی کے واسطے روانہ نہیں کیا تھا یہ میرا حکم ملتے ہی حضرت حسینؓ سے بیعت لے کر میرے پاس روانہ کر دے اگر تیرے سے یہ کام نہیں ہوتا تو فوج کو شمر کے حوالے کر دے ابن سعد پر یہ حکم بہت مشکل گزرا اس لئے بادل نخواستہ حکم کی تعمیل کی تو محرم کو خود حضرت حسینؓ سے گفتگو کی بیعت سے حضرت حسینؓ نے بالکل انکار کیا پھر حضرت حسینؓ نے اپنے ساتھیوں سے کہا میرا وقت آگیا ہے میں تم کو بخوشی واپسی کا حکم دیتا ہوں جو جانا چاہو چلے جاؤ میرے اہل بیت کو بھی ساتھ لے جاؤ عام لوگ پہلے ہی چلے گئے تھے یہ خاص لوگ ہیں حضرت حسینؓ کے جواب میں سب نے جان نثاری کا اظہار کیا پھر حضرت حسینؓ نے اہل بیت سے خیموں کی حفاظت کر کے صبح دس محرم کو بہتّر جان نثاروں کی مختصر فوج مرتب کر کے جنگ کے آغاز سے پہلے بارگاہ الٰہی میں التجا فرمائی دُعا کے بعد حجت قائم کرنے کے واسطے مخالفین کو مخاطب کر کے تقریر فرمائی اور اپنی شخصیت بتائی اپنے آنے کا مقصد اور کوفیوں کا اصرار تمام حالات بیان کر کے بیعت سے انکار کر دیا جواب ملا کہ اب بغیر یزید کی بیعت کے اور کوئی چارہ نہیں اگر بیعت کر لو تو تمہارے ساتھ ناپسندیدہ سلوک نہ ہوگا بلکہ سب خواہشیں پوری کی جائیں گی مگر حضرت امام حسینؓ نے فرمایا خدا کی قسم میں ذلیل کی طرح یزید کی بیعت کر کے غلام کی طرح اس کی خلافت تسلیم نہ کروں گا پھر آپ کے جاں نثاروں نے بھی تقریریں کیں لیکن عراقی فوج پر کوئی اثر نہ ہوا لیکن حُر بن یزید تمیمی عراقیوں کو چھوڑ کر آپ کے ساتھ ہو گیا سب سے پہلے حُرؓ اپنے ساتھیوں کے ساتھ بڑی

marfat.com

Marfat.com

بہادری سے لڑکر شہید ہوگیا کیونکہ ایک طرف سے چار ہزار مسلح سپاہ تھی اور دوسری طرف صرف بہتر آدمی وہ بھی مسافر غمزدہ یہ بڑی شجاعت سے لڑے دوپہر تک حضرت حسینؓ کے بہت سے آدمی کام آگئے ان کے بعد باری باری سے حضرت علی اکبر عبداللہ بن مسلم جعفر طیار کے پوتے عدی عقیل کے فرزند عبدالرحمٰن ان کے بھائی حضرت حسنؓ کے صاحبزادے قاسم اور ابوبکر وغیرہ میدان میں آئے اور شہید ہوئے۔

حسینؓ کی شہادت

ان کے بعد حضرت حسینؓ خود نکلے عراقیوں نے ہر طرف سے حملہ کیا آپ کے بھائی عباسؓ عبداللہ جعفر اور عثمان آپ کے سامنے سینہ سپر ہوگئے اور چاروں نے شہادت حاصل کرلی اب حضرت امام حسینؓ بالکل خستہ اور نڈھال ہوگئے تھے پیاس کا غلبہ تھا، دریائے فرات کی طرف بڑھے پانی لے کر پینا چاہتے تھے کہ حصین بن نمر نے تیر چلایا آپ کا چہرہ مبارک زخمی ہوگیا آپ لوٹ آئے اب آپ میں کوئی طاقت نہ تھی عراقیوں نے ہر طرف سے گھیر لیا زرعہ بن تمیمی نے آپ کے ہاتھ اور گردن مبارک پر وار کیں سنان بن انس نے تیر چلایا پھر زخموں سے چور ہوکے گر پڑے آپ کے گرنے کے بعد سنان بن انس نے سر مبارک تن سے جدا کر دیا۔ بعض روایات میں آیا ہے کہ یہ حملہ شمر لعین نے کیا تھا اور اس کی تلوار سے روح مبارک پرواز کر گئی تھی یہ حادثہ دس محرم ۶۱ھ بروز جمعہ بمطابق ستمبر ۶۸۱ء میں پیش آیا شہادت کے دوسرے دن غاضریہ والوں نے شہداء کی لاشیں دفن کیں حضرت امام حسینؓ کا جسد مبارک بغیر سر کے دفن کیا گیا سر ابن زیاد کے پاس کوفہ روانہ کر دیا تھا بعض کے نزدیک اس گاؤں کا عامریہ نام تھا جس کے لوگوں نے شہداء کو دفن کیا تھا۔

marfat.com

Marfat.com

اہل بیت کا سفر

حضرت امام حسینؓ کی شہادت کے بعد اہل بیت کا قافلہ ابن زیاد کے پاس کوفہ بھیجا گیا اس کے بعد شام بھجوا دیا جب یزید کو ان واقعات کی خبر ہوئی تو اس کے آنسو نکل آئے اور کہا کہ اگر حسینؓ کو قتل نہ کرتے تو میں زیادہ خوش ہوتا ابن زیاد پر خدا کی لعنت ہو اگر میں موجود ہوتا تو خدا کی قسم حسینؓ کو میں معاف کر دیتا خدا ان پر اپنی رحمت نازل فرمائے۔

فاطمہؓ

فاطمہؓ بنت علی کا بیان ہے کہ جب ہم لوگ یزید کے سامنے پیش کیے گئے تو ہماری حالت دیکھ کر یزید پر رقت طاری ہو گئی ہمارے ساتھ بڑی نرمی سے پیش آیا۔

یزید کے گھر میں ماتم

یزید کا پورا کنبہ اہل بیت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا عزیز تھا ان کو حرم سرائے شاہی میں ٹھہرایا یزید کے گھر کہرام مچ گیا

اے دوستاں بگریہ وزاری بسر برید
من چوں دریں جہاں بنمانم اے دریغ
خواہے بمصر و خواہ بکنعان روم آہ

اشعار

عمریکہ آں مراد دلِ دوستاں نماند
آں یار من کہ بود بمن ہر زماں نماند
آں یوسف کہ بود دیں کلبہ اں نماند

نقصان کی تلافی

امام حسینؓ کی شہادت کے بعد فوج کے وحشی سپاہیوں نے اہل بیت کا کل سامان لوٹ لیا تھا سب سامان تلاش کر واکر واپس کرایا

چند دن ٹھہرانے کے بعد اہل بیت کو اہتمام کے ساتھ رخصت کیا۔

امام زین العابدینؓ کو یزید نے کہا اگر میں ہوتا تو حضرت حسینؓ کو بچا لیتا۔

marfat.com
Marfat.com

مگر قضائے الٰہی پوری ہوگئی پھر قافلہ کو بڑی عزت کے ساتھ دیانتدار محافظوں میں روانہ کیا راستے میں ایسی نگرانی کی کہ مدینہ منورہ پہنچکر حضرت فاطمہؓ اور زینبؓ نے اپنے زیور فکال کر دیدیے لیکن انہوں نے واپس کر دیئے اور عرض کی کہ ہم نے خالص لوجہ اللہ اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی قربت کی وجہ سے آپ کی خدمت کی ہے حجاز میں پہلے ہی یزید کی حکومت قبول نہ تھی اب حضرت امام حسینؓ کی شہادت کے بعد پوری مخالفت ہوگئی۔

حضرت امام حسینؓ کے سر کے بارے میں بعض کہتے ہیں اپنی والدہ ماجدہ کے پہلو میں دفنایا ہے بعض کے نزدیک اپنے بھائی حضرت حسنؓ کے پہلو میں دفنایا ہے واللہ اعلم بالصواب۔

حضرت عائشہ صدیقہؓ سے روایت ہے کہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جبرئیلؑ نے کہا ہے کہ حضرت حسینؓ مارا جائے گا کربلا میں اور وہاں کی مٹی میرے پاس لائے کہ یہ اس کی خوابگاہ ہے اور ام سلمہؓ کی روایت میں ہے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ جب یہ مٹی خون ہو جائے تو جانو کہ حضرت حسینؓ مارا گیا یعنی شہید کر دیا گیا پھر میں نے وہ مٹی شیشی میں رکھدی۔ آپ کی عمر مبارک چھپن سال پانچ مہینے اور پانچ دن تھی حضرت امام حسینؓ کا واقعہ بہت ہی دردناک ہے لہذا بہت ہی اختصار سے لکھا گیا ہے پروردگار عالم جل جلالہ، حضرت امام حسینؓ اور تمام شہداء کربلا کو اپنی جوار رحمت میں داخل کرے آمین یا رب العالمین

قاتلین حسینؓ

مختار کوفہ کا آدمی تھا بڑی جد و جہد سے اس کو کوفہ کی سرداری ملی اس نے چند دنوں

marfat.com
Marfat.com

میں حضرت حسینؓ کے قاتلین سے انتقام لیا شمر ذی الجوشن اور عمرو بن سعد اور عبیداللہ بن زیاد وغیرہ قاتلین حسینؓ کو چن چن کر خاتمہ کرا دیا اور بن زیاد کا سر قلم کر کے حضرت زین العابدینؓ کی خدمت میں بھیجدیا۔ اس کا سر دیکھ کر حضرت زین العابدینؓ کے لبوں پر ہنسی آگئی، خدا کی قدرت اور اتنی جلدی انتقام اور گرفت اور عذاب کو دیکھا۔

حضرت اُم سلمہؓ فرماتی ہیں کہ ایک رات جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم گھر سے باہر تشریف لیگئے جب واپس تشریف لائے تو آپکے بال مبارک پریشان غبار آلودہ تھے فرمایا کہ آج کارکنان قدرت مجھے ایسی جگہ لے گئے کہ وہ عراق میں ہے جسے کربلا کہتے ہیں وہ حضرت حسینؓ کی شہادت گاہ ہے میں نے وہاں اپنی اولاد کا مشاہدہ کیا وہاں سے انکے خون کو زمین سے اُٹھا لایا ہوں یہ سُرخ مٹی ہے اُم سلمہؓ فرماتی ہیں کہ میں نے وہ مٹی شیشی میں بند کر دی پھر جب حضرت حسینؓ نے عراق کا سفر اختیار کیا تو میں نے دیکھا وہ مٹی تازہ خون ہو گئی تھی دس محرم عاشورہ کے دن۔ اس روایت کو علامہ نورالدین عبدالرحمٰن جامی قدس سرہٗ نے اپنی کتاب شواہد النبوت میں لکھا ہے۔

گریم تا بحے بہ غم فرزند نگار — اے چشم اشکبار کہ تاب تواں نماند
ہر نکتہ گو سکوت گزیند کہ بعد ازیں — در بزم گفتگوئے جہاں نکتہ داں نماند
مرغانِ باغ شعر و سخن جملہ تلخ کام — گشتند زانکہ بلبلِ شیریں زباں نماند
آں طوطیے کہ بود شکر ریز و خوش کلام — پرواز کردہ آہ کہ یک در جہاں نماند
آں شاہ کہ در جمال عدیم المثال بود — ملک عدم گرفت و بکون و مکاں نماند
آں دلبریکہ رفت دلم بردہ ہیچکس — مانند او میانِ ہمہ دلبراں نماند

marfat.com

Marfat.com

چھٹا باب

حضرت معاویہؓ بن ابی سفیانؓ

حضرت معاویہؓ بن ابی سفیان بن حرب بن امیہ بن عبدالشمس بن عبدمناف یہ فتح مکہ میں اپنے والد کے ساتھ اسلام میں آئے کتابت وحی کی خدمت انجام دیتے تھے ان کے کارناموں کا آغاز عہد صدیقی سے شروع ہوا ہے شام کی فوج کشی میں ان کا پورا تعاون تھا بہت قلعے فتح کئے تھے ۱۸ھ میں حضرت عمرؓ نے ان کو دمشق کا حاکم مقرر کر دیا تھا حضرت عثمانؓ نے ان کو پورے شام کا والی بنا دیا تھا انہوں نے بھی کئی کارنامے سرانجام دیئے تھے شام کی تمام سرحدوں کو فتح کر دیا زبردست کارنامے پورے کئے تھے حضرت عثمانؓ کی شہادت کے بعد حضرت معاویہؓ شام کے آزاد حکمران ہو گئے حضرت علیؓ کی شہادت کے بعد حضرت حسنؓ حکمران ہوئے پھر انہوں نے تمام حکومت حضرت معاویہؓ کے حوالے کر دی ۴۱ھ میں امیر معاویہؓ سارے عالم اسلام کے حکمران ہو گئے ان کے زمانے میں تمام اندرونی اور بیرونی مخالف طاقتیں ختم ہو چکی تھیں۔ خارجیوں کی شورش امیر معاویہؓ کے زمانہ میں بڑے زور سے اٹھی تھی امیر معاویہؓ نے خارجیوں کے مقابلہ میں مغیرہ بن شعبہ جو بہادری میں بڑے آزمودہ اور نامور تھے کوفہ کا والی مقرر کر دیا ایک سال کے اندر مغیرہؓ نے ان کا زور توڑ دیا لیکن بلخ۔ ہرات خراسان وغیرہ

marfat.com
Marfat.com

ان علاقوں میں بغاوت پھیل گئی پھر عبداللہ بن عامر نے قیس کو ان بغاوتوں کو مٹانے کے واسطے مقرر کیا اس نے بلخ میں آتش کدہ کو مسمار کر دیا غرض تمام علاقوں کو قابو کر لیا پھر ۴۳ھ میں کابل کا علاقہ باغی ہو گیا اس کے واسطے عبدالرحمٰن سمرہ کو مقرر کیا یہ کابل پہنچے شہر کا محاصرہ کر لیا وہاں پر سنگباری کر کے کابلیوں سے مقابلہ ہوا کابل پر قبضہ کر کے بغاوت دور کر دی غرض یہ ہے کہ جہاں جہاں بغاوت کا پتہ لگتا تھا وہاں ہی جا کر سرکوبی کرتے گئے۔

امیر معاویہؓ بڑے تجربہ کار تھے امیر معاویہ کے زمانہ میں ہندوستان پر دو طرفی لشکر کشی کی گئی ایک سندھ کے راستہ سے اور ایک خیبر کے راستے سے چڑھائی کی گئی جس میں کابل کو فتح کر کے ہندوستان کی سرزمین میں قدم رکھا پھر جا کر قندھار پر حملہ کیا قندھاریوں نے بڑی بہادری سے مقابلہ کیا بہت مسلمان شہید ہوئے عبیداللہ بن زیاد خراسان کا والی مقرر ہوا پھر ترکستان پر حملہ کیا ساتھ ہی بخارا پر فوج کشی کی ۵۵ھ میں عبیداللہ کی جگہ حضرت عثمانؓ کے صاحبزادہ سعید کو والی بنایا اس زمانہ میں یہاں ایک قبچ خاتون حکمران تھی اس نے صلح کر لیا کچھ لوگوں نے صلح نہ مانی پھر بیس ہزار کی تعداد میں مقابلہ کے لئے نکلے پھر سب نے صلح منظور کر لی پھر سمرقند کا رُخ کر لیا تین دن شہر کا محاصرہ کیا گیا آخر سمرقندیوں نے صلح کر لی سات لاکھ سالانہ خراج دینے پر شمالی افریقہ کا کافی حصہ فتح کر لیا اور افریقہ کے لوگ بڑے سرکش تھے جب تک فوج ان پر مسلط رہتی تو قابو میں ہوتے ورنہ پھر بگڑ جاتے پھر شہر قیروان آباد کیا، یہاں مسلمان آباد ہوئے اور فوجی چھاؤنی قائم کی پھر افریقہ کی بغاوت ختم ہو گئی۔

marfat.com

Marfat.com

رومیوں سے معرکہ

قسطنطنیہ میں رومی حکومت تھی اس کے مقابلہ کے واسطے امیر معاویہؓ نے بحری بیڑہ قائم کیا جو صرف رومیوں سے برسرِ پیکار رہتے تھے قسطنطنیہ کے فاتحین کو سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے بشارت دی تھی اس لئے ممتاز صحابہ کرام جیسے ابو ایوبؓ اور عبداللہ بن عمرؓ و عبداللہ بن عباسؓ وغیرہ اس جہاد میں شریک ہوئے تھے اور یہ بڑا خونریز معرکہ گذرا تھا چنانچہ ابو ایوب انصاریؓ اسی جنگ میں مرض الموت کو پہنچے تھے اور فتح مسلمانوں کو ہوئی حضرت امیر معاویہؓ نے حضرت عثمانؓ کی زندگی میں بحیرہ روم کے جزائر پر قبضہ کر لیا تھا اور قبرص بھی اسی زمانہ میں فتح کیا تھا ایک اور جزیرہ نہایت سرسبز و شاداب جہاں ہر قسم کی پیداوار ہوتی تھی قبضہ کیا تھا پھر مغیرہ بن شعبہ نے امیر معاویہؓ کو مشورہ دیا کہ یزید کو ولیعہد بنائے امیر معاویہؓ کی بھی یہ ہی خواہش تھی چنانچہ کوفہ میں مغیرہ کا بڑا اثر تھا اور حجاز کی ذمہ داری امیر معاویہؓ نے مروان کے سپرد کر دی اور امیر معاویہؓ نے مروان کی طرف خط لکھا کہ میں کمزور ہو گیا ہوں، اس لئے اپنی جگہ کسی کو ولیعہد مقرر کرتا ہوں لیکن یزید کا نام نہ لیا تھا اسی لئے مدینہ منورہ والے بزرگوں نے تسلیم کر لیا پھر دوبارہ اعلان کیا گیا۔ یزید کے نام کا اس نام کے سنتے ہی لوگوں میں اختلاف پیدا ہو گیا عبدالرحمٰن بن ابو بکرؓ کے اٹھ کر مروان کو کہا کہ تم اور معاویہ غلط کہتے ہو، یہ مسلمانوں کی بھلائی نہیں تم ہرقل کی شہنشاہی بنانا چاہتے ہو کہ دوسرا ہرقل پہلے کا جانشین ہو عبدالرحمٰن بن ابو بکرؓ نے کہا یہ ابو بکرؓ اور عمرؓ کی سنت نہیں بلکہ یہ قیصر و کسریٰ کا طریقہ ہے یہ بیان مروان نے امیر معاویہؓ کی طرف لکھ کر روانہ کر دیئے اس درمیان

marfat.com

Marfat.com

میں مدینہ منورہ اور بصرہ اور مختلف مقامات کے وفود امیر معاویہؓ کے پاس پہنچ گئے تھے امیر معاویہؓ نے پہلے مدینہ منورہ کے ایک بزرگ محمد بن عمرو بن حزمؒ سے گفتگو کی انہوں نے کہا ہر راعی اپنی رعیت کا ذمہ دار ہے اس لئے جس کو آپ راعی بناتے ہیں اس پر خوب غور کریں اس کے بعد بصرہ کے ایک دانا رئیس نے کہا اگر ہم سچ بولتے ہیں تو آپ کا ڈر ہے اور اگر جھوٹ بولیں تو خدا کا خوف ہے آپ یزید کے شب و روز کے مشاغل اور ظاہر اور پوشیدہ حالات سے مجھ سے زیادہ واقف ہیں اس کے بعد بھی تم اگر اس کو امت محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے بہتر سمجھتے ہو تو پھر مشورہ لینے کی کیا ضرورت ہے لیکن امیر معاویہؓ یزید کی ولیعہدی طے کر چکے تھے کسی کو ڈرایا دھمکایا اور کسی کو لطف اور نرمی سے ہموار کر لیا عراق اور شام کے لوگوں نے یزید کی بیعت کر لی تھی صرف بات حجاز کی تھی پھر امیر معاویہؓ نے خود مکہ اور مدینہ منورہ کا سفر اختیار کیا اس وقت یہاں پانچ بزرگ موجود تھے جن سے امیر معاویہؓ کو خطرہ تھا حضرت عبداللہ بن عمرؓ اور عبداللہ بن عباسؓ اور عبداللہ بن زبیرؓ اور امام حسینؓ اور عبدالرحمٰن بن ابوبکرؓ امیر معاویہؓ نے ان سب کو الگ الگ مل کر سمجھایا لیکن ان پانچ کے بغیر سب لوگوں نے یزید کی خلافت تسلیم کر لی۔

علالت

سنہ ۶۰ھ میں حضرت امیر معاویہؓ مرض الموت میں مبتلا ہو گئے اس وقت یزید دمشق میں موجود تھا اس کو وصیت کی' جان پدر اہل حجاز کا خیال کرنا جو حجازی تیرے پاس آئیں ان سے حسن سلوک سے پیش آنا ان کی عزت اور احترام کرنا اور ان کی خبر گیری کرنا اور اہل عراق کی بھی ہر خواہش پوری کرنا اور اگر وہ عاملوں کو تبدیل کرائیں

marfat.com

Marfat.com

تو تبدیل کر دینا شامیوں کو اپنا مشیر بنانا اگر کوئی تیرے سامنے آئے تو ان سے مدد چاہنا اگر حضرت حسنؓ تیرے مقابلہ میں آئیں تو درگذر کرنا کیونکہ وہ بڑے حقدار اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عزیز ہیں اہل خاندان سے وصیت خدا خوف کرتے رہنا جو خدا سے نہیں ڈرتا اس کا کوئی مددگار نہیں اپنے ذاتی مال میں سے آدھا مال بیت المال میں ڈال دینا تجہیز و تکفین کی وصیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ایک کرتا مرحمت فرمایا تھا اس کو میں نے اسی دن کے واسطے محفوظ رکھا ہے اور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے موئے مبارک اور ناخن شیشہ میں بند ہیں ان کو میرے منہ اور آنکھوں میں ڈال دینا اور اسی کرتے میں دفنانا شاید ان کی برکت سے مغفرت ہو جائے پھر رجب ۵۹ھ میں انتقال فرمایا تجہیز و تکفین وصیت کے مطابق کی اور ضحاک بن قیس نے نماز جنازہ پڑھائی اٹھرسال عمر تھی ۔ انیس سال اور چند ماہ خلافت کی تھی (تاریخ الاسلام) (حلیہ)

آپ بڑے ہوشیار اور دانا، بردبار تھے اور لمبے قد خوبصورت تھے حضرت علیؓ نے فرمایا تھا کہ معاویہؓ کو برا نہ سمجھو جب یہ تمہارے درمیان سے اٹھ جاویں گے پھر دیکھو گے کہ بہت تن سر سے جدا کئے جائیں گے حضرت معاویہؓ بہت حلیم طبع تھے ۔

یزید بن معاویہؓ

سب سے پہلے جب یزید تخت نشین ہوا تو اس کو خطرہ حضرت امام حسینؓ اور عبداللہ بن زبیرؓ اور عبداللہ بن عمرؓ، عبدالرحمٰن بن ابوبکرؓ سے تھا ان ہی سے بیعت کا مطالبہ کیا تھا جیسا کہ پہلے گذر گیا ہے ۶۳ھ میں یزید کو خبر پہنچی کہ

marfat.com

Marfat.com

اہل مدینہ اس پر خروج کرنا چاہتے ہیں - یہ سن کر یزید نے بہت لشکر مدینہ منورہ کے لوگوں کی طرف روانہ کیا اور اسی طرح مکہ مکرمہ میں حضرت ابن زبیرؓ پر بھی لشکر کشی کا حکم دیا اہل مدینہ میں کوئی آدمی بھی ایسا نہ رہا تھا جو اس لشکر سے بچا ہو ہزار ہا صحابہ کرام شہید ہوئے مدینہ منورہ لوٹ لیا گیا ہزار ہا لڑکیوں کی پردہ دری کی گئی سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ جو کوئی اہل مدینہ کو ڈرائے گا خداوند تعالےٰ جل جلالہ، اس کو ڈرائیں گے اور اس پر اللہ اور فرشتوں اور تمام آدمیوں کی لعنت ہوگی (مسلم) یزید گناہوں میں بہت زیادہ پھنس گیا تھا عبداللہ بن حنظلہ الغسیل سے روایت ہے کہ واللہ ہم نے یزید پر اس وقت تک حملہ نہیں کیا پھر ہم کو یقین ہو گیا کہ آسمان سے پتھر برس جائیں گے کھلم کھلا شراب نوشی اور دیگر سب منکرات ہوتے تھے اور اس کی عمر میں خدا تعالےٰ نے برکت بھی نہ رکھی مکہ مکرمہ کی طرف جو لشکر ابن زبیرؓ سے لڑنے کو گیا تھا راستہ میں اس کا سپہ سالار مر گیا اس کی بجائے دوسرا سپہ سالار مقرر کر دیا مکہ مکرمہ میں ابن زبیرؓ کا محاصرہ کر لیا پھر ان پر منجنیقوں سے پتھر برسائے جن کے شراروں سے کعبہ معظمہ کا پردہ اور اس کی چھت اور اس کے صحن سینگ جو حضرت اسماعیل علیہ السلام کے فدیہ کے لئے بھیجا گیا تھا جو اس وقت تک خانہ کعبہ کی چھت میں آویزاں تھے یہ سب جل گئے اس واقعہ میں لگے ہوئے تھے نصف ربیع الاول میں ملک الموت نے یزید کو گھیر لیا اور اس دنیا سے ہمیشہ کے لئے رخصت کر دیا یہ خبر عین کعبہ معظمہ کے پاس جنگ کے وقت سنی گئی حضرت عبداللہ بن زبیرؓ نے پکار کر کہا کہ اے شام کے لوگو تمہارا گمراہ کرنے والا مر چکا ہے یہ خبر سنتے ہی تمام لشکر بھاگ گیا نہایت ذلت سے بھاگے

marfat.com

Marfat.com

لوگوں نے تعاقب کیا۔ پکڑ پکڑ کر قتل کیے۔

یزید کے بعد اس کا بیٹا معاویہ تخت نشین ہوا یہ شخص نیک تھا بیماری کی حالت میں تخت نشین ہوا چالیس دن کے بعد وفات پا چکا تھا۔

عبداللہ ابن زبیرؓ

ادھر مکہ مکرمہ میں عبداللہ ابن زبیرؓ تخت خلافت پر بیٹھے آپ کے والد عشرہ مبشرہ میں سے تھے اور آپ کی والدہ اسماء بنت ابوبکرؓ تھیں حضرت عائشہ صدیقہؓ آپ کی خالہ تھیں اور آپ کی دادی صفیہؓ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی پھوپھی تھیں ہجرت کے بعد یعنی بیس سال کے بعد آپ مدینہ منورہ میں پیدا ہوئے تھے آپ نے اپنی حکومت میں جب اپنی خالہ صاحبہ عائشہ صدیقہؓ سے یہ حدیث سنی کہ چھ گز زمین قریش نے کعبہ شریف کی عمارت میں سے ابراہیم علیہ السلام کی عمارت سے کم کر دی ہے تو عبداللہ بن زبیرؓ نے وہ چھ گز کعبہ مکرمہ کی عمارت میں داخل کر دی اہل مصر اور شام نے آپ کی بیعت سے انکار کر لیا تھا لیکن یزید کے مرنے کے بعد انہوں نے بھی بیعت کر لی' پھر مروان بن حکم نے خروج کیا شام اور مصر کو دبا لیا جب مروان مر گیا تو اس نے اپنے بیٹے عبدالملک کو اپنی جگہ خلیفہ مقرر کر لیا۔

عبدالملک

عبدالملک بن مروان نے حضرت عبداللہ بن زبیرؓ پر لشکر کشی کی مکہ مکرمہ کا ایک مہینہ محاصرہ رہا' منجنیقوں سے پتھر برسائے جاتے تھے حضرت ابن زبیرؓ کے ساتھی دشمنوں سے مل گئے سترہ جمادی الاول ۷۳ھ میں عبداللہ بن زبیرؓ کو سولی پر چڑھا دیا گیا اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ۔ عبدالملک کی طرف سے حجاج بن

marfat.com

Marfat.com

یوسف اس فوج کا کمانڈر تھا محاصرے کی حالت میں بھی حضرت ابن زبیرؓ حرم شریف میں نماز پڑھتے رہے تھے آپ پر پتھراؤ کرتے تھے آپ کی شجاعت اور دلیری اور عبادت بے نظیر تھی ابن زبیرؓ سے پہلے خانہ کعبہ پر غلاف چمڑے وغیرہ کے چڑھائے جاتے تھے ابن زبیرؓ نے خانہ کعبہ پر دیباج کا غلاف چڑھایا تھا آپ کے سو غلام تھے سب مختلف زبانوں والے تھے آپ ہر غلام کی زبان سے ان سے گفتگو کرتے تھے حاصل یہ ہے کہ ابن زبیرؓ اپنی والدہ اسماء بنت ابو بکرؓ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی کہ ساتھی ساتھ چھوڑ گئے کیا کروں تمام عورتوں نے اس کی والدہ کو فخر سے کہا بیٹا اگر تو حق پر ہے تو خدا کے راستے میں بہت سے تیرے ساتھی لڑ کر شہید ہو گئے ہیں اور اگر دنیا طلبی ہے تو پھر تیرے سے بُرا اور کون ہو گا بہر حال والدہ کی حق گوئی کو دیکھو ایسی ماں پر خدا کی رحمت ہو بیٹے کو خوب تسلی دے کر واپس کیا اور فرمایا اگر تو شہید ہو گیا تو میں صبر و شکر کروں گی اور اگر کامیاب ہو گیا میں خوش ہوں گی اس کے بعد ابن زبیرؓ نے بڑی بہادری اور شجاعت سے لڑتے لڑتے جمادی الثانی ۷۳ھ میں شہید ہو گئے مثلہ کر کے آپ کی لاش مبارک کو سولی پر چڑھا دیا کافی دنوں کے بعد حضرت اسماء کا اس طرف سے گذر ہوا بیٹے کو سولی پر دیکھ کر کہا کہ ابھی تک یہ شاہسوار سواری سے نہیں اترا جب عبدالملک کو حضرت ابن زبیرؓ کی شہادت کی اطلاع ہوئی اس نے حجاج بن یوسف کو لکھا کہ ان کی لاش مبارک واپس دی جائے چنانچہ وہ لاش مبارک واپس کی گئی پھر یہ قریش کا نامور فرزند مقام حجون میں دفنایا گیا شہادت کے وقت بہتر سال کی عمر تھی سات سال خلافت میں گذارے تھے اپنی زندگی میں ایک دن بھی سکون نہیں ملا پوری عمر جنگ و جدال میں گذاری تھی سات سال حکمرانی میں گذار کر شہید ہو گئے

marfat.com

Marfat.com

ازسرِ نو کعبہ معظمہ کی تعمیر

حضرت ابراہیمؑ کی بنا پر یہ بھی بہت بڑا کارنامہ ہے بعثت سے پہلے قریش نے خانہ کعبہ کی تعمیر کی تھی لیکن سامان کم ہونے پر حطیم کا حصہ باقی رہ گیا تھا ابرہہ جب یمن میں خانہ کعبہ کے مقابلہ میں جو کلیسہ بنایا تھا وہ ابن زبیرؓ نے گرا کر اس کے نقش و نگار والے پتھر اور عمارتوں میں لگا دیئے تھے یہ بھی بڑا کارنامہ ہے اور ان کی حدیثوں میں تنتیس روایتیں ہیں بڑے فصیح و بلیغ ہر زبان جاننے والے بڑے مقرر تھے اور رکوع سجود لمبا تھا رکوع و سجود کی طوالت سے چڑیاں اڑ اڑ کر بیٹھ پر بیٹھ جاتی تھیں خانہ کعبہ پر سنگباری اور محاصرہ کے دوران آپ اطمینان سے حطیم میں نماز پڑھتے رہتے روزہ حج زکوٰۃ تمام احکام بڑے ذوق شوق سے ادا کیے جاتے تھے ان کے بعد عبدالملک بن مروان اور ولید بن عبدالملک سلیمان بن عبدالملک اور عمر بن عبدالعزیزؒ حکمران اپنے دور میں گذرے ہیں۔

اشعار

آں شاہ کہ در جمال عدیم المثال بود
ملکِ عدم گرفت و بگون و مکاں نماند
کو عیش زندگانی و کو لذتِ حیات
کاں مایۂ مسرتِ ما زندگاں نماند
گریم تا بکے بہ غمِ فرقتِ نگار
اے چشم اشکبار کہ تاب و تواں نماند
ہر نکتہ گو سکوت گزینند کہ بعد ازیں
در بزم گفتگوئے جہاں نکتہ داں نماند
جز خاموشی و صبر چہ چارہ کنیم ما
حالا کہ تاب و طاقتِ آہ و فغاں نماند

marfat.com
Marfat.com

ساتواں باب

عمر بن عبدالعزیزؒ

عمر بن عبدالعزیزؒ بن مروان یہ خلیفہ صالح اور بہت نیک بخت گذرے ہیں حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ ۶۱ھ یا ۶۳ھ میں مقام حلوان مضافات مصر میں پیدا ہوئے ان دنوں میں ان کے والد مصر کے حاکم تھے آپ کی والدہ ام عاصم بنت عاصم بن عمر بن خطابؓ تھیں سلیمان کی وفات کے بعد ماہ صفر ۹۹ھ میں حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ تخت نشین ہوئے ان کے والد عبدالعزیز شاہی خاندان کے رکن تھے اکیس سال تک مصر کے گورنر رہے تھے ان کی تعلیم و تربیت بڑے اہتمام کے ساتھ صالح محدث کی نگرانی میں ہوئی تھی عبدالملک کے داماد اور بھتیجے تھے سب سے پہلے یہ مدینہ منورہ کے گورنر مقرر ہوئے پھر مدینہ منورہ کے اکابر علماء کو بلا کر فرمایا کہ میرا ہاتھ بٹانے کی کوشش کریں آپ کو بھی ثواب ملے گا کسی قسم کا ظلم و ستم کسی پر ہو تو مجھے اطلاع دیں اس مبارک اصلاح کے ساتھ حکومت کا آغاز کیا۔ مسجد نبوی کی تعمیر جدید طریقے سے کی اپنے زمانے کے خوش لباس تھے جب سلیمان فوت ہوگیا تو عمر ابن عبدالعزیزؒ کو خلافت کے منبر پر بٹھایا سب نے بخوشی آپ کو خلیفہ تسلیم کر لیا جب آپ کے سامنے شاہی سواری پیش کی گئی تو آپ نے فرمایا میری خچر میرے لئے کافی ہے، مگر آئے، اس بارگراں کی ذمہ داری سے چہرہ پر

marfat.com

Marfat.com

پریشانی کے آثار تھے لونڈی نے دریافت کیا، کیا وجہ ہے پریشانی کی، فرمایا مشرق و مغرب میں تمام امت محمدیہ کا حق میرے پر ثابت ہو گیا آپ خلافت کی ذمہ داری سے گھبراتے تھے لوگوں کو جمع کر کے فرمایا اے لوگو تم اپنے لئے جس کو چاہتے ہو خلافت حوالے کر دو میں خلافت سے دست برداری کرتا ہوں لوگوں نے شور مچایا کہ ہم نے آپ کو خلیفہ مقرر کیا ہے ہم دوسرا خلیفہ نہیں چاہتے آپ خدا کا نام لے کر کام شروع کریں آپ نے غصب شدہ مال اور جائیداد کی واپسی کا کام شروع کر دیا سب سے پہلے اپنے پاس کی جائیداد واپس کرا دی پھر تمام بنی مروان کی جائیدادیں اصلی وارثوں کو دینا شروع کر دیں، صبح سے شام تک اپنی اور رشتہ داروں کی جائیدادیں واپس کرا دیں شام تک اپنے پاس ایک نگینہ بھی نہ رہا آپ کی بیوی فاطمہ بنت عبدالملک کو باپ نے ایک بڑا قیمتی پتھر دیا تھا آپ نے فرمایا اس کو بیت المال میں داخل کر دو یا مجھے چھوڑ دو اس نیک بیوی نے اسی وقت وہ بیت المال میں داخل کر دیا۔

فدک کا فیصلہ

فدک کا علاقہ مروان نے اپنی جاگیر بنالی تھی وہی عمر ابن عبدالعزیز کے حصہ میں آگیا تھا اسی پر ان کے اہل عیال کا دار و مدار تھا اس کو پہلے واپس کر کے تمام خاندان سے جائیدادیں واپس کرا کر اصلی مالکوں کے حوالے کر دیں خزانوں کی طرف متوجہ ہوئے جتنا غصب کیا ہوا مال تھا سب واپس کرا کر خزانے خالی کر دیئے بالکل حرام خور لوگ تہی دست ہو گئے اپنا ذاتی مال سامان، مارت لونڈی غلام فرش فروش لباس عطریات سب کچھ فروخت کر کے بیت المال میں داخل کر دیا ہر قسم کے ٹیکس وغیرہ معاف کر دیئے شیر خوار بچوں اور نادار ضعیف و قرضداروں کے واسطے بیت المال

marfat.com

Marfat.com

سے حصہ مقرر کر دیا حاجت مندوں اور غربا پر صدقات تقسیم کرنا شروع کر دیئے
ناجائز آمدنی کے دروازے بند کر دیئے گئے تھوڑے دنوں میں غربت ختم ہو گئی
پھر صدقات لینے والا نہ ملتا تھا آپ کے زمانہ میں رعایا بڑی آسودہ ہو گئی
ایک سال کے اندر اندر صدقہ لینے والے دوسرے سال صدقہ دینے والے بن گئے
بڑے بڑے ظالموں کو جلا وطن کر دیا پھر ملک میں اعلان کر دیا کہ جب نماز کا وقت
ہو تو تمام کاروبار چھوڑ کر پہلے نماز پڑھی جائے اس طرح تمام احکام کی حفاظت
شروع کرائی شراب پر سخت پابندی لگائی راگ باجے لہو لعب وغیرہ سب
منکرات بند کرائے شرم و حیا اور تمام نیک کاموں پر ترغیب دی مکانوں دیواروں
سے تصویریں اور جتنے ناجائز کام تھے سب پر پابندی لگا دی خطیبوں نے خطبہ
حضرت علیؓ کی مذمت کرتے تھے یعنی سابقہ خلفاء نے حضرت علیؓ کی شان
میں گستاخانہ الفاظ کا استعمال کرنا ضروری قرار دیا ہوا تھا لیکن عمر ابن عبدالعزیزؒ
نے خطیبوں کو ایسا کرنے سے فوراً روک دیا اور اس کی جگہ یہ آیت مقرر کر دی،

اِنَّ اللّٰهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِيْتَآءِ ذِي الْقُرْبٰى وَ
يَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ وَالْبَغْيِ يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ

جو آج تک بھی خطبوں میں جاری ہے ان کے زمانہ میں غیر مسلموں نے جب
اسلام کی سچائی دیکھی تو جگہ جگہ غیر مسلم مسلمان ہونے لگے چنانچہ خراسان میں
چار ہزار ذمی مسلمان ہو گئے اور اسماعیل بن عبداللہ والی مغرب کی تبلیغ سے
سارے شمالی افریقہ میں اسلام پھیل گیا سندھ کے حکمرانوں کو خط لکھا کہ لوگوں کو
دعوت اسلام دیں اکثر لوگوں نے اسلام قبول کر لیا ان کی سب زمینیں اور
جائدادیں ان کے قبضہ میں دیدیں گئی ذمی جزیہ کی وجہ سے مسلمان ہو جاتے کیونکہ

marfat.com

Marfat.com

جو کوئی مسلمان ہوتا اس سے جزیہ معاف ہوتا تھا آپ کے اخلاق اور قانون کو دیکھ کر مسلمان ہوتے جاتے تھے ملکوں میں عمر ابن عبدالعزیزؒ وفد بناکر تبلیغ کے واسطے بھیجتے تھے اور لوگ مسلمان ہوتے جاتے تھے۔ حضرت عثمانؓ کی شہادت کے بعد آج تک مسلمانوں کے تاریخی اوراق خون سے رنگین تھے ان کے دورِ خلافت میں امن وامان ہوگیا اور خون ریزی کا خاتمہ ہوگیا۔

حُلیہ شریف

صورت بہت شکیل رنگ گورا اور چہرہ خوش نما تھا خلافت سے پہلے عیش وعشرت میں عمر گذری تھی جسم مبارک نہایت شاداب وتروتازہ تھا خلافت کے بعد ذمہ داریاں اور زہد وعبادات کی وجہ سے اتنے لاغر ہوگئے تھے کہ پسلیاں نمایاں ہوگئیں تھیں۔

علالت

ابھی حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ کی اصلاحات کا سلسلہ جاری تھا کہ مرض الموت میں مبتلا ہوگئے بنی اُمیہ نے جب یہ محسوس کیا کہ اگر کچھ دنوں تک آپ کی خلافت قائم رہی تو یہ بنی اُمیہ کا زور توڑ کر اپنی خلافت کو مستحکم کردے گا بنی اُمیہ نے اُن کے خادم کو ایک ہزار اشرفی دے کر زہر کھلا دیا آپ کو اس بات کا علم بھی ہوگیا تھا لیکن آپ نے کوئی انتقام نہ لیا بلکہ ان اشرفیوں کو بھی بیت المال میں داخل کردیا اور اس غلام کو آزاد کردیا پھر فرمایا کہ ایسی حالت میں اگر خدا تعالیٰ ناراض ہوگیا تو پھر میرے انجام پر افسوس ہے اب میں خدا سے دُعا کرتا ہوں کہ وہ مجھے محض اپنی رحمت سے دوزخ سے نجات دے اور اپنی رضا سے جنت عطا فرمائے آمین تم کو تقویٰ اختیار کرنا چاہیئے اور رعایا کا خیال رکھنا، کیونکہ میری طرح تم بھی تھوڑے ہی زندہ رہو گے غفلت میں ایسی لغزش

marfat.com
Marfat.com

نہ ہو جائے جس کی تلافی نہ کر سکو پھر اپنی اولاد کو وصیت فرمائی باچشم پرنم فرمایا کہ میری جان تم پر سے قربان تم کو میں نے خالی ہاتھ چھوڑا ہے دنیا کا مال دولت نہیں لیکن خدا کا شکر ہے کہ میں نے تم کو اچھے حال میں چھوڑا ہے بچو تم کو کوئی عرب یا ذمی ایسا نہ ملے گا کہ تم پر اس کا کوئی حق ہو بچو دو باتوں میں سے ایک بات تمہارے باپ کے اختیار میں تھی ایک یہ کہ تم دولت مند ہو جاؤ اور تمہارا باپ دوزخ میں جائے دوسری یہ کہ تم تہی دست ہو جاؤ اور تمہارا باپ جنت میں جائے پس خدا حافظ خدا تم کو اپنے حفظ و امان میں رکھے

موت عمر بن عبدالعزیزؒ

آپنے وفات کے وقت فرمایا مجھے اکیلا چھوڑ دو تم چلے جاؤ سب لوگ ہٹ گئے گئے صرف مسلمہ اور فاطمہ دروازہ پر بیٹھ گئیں انہوں نے سنا آپ فرماتے تھے مرحبا بسم اللہ تشریف لائیے یہ صورت نہ آدمیوں کی ہے اور نہ جنوں کی پھر آپ نے یہ آیت پڑھی تِلْكَ الدَّارُ الْآخِرَةُ الخ پھر کوئی آواز نہ آئی اس لئے سب اندر گئے تو دیکھا آپ جاں بحق ہو چکے تھے اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ۔ جب آپ کے انتقال کی خبر حضرت حسن بصریؒ نے سنی تو فرمایا کہ دنیا کا سب سے عظیم اور اس وقت کا بہتر آدمی چل بسا حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ بمقام دیر سمعان میں بتاریخ بیس یا پچیس رجب ۱۰۱ھ میں بعمر ترانوے سال چھ ماہ میں انتقال فرمایا، آپ کے بعد یزید بن عبدالملک حکمران ہوا، پھر ہشام بن عبدالملک ۔ ولید بن یزید ۔ ابوخالد بن ولید ابراہیم بن ولید مروان الحمار ۔ سفاح اول، منصور ابوجعفر ۔ المہدی، وغیرہ ۔ یہ تمام حکمران اپنے اپنے دور میں حکومت کر گذرے ۔

marfat.com

Marfat.com

خلیفہ ہارون رشید

خلیفہ ہارون رشید مہدی بن محمد بن منصور شب یکشنبہ سولہ ربیع الاول سنہ ۱۷۰ھ میں تخت نشین ہوئے اسی رات اس کا بیٹا مامون رشید پیدا ہوا خلیفہ ہارون رشید نہایت اُولوالعزم خلیفہ تھے۔ دنیا کے بادشاہوں میں بہت جلیل القدر بادشاہ گذرا ہے اس نے بہت جنگیں اور بہت حج کئے تھے یہ خلیفہ اپنے باپ کے زمانۂ حکومت میں بمقام رے سنہ ۱۴۸ھ میں اپنی ماں خیزراں کے بطن سے پیدا ہوئے۔

حُلیہ

ہارون رشید گورا چٹا طویل قد خوبصورت ملیح فصاحت بلاغت کا ماہر اور علم ادب کا پورا عالم تھا اپنے زمانہ خلافت میں جب تک زندہ رہا سوائے بیماری کے روزانہ بیشمار نوافل پڑھتا رہا اور ہمیشہ اپنے مال سے ایک ہزار درہم روزانہ صدقہ دیتا رہا تھا اہل علم کا دوست تھا فضیل بن عیاض کی خدمت میں ہمیشہ رہتے تھے ایک دن اس آیت کا معنیٰ دریافت کیا وَتَقَطَّعَتْ بِهِمُ الْاَسْبَابُ یعنی قیامت کے دن دُنیا کے اسباب اور وسائل منقطع ہوجائیں گے یہ سُنکر خلیفہ ہارون رشید دھاڑیں مار مار کر رو دیا۔

سخاوت

ایک دفعہ سفیان بن عیینہ کو ایک لاکھ روپیہ عطا کیا تھا اور اسحاق موصلی کو ایک دفعہ دو لاکھ روپیہ دیا تھا مطلب یہ ہے کہ خلیفہ ہارون رشید نہایت سخی بہادر گذرا ہے امام ابو یوسف خلیفہ ہارون رشید کا قاضی تھا اور خلیفہ ہارون رشید کی بیوی زبیدہ بھی بڑی نیک خاتون گذری ہے ان کا زمانہ قابل رشک

marfat.com
Marfat.com

زمانہ تھا۔

فتوحات

۱۷۶ھ میں شہر دسہ امیر عبدالرحمٰن بن عبدالملک بن صالح عباسی کے ہاتھ سے فتح ہوا ۱۷۹ھ میں خلیفہ ہارون رشید نے رمضان شریف میں عمرہ کیا اور حالت احرام میں رہا حتیٰ کہ حج کیا اور مکہ مکرمہ سے عرفات تک پیدل سفر کیا ۱۸۰ھ میں ایک سخت زلزلہ آیا جس کے جھٹکے سے اسکندریہ کے میناروں کے اوپر کا حصہ گر پڑا۔ ۱۸۱ھ میں قلعہ صفصاف لڑائی کے ساتھ خود امیرالمومنین ہارون رشید کے ہاتھ سے فتح ہوا ۱۸۲ھ میں آرمینیہ میں غدر شروع ہوگیا وہاں قوم خزرج نے خروج کیا اس میں بہت مسلمان شہید ہوئے سخت خونریزی ہوئی ایک لاکھ سے زیادہ مسلمان قید بھی کرلئے گئے یہ اہل اسلام پر بڑی مصیبت گذری تھی ایسی حالت پہلے کبھی نہیں سنی گئی ۱۸۶ھ میں بادشاہ یقفور نے خلیفہ ہارون رشید کی طرف ایک خط لکھا جس کا مضمون یہ ہے کہ بادشاہ عرب کو واضح ہو کہ مجھ سے پہلے جو ملکہ روم کی حکمران تھی اس کے ساتھ تم نے صلح کرکے بہت سا مال لیا تھا وہ مال اب واپس کر دو ورنہ تلوار کا فیصلہ ہوگا یہ خط پڑھ کر خلیفہ ہارون رشید غصہ سے سرخ ہوگیا اسی خط کی پشت پر لکھا کہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم خلیفہ ہارون الرشید کی جانب سے یقفور روم کے کتے کی طرف معلوم ہو کہ کاغذ کے بچے میں نے تیرا خط پڑھا جس کا جواب عنقریب اپنی آنکھوں سے دیکھے گا اس کے بعد خلیفہ خود بنفس نفیس لشکر لے کر اسی روز روانہ ہوگیا جب شہر ہرقل میں پہنچا تو وہاں پر سخت معرکہ آرائی ہوئی فتح حاصل ہوئی مجبور ہو کر یقفور نے صلح کی درخواست کی، ہر سال خراج دینا منظور کیا خلیفہ ہارون رشید منظور کرکے

marfat.com

Marfat.com

واپس ہوگیا جب مقام رقہ تک پہنچے تو خبر ملی کہ نیقفور نے عہد شکنی کر دی یہ سمجھا کہ اب سردی ہوگئی ہے اب خلیفہ ہارون رشید جنگ نہ کرسکے گا، جب یہ ہارون رشید نے سنی تو وہیں سے لوٹا پھر فتح تک لڑتا رہا اس کے بعد ۱۹۰ھ میں پھر رومیوں سے لڑائی ہوئی اللہ تعالیٰ نے فتح عطا فرمائی سولہ ہزار آدمی گرفتار کرلے پھر ۱۹۲ھ میں خراسان کی طرف چڑھائی ہوئی محمد بن صباح طبری فرماتے تھے کہ میرے والد نہروان تک خلیفہ کے ساتھ تھے اثنائے سفر میں خلیفہ نے فرمایا کہ صباح شاید تم پھر مجھ سے نہ مل سکو گے انہوں نے جواب دیا خداوند تعالیٰ آپ کو بسلامتی پھر لائے دوبارہ پھر خلیفہ ہارون الرشید نے فرمایا، پھر وہی جواب دیا پھر خلیفہ نے ذرا راستہ سے دور ہوکر فرمایا کہ آؤ تم کو راز کی بات بتادوں پھر اپنے پیٹ کے اوپر سے حریر کی پٹی ہٹاکر دکھائی مجھے یہ مرض ہے لوگوں سے چھپاتا ہوں شاید کوئی زخم ہوگا جواب شدت کر گیا ہو یہ کہہ کر ایک دبلا پتلا گھوڑا منگایا اور میری طرف حسرت سے دیکھ کر گھوڑے پر سوار ہوکر حرجان کی طرف چلدیئے پھر ہارون رشید اسی حالت میں طوس پہنچ گئے پھر وہاں ۱۹۳ھ میں انتقال ہوگیا اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ط

ہارون رشید ملک خراسان مقام طوس جہاں جنگ میں گئے ہوئے تھے تین جمادی الآخر ۱۹۳ھ میں بعمر پینتالیس سال انتقال فرمایا نماز جنازہ ان کے بیٹے صالح نے پڑھائی ۱۷۵ھ میں ہارون رشید نے اپنی بیوی زبیدہ کی خواہش کے موافق اپنے بیٹے امین کو ولیعہد کر دیا تھا۔

(بیان الامراء تاریخ الخلفاء، علامہ جلال الدین سیوطیؒ)

marfat.com

Marfat.com

حکایت

خلیفہ ہارون رشید کا ایک بیٹا تقریباً سولہ سال کی عمر کا تھا نیک لوگوں کی مجلس میں بیٹھا رہتا اور دنیا داروں سے الگ رہتا ایک دن جب خلیفہ ہارون رشید دربار میں بیٹھے تھے اچانک وہ نیک لڑکا معمولی کپڑے پہنے ہوئے اور سر پر ٹوپی باندھی ہوئی، دربار میں آ گیا وزیروں نے کہا کہ اس لڑکے نے امیر المؤمنین کو ذلیل کر دیا غرض یہ ہے کہ لڑکا دربار سے نکل کر چلا گیا بصرہ پہنچکر مزدوروں میں شامل ہو گیا صرف ہفتہ کے دن مزدوری کرتا باقی کے دنوں میں خدا کی بندگی میں لگا رہتا مزدوری روزانہ صرف ایک درہم اور ایک دانق لیتا دانق درہم کا چھٹا حصہ ہوتا ہے روٹی صرف ایک دانق خرچہ ہوتا بصرہ میں ابو عامر ایک نیک بندے تھے ان کو بھی ایک دیوار بنوانی تھی ایک معمار کی ضرورت تھی مزدوروں میں جا کر دیکھا ایک نہایت خوبصورت لڑکا قرآن شریف پڑھ رہا ہے اسی سے دریافت کیا دیوار بنوائے گا، لڑکے نے کہا دو شرطوں پر آپ کا کام شروع کروں گا ایک دن کی مزدوری ایک درہم اور ایک دانق لوں گا اور نماز کے وقت نماز پڑھوں گا ابو عامر نے منظور کر لیا اور اسے کام دکھا کر چلا گیا رات کو جب ابو عامر آیا تو کام دیکھا کہ دس آدمیوں جتنا کام کر دیا ہے ابو عامر نے خوشی سے دو درہم دیدیئے لڑکے نے زائد لینے سے انکار کر دیا وہی ایک درہم اور ایک دانق لے لئے پھر چلا گیا صبح ابو عامر پھر گیا کہ پھر اسی کو لائے، جا کر دیکھا لڑکا وہاں پر نہیں باقی کے مزدوروں نے کہا وہ تو صرف ہفتہ کے دن کام کرتا ہے باقی کے دنوں میں پتہ ہی نہیں ہوتا کہ کہاں جا کر خدا کو یاد کرتا ہے ابو عامر واپس آ گیا دوسرے ہفتہ ابو عامر پھر گیا جا کر دیکھا بیٹھا ہوا قرآن پڑھ رہا ہے۔

marfat.com

Marfat.com

ساتھ لاکر کام پر لگا دیا چھپ کر دیکھنے لگا کہ دس آدمیوں کا کام کس طرح کرتا ہے دیکھتا کیا ہے کہ اپنے ہاتھ سے گارا دیوار پہ رکھتا ہے اور پتھر خود بخود ایک دوسرے سے جڑ جاتے ہیں ابو عامرؒ کو یقین ہو گیا کہ یہ کوئی ولی اللہ ہے اولیا کے کاموں میں غیب سے مدد ہوتی ہے شام کے وقت ابو عامرؒ نے تین درہم دیدیئے لیکن اُس نے وہی ایک درہم اور ایک دانق لے لیا پھر چلا گیا ابو عامرؒ فرماتے ہیں کہ میں نے ایک ہفتہ انتظار کیا پھر ہفتہ کے دن گیا جاکر دیکھا وہاں وہ نہ ملا میں نے تحقیق کی کسی نے بتایا کہ جنگل میں تین دن سے بیمار پڑا ہے سر کے نیچے آدھی اینٹ پڑی ہے میں نے اس کے سر کو اپنی گود میں رکھا اس نے مجھے پہچان لیا۔ مجھے وصیت کی کہ جب میری روح نکل جائے تو خود مجھے غسل دے کر میرے ہی کپڑوں میں کفنا کر میرا لوٹا اور لنگی قبر کھودنے والوں کو دیدینا اور یہ انگوٹھی اور قرآن کریم خلیفہ ہارون رشید صاحب کو پہنچا دینا یہ انگوٹھی خلیفہ ہارون رشید نے اپنی بیوی زبیدہ کو دی تھی کہ یہ لڑکے کو دیدے تاکہ بوقت ضرورت فروخت کر کے اپنے کام میں لائے، اس کا نگینہ بڑا قیمتی تھا لیکن اس نیک لڑکے نے مزدوری پر زندگی گذاری اور وہ انگوٹھی امانت رکھی رہی، جس کی وصیت کر کے اپنے باپ کو پہنچائی، اس وصیت کے مطابق ابو عامرؒ لڑکے کو دفنا کر انگوٹھی اور قرآن کریم لے کر روانہ ہوا بغداد پہنچکر قصر شاہی کے قریب دیکھا کہ بادشاہ کی سواری نکل رہی ہے اونچی جگہ پر کھڑا ہو گیا، پہلے تقریباً ایک ہزار سواروں کا لشکر نکلا پھر دس ہزار کا پھر دسویں حصے میں خود امیر المومنین ہارون رشید بھی تھے ابو عامرؒ نے فرمایا میں نے بڑے زور سے آواز دی کہ اے امیر المومنین تجھے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا واسطہ

marfat.com

Marfat.com

دیتا ہوں کہ ذرا توقف کیجیے اس آواز پر اس نے دیکھ لیا میں نے جلدی آگے بڑھ کر اس پردیسی لڑکے کی امانت انگوٹھی اور قرآن کریم پہنچا دیا بادشاہ نے دیکھ کر پہچان لیا تھوڑی دیر سر جھکایا اور آنسو جاری ہو گئے مجھے ایک دربان کے حوالے کر دیا اور کہا کہ ماپسی پر مجھے پہنچا دینا پھر جب وہ باہر سے واپس آیا تو شاہی محل سے پردہ ہٹا کر مجھے اپنے پاس بٹھایا جہاں وہ اکیلا تھا فرمایا تم میرے اس بیٹے کو جانتے تھے میں نے کہا جی ہاں کہنے لگا وہ کیا کام کرتا تھا میں نے کہا مزدوری کرتا تھا کہا تو نے بھی اس سے مزدوری کرائی تھی میں نے کہا ہاں پھر خلیفہ نے کہا تم نے یہ خیال نہ کیا کہ یہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا حضرت عباس کی اولاد ہیں میں نے کہا میں اللہ تعالیٰ جل جلالہٗ سے استغفار کرتا ہوں مجھے یہ علم نہ تھا کہ یہ کون ہیں پھر پوچھا تم نے اپنے ہاتھ سے غسل دیا اور دفنایا میں نے کہا سب کچھ میں نے خود کیا اُس وقت امیرالمؤمنین کی جو حالت تھی وہ بیان سے باہر ہے پھر خلیفہ ہارون رشید ابو عامرؒ کے ساتھ اس کی قبر پر بصرہ کو گئے اور چند شعر وہاں پڑھے ابو عامر کہتا ہے کہ پھر میں نے خواب میں دیکھا کہ ایک نور کا قبہ ہے جس کے اوپر نور ہی نور ہے اس نور کے ابر میں اس لڑکے کو دیکھا اس نے آواز دی کہ اے ابو عامر تو نے میری سب وصیت پوری کی ہے تجھے اللہ تعالیٰ جل جلالہٗ جزائے خیر عطا کرے اور فرمایا میں اپنے مولا سے بہت راضی ہوں اور وہ میرے سے راضی ہے مجھے وہ کچھ عطا فرمایا کہ جو میری آنکھوں نے نہیں دیکھا اور نہ کانوں نے سُنا اور نہ دل پر گذرے یہ ہی درجہ تہجد گذاروں کا ہے (روض) اللہ تعالیٰ جل جلالہٗ ہمیں بھی یہ درجات اپنے حبیب پاک محمد مصطفےٰ احمد مجتبےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے لحاظ سے عطا فرمائے آمین ثم آمین

marfat.com

Marfat.com

آٹھواں باب

حضرت امام اعظم ابوحنیفہؒ

آپ کی کُنیت ابوحنیفہ اور لقب امام اعظم اور نام نعمان بن ثابتؒ ہے آپ کا شمار تابعین میں ہے۔ ائمہ اربعہ میں آپ پہلے مشہور امام ہیں امام جعفر صادقؒ سے آپ کو بیعت کا شرف حاصل ہے اور سات صحابہؓ کرام کی زیارت سے بھی مشرف ہوئے تھے وہ حضرات یہ ہیں (۱) انس بن مالکؓ (۲) جابر بن عبداللہؓ۔ (۳) عبداللہ بن انس (۴) عبداللہ بن ابی اوفیؓ (۵) عبداللہ بن حرثؓ (۶) معقل بن یسارؓ۔ (۷) واثلہ بن اسقعؓ۔ امام اعظمؒ کے مشہور شاگرد یہ ہیں، حضرت فضیل بن عیاضؒ۔ ابراہیم بن ادہمؒ۔ بشر حافیؒ داؤد طائیؒ وغیرہ اور آپ کے صاحبین حضرت امام ابو یوسفؒ اور حضرت امام محمدؒ ہیں اور حضرت امام اعظمؒ جب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت مبارک کے واسطے حاضر ہوتے اور روضۂ اطہر کے سامنے بیٹھے ہوئے پھر یوں عرض کرتے۔ السلام علیک یا سید المرسلینؐ تو اندر سے یوں جواب آتا وعلیک السلام یا امام المسلمین۔

قرآن کریم اور حدیث نبویؐ کے بعد آپ کا مسلک ایسا مقبول ہے کہ حضرت عیسےٰؑ آخر میں نازل ہونے کے بعد چالیس سال کی زندگی میں اسی مسلک کے مطابق احکام نافذ فرمائیں گے جب امام اعظمؒ آخری مرتبہ

marfat.com
Marfat.com

خانہ کعبہ کے طواف کے لیے تشریف لے گئے تو نصف رات میں
کھڑے ہو کر نصف قرآن پاک پڑھا اور باقی نصف رات میں
کھڑے ہو کر دوسرا حصہ قرآن پاک پڑھا رات میں سارا قرآن پاک دو رکعتوں میں ختم کیا پھر فرمایا مَا عَرَفْنَاكَ حَقَّ مَعْرِفَتِكَ ہاتف غیبی سے آواز آئی کہ اے ابوحنیفہ تو نے معرفت اور عبادت کا حق ادا کر دیا میں نے تجھے اور تیرے تابعداروں کو بخش دیا، روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا لعاب مبارک حضرت انس بن مالکؓ کو امانتاً سپرد کیا تھا کہ اس کو امام ابوحنیفہؒ کو پہنچانا وہ آب دہن مبارک حضرت انسؓ کے لب میں آبلہ ہو گیا تھا جس کو انس بن مالکؓ نے امام اعظمؒ کی طفلیت کے زمانے میں ان کو پہنچا دیا، امام اعظمؒ ہر رات لاتعداد نوافل ادا کرتے تھے کامل چالیس سال عشاء کے وضو سے صبح کی نماز ادا کی ہے۔

حضرت امام ابوحنیفہ کا خواب

آپ نے فرمایا کہ جب نوفل بن حیان رضی اللہ نے وفات پائی تو میں نے خواب دیکھا کہ قیامت قائم ہو گئی ہے اور تمام لوگ اپنی اپنی جگہ کھڑے ہیں، میں نے سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ حوض کے کنارے کھڑے ہیں اور آپ کے دائیں بائیں مشائخ بھی کھڑے ہیں۔ میں نے ایک ضعیف العمر نیک صورت کو دیکھا کہ ان کے بال کھلے ہوئے تھے اور انہوں نے اپنا رخسار جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے رخسار مبارک پر رکھا ہے جب میں قریب ہوا تو حضرت نوفلؓ کو دیکھا وہ میرے قریب آئے اور سلام کیا، میں نے کہا مجھے بھی

marfat.com
Marfat.com

پانی پلاؤ انہوں نے جواب دیا کہ جناب سرور عالم سے اجازت حاصل کروں' اتنے میں جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اشارے سے فرمایا کہ پلا دو پھر انہوں نے مجھے پانی پلایا اور خود بھی پیا اور اپنے ساتھیوں کو بھی پلایا پھر میں نے غور سے دیکھا کہ پیالہ ویسے ہی بھرا تھا پھر میں نے کہا اے نوفل یہ تو بتا کہ حضورؐ کے پاس وہ ضعیف العمر بزرگ کون ہیں جنہوں نے حضورؐ کے چہرۂ مبارک سے اپنا چہرہ ملایا ہے حضرت نوفلؓ نے کہا کہ یہ ابراہیم خلیل اللہ ہیں اور حضورؐ کے بائیں جانب حضرت ابوبکر صدیقؓ ہیں پھر سب کو اپنی انگلیوں پر شمار کر کے دکھایا یہ سترہ آدمی تھے میں نے بھی انہی کا حال دریافت کیا تھا جب میں خواب سے بیدار ہوا تو میں نے دیکھا کہ میرے ہاتھ پر بھی سترہ کا عدد لکھا تھا یہ ہے شان حضرت ابوحنیفہؒ کی۔

حضرت یحییٰ بن معاذؓ کا خواب

فرماتے ہیں کہ میں نے خواب دیکھا جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نظر آئے میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اَیْنَ اَطْلُبُکَ یعنی رسول اللہؐ میں آپ کو کہاں تلاش کروں فرمایا عِنْدَ عِلْمِ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ یعنی ابوحنیفہؒ کے علم کے پاس سبحان اللہ حضرت امام اعظمؒ کا علم اتنا وسیع تھا کیا ہے شان حضرت امام اعظمؒ کی۔ کشف المحجوب حضرت شیخ سید علی ہجویریؒ)

ایک شخص حضرت امام اعظمؒ کا قرضدار تھا اور آپ بھی اسی طرف ایک جنازہ پڑھانے تشریف لے گئے تھے گرمی بہت شدت سے تھی آپ کے مقروض کا گھر نزدیک تھا لوگوں نے عرض کی اس کے مکان کی دیوار کے سایہ میں آرام

marfat.com
Marfat.com

فرمائیں حضرت امام صاحبؒ نے فرمایا کہ یہ صاحب دیوار میرا مقروض ہے لہٰذا میں اس کے مکان کی دیوار کے سایہ میں نہیں بیٹھتا کیونکہ حدیث شریف میں ہے کہ قرض کی وجہ سے جو نفع اُٹھایا گیا وہ سُود ہے۔ ایک دفعہ آپ کو کسی مجوسی نے گرفتار کر لیا، مجوسی نے کہا مجھے قلم بنا دیجئے، آپ نے فرمایا میں قلم نہ بناؤں گا وجہ یہ ہے کہ قیامت کے دن فرشتوں کو حکم ہوگا کہ ظالموں کو بمع ان کے معاونین کے اُٹھا لاؤ لہٰذا میں ظالم کا معاون نہ بنوں گا۔

آپ کی عبادت

آپ ہر شب و روز میں بہت نفل پڑھتے تھے پھر راستے میں جاتے وقت کسی عورت نے دوسری سے کہہ دیا کہ یہ پانچ سو نفل رات میں پڑھتے ہیں آپ نے پھر اس کے بعد اور زیادہ نفل پڑھنا شروع کر دیا پھر ایک راستے میں کسی نے کہہ دیا کہ یہ بہت زیادہ نفل روزانہ پڑھتے ہیں اس کے بعد آپ نے اور زیادہ روزانہ پڑھنا شروع کر دیا پھر ایک دفعہ کسی شاگرد نے کہا کہ امام صاحب تمام رات عبادت میں گزارتے ہیں اس کے بعد آپ نے تمام رات عبادت میں گذارنی شروع کر دی اور سجدے بھی اتنے طویل ہوتے تھے کہ سجدوں کی وجہ سے آپ کے گھٹنے مبارک اونٹ کے گھٹنوں جیسے ہو گئے تھے حضرت داؤد طائیؒ فرماتے ہیں کہ بیس سال تک آپ نہ کسی مجمع میں اور نہ کسی تنہائی میں ننگے سر ہوئے اور نہ ٹانگیں پھیلا کر بیٹھے۔

آپ کا تعبیری علم

خلیفۂ وقت نے ملک الموت کو خواب میں دیکھا پھر پوچھا کہ میری زندگی کتنی

marfat.com

Marfat.com

باقی ہے حضرت عزرائیلؑ نے پانچوں انگلیاں اٹھادیں پھر جب تمام لوگ اس کی تعبیر سے عاجز ہوگئے پھر خلیفۂ وقت نے حضرت امام صاحبؒ سے تعبیر پوچھی آپ نے فرمایا کہ پانچ انگلیوں سے ان پانچ چیزوں کی طرف اشارہ ہے کہ جن کا علم خدا کے سوا کسی کو نہیں اوّل قیامت کب ہوگی۔ دوم بارش کب ہوگی سوم حاملہ کے پیٹ میں کیا ہے۔ چہارم انسان کل کیا کرے گا۔ پنجم موت کب اور کہاں ہوگی۔

خواب : شیخ ابو علی بن عثمان بیان کرتے ہیں کہ میں ایک مرتبہ حضرت بلالؓ کی قبر مبارک کے قریب سوگیا تو میں نے خواب دیکھا کہ میں مکہ مکرمہ میں ہوں حضرت سرور کائناتؐ ایک معمر شخص کو اپنے آغوش مبارک میں لیے ہوئے باب بنی شیبہ سے تشریف لائے میں حیران ہوگیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ مسلمانوں کا راہ نما اور تمہارے ملک کا باشندہ ابو حنیفہ ہے، سبحان اللہ کیسی شان ہے جناب حضرت ابو حنیفہؒ کی۔ (تذکرۃ الاولیا حضرت شیخ فریدالدین عطارؒ)

حضرت امام صاحبؒ کے پوتے اسمٰعیلؒ نے فرمایا ہے کہ ہمارے دادا ابو حنیفہؒ ۸۰ھ میں پیدا ہوئے ہیں ان کا نام نعمان بن ثابت بن نعمان بن مرزبان تھا نعمان کا اسلام لانے سے پہلے زوطی نام تھا غالباً اقلیم فارس کے رہنے والے تھے۔ سکونت کے واسطے زوطی نے کوفہ کو پسند کیا امام صاحبؒ کے والد کوفہ ہی میں پیدا ہوئے۔ ثابت کی عمر چالیس سال ہوئی تو امام صاحبؒ پیدا ہوئے آگے چل کر امام اعظم کا لقب ملا امام صاحبؒ کی کنیت جو ابو حنیفہ سے مشہور ہے وہ حقیقی نہیں امام صاحبؒ کی کسی اولاد کا حنیفہ نام نہیں جو لوگ

marfat.com
Marfat.com

آپ کی صاحبزادی کا نام حنیفہ بتاتے ہیں وہ غلط ہے قرآن پاک میں پروردگار عالم مسلمانوں سے خطاب فرماتے ہیں کہ فَاتَّبِعُوْا مِلَّةَ اِبْرَاهِيْمَ حَنِيْفًا سورۂ آل عمران ترجمہ سو ابراہیم کے طریقہ کی پیروی کرو جو ایک خدا کے ہو رہے ہیں، امام صاحبؒ نے بھی اسی نسبت سے اپنی کنیت ابو حنیفہ اختیار کی ہے امام صاحبؒ حجاج بن یوسف اور ولید کے زمانہ میں تھے علم کا چرچہ بالکل نہ تھا ایک دن بازار میں جا رہے تھے کہ حضرت امام شعبیؒ جو کوفہ کے مشہور امام تھے امام صاحبؒ کو بلایا اور دریافت کیا کہ کہاں جا رہے ہو فرمایا فلاں سوداگر کے پاس جاتا ہوں کیونکہ امام صاحبؒ بھی سوداگری کا کام کرتے تھے اور ان کے والد بھی سوداگر تھے شعبیؒ نے کہا کہ میں سمجھا کہ تم پڑھتے ہو، جواب دیا میں نے پڑھا نہیں شعبیؒ نے کہا تم میں قابلیت نظر آتی ہے اس کے بعد آپ علم حاصل کرنے کی طرف متوجہ ہوئے اس وقت حضرت حمادؒ کوفہ میں مشہور عالم تھے حضرت انسؓ جو رسول اللہ کے خادم تھے ان سے حدیثیں یاد کی تھیں امام صاحبؒ اسی کے مدرسہ میں داخل ہوئے دو سال آپ حضرت حمادؒ کے ہاں درس پڑھتے رہے تھے، حمادؒ بعد چلے گئے اور اپنا جانشین حضرت امامؒ کو بنا دیا، ارباب حاجت اب حضرت امامؒ کی طرف رجوع ہو گئے حضرت حمادؒ بھی آتے جاتے رہتے تھے۔ اور حضرت امامؒ کے فیصلے اور اجتہاد پر نظر ڈالتے رہتے آخر حضرت حمادؒ نے ۱۲۰ھ میں انتقال فرمایا حضرت امامؒ نے اور بزرگوں سے بھی علم حاصل کیا تھا اس زیادہ میں تمام ملک میں حدیث کا درس شروع تھا دس ہزار صحابہ کرام تمام ملک میں پہنچے تھے ان کے فیض سے عظیم الشان سلسلہ جاری تھا لیکن مکہ مکرمہ مدینہ منورہ اور یمن بصرہ کوفہ خاص امتیاز والے تھے اور کوفہ امام صاحبؒ کا مولد

marfat.com

Marfat.com

مسکن تھا امامؒ صاحبؒ مکہ مکرمہ تشریف لے گئے وہاں پر حدیثیں حاصل کیں پھر مدینہ منورہ تشریف لے گئے علم حدیث میں امام صاحبؒ امام اوزاعیؒ کے بھی شاگرد تھے ہر جگہ سے امام صاحبؒ نے علم حاصل کیا امام مالکؒ بھی امام صاحبؒ کا بڑا احترام کرتے تھے امام صاحبؒ کے زمانے میں حدیثوں کی تحریر شروع ہو گئی تھی عمر بن عبدالعزیز نے اہل مدینہ کو خط لکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جس قدر حدیثیں ہیں قلمبند کر لی جائیں کوئی حدیث ضائع نہ ہونے دیں یہ کوشش تھی کہ الفاظ میں فرق نہ آئے اس کے بعد شیخ الحدیث بلند مقام پر بیٹھ کر حدیث پڑھتا تھا شاگرد دیکھتے رہتے شائقین زیادہ ہوتے تو ایک بلند آواز والا شیخ کا کلام سناتا تھا ابوحفص کرمانیؒ نے فرمایا کہ امام صاحبؒ نے چار ہزار آدمیوں سے حدیثیں روایت کی ہیں تاریخ اسلام میں مسلمانوں نے حدیثوں کے جمع کرنے میں جو جانفشانی سے محنتیں کی ہیں دنیا کی کوئی قوم بھی اس کا اندازہ نہیں لگا سکتی آپؒ کی لیاقت اور دانائی دیکھو ایک دفعہ راستے میں جاتے جاتے پانی نہ ملا آپ کے استاد حمادؒ نے تیمم کا حکم دیا امام صاحبؒ نے فرمایا آخر وقت تک انتظار کرتے ہیں چنانچہ آخر میں پانی مل گیا سب نے وضو سے نماز ادا کی یہ سب سے پہلا موقعہ تھا آپؒ ان شہروں میں رہے تھے جہاں علمی ترقی زیادہ تھی جیسے کوفہ، بصرہ، مکہ، مدینہ منورہ بڑے بڑے علماء کے جلسوں میں شریک رہتے، اور مناظرے بھی ہوتے رہتے تھے۔

مناظرے کی غرض سے ان کے پاس دس ہزار آدمیوں کا مجمع رہتا تھا حضرت حمادؒ کی زندگی میں امام صاحبؒ کی عمر چالیس سال تھی ادب اتنا تھا امام صاحبؒ نے خود فرمایا کہ میں نے اپنے استاد کے مکان کی طرف

marfat.com
Marfat.com

کبھی پاؤں بھی نہیں پھیلائے۔

خواب : امام صاحبؒ نے خواب دیکھا کہ سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر مبارک کھود رہے ہیں امام صاحبؒ اپنے خواب سے ڈر گئے کہ میری ناقابلیت کا اشارہ ہے ابن سیرین تعبیر کے بڑے جاننے والے تھے۔ انہوں نے تعبیر بتائی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مُردہ دین کو زندہ کرنا مراد ہے پھر امام صاحبؒ کو تسکین ہوگئی پھر اطمینان سے درس میں داخل ہوگئے۔

امام صاحبؒ کے شاگردوں کا شمار تو کوئی بھی نہیں کر سکتا البتہ جن جن ممالک کے شاگرد آپ کے درس میں علم حاصل کر رہے تھے وہ مندرجہ ذیل ہیں۔ مکہ مدینہ ۔ دمشق ۔ بصرہ ۔ واسط ۔ موصل ۔ جزیرہ رقہ نصیبین ۔ رملہ ۔ مصر ۔ یمن ۔ بحرین ۔ بغداد ۔ اہواز ۔ کرمان اصفہان ۔ حلوان ۔ استرآباد ۔ ہمدان ۔ نہاوند ۔ قوس ۔ دامغان ۔ طبرستان ۔ جرجان ۔ نیشاپور ۔ سرخس ۔ بخارا ۔ سمرقند ۔ صنعان ۔ ترمذ ہرات ۔ نہتار ۔ الزم ۔ خوارزم ۔ سجستان ۔ مدائن ۔ مصیصہ ۔ حمص یہ مختصر تحریر ہے۔

احتیاط اتنا تھا کوفہ کی نہر کے کنارے مشتبہ گوشت کا ٹکڑا پڑا تھا، ایک مدت تک مچھلی نہیں کھائی، اس خیال سے کہ مچھلیوں نے اس گوشت کو کھایا ہوگا۔ اس طرح کسی شبہ کی بنا پر بکری کا گوشت کھانا چھوڑ دیا تھا۔

اخلاق وعادات

ایک دفعہ خلیفہ ہارون الرشید نے قاضی ابو یوسفؒ سے فرمایا کہ امام ابوحنیفہؒ

marfat.com

Marfat.com

کے اوصاف بیان کرو ابو یوسفؒ نے فرمایا کہ ابو حنیفہؒ پرہیزگار منہیات سے بچنے والے اکثر خاموش رہتے نہایت سخی فیاض کسی سے کوئی حاجت نہ طلب کرتے اہل دنیا سے احتراز، دنیاوی جاہ و جلال کو حقیر سمجھتے مالِ غنیمت سے بچتے جب کسی کا ذکر کرتے تو بھلائی کا ذکر کرتے۔

خلیفہ ہارون الرشید نے کہا کہ صالحین کے یہ ہی اخلاق ہوتے ہیں امام صاحبؒ کو خدا نے حسن سیرت کے ساتھ جمال صورت بھی بخشی تھی میانہ قد خوشرو اور موزوں اندام گفتگو شیریں آواز بلند پیچیدہ مضمون نہایت صفائی اکثر خوش لباس میں رہتے تھے ہر قسم کے اوصاف موجود تھے۔

حق گوئی

ایک دفعہ امام ابو حنیفہؒ کو خلیفہ منصور نے بلایا مسئلہ دریافت کرنے کے واسطے اور منصور نے اپنی بیوی حرہ خاتون کو پردہ میں بیٹھا دیا تاکہ مسئلہ سُنے۔ خلیفہ نے امام صاحبؒ سے فرمایا کہ شرع کے رُو سے مرد کتنے نکاح کر سکتا ہے امام صاحب نے فرمایا چار منصور نے خاتون سے پکار کر کہا کہ سنتی ہو پردہ سے آواز آئی کہ ہاں سُن لیا پھر امام صاحبؒ نے منصور کی طرف مخاطب ہو کر کہا یہ حکم اس کے واسطے ہے کہ جو عدل و انصاف پر قادر ہو ورنہ ایک سے زیادہ کرنا اچھا نہیں خداوند کریم خود ارشاد فرماتا ہے کہ فَاِنْ خِفْتُمْ اَنْ لَّا تَعْدِلُوْا فَوَاحِدَةً ترجمہ اور اگر ڈرو تم کہ عدل نہ کر سکو گے پھر ایک ہی ہو، منصور خاموش ہو گیا امام صاحب اپنے گھر واپس آ گئے منصور کی بیوی نے خادم کے ہاتھ پچاس ہزار درہم بھیجے نذرانے کے طور پر اور فرمایا کہ آپ کی کنیز حق گوئی پر ـــــ نہایت مشکور ہے امام صاحبؒ

marfat.com

Marfat.com

نے جواب دیا کہ یہ میرا فرض منصبی تھا وہ درہم امام صاحبؒ نے واپس کر دیے۔
آپ بہت مشہور بڑے تاجر تھے لاکھوں کا بیوپار ہوتا ایک ذرہ تک
ناجائز منافع نہ ہوتا تھا سب دیانت داری کا کام تھا ایک دفعہ کپڑے کے
تھانوں میں کچھ نقصان تھا امام صاحبؒ نے نوکر سے فرمایا کہ یہ عیب خریداروں
کو ضرور بتا کر فروخت کرنا، نوکر یہ بات بھول گئے، تھان فروخت کر دیے
امام صاحبؒ نے نہایت افسوس کیا پھر وہ سب رقم خیرات کر دی ایک دفعہ
ایک عورت ایک تھان فروخت کر رہی تھی امام صاحبؒ نے قیمت دریافت
کی، عورت نے سو درہم بتائی، امام صاحبؒ نے فرمایا یہ بڑی قیمت کا
تھان ہے عورت نے دو سو درہم قیمت کر دی امام صاحبؒ نے فرمایا یہ
تھان پانچ سو درہم کا ہے عورت نے سمجھا شاید ہنسی فرما رہے ہیں۔ امام
صاحبؒ نے پانچ سو درہم دے کر وہ تھان خرید لیا اس تجارت کا منافع علماء
محدثین طالب العلموں اور حاجت مندوں مسافروں پر خرچ کیا جاتا تھا۔

سخاوت

ایک دفعہ رستے پر جاتے تھے آگے ایک شخص جو آپ کا
قرض دار تھا دس ہزار کا، ان کو دیکھ کر رستے سے کترا گیا
امام صاحبؒ نے اس کو آواز دی وہ کھڑا ہو گیا دریافت کیا کہاں جا رہے تھے
عرض کی کہ جناب آپ کے دس ہزار کا میں قرضدار تھا میرے سے ادا نہیں
ہوئے شرم کے مارے آنکھیں چھپاتا تھا امام صاحبؒ نے وہ دس ہزار روپیہ
معاف کر دیا۔ کسی آدمی پر چار ہزار درہم کسی کا قرضہ تھا اس کے لئے لوگ
چندہ کرتے تھے امام صاحبؒ نے چندہ سے روک کر وہ سب درہم اپنے پاس
سے دے دیے۔

marfat.com
Marfat.com

تحمل

امام صاحبؒ نے یہ بھی فرمایا کہ میں نے کسی سے انتقام نہیں لیا باوجود قدرت کے' ایک دفعہ آپ مسجد میں درس دے رہے تھے. ایک آدمی نے آپ کو ناجائز باتیں سنائیں آپ نے کچھ التفات بھی نہ کی شاگردوں کو بھی غصہ وغیرہ سے منع فرمایا جب اُٹھ کر آپ روانہ ہوئے وہ آدمی بھی آپ کے ساتھ ناشائستہ باتیں سناتا گیا جب آپ کا گھر قریب آگیا تو آپؒ کھڑے ہوگئے اور فرمایا کہ بھائی جو باتیں باقی ہیں کہدے کہ پھر میں اندر جاتا ہوں امام صاحبؒ کے والد دنیا سے گذر گئے تھے اور والدہ کی خدمت کا امام صاحبؒ کو کافی موقعہ ملا تھا اپنی والدہ کے نہایت خدمت گذار گذرے ہیں اور امام صاحب نہایت رقیق القلب تھے کسی کو تکلیف دینا گوارہ نہ کرتے تھے لیکن اپنے آپ پر مصیبت آنی صبر و شکر سے برداشت کرتے ایک دفعہ آپ درس دے رہے تھے کہ چھت سے ایک سانپ گرا آپ کی گود میں لگا آپ استقلال سے بیٹھے رہے درس سننے والے بھاگ گئے۔

امام مالک صاحب کے ساتھ بھی ایک دفعہ ایسا ہی واقعہ گذرا تھا امام صاحبؒ بیکار بات کبھی بھی نہ کرتے آپ کی غیبت کی جائے یا کوئی سامنے بُرا بھلا کہے کوئی پروا نہ کرتے تھے ہمیشہ عبادت قرآن کی تلاوت نیک نصیحت کرتے رہتے نماز اور قرآن کی تلاوت میں آپ پر رقت طاری ہوجاتی کوئی آیت رحمت کی یا وعید کی آجاتی تو ساری رات وہ پڑھتے رہتے آپ کے ایک ہمعصر بزرگ بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ عشاء کی نماز میں آپ اِذَا اُنْزِلَتْ پڑھ رہے تھے یہ ہی پڑھتے رہے بہت دیر تک میں بھی ساتھ رہا پھر میں چلا گیا صبح میں نے آکر دیکھا آپ غمزدہ بیٹھے ہیں اپنی ڈاڑھی ہاتھ میں پکڑی ہے اور عرض کر رہے ہیں

marfat.com

Marfat.com

بڑی رقت سے کہا اے خدا تو ذرہ بھر نیکی اور بدی کا بدلا دینے والا ہے تو اپنے غلام نعمان کو آگ سے بچا ایک دفعہ کسی مسئلہ کا فتویٰ دے رہے تھے کسی نے کہا ابو حنیفہ خدا سے ڈر کر فتویٰ دیا کرو ایسا اثر امام صاحبؒ پر پڑ گیا کہ آپ کا رنگ زرد ہو گیا پھر فرمایا اگر علم کے بارے میں خدا تعالےٰ مجھے نہ پکڑے تو میں کبھی فتویٰ نہ دیتا۔

معمول

آپ کا یہ معمول ہوتا کہ صبح کی نماز کے بعد مسجد میں درس دیتے دُور دُور سے استفتاء آتے ان کے جواب لکھتے پھر مجلس منعقد ہوتی بڑے بڑے نامور شاگردوں کا مجمع ہوتا جو مسائل اتفاق رائے سے طے ہوتے قلمبند کر لیتے نماز ظہر کے بعد آرام کرتے پھر نماز عصر کے بعد درس تعلیم کا مشغلہ رہتا، باقی وقت میں دوستوں سے ملتے بیماروں کی عیادت ماتم پرسی غریبوں کی خبر گیری کرتے پھر مغرب کے بعد درس کا سلسلہ شروع ہوتا عشا کی نماز کے بعد عبادت میں مشغول رہتے اکثر رات بھر عبادت میں گذار دیتے۔

امام کی اقتدا میں قرأت

اس مسئلہ میں امام ابو حنیفہؒ نے یہ حدیث بسند صحیح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچائی ہے کہ مَنْ صَلّٰی خَلْفَ الْاِمَامِ فَقِرَاءَۃُ الْاِمَامِ قِرَاءَۃٌ لَّہٗ الحدیث ترجمہ: جو شخص امام کے پیچھے نماز پڑھے تو امام کی قرأۃ اس کی بھی قرأت ہے۔

امام صاحبؒ کا مذہب سلطنت اور حکومت کے ساتھ بھی زیادہ مناسبت رکھتا ہے کیونکہ امام صاحبؒ دین کے ساتھ ساتھ دنیوی انداز دان

marfat.com

Marfat.com

سبھی تھے اس لئے اسلام میں بڑے بڑے سلسلے قائم ہوئے وہ مذہباً اکثر حنفی مذہب گذرے تھے۔

ہدایتیں

تحصیل علم کو سب پر مقدم رکھنا۔ جائز ذریعوں سے روزی کمانا جو سوال کیا جائے اسی کا جواب دینا۔ شاگردوں کے ساتھ ایسے پیش آؤ جیسا کہ اپنی اولاد کے ساتھ علمی تذکرہ میں خوب سوچ کر بات بتاؤ مناظرہ کے وقت نہ ہنسنا، زیادہ ہنسنے سے دل افسردہ ہو جاتا ہے کام اطمینان اور وقار کے ساتھ کرو، گفتگو میں سختی نہ کرو، آواز بلند نہ ہو بادشاہ کے قریب سکونت نہ اختیار کرو، فقر کی حالت میں استغنا اختیار کرو، ہر بات میں تقویٰ اور امانت کو پیش نظر رکھو، خدا کے ساتھ وہی معاملہ رکھو جو لوگوں کے سامنے ظاہر کرتے ہو جس وقت اذان کی آواز آئے فوراً نماز کے واسطے تیار ہو جاؤ، ہر مہینے میں دو چار دن روزہ کے لئے مقرر کر لو نماز کے بعد کسی قدر وظیفہ پڑھا کرو قرآن کی تلاوت قضا نہ ہونے دو، دنیا پر بہت زیادہ مائل نہ ہو جاؤ، اکثر قبرستان میں جایا کرو، لہو لعب سے پرہیز کرو، ہمسایہ کی برائی پر پردہ پوشی کرو، بدعت سے بچتے رہو جو تم کو ملنے آئے اس کے سامنے علمی تذکرہ کرو، امیروں کے سامنے بھی تقویٰ اور عمل صالح کو بیان کرو اور یہ بھی فرمایا کہ جس کو علم نے معاصی اور فواحش سے نہ بچایا اس سے زیادہ کون زیاں کار ہوگا سب سے بڑی عبادت ایمان ہے اور سب سے بڑا گناہ کفر ہے۔

مسئلہ طلاق

ایک آدمی نے قسم کھائی کہ آج اگر میں غسل جنابت کروں تو میری بیوی کو تین طلاق ہے تھوڑی

marfat.com

Marfat.com

دیر میں پھر کہا کہ آج کی کوئی نماز قضا ہو تو میری زوجہ مطلقہ ہے پھر کہا کہ اگر آج میں اپنی بیوی سے صحبت نہ کروں تو اس کو طلاق ہے لوگوں نے آکر امام صاحبؒ سے یہ مسئلہ دریافت کیا آپ نے فرمایا کہ وہ آدمی عصر کی نماز کے بعد عورت سے جماع کرے اور سورج کے غروب کے بعد غسل کرکے مغرب کی نماز پڑھے اس طرح کرنے سے طلاق واقع ہوگی یہ تھی امام صاحبؒ کی عقل اور دانائی۔

ایک دفعہ ایک آدمی نے روپے کسی جگہ رکھے پھر جگہ بھول گیا امام صاحبؒ سے یہ واقعہ بیان کیا امام صاحبؒ نے فرمایا رات بھر نماز پڑھ اس نے نوافل پڑھنے شروع کئے کچھ حصہ رات میں نوافل پڑھے تو رقم کی جگہ یاد آگئی پھر اپنے روپے لے لئے، امام صاحبؒ کا ایک ہمسایہ شیعہ تھا اس کی دو خچریں تھیں اس نے ایک کا نام ابوبکر اور دوسری کا نام عمر رکھا تھا ایک دن ایک خچر نے لات ماری اس کا سر پھٹ گیا اور ہلاک ہوگیا، امام صاحب کو خبر ہوئی فرمایا کہ جس خچر کا نام عمر رکھا تھا اس نے مارا ہوگا جب تحقیق کی تو واقعی اسی خچر نے لات ماری تھی جس کا نام عمر رکھا تھا۔

فقہ کی تاریخ

کے بارے میں شاہ ولی اللہ صاحبؒ نے ایک عمدہ مضمون لکھا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں صحابہ کرام کے سامنے رسولِ خداؐ وضو فرماتے یا جو کچھ بتاتے کہ یہ رکن ہے یا یہ واجب ہے یہ مستحب ہے، صحابہؓ کرام آپؐ کو دیکھ کر اس پر عمل کرتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات مبارک کے بعد دائرۂ اسلام وسیع ہوتا گیا ہر بات کی ضرورت پڑنے لگی اجمالی احکام کی تفصیل کی ضرورت ہوئی

marfat.com

Marfat.com

نماز کے ارکان واجبات سُنن مستحبات تفصیلی طور پر شمار کر کے بیان کرنے پڑے
بعض کام ایسے بھی تھے کہ رسولِ خداؐ کے زمانے میں پیدا بھی نہ ہوئے صحابہ کرام
کو استنباط و قیاس سے کام لینا پڑا، صحابہ کرام کے زمانہ ہی میں مسائل کے
دفتر بن گئے صحابہ کرام کے زمانہ میں چار بزرگ نہایت ممتاز تھے ان مسائل
میں حضرت عمرؓ اور حضرت علیؓ اور عبداللہ بن مسعودؓ عبداللہ بن عباسؓ، علیؓ
وعبداللہ بن مسعودؓ زیادہ تر کوفہ میں رہے لہٰذا کوفہ فقہ کا دارالعلوم بن گیا تھا اور
حضرت عمرؓ اور عبداللہ بن عباسؓ کے تعلق سے حرمین شریفین کو دارالعلوم کا لقب
حاصل ہوا ان کے بعد اس سلسلہ میں ابراہیم نخعیؒ تھے ان کے مسائل فقہ کا مجموعہ حمادؒ
کے پاس جمع رہا جب حضرت حمادؒ کا انتقال ۱۲۰ھ میں ہوا تو حضرت امام
صاحبؒ جانشین ہوئے اس زمانہ میں اسلام نہایت تمدن اور وسعت پکڑ گیا تھا
عبادات اور معاملات کے واقعات کثرت سے پیدا ہو گئے تھے اس زمانہ میں حضرت
امام صاحبؒ کی طبیعت مجتہدانہ طور پر مائل ہو گئی ساتھ ہی تجارت کی وسعت
ملکی تعلقات نے ان کو معاملات کی ضرورتوں سے خبردار کیا اطراف و بلاد سے
ہر دن سینکڑوں ضروری استفتاء آتے تھے ان ضرورتوں نے حضرت امام
صاحبؒ کو اس فن پر آمادہ کر دیا حضرت امام صاحبؒ نے جب اپنی آنکھوں سے
دینی معاملات میں کثرت سے غلطیاں بھی دیکھیں تو مجبوراً امام صاحبؒ
نے تمام معاملات کی ضروریات کے مسائل کو ترتیب دے کر دین کے احکام کو
مزین کر دیا اس کام میں اپنے بڑے بڑے نامور شاگردوں کو شامل کر کے
ایک بڑی مجلس مقرر کر کے تمام دینی اور دنیوی احکام کو تکمیل تک پہنچا دیا،
۱۲۱ھ سے ۱۵۰ھ تک جو امام صاحبؒ کی وفات کا سال تھا پوری تکمیل

marfat.com
Marfat.com

ہو چکی تھی امام صاحبؒ کی آخری عمر قید خانہ میں گذری وہاں بھی یہ عظیم الشان کام جاری رہا اس ترتیب سے کہ اول باب الطہارت پھر باب الصلوٰۃ باب الصوم عبادات پھر معاملات پھر میراث اس ترتیب سے یہ مجموعہ پورا ہوا ساتھ ہی ساتھ تمام ملکوں میں اشاعت بھی ہوتی رہی امام صاحبؒ کی درس گاہ ایک قانونی مدرسہ تھا اس کا آئین حکومتوں کے واسطے بھی قانونی مجموعہ تھا ان مسائل کی تعداد بارہ لاکھ نوے ہزار سے کچھ زیادہ تھی یہ مسائلِ فقہ نہایت تیزی سے تمام ملکوں میں پھیل گئے بغیر عرب کے کیونکہ مدینہ منورہ میں امام مالکؒ تھے اور مکہ مکرمہ میں اور ائمہ تھے غرض تمام ملکوں میں سندھ سے لے کر ایشیا تک عموماً ان ہی کا طریقہ جاری ہو گیا ہندوستان سندھ کابل بخارا وغیرہ میں یہ ہی اجتہاد تسلیم کر دیا گیا افریقہ میں ۸۰۰ھ تک امام صاحب کا طریقہ تمام طریقوں پر غالب رہا حکومت جن لوگوں کے ہاتھ میں تھی وہ اکثر حنفی تھے خلفاء عباسیہ بھی حنفی مذہب تھے اس حکومت کا طول کاشغر سے بیت المقدس تک تھا، اور قسطنطنیہ سے بلاد خزر تک تھا سلطان محمود غزنوی بھی حنفیوں کا بڑا عالم تھا اس کی ایک عمدہ تصنیف بھی ہے جس کا نام التفریدہ ہے جس میں کم و بیش ساٹھ ہزار مسائل تھے اسلامی حاکم اکثر حنفی مذہب گذرے تھے خلیفہ ہارون رشید ۱۷۰ھ میں تخت نشین ہوا تھا یہ سب حنفی مذہب تھے اس زمانہ میں بھی سینکڑوں شاگرد امام ابو حنیفہؒ کے قضاء کرتے آئے تھے حضرت ابو یوسفؒ اور امام محمدؒ کو خلیفہ ہارون رشید کے دربار میں رسائی ہوئی تھی مذہب کی قوت اور زیادہ ہو گئی امام ابو حنیفہؒ کی فقہ ایسا مجموعہ ہے عبادات کے علاوہ دیانی، فوجداری۔ تعزیرات۔ لگان، مال گذاری شہادت معاہدہ۔ وراثت۔

Marfat.com

وصیت علاوہ ان کے بہت قوانین کی وسعت کا اندازہ اس سے ہوسکتا ہے کہ خلیفہ ہارون رشید کی عظیم وسیع سلطنت جو سندھ سے ایشیائے کوچک تک پھیلی ہوئی تھی، اِسی مذہب کے اصولوں پر قائم تھی امام صاحبؒ نے ہزارہا پیچیدہ معاملات کی طرف نگاہ ڈال کر قوانین مرتب کئے ہیں جس سے عدالت عالیہ میں لاکھوں مقدمات کے فیصلے ہوتے تھے اور اسی طرح ان کے شاگردوں کی تعداد سینکڑوں سے زیادہ منصب قضا پر معمور تھے اور فیصلے کرتے رہے تھے۔ (حضرت امام صاحبؒ اور دوسرے اماموں کے مسلک کا فرق)

امام صاحبؒ کا قول	دوسرے اماموں کا قول
نصاب سرقہ یعنی چوری کم ازکم ایک اشرفی ہے	ایک اشرفی کا ربع ہے باقی ائمہ کے نزدیک
ایک نصاب میں متعدد چور ہوں تو کسی کا ہاتھ نہ کاٹا جائے گا	امام احمدؒ کے نزدیک ہر ایک کا ہاتھ کاٹا جائے گا۔
نادان بچہ کا ہاتھ نہ کاٹا جائے گا	امام مالک کے نزدیک کاٹا جائیگا
کفن چور کا ہاتھ نہ کاٹا جائے گا۔	اور ائمہ کے نزدیک کاٹا جائے گا
زوجین میں سے ایک دوسرے کا مال چرانے سے ہاتھ نہ کاٹا جائے گا	امام مالک کے نزدیک کاٹا جائے گا
بیٹا باپ کا مال چرائے تو ہاتھ نہ کاٹا جائے گا	امام مالکؒ کے نزدیک کاٹا جائیگا۔
محرمات قریبہ والے مثلاً چچا بھائی	

marfat.com

Marfat.com

وغیرہ پر ہاتھ نہ کاٹا جائے گا۔	اور ائمہ کے نزدیک کاٹا جائے گا۔
کسی سے کوئی چیز مستعار لے کر انکار کر دیا ہاتھ نہ کاٹا جائے گا	اور ائمہ کے نزدیک کاٹا جائے گا۔
کسی نے کوئی چیز چرائی پھر بذریعہ ہبہ یا بیع مالک بن گیا ہاتھ نہ کاٹا جائے گا۔	اور ائمہ کے نزدیک کاٹا جائے گا۔
غیر مذہب والے جو مستامن ہو کر اسلام کی عملداری میں رہیں چوری کے بارے میں ان کا ہاتھ نہ کاٹا جائیگا	اور ائمہ کے نزدیک کاٹا جائے گا
قرآن مجید کی چوری پر ہاتھ نہ کاٹا جائے گا	امام شافعی و مالکؒ کے نزدیک کاٹا جائے گا۔
لکڑی وغیرہ جو چیز جلدی خراب ہوتی ہے اس کی چوری کرنے پر ہاتھ نہ کاٹا جائے گا۔	اور ائمہ کے نزدیک کاٹا جائے گا

ان مسائل سے معلوم ہوا کہ تمام مسالک سے امام صاحبؒ کا مسلک بہت آسان ہے۔ ذرا آگے مطالعہ فرمایئے۔

امام ابو حنیفہ صاحبؒ	دیگر ائمہ
جب تک فریقین میں استقامت کی حالت ہو طلاق دینا حرام ہے۔	امام شافعی کے نزدیک حرام نہیں
ایک دفعہ تین طلاق دینا گناہ ہے۔	امام شافعی و احمد حنبل کے نزدیک

marfat.com

Marfat.com

	کچھ مضائقہ نہیں۔
مہر کی تعداد دس درہم سے کم نہیں	امام شافعی واحمد حنبل کے نزدیک ایک حبہ بھی مہر ہو سکتا ہے۔
خلوت صحیحہ سے پورا مہر واجب ہو جاتا ہے	امام شافعی کے نزدیک واجب نہیں ہوتا ہے۔
جسمانی بیماریاں جیسا کہ برص وغیرہ فسخ نکاح کا سبب نہیں	امام شافعی و مالک کے نزدیک سبب فسخ نکاح ہو سکتا ہے۔
اگر کسی مرد نے طلاق مرض الموت میں دی اور عدت کے زمانہ میں اس کا انتقال ہو گیا تو عورت کو میراث ملے گی۔	امام شافعی کے نزدیک نہیں ملے گی۔
طلاق رجعی کی حالت میں وطی حرام نہیں زوجیت کا تعلق باقی ہے۔	امام شافعی کے نزدیک حرام ہے گویا وہ بائنہ ہو چکی۔
رجعت کے واسطے اظہار زبانی کی ضرورت نہیں ہر فعل جس سے وابستگی ثابت ہو رجعت کے واسطے کافی ہے	امام شافعی کے نزدیک بغیر اقرار و اظہار رجعت ہو ہی نہیں سکتی۔
رجعت پر گواہ مقرر کرنے کی ضرورت نہیں بعض حالتوں میں گواہ مل بھی نہیں سکتے۔	امام مالکؒ کے نزدیک بغیر گواہی کے رجعت صحیح نہیں۔

ان تمام صورتوں میں آسانی اور عورتوں کے واسطے فائدہ امام ابو حنیفہؒ

marfat.com
Marfat.com

کے مسلک میں ہے نکاح کے معاملات میں زیادہ تر عورتوں کے حقوق ثابت کیے گئے ہیں خلع کے بارے میں امام ابو حنیفہؒ کے مذہب میں اگر عورت کا قصور ہے تو شوہر کو خلع کی رقم لینا جائز ہے۔ اور اگر مرد کی شرارت ہے تو عورت کو بغیر جرمانے کے آزاد کرنا چاہیئے پھر مرد کو خلع لینا مکروہ ہے اور امام شافعی و امام مالک کے نزدیک مرد جس قدر چاہیئے معاوضہ لے سکتا ہے۔ اور عورت کو مجبور کر سکتا ہے حالانکہ یہ صریح ناانصافی ہے اور نکاح کے بارے میں ابو حنیفہؒ کے نزدیک فریقین ایسے الفاظ استعمال کریں ——— کہ معلوم ہو جائے کہ اس نے نکاح کا معاملہ قبول کر لیا ہے وہ یہ ہے کہ دو گواہان کے سامنے نکاح کا ایجاب قبول ہوگا یہ آسان شرطیں ہیں بعض ائمہ نے اس پر سخت شرطیں ٹھہرائی ہیں امام شافعیؒ کے نزدیک گواہان عادل ہونے چاہیئے ورنہ نکاح صحیح نہ ہوگا اور ذمیوں کے حقوق خاص کر قتل کا معاملہ امام صاحبؒ کے نزدیک ذمی اور مسلمان قصاص میں برابر ہیں یہ حکم تمام اسلامی حکومتوں میں نافذ تھا خاص کر خلیفہ ہارون رشید کی وسیع حکومت میں نافذ تھا اسی لیے امن قائم تھا دنیا میں غیر مسلم بہت زیادہ ہیں امام صاحبؒ نے اس قسم کا قانون ٹھہرایا ہے کہ مسلم اور غیر مسلم امن کی زندگی گذار سکیں۔ حضرت علیؓ نے فرمایا کہ ذمیوں کا خون ہمارا خون ہے اور ان کی دیت ہماری دیت ہے، ہاں اگر کوئی ذمی جزیہ نہ ادا کرے یا مسلمان عورت سے زنا کرے یا قانون کا جاسوس بن جائے یا مسلمان کو کفر کی ترغیب دے یا خدا اور رسولؐ کی شان میں بے ادبی کرے پھر ان تمام حالتوں میں سزا وار ہوگا باقی مذاہب میں سختی ہے باقی ذمی کبھی حرم شریف میں داخل نہیں ہو سکتا

marfat.com

Marfat.com

نہ مکہ مکرمہ اور نہ مدینہ منورہ میں آباد ہو سکتا ہے اور شافعی کے نزدیک عام مسجدوں میں اجازت کے ساتھ داخل ہو سکتا ہے لیکن امام صاحبؒ و امام احمد حنبلؒ کے نزدیک ان کو بالکل اجازت نہیں، ذمی حدود حکومت میں کہیں بھی اپنی عبادت گاہ نہیں بنا سکتا اور اسلامی فوج میں نہیں داخل ہو سکتے کیونکہ ان پر کچھ اعتبار نہیں ذمی اگر قصداً کسی مسلمان کو قتل کرے یا مسلمان عورت سے زنا کرے تو اس کے تمام حقوق باطل ہو جائیں گے وہ حربی سمجھا جائے گا، مطلب یہ ہے کہ حضرت امام صاحبؒ اور علماء حنفیہ نے خاص کر مسائل احادیث صحیحہ سے ثابت کیے ہیں امام ابو حنیفہؒ نے وضو کے چار فرض بتائے ہیں جو قرآن کریم میں ہیں اور امام شافعیؒ نے دو اور زیادہ کر دیئے ہیں وضو کی نیت اور ترتیب امام احمد بن حنبل کے نزدیک فرائض کے ساتھ بسم اللہ بھی ضروری ہے اگر قصداً بسم اللہ نہ کہا تو وضو باطل ہے امام ابو حنیفہؒ کا قول یہ ہے کہ قرآن کریم میں وضو کے چار فرض ہیں ان کے علاوہ اور فرض نہیں امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک عورت کو چھونے سے وضو نہیں ٹوٹتا لیکن امام شافعیؒ کے نزدیک چھونے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک تیمم سے کئی فرض ادا ہوتے ہیں جیسا کہ ایک وضو سے ادا ہوتے ہیں جب تک وضو نہ ٹوٹ جائے۔ لیکن امام مالکؒ و امام شافعیؒ کی رائے ہے کہ ہر فرض کے واسطے جدا جدا تیمم کرے اور امام صاحبؒ کے نزدیک اثنائے نماز میں پانی پر قادر ہو جائے تو تیمم جاتا رہے گا لیکن امام مالکؒ و احمد بن حنبلؒ اس کے خلاف ہیں، امام صاحبؒ کے نزدیک مقتدی کو امام کی اقتدا میں قرأت نہ پڑھنی چاہیے لیکن امام شافعیؒ اور امام بخاری وجوب کے قائل ہیں

marfat.com
Marfat.com

امام صاحبؒ اس آیت سے استدلال کرتے ہیں وَ اِذَا قُرِئَ الْقُرْاٰنُ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ وَ اَنْصِتُوْا اور جب قرآن پڑھا جائے پس اس کو سنو چپکے رہو۔

غرض یہ کہ امام صاحب کی قابلیت ایسی تھی کہ رفتہ رفتہ عراق میں ملکی اثر بھی پڑ گیا تھا جب یزید بن عمر کو مروان نے کوفہ کا گورنر مقرر کیا تھا جو نہایت مدبر دلیر آدمی تھا عراق کے بڑے بڑے فقہاء پر امام صاحبؒ کو یزید نے مشیر اور افسر خزانہ مقرر کرنا چاہا امام صاحبؒ نے اس واسطے انکار کر دیا کہ ناجائز فتووں پر مجھے مہر لگانی ہوگی یزید نے غصہ میں آکر حکم دیا کہ امام صاحب کو روزانہ دس دُرّے لگائے جائیں۔ یہ ظالمانہ حکم جاری ہوا، امام صاحبؒ برداشت کرتے رہے آخر یزید نے مجبور ہو کر رہا کر دیا پھر منصور کی حکومت کے وقت قضا سے امام صاحبؒ نے انکار کر دیا۔ منصور نے حضرت امام صاحبؒ کو قید کر دیا لیکن جب کسی خاص مسئلہ کے حل کی ضرورت ہوتی تو امام صاحبؒ کو جیل خانہ سے بُلا کر مسئلہ دریافت کر لیتا تھا۔ وہ آپ کی وفات ہے

جیل خانہ میں بھی درس و تدریس کا سلسلہ جاری تھا چنانچہ امام محمد صاحبؒ نے امام صاحبؒ سے جیل میں علم حاصل کیا تھا۔ امام صاحبؒ نے چالیس سال تک عشاء کے وضو کے ساتھ صبح کی نماز پڑھی ہے اور تیس سال تک متصل روزے رکھے ہیں جس جگہ وفات پائی تھی وہاں پر بیشمار قرآن کریم ختم کئے تھے منصور کو جو امام صاحبؒ سے ڈر تھا وہ پھر بھی باقی رہا کیونکہ یہ دارالخلافہ بھی علوم کا مرکز بن گیا تھا آخری تدبیر یہ ہوئی کہ

marfat.com

Marfat.com

امام صاحبؒ کو بے خبری میں زہر دلوا دیا جب امام صاحبؒ کو زہر کا اثر ہوا تو سجدہ میں گئے پھر اسی حالت میں وفات پائی اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ط ان کے انتقال کی خبر بہت جلدی شہر میں ہو گئی۔ پورا بغداد حاضر ہو گیا تھا۔ قاضی حسن بن عمارہ نے غسل دیا پھر پہلی دفعہ نماز جنازہ پچاس ہزار آدمیوں نے پڑھی لیکن لوگوں کی کثرت ایسی تھی کہ چھ دفعہ جنازہ پڑھا گیا عصر کے قریب دفنائے گئے۔ (سیرۃ النعمان شبلی نعمانی)

ایک روایت میں آپ کی پیدائش ۹۰ھ میں ہوئی عمر ستر سال تھی مزار بغداد میں ہے۔

اے دوستاں بگریہ وزاری بسر برید
عمرے کہ آں مراد دل دوستاں نماند
من چوں دریں جہاں بمانم کہ اے دریغ
آں یار من کہ بود بہ من ہر زماں نماند

خواہے بمصر و خواہ بکنعاں رویم آہ
آں یوسفِ کہ بود دریں کارواں نماند
کو عیش زندگانی و کو لذتِ حیات
کاں مایۂ مسرتِ ما زندگاں نماند
گریم تا بکے بہ غمِ فرقتِ نگار
اے چشمِ اشکبار کہ تاب و تواں نماند
ہر نکتہ گو سکوت گزینند کہ بعد ازیں
در بزمِ گفتگوئے جہاں نکتہ داں نماند
جز خامشی و صبر چہ چارہ کنیم ما
حالا کہ تاب و طاقتِ آہ و فغاں نماند

marfat.com
Marfat.com

نواں باب

حضرت امام مالکؒ

آپ کی کُنیت ابوعبداللہ اور نام مالکؒ بن انسؓ بن مالک تھا،
علوم دینیہ کے آپ ائمہ اربعہ میں سے دوسرے امام تھے اور آپ مدنی
اصلی تھے تمام علوم دینی جیسے فقہ اور حدیث اور قرآن پاک میں باکمال تھے
مدینہ منورہ میں آپ ۶۲ سال مسلسل درس وتدریس و فقہ وفتاوی
میں مشغول رہے حافظ ذہبی فرماتے ہیں کہ وحدث عنہ ائمہ لایکادون
یحصون۔ کہ آپ سے حدیث روایت کرنیوالوں کا شمار ناممکن ہے۔
آپ کی کتاب موطا امام مالک حدیث کی مشہور کتاب ہے،
آپ جب حدیث کی روایت کرتے تو وضو کرتے پھر پاکیزہ کپڑے پہنتے اور
تخت پر بیٹھتے اور خوشبو لگاتے تب حدیث بیان کرتے کھڑے ہو کر درس نہ
دیتے اور مدینہ منورہ میں پیادہ پا چلتے سوار ہو کر کبھی نہ چلتے اور حاجت
ضروری کے واسطے مدینہ منورہ سے باہر جاتے آپ کی عمر چوراسی برس کی
ولادت ۹۳ھ میں اور وفات ماہ ربیع الاول ۱۷۹ھ میں ہوئی مزار شریف
جنت بقیع مدینہ منورہ میں ہے ایک دفعہ خلیفہ ہارون رشید نے آپ کو تین
ہزار دینار مکان کے واسطے دیئے آپ نے وہ رقم نہ خرچ کی اور خلیفہ سے فرمایا
جب چاہو لے لو، خلیفہ ہارون رشید کا خوبصورت سفید رنگ طویل قدر

marfat.com
Marfat.com

قامت تھا فصاحت بلاغت اور علم وادب میں پورا عالم تھا اپنی خلافت میں روزانہ سو رکعت نفل پڑھتا رہا اور روزانہ اپنے مال سے ہزار درہم صدقہ کرتا رہا تھا زیادہ تفصیل کے واسطے تاریخ خلفاء کا مطالعہ کیا جائے، خلیفہ ہارون رشید کی خلافت کے زمانہ میں بے شمار علماء کرام نے انتقال فرمایا حضرت امام مالکؒ جن کا ذکر اوپر گذر چکا ہے یہ بھی شامل ہیں

حضرت امام شافعیؒ

آپ کی کُنیت ابوعبداللہ اور لقب شافعی اور اسم گرامی محمد بن ادریس ہے آپ قبیلہ قریش سے ہیں آپ کا سلسلہ ساتویں پشت میں جاکر والد کی طرف سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جدّ امجد حضرت عبدالمطلب سے ملتا ہے اور آپ کی والدہ کا نسب نامہ حضرت علیؓ سے ملتا ہے آپ قریشی ہاشمی فاطمی ہیں آپ ائمہ اربعہ میں تیسرے امام ہیں حضرت امام مالکؒ کے شاگرد ہیں آپ جب عراق چلے گئے تو وہاں محمد بن حسن شیبانیؒ سے علم کی دولت حاصل کی جب آپ سات سال کے تھے تو حفظ قرآن سے فارغ ہوگئے تھے اور پندرہ سال کی عمر میں فتویٰ نویسی کا کام کرتے تھے حضرت سفیان نوریؒ نے فرمایا کہ اگر امام شافعیؒ کی عقل و فراست کو نصف مخلوق کی عقل کے ساتھ وزن کیا جائے تو امام شافعیؒ کی عقل زائد ہوگی۔ (سفینۃ الاولیاء) تیرہ سال کی عمر میں آپ نے بیت اللہ شریف میں لوگوں سے فرمادیا تھا کہ جو کچھ مجھ سے پوچھنا چاہتے ہو پوچھ لو۔

امام شافعیؒ اس دن پیدا ہوئے تھے جس دن امام ابوحنیفہؒ نے وفات پائی تھی۔ ایک روایت میں آپ یمن میں رہتے تھے پھر آپ کی والدہ

marfat.com

Marfat.com

آپ کو لے کر مکہ مکرمہ کو آگئیں اور یہاں ہی سکونت اختیار کی ان کی پیدائش ایک غریب گھر میں ہوئی تھی باپ کا سایہ بچپن ہی میں اٹھ گیا تھا دس سال کی عمر میں موطا امام مالک یاد کرلی تھی۔ امام شافعیؒ مکہ مکرمہ میں حضرت مسلم بن خالد زنجی مفتی مکہ مکرمہ کی مجلس درس میں شریک ہوتے تھے جب تیرہ سال کی عمر ہوئی تو آپ مدینہ طیبہ میں امام مالک بن انسؒ کے آستانے پر حاضر ہوئے۔ امام مالکؒ نے آپ کے قلب کے نور کی بشارت دی امام شافعیؒ صرف آٹھ ماہ امام مالکؒ کی خدمت میں رہے تھے پھر مدینہ منورہ سے مکہ مکرمہ آگئے جب والیٔ یمن مکہ مکرمہ آیا تو امام شافعیؒ کو نجران کا عامل بنا دیا۔ والیٔ یمن بہت ظالم تھا امام شافعیؒ بے انصافی سے روکتے رہتے تھے۔ پھر والیٔ یمن نے خلیفہ ہارون رشید کو خط لکھا کہ امام شافعیؒ علوی سادات کے ساتھ ہیں اس لئے بڑا اندیشہ ہے جب یہ خط ہارون رشید کو ملا تو امام شافعیؒ کو بمع ساتھیوں کے دارالخلافہ میں بھیجدیا جب عدالت میں پیش ہوئے تو وہاں امام محمدؒ موجود تھے ان کی سفارش سے رہائی ہوگئی امام محمدؒ کے سایہ میں فیض حاصل کیا اور تمام عمر امام محمدؒ کے احسان مند رہے تھے۔

حضرت امام احمد بن حنبل بھی آپ کی بڑی تعظیم کرتے تھے اور امام احمد بن حنبلؒ فرماتے کہ اگر یہ نہ پیدا ہوتے تو ہم علم کے دروازے پر ہی کھڑے رہتے اور فقہ کا دروازہ ہمیشہ بند رہتا اس دور میں آپ اسلام کے بڑے محسن ہیں اور آپ فقہ اور معانی و علوم لغت عربی میں اپنا ثانی نہیں رکھتے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اس قول کے مطابق کہ ہر صدی کی ابتدا

Marfat.com

میں ایک ایسا شخص پیدا ہوگا کہ اہل علم اس سے علم دین حاصل کریں گے اس صدی کی ابتدا امام شافعیؒ سے ہوئی ہے، حضرت بلال خواصؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت خضر علیہ السلام سے امام شافعیؒ کے بارے میں پوچھا آپ نے فرمایا کہ ان کا شمار ابدتادیں ہے۔

امام شافعیؒ کا خواب

فرماتے ہیں کہ میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دیدار مبارک سے خواب میں مشرف ہوا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے لڑکے تم کون ہو میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہؐ میں آپ کی امت کا ایک فرد ہوں پھر حضورؐ نے مجھے قریب بلا کر اپنا لعاب مبارک میرے منہ میں ڈال دیا اور فرمایا جا اللہ تعالیٰ تجھے برکت دے پھر اسی شب میں حضرت علیؓ نے اپنی انگلی سے انگشتری نکال کر میری انگلی میں ڈال دی۔ آپ کی والدہ بھی بہت بزرگ اور لوگوں کی امانت دار تھیں ایک دفعہ دو آدمیوں نے ایک بکس کپڑوں کا ان کے پاس امانت رکھا پھر کچھ مدت کے بعد ایک آدمی آیا وہ بکس لے گیا چند دن گذرنے کے بعد دوسرا آیا اس نے بکس طلب کیا، مائی صاحبہ نے فرمایا تمہارا ساتھی لے گیا اس آدمی نے کہا میرے بغیر کیوں دیا، والدہ حیران ہوگئیں اتنے میں امام شافعیؒ آگئے حالات معلوم کر کے اپنی دانائی سے فرمایا کہ تیرا بکس موجود ہے تو جا دوسرے ساتھی کو لا کہ میں بکس دونوں کے حوالے کر دوں وہ آدمی حیران ہوگیا یہ تھی آپ کی دانائی اور عقل۔

امام شافعیؒ نے امام محمدؒ کے دربار میں تین سال سے زیادہ فیض حاصل کیا، تا زندگی ان کے ممنون رہے اور امام محمدؒ بھی امام شافعیؒ کا بہت خیال

marfat.com

Marfat.com

رکھتے تھے پھر بغداد سے امام شافعیؒ نے مکہ مکرمہ واپس ہو کر حرم شریف میں بیٹھ کر درس و تدریس کا سلسلہ شروع کیا اسی زمانہ میں امام احمد بن حنبلؒ ملے پھر تقریباً نو سال مکہ مکرمہ میں قیام کیا پھر بغداد گئے وہاں پر اہل علم ان کے پاس جمع ہو گئے پھر دو سال بغداد میں رہے، پھر مصر کا عزم کر لیا ۱۹۹ھ میں مصر پہنچ گئے امام شافعیؒ کے شیوخ اور تلامذہ بہت ہیں، اور امام شافعیؒ کی تصنیفات کے بارے میں ملا علی قاریؒ نے ان کی تعداد (۱۱۳) بتائی ہے جن میں سنن شافعی زیادہ مشہور ہے اور کتاب الشافعی العینی فی شرح مسند شافعی پانچ جلدوں میں ہے۔

محدثین عظام

جب حضرت امام مالکؒ کی عمر عزیز ستر سال ہو چکی تو امام شافعیؒ حضرت امام مالکؒ کے دروازے پر کھڑے رہتے اس غرض سے کہ اندر سے فتویٰ والے آدمی نکلتے اُن کے فتووں پر نظر ثانی فرماتے اگر صحیح ہوتا تو اس کو جانے دیتے اور اگر صحیح نہ ہوتا تو واپس کر کے دوبارہ فیصلہ کرلتے یہ تھا آپ کا علم حضرت امام مالکؒ ان کے علم و دانائی سے بہت مسرور رہتے۔

آپ کی دانائی اور علم

ایک دفعہ خلیفہ ہارون رشید اور اس کی بیوی میں کسی بات پر تکرار ہو گیا، بی بی زبیدہ نے بادشاہ سے کہا کہ تو جہنمی ہے خلیفہ نے غصہ سے کہا کہ اگر میں جہنمی ہوں تو تو مجھ پر طلاق ہے یہ کہہ کر بیوی سے کنارہ کش ہو گیا لیکن محبت کی وجہ سے جدائی برداشت نہ ہو سکی خلیفہ نے تمام علماء کو بلا کر مسئلے کے حل کا حکم دریافت کیا علماء سے کوئی جواب نہ ہوا حضرت امام شافعیؒ

marfat.com

Marfat.com

چھوٹی عمر میں ان علماء میں موجود تھے آپ نے فرمایا اگر اجازت ہو تو میں بادشاہ کو جواب دوں بادشاہ سے فرمایا کہ تم تخت سے اترو علماء کا درجہ زیادہ ہے میں تخت پر بیٹھ کر مسئلہ بتاؤں گا بادشاہ فوراً اتر گیا اور حضرت امام شافعیؒ کو اپنی جگہ پر بٹھا دیا حضرت امام صاحبؒ نے بادشاہ سے دریافت کیا کہ کبھی ایسا موقعہ بھی تیرے پر آیا ہے کہ باوجود گناہ پر قادر ہونے کے صرف خدا کے خوف سے گناہ نہ کیا ہو' بادشاہ نے قسمیہ کہا کہ کئی دفعہ ایسا موقعہ ملا ہے کہ صرف خدا کے خوف سے گناہ نہیں کیا، حضرت امام شافعیؒ نے کہا پھر تیرا ٹھکانہ جنت ہے' جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے سورہ وَالنّٰزِعٰتِ میں وَاَمَّا مَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ وَنَهَى النَّفْسَ عَنِ الْهَوٰى فَاِنَّ الْجَنَّةَ هِيَ الْمَاْوٰى ۔ ترجمہ جو کوئی ڈرا خدا کے آگے کھڑا ہونے سے پھر منع کیا اپنے نفس کو خواہشات سے بے شک جنت اس کا ٹھکانہ ہے۔

آپ کی کرامات

حاکم روم نے خلیفہ ہارون رشید کے پاس سالانہ کچھ رقم مقرر کر دی کہ جب تک دینی علماء ان راہبوں سے جیتتے رہے یہ رقم جاری رہے گی۔ خلیفہ ہارون رشید نے مناظرے کے واسطے امام شافعیؒ کو مقرر کیا۔ حضرت امام شافعیؒ کی ایسی کرامت ظاہر ہوئی کہ وہ سب راہب مسلمان ہو گئے جب حاکم روم نے یہ واقعہ سنا تو کہا کہ یہ اچھا ہوا اگر امام شافعیؒ یہاں آتے مناظرے کے واسطے تو سب اہل روم مسلمان ہو جاتے۔

آپ کا حافظہ

آپ حافظ قرآن نہ تھے کسی نے خلیفہ سے کہا کہ یہ حافظ قرآن نہیں، پھر آپ دن میں قرآن کریم

marfat.com
Marfat.com

کا پارہ یاد کر کے تراویح پڑھاتے گئے پورا قرآن کریم ایک رمضان شریف میں یاد کر لیا حضرت رفیع بن سلیمان نے آپ کو وفات کے بعد خواب میں دیکھا پھر دریافت کیا کہ خدا تعالےٰ نے تم سے کیا معاملہ کیا فرمایا سونے کی کرسی پر بٹھا کر موتی نچھاور کر دیئے اور رحمت بیکراں عطا فرمائی۔ آپ کی وفات جمعہ کے دن آخر ماہ رجب میں ہوئی مزار شریف مضافات مصر میں واقع ہے (سفینۃ الاولیاء)

حضرت امام احمد بن حنبلؒ

آپ کی کنیت ابو محمد اور ابو عبداللہ ہے اسم گرامی احمد بن حنبل ہے ائمہ اربعہ میں سے چوتھے امام ہیں امام شافعیؒ کے شاگرد ہیں جب بغداد میں معتزلہ کا غلبہ ہو گیا تو حاکم بھی معتزلہ تھا قرآن کریم کو غیر مخلوق ہونے کے عقیدے سے آپ کو روکنا چاہا آپ نے انکار کیا پھر آپ کو سخت سزا دینی شروع کی' ہزار ہا دُرّے لگنے کے بعد قدرتی دو ہاتھ ظاہر ہو گئے اس کرامت کو دیکھ کر آپ کو رہا کر دیا آپ کو اس تکلیف سے شہادت ملی اس تکلیف میں ان کے بیٹے نے دریافت کیا کہ ابا جان کیا حال ہے فرمایا ابھی آزمائش باقی ہے دُعا کرو یہ حاضرین جو میرے سرہانے کے پاس موجود ہیں اُن میں شیطان بھی کھڑا ہوا اپنے سر پر خاک ڈال رہا ہے اور کہتا ہے کہ اے احمد بن حنبل تو نے اپنا ایمان اور جان میرے سے بچالی۔ پھر بھی حضرت امام احمد بن حنبلؒ فرماتے تھے کہ ابھی نہیں ابھی نہیں' جب تک یہ نفس امارہ موجود ہے خطرہ باقی ہے۔ (سفینۃ الاولیاء) بشر حافیؒ فرماتے تھے کہ امام احمد مجھ سے بدرجہا افضل ہیں۔ حضرت سریؒ سقطی کا قول ہے کہ معتزلہ کے ہزار دُرّے مارنے سے آپ کا کمر بند

marfat.com

Marfat.com

کھل گیا تھا تو غیب سے دو ہاتھ سامنے ہوئے اور کمر بند باندھ دیا تھا۔

آپ کی دعا

ایک عورت کے ہاتھ پاؤں شل ہو گئے تھے اس لئے اپنا نوجوان لڑکا حضرت کے پاس بھیجا نوجوان نے عرض کی امام صاحب سے کہ میری ماں کے ہاتھ پاؤں شل ہو گئے ہیں، آپ نے دعا فرمائی اس عورت کے ہاتھ پاؤں ٹھیک ہو گئے آپ ایک دفعہ دریا کے کنارے وضو فرما رہے تھے بلندی کی طرف بھی ایک آدمی وضو کرتا تھا امام صاحبؒ کی تعظیم کے واسطے وہ نیچے کی طرف آ گیا۔ اس کے مرنے کے بعد کسی نے اس کو خواب میں دیکھ کر دریافت کیا کہ کیا حال ہوا، اس نے جواب دیا کہ امام احمد بن حنبلؒ کی تعظیم کی خاطر مجھے بخش دیا گیا یہ تھی آپ کی شان، فرمایا کرتے تھے، خدا پر اعتماد توکل ہے اور تمام امور خدا کے سپرد کر دینے کا نام رضا ہے۔

وفات

آپ کی وفات ۱۲ ربیع الاول جمعہ کے دن بوقت چاشت ۲۴۱ھ کو بغداد میں ہوئی جب آپ کا جنازہ اٹھایا گیا، پرندے آ آ کر جنازے پر گرتے تھے اس منظر کو دیکھ کر چالیس ہزار آتش پرست زنار توڑ توڑ کر زور زور سے کلمہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ ط پڑھتے پڑھتے مشرف بہ اسلام ہو گئے آپ کا مزار شریف بغداد میں ہے باب حرب کے قبرستان میں (سفینۃ الاولیاء) آپ کے جنازہ پر آٹھ لاکھ مرد اور ساٹھ ہزار عورتیں تھیں اتنی مخلوق اور کسی کے جنازہ پر جمع نہیں ہوئی تھی۔

غزل

آں شاہ کہ در جمال عدیم المثال بود مُلک عدم گرفت و بکون و مکاں نماند

marfat.com

Marfat.com

آں طوطیٔ کہ بود شکر ریز و خوش کلام
مُرغانِ باغ شعر و سخن جملہ تلخ کام
پرواز کرد آہ کہ یک در جہاں نماند
گشتند زانکہ بُلبلِ شیریں زباں نماند

حضرت قاسم بن محمد ابوبکرؓ

آپ اکابرین تابعین میں سے تھے اور مدینہ منورہ کے سات فقہاء میں سے ایک یہ بھی تھے اپنی پھوپھی حضرت عائشہؓ کے گھرانے میں پرورش پائی تھی مدینہ منورہ میں اپنے زمانہ میں ان سے زیادہ کوئی بھی فاضل نہ تھا، اسی لئے عمر بن عبدالعزیز فرماتے تھے کہ اگر خلافت کا معاملہ میرے اختیار میں ہوتا تو میں حضرت قاسمؒ کو سپرد کر دیتا آپ کی ولادت اور وفات کی تاریخ میں اختلاف ہے۔

حضرت امام ابو یوسفؒ

آپ کا نام یعقوب بن ابراہیم تھا یہ کوفے کے باشندے ہیں حضرت امام اعظمؒ کے شاگرد ہیں امام اعظمؒ آپ کی بڑی تعریف کرتے تھے اور قاضی القضاۃ کہتے تھے اور پھر لوگ بھی قاضی کے نام سے پکارتے تھے آپ کی وفات ۲۰ رجب ۱۸۲ھ میں ہوئی تھی آپ کی عمر شریف ستر سال تھی مزار شریف بغداد شریف میں ہے۔

اشعار دیگر

اے دوستاں بگریہ وزاری بسر برید
عمرے کہ آں مراد دلِ دوستاں نماند
گاہے بمصر گاہ بکنعاں رویم ما
آں یوسفے کہ بود دریں کارواں نماند
آں گل کہ دست برد خزانش بباد داد
بوئے از دو بگشتِ باغِ جہاں نماند

marfat.com
Marfat.com

حضرت زین العابدینؒ

آپ کی کنیت ابو محمدؒ اور لقب زین العابدینؒ اور نام علی بن حسین بن علی کرم اللہ وجہہٗ ہے، آپ کی ولادت مدینہ منورہ میں ہوئی اور آپ کی والدہ ماجدہ کا نام شہر بانو تھا جو نوشیرواں عادل بادشاہ کی اولاد میں سے تھیں جب حضرت زین العابدینؒ وضو کرتے تو آپ کا چہرہ مبارک خوف خدا سے زرد ہو جاتا آپ کا مزار مبارک جنت بقیع میں حضرت حسنؓ کے جوار میں ہے رضی اللہ عنہم اجمعین۔

امیر المؤمنین امام محمد باقرؒ

آپ کی کنیت ابو جعفر اور لقب باقر اور نام محمدؒ بن علی بن حسین بن علی مرتضیٰؓ ہے آپ کی ولادت حضرت حسینؓ کی شہادت سے تین سال قبل جمعہ کے دن صفر کے ماہ میں مدینہ منورہ میں ہوئی آپ کی والدہ کا نام فاطمہ بنت حسنؓ بن علی مرتضیٰؓ ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت جابرؓ سے فرمایا تھا کہ میری اولاد میں ایک لڑکا پیدا ہوگا جس کا نام محمد بن علی بن حسین بن علیؓ ہوگا اس کو میرا سلام پہنچا دینا، چنانچہ یہ امانت پہنچائی گئی آپ کا مزار جنت بقیع میں حضرت زین العابدینؒ کے قریب ہے اور امام جعفر صادقؒ کا ذکر انشاء اللہ اس کتاب میں آگے بیان کیا جائے گا ملاحظہ فرمادیں۔

امام موسیٰ کاظمؒ

آپ کا لقب کاظم اور اسم موسیٰ بن جعفر صادقؒ ہے آپ کی ولادت روز یکشنبہ، مقام ابوا میں ہوئی تھی جو مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے درمیان ہے آپ کی وفات جمعہ کے دن ہوئی آپ کی قبر مبارک بغداد میں ہے (سفینۃ الاولیا)

marfat.com

Marfat.com

امام موسیٰ رضاؓ

آپ کا لقب رضا اور نام علی بن موسیٰ بن جعفرؒ ہے یہ بڑی شان والے بزرگ تھے آپ کا مزار مقدس ہارون الرشید کے قبہ میں ہے جو سرائے حمید میں ہے۔

حضرت امام محمد نقیؒ

آپ کا لقب نقی اور نام محمد بن علی بن موسیٰ بن جعفر صادقؒ ہے آپ جمعہ کے دن ۱۰ رجب کو مدینہ منورہ میں پیدا ہوئے جب آپ کی عمر گیارہ سال کی تھی تو بغداد شریف میں آپ دوسرے لڑکوں کے ساتھ ایک گلی میں کھڑے تھے اچانک مامون الرشید بن خلیفہ ہارون رشید اس کوچہ سے گذرا تو باقی لڑکے بھاگ گئے اور آپ کھڑے رہے مامون الرشید نے آپ کو کھڑے دیکھا تو گھوڑا روک دیا اور دریافت کیا کہ اے لڑکے دوسروں لڑکوں کے ساتھ تم کیوں نہیں بھاگے خدا کے مقبول بندہ نے جواب دیا کہ راستہ تنگ نہیں کشادہ ہے اور میں نے کوئی جرم بھی نہیں کیا کہ بھاگ جاؤں اور آپ کی طرف سے پختہ یقین بھی تھا کہ بلا قصور کسی کو تکلیف نہ پہنچائیں گے مامون کو اس معصوم بچے کی گفتگو بڑی پسند آئی پھر دریافت کیا کہ بچے تمہارا کیا نام ہے اور تمہارے والد کا کیا نام ہے فرمایا میرا محمد نام ہے اور والد صاحب کا امام رضا نام ہے خلیفہ مامون نے اپنی لڑکی اُمِّ فضل آپکے عقد میں دیدی آپ کا مزار بغداد میں اپنے جدِ امجد امام موسیٰ کاظمؒ کے مزار کے پہلو میں ہے۔

حضرت امام محمد تقیؒ

آپ کا لقب ہادی اور عسکری اور تقی مشہور ہے اور نام علی بن محمد بن علی موسیٰ بن جعفر صادق رضی اللہ عنہ ہے۔ یہ مشہور روایت ہے کہ وہاں ایک مکان میں قسم قسم کے

marfat.com

Marfat.com

جانور رہتے تھے اور وہ قسم قسم کی بولیاں بولتے رہتے تھے لیکن جب محمد تقیؒ
وہاں تشریف لاتے تو سب جانور خاموش ہوجاتے جب حضرت چلے جاتے
جانور پھر اپنی اپنی بولیاں بولتے رہتے تھے آپ کی ولادت ۱۳ رجب میں ہوئی
عرفہ کے دن مدینہ منورہ میں اور وفات بغداد کے مضافات سامرہ میں ہوئی
اور مزار بھی وہیں ہے۔

حضرت امام حسن عسکریؒ

آپ کی کنیت زکی تھی اور لقب سراج اور عسکری تھا اور نام حسن بن علی تھا،
آپ مدینہ منورہ میں پیدا ہوئے۔

کرامت

روایت ہے کہ ایک آدمی قیدی بھی اور گھر سے لاچار بھی تھا
اس نے جناب کی طرف خط لکھا خط کے جواب میں حضرت زکیؒ
نے لکھا کہ آج تم ظہر کی نماز اپنے گھر پڑھوگے چنانچہ ظہر سے پہلے اس آدمی کو
قید سے رہائی ہوگئی اور ظہر کی نماز اس نے اپنے گھر پڑی، فوراً ہی پھر اس کو
ایک آدمی نے سو دینار بھی لاکر دیدیئے اور ساتھ ہی اُس نے ایک خط بھی
لکھا کہ جب بھی تم کو کوئی ضرورت ہو جائے تو میرے سے طلب کرلینا۔ انشاء اللہ
تمہاری ضرورت پوری ہوگی یہ تھی جناب کی سخاوت اور دُعاء۔

حضرت امام محمد

آپ کی کنیت ابو القاسم اور نام محمد بن حسن بن علی
بن محمد بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ ہے یہ حضرت علیؓ
سے لے کر بارہ امام یاد ہوتے ہیں یہ سب اپنی اپنی مقام پر بڑی کمالیت
رکھتے تھے جب آپ کی پیدائش ہوئی تو اس وقت بہت کرامتیں ظہور میں
آئی تھیں، اس کتاب میں مختصر طریقے سے لکھا گیا ہے یہ سب بزرگ بغیر

marfat.com
Marfat.com

حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے باقی سب جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی فاطمۃ الزہراؓ کی اولاد ہے۔ (سفینۃ الاولیاء)

حضرت مولانا نظام خاموشؒ

آپ مولانا نظام الدینؒ کے مرید تھے نہایت کامل و فاضل تھے علوم ظاہری و باطنی میں آپ نے کافی دسترس حاصل کی تھی۔ شریعت کی سختی سے پابندی کرتے جب آپ خراسان تشریف لے گئے وہاں سید قاسم تبریزی اور مولانا ابو یزید بورانی اور شیخ بہاؤالدین کی صحبت میں تمام عمر بسر کی مولانا عبدالرحمن جامیؒ نے اپنے کتاب نفحات میں لکھا ہے کہ ایک دفعہ اپنے مرید کو خواب اور بیداری میں فرق بتا رہے تھے یعنی خواب و بیداری دونوں میں مشغولیت برابر تھی بلکہ خواب میں مرتفع حالات میں ہوتے تھے وہ اپنی ہی کیفیت بتا رہے تھے نہایت پایہ کے بزرگ تھے۔ آپ کی وفات چہار شنبہ کو نماز کی حالت میں سات جمادی الآخر ۸۱۶ھ میں ہوئی تھی اور مزار آپ کا ہرات میں ہے۔

مولانا عبدالرحمن جامیؒ

آپکا اصل لقب عمادالدین ہے لیکن مشہور لقب نورالدین ہے تخلص جامی ہے اور والد ماجد کا نام احمد دشتی ہے دشت اصفہان کے محلات میں سے ایک محلہ کا نام ہے آپ حنفی مذہب تھے اور عوام میں مشہور ہے کہ آپ شافعی مذہب میں سے ہیں یہ غلط ہے شیخ سعید خرقانی کی کتاب چہار مذہب کو آپ مکہ مکرمہ سے لے گئے تھے کچھ مسائل میں شافعی مذہب پر عمل احتیاطاً کرتے تھے مثلاً عورت کو چھو دیا تو وضو کرنا اور اعضائے نہانی کو اگر ہاتھ لگایا

marfat.com

Marfat.com

تو وضو کر لینا ان پر عمل احتیاط سے کرتے اور تھے تو حنفی مذہب میں آپ عارف کامل تھے علوم ظاہری اور باطنی میں بڑے ماہر تھے، ماوراء النہر و خراسان کے امام و پیشوا تھے سلطان حسین مرزا کو آپ سے کمال خلوص اور عقیدت تھی حضرت سعد الدین کاشغری کے معتبر مرید تھے جس وقت اپنے پیر کے پاس پہنچے تو پیر صاحب نے فرمایا کہ آج ہمارے چنگل میں ایک شہباز پھنسا ہے طفلیت کے زمانہ میں خراسان میں خواجہ محمد پارسا کی صحبت میں شرف حاصل کیا اور حضرت خواجہ احرار قدس سرہٗ کو آپ سے بڑی عقیدت تھی وہ آپ کا بڑا احترام کرتے تھے کہ خراسان میں یہ آفتاب ہیں آپ کبھی علم ظاہری اور کبھی شعر شاعری کے لباس میں ہوتے اور کسی وقت آپ قلبی ذکر سے فارغ نہیں رہے علم میں بھی ایک بحرِ ذخار تھے حق تعالےٰ نے آپ کو نفس قدسی عطا فرمایا تھا اور آپ پہ ابتدا سے انتہا تک کمال عشق و جذبۂ محبت رہا ہے۔

آپ کے اشعار

لذت عشق فرو رفتہ مرا در رگ و پئ — عشق میگویم و جاں میدہم از لذتے
غم عشق او گر خود مجازیست — ولے بے عشق در عالم مبادا
متاب از عشق او گر خود مجازیست — کہ آں بہر حقیقت کارسازیست
کارجامی عشق ہوا نست ہر سو عالمی — در پئ انکارِ او ہمچناں در کار خویش

آخر عمر میں تمام چیزوں سے تعلقات قطع کر دیئے تھے کہتے تھے کہ رضائے الٰہی بس ہے۔

اشعار

با عشق تو ام ہوا نماندست و ہوس — با آتشِ سوزندہ چساں ماند خس

marfat.com
Marfat.com

خواہد زتو مقصود دو دل خود ہمہ کس — جامی از تو ترا ہمیں خواہد و بس
نیست مراد ہر کسے چیز دگر از ہم دیں جہاں — نیست مراد غیر تو جامی نامراد
صد بار اگر نیست شود عالم ہست — واقف نہ شود کہ عالم ہست یا نہ

آخر وقت میں سوائے عشق الٰہی کے اور کسی چیز کی طلب نہ تھی اور اللہ تعالیٰ جل جلالہٗ نے آپ کو ایسی طبیعت اور سمجھ عطا فرمائی تھی لوگوں سے بہت کم ملتے نہایت نرم لہجہ اور دلچسپ گفتگو ہوتی ظرافت آمیز اور حکیمانہ جملے بولتے آپ کی تصانیف کی تعداد تقریباً ۴۴ ہیں شواہد النبوت اور نفحات الانس حکیمانہ و عارفانہ کلام ہے۔ آپ کی مثنوی میں یوسف زلیخا مشہور کتاب ہے اور غزلیات میں دیوان آپ کا نایاب ہے اور آپ کے کلام میں فصاحت و بلاغت اور سوز و گداز بھرا ہوا ہے آپ کی ولادت ۲۶ ر شعبان ۸۱۷ھ کو حرید و جام میں ہوئی۔ آپ کی عمر کیاسی سال کی تھی۔

وفات خواجہ احرار کی وفات کے تین سال بعد ۸۹۵ھ کو اٹھارہ محرم جمعہ کے دن ہوئی آپ کا مزار مبارک خیابان ہرات میں واقع ہے اپنے پیر و مرشد کے پہلو میں آسودہ حال ہیں۔

حضرت مولانا عبدالغفور لاری قدس سرہٗ

آپ کا لقب رضی الدین تھا آپ لار کے قدیمی باشندے اور وہاں کے اشراف میں سے ہیں حضرت سعد بن عبادہؓ کی اولاد میں سے ہیں جو قبیلہ انصار اور قبیلہ خزرج سے تھے مولانا جامیؒ کے مشہور شاگرد دل میں سے تھے حضرت جامیؒ نے آپ کے بارے میں فرمایا (شعر)

آنجا کہ فہم و دانش مرعی بود شکارے — باز لیست تیز رفتار عبدالغفور لارے

Marfat.com

مولانا جامیؒ کبھی اجازت نہ دیتے تھے فرماتے کہ کامل مرید ہونا ایکسیں ہے یہ اشارہ عبدالغفور لاریؒ کی طرف تھا نہایت کامل بزرگ تھے علوم ظاہری و باطنی میں کامل مہارت رکھتے تھے آپ ہی نے شرح ملا و نفحات الانس پر حاشیہ لکھا ہے مشکل الفاظ اور لغات کا حل بھی آپ ہی نے کیا ہے اور اپنے پیر سے کمال عقیدت رکھتے تھے آپ کی وفات طلوع آفتاب کے بعد بروز یکشنبہ ۵ شعبان ۹۱۳ھ میں ہوئی آپ کا مزار مقدس اپنے پیر کی آغوش میں خیابان ہرات میں واقع ہے۔

حضرت خواجہ عبدالشہید قدس سرہٗ

آپ کے والد کا نام خواجہ بن حضرت عبداللہ احرار ہے آپ جب پیدا ہوئے تو خواجہ کی والدہ حضرت خواجہ احرار کی خدمت میں حاضر ہوئی حضرت نے گود میں لے کر فرمایا کہ یہ لڑکا عارف کامل ہوگا حضرت کے فرمان کی برکت سے خواجہ عبدالشہیدؒ کو خدا نے ظاہری اور باطنی کمالات پر فائز کیا، آپ سے کرامات بہت ظاہر ہوئے آپ ہندوستان تشریف لے گئے پھر اہل ہندوستان نے آپ کا لائق شان احترام کیا اور بہت لوگوں نے آپ کے دست مبارک پر بیعت کی، آپ کا طریق راہ سلوک میں حضرت خواجہ کے طریقہ کے مطابق تھا۔

۹۸۲ھ تک اٹھارہ سال آپ ہندوستان میں مقیم ہوئے آپ نے فرمایا کہ اب ہمارے کوچ کا وقت قریب ہے پھر فرمایا ہم کو حکم ہوا ہے کہ ہم اپنی ایک مشت ہڈیوں کے ڈھانچہ کو سمرقند میں جاکر اپنی قبر آخری آرام گاہ میں پہنچا دیں چنانچہ آپ سمرقند کی طرف روانہ ہوگئے وہاں پہنچکر دو تین دن بعد آپ کا وصال ہوگیا مزار مبارک خواجہ احرار کے پہلو میں ہے

marfat.com

Marfat.com

دسواں باب

سلسلہ عالیہ قادریہ

جو حضرت شیخ اعظم محی الدین عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی طرف منسوب ہے آپ کی وفات کے بعد اس کو صرف سلسلہ قادریہ کہتے ہیں۔

شیخ معروف کرخیؒ

آپ کے والد کا نام فیروز یا فیروزان ہے یہ اپنے آبائی دین آتش پرستی پر تھے، حضرت امام علی بن موسےٰ رضاؒ کے ہاتھ سے مشرف بہ اسلام ہوئے ہیں اور حنفی مذہب کو اختیار کیا حضرت علی بن موسیٰؒ کو آپ پر بڑی شفقت و مہربانی تھی اور حضرت داؤد طائیؒ کی صحبت میں زیادہ رہتے تھے جو حضرت امام ابوحنیفہؒ کے شاگرد تھے اور طریقت میں حضرت رائیؒ کے مرید تھے ایک دفعہ آپ کا وضو ٹوٹ گیا فوراً آپ نے تیمم کر لیا کسی نے کہا حضرت وجد بہت قریب ہے فرمایا اگر پہلے ہی میری موت آجائے تو ناپاک نہ مروں بیماری کی حالت میں حضرت سری سقطیؒ نے کہا کہ مجھے کوئی وصیت کر دو فرمایا میرا پیراہن نکال کر صدقہ کر دو تاکہ میں خدا کے پاس سے برہنہ آیا ہوں اور پھر برہنہ جاؤں آپ کی وفات دو محرم کو ہوئی مزار بغداد میں ہے وہاں جاکر جو کوئی دعا کرتا ہے ضرور قبول ہوتی ہے آزمودہ ہے (سفینۃ الاولیاء)

marfat.com

Marfat.com

حضرت سری بن المفلس السقطیؒ

یہ شیخ معروف کرخیؒ کے مرید تھے لوگوں کے پیشوا اور امام گذرے ہیں اپنے وقت میں بڑے تصرف والے اور بڑے عالم کامل ماہر گذرے ہیں فرمایا کرتے مرد وہ ہے جو بازار میں بھی ذاکر رہے خرید و فروخت میں غافل نہ ہو اور بڑا بہادر وہ ہے جو نفس امارہ پر غالب ہو فرمایا میں دن میں کئی بار منہ دیکھتا ہوں کہ کسی گناہ کی وجہ سے سیاہ تو نہیں ہو گیا شیخ جنید بغدادیؒ نے فرمایا میں نے عبادت میں سری سقطیؒ سے دوسرا کوئی زیادہ نہیں پایا اٹھانوے سال تک زمین پر پہلو نہیں لگایا بغیر مرض الموت کے اور فرمایا کرتے تھے کہ لوگوں کی وجہ سے خدا سے غافل نہ رہو، آپ کی وفات منگل کے روز صبح کے وقت تیس رمضان ۲۵۰ھ کو ہوئی آپ کا مزار شریف بغداد میں ہے (سفینۃ الاولیا) آپ جنید بغدادیؒ کے خالو تھے عراق کے بہت مشائخ آپ کے مرید تھے حبیب راعیؒ سے شرف بیعت حاصل تھا بغداد میں کپڑے کی دوکانداری کرتے تھے ایک دفعہ بازار کو آگ لگ گئی سب دوکانیں جل گئیں لیکن ان کی دوکان صحیح سالم بچ گئی آپ نے پھر دوکان کا سب مال درویشوں میں تقسیم کر دیا (کشف المحجوب)

حضرت شاہ شیخ جنید بغدادیؒ

آپ کی کنیت ابوالقاسم ہے حضرت سفیان ثوریؒ کے پیرو تھے حضرت سری سقطیؒ کے بھانجے تھے اور ان ہی کے مرید بھی تھے آپ اکابر مشائخ و مطلع سعادت و انوار و بحر حقائق و اسرار سلطان طریقت و پیشوا اہل حقیقت زمانہ کے تھے حضرت رویم۔ ابوالحسن نوری وغیرہ اکابر اولیاء کرام اپنے سلسلوں کو ان کی طرف منسوب کرنے والوں کو جنیدیہ کہتے تھے اسی وجہ

marfat.com
Marfat.com

سے آپ کو سید الطائفہ اور امام الائمہ کہتے تھے آپ سب کے واسطے مقبول تھے ان کے پیر سری سقطیؒ نے فرمایا کہ مجھ سے میرے مرید جنید بغدادی کا درجہ زیادہ ہے حضرت جنید رح پورے تین سال تک عشار کی نماز پڑھ کر صبح تک ساری رات کھڑے رہ کر اللہ اللہ کرتے رہے ہیں اور اسی وضو سے صبح کی نماز پڑھی ہے۔ حضرت جنیدؒ شریعت کے سخت پابند تھے آپ کے سامنے ایک مرید نے نعرہ لگایا آپ نے پھر اس کو نعرہ لگانے سے منع کر دیا جب اس کو جوش آتا تو وہ ضبط کرتا رہا ایک دفعہ ضبط کی وجہ سے وہ جل کر خاکستر ہو گیا فرمایا دل تب خوش ہوتا ہے کہ خدا دل میں جلوہ گر ہو اور فرمایا جس نے خدا کی معرفت نہیں حاصل کی وہ کبھی خوش حال نہیں ہو سکتا اور فرمایا زندگی سے رونا بہتر ہے اور ترک دنیا خدا کو پہنچنے کا راستہ ہے۔

وفات آپ کی وفات شنبہ کے دن یعنی ہفتہ کو ہوئی، ستائیس رجب شریف ۲۹۷ھ کو وفات کے وقت زبان مبارک پر تسبیح جاری ہو گئی بسم اللہ پڑھ کر واصل بحق ہو گئے غاسل نے غسل دیتے وقت آنکھوں کے اندر پانی ڈالا آواز آئی کہ ہمارے دوست کی آنکھوں سے ہاتھ الگ رکھو جو آنکھ ہمارا نام لے کر بند ہوئی ہو وہ ہمارے ہی واسطے کھولی جا سکتی ہے چونکہ آپ کے ہاتھ کی انگلیاں بند ہو گئی تھیں ان کو کھولنا چاہا پھر آواز آئی یہ انگلیاں ہمارے فرمان سے بند ہوئی ہیں ہمارے حکم سے کھلیں گیں اور جب جنازہ اٹھایا ایک سفید رنگ کا کبوتر جنازہ پر بیٹھ گیا اس کو ہٹانے کی کوشش کی نہ ہٹا اور پھر فرمایا ہمیں پریشان نہ کرو ہمارے پنجۂ عشق کی میخیں اس جنازہ کے گوشوں پر جمی ہوئی ہیں آج جنید کا قالب فرشتوں کے دوشوں پر ہے اگر تمہارا شور و غل نہ ہوتا

marfat.com

Marfat.com

توجنید کا جسم سفید باز کی طرح ہمارے ساتھ ہوا میں اُڑتا آپ کا مزار مبارک بغداد شریف میں ہے (سفینۃ الاولیا) حضرت جنید بن محمد بغدادیؒ نے فرمایا ایک دفعہ آپکے دل میں یہ خیال آیا کہ شیطان کو میں دیکھ لیتا جب آپ مسجد میں گئے تو مسجد کے دروازے پر ایک ضعیف بُری شکل والا کھڑا ہے فرمایا وہ میرے قریب آگیا مجھے دہشت ہوئی اس نے کہا میں وہی ہوں جس کو تم دیکھنا چاہتے تھے پھر میں نے کہا اے ملعون تونے آدمؑ کو سجدہ کیوں نہ کیا اس نے جواب دیا کہ اے جنید میں خدا کے سوا دوسرے کو کیوں سجدہ کروں حضرت جنیدؒ فرماتے ہیں میں خاموش ہوگیا اتنے میں ندا آئی کہ اے جنید اس کو کہدے کہ جب فرمانِ خدا کا تھا پھر کیوں حکم نہیں مانا جب یہ کلام سُنا تو شیطان نے چیخ ماری اور کہا اے جنید تونے مجھے جلا دیا ایک دفعہ آپ کے ایک مرید نے خیال کیا کہ میں اپنے پیر سے درجہ میں زیادہ ہوں پھر وہ تجربہ کے واسطے آپ کے پاس آیا اور کہا کہ میں ایک سوال کرتا ہوں حضرت جنیدؒ نے فرمایا کہ جواب لفظی چاہتا ہے یا کہ معنوی، اس نے کہا میں دونوں جواب چاہتا ہوں حضرت جنیدؒ نے فرمایا کہ لفظی جواب یہ ہے کہ تو تجربہ کے واسطے آیا ہے اور معنوی یہ ہے کہ میں نے تجھے ولایت سے الگ کر دیا ہے یہ سنتے ہی اس کا چہرہ سیاہ ہوگیا پھر تائب ہو کر عاجزی کرنے لگا حضرت جنیدؒ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے دوست اس کے اسرار کے محرم ہوتے ہیں اور تو ان کے زخم کی تاب نہیں لاسکتا پھر جناب نے کچھ پڑھ کر دم کیا پھر دوبارہ وہ اسی منزل پر آگیا آئندہ کے واسطے ایسے خیالات سے تائب ہوا (کشف المحجوب مصنفہ حضرت علی بن عثمان ہجویری رحمۃ اللہ علیہ) ہر مرید اور شاگرد کو چاہیے کہ اس واقعہ سے سبق حاصل کرے ایک دفعہ خلیفہ

marfat.com
Marfat.com

وقت نے آزمائش کے واسطے ایک نہایت خوبصورت کنیز اعلیٰ لباس وزیور سے آراستہ کرا کر حضرت بغدادی کے سامنے بھیجی اور کنیز سے کہا کہ جنیدؒ سے یہ بھی کہدے کہ جو کوئی میرے ساتھ ہمبستری کرے وہ دولت سے مالا مال کیا جائے گا کیونکہ میں ایک امیر کی لڑکی ہوں جب اس کنیز نے ویسا ہی کیا تو حضرت جنیدؒ نے اپنا سر مبارک نیچے کر کے ایک آہ نکالی جس سے وہ کنیز جاں بحق ہو گئی خلیفہ پشیمان ہوا پھر حضرت کی خدمت میں حاضر ہو کر کہا کہ ایسی محبوبہ کو مار ڈالنا تم نے کیسے گوارہ کیا آپ نے فرمایا کہ تو نے باوجود خلیفۂ وقت ہونے میری چالیس سال عبادات کو ملیا میٹ کرنا کیسے گوارہ کیا تھا۔ اور آپ نے یہ بھی فرمایا کہ مجھے تیس ابدالوں نے وعظ کرنے پر آمادہ کیا اس واسطے میں وعظ کرتا ہوں فرمایا کہ مجھ پیر نے بھی وعظ کرنے کا حکم دیا تھا لیکن میں نے کہا کہ آپ کی موجودگی میں کس طرح وعظ کروں اسی رات میں پھر جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی فرمایا اس لئے میں وعظ کرتا رہتا ہوں۔

کرامت

ایک دفعہ حضرت جنیدؒ کی آنکھیں دکھ رہی تھیں طبیب چونکہ آتش پرست تھا اس نے کہا کہ آنکھوں کو پانی نہ لگانا لیکن جب نماز کا وقت ہوا تو حضرت نے وضو کیا نماز پڑھی اللہ تعالیٰ کی طرف سے ندا آئی کہ تو نے ہماری عبادت کے لئے اپنی جان کی پرواہ نہیں کی ہم تیری آنکھوں کو تندرست کر دیتے ہیں آپ کی آنکھیں بالکل صحیح سالم ہو گئیں طبیب نے حالت معلوم کر کے کہا کہ میں بیمار ہوں اور تم طبیب ہو یہ کہہ کر مسلمان ہو گیا۔

دوسری کرامت

ایک عورت کا لڑکا گم ہو گیا تھا آپ کے پاس

marfat.com

Marfat.com

دُعا، کی درخواست کی آپ نے صبر کرنے کا فرمایا دو بارہ وہ پھر حاضر ہوئی پھر صبر کرنے کی تلقین کی تیسری دفعہ پھر آپ کی خدمت میں حاضر ہوئی پھر حضرت جنیدؒ نے فرمایا جا تیرا لڑکا تیرے گھر میں موجود ہے. جب وہ عورت گئی تو لڑکا گھر میں موجود تھا پھر حضرت جنیدؒ نے فرمایا کہ خدا کے سعید خدا کے دوستوں کے قلب میں موجود رہتے ہیں اور آپ نے فرمایا خدا سے غافل رہنا جہنم سے بھی زیادہ سخت ہے، اور فرمایا فنا ہیت کے بغیر بقا حاصل نہیں ہوتا فرمایا ترک دنیا و گوشہ نشینی سے ایمان سالم رہتا ہے اور آسودگی حاصل ہوتی ہے.

اشعار

ترک دنیا سر عبادت حُب دُنیا سر خطاست
آنجمالِ نازنین جُز ترک دنیا کے بود
قلب مومن حرم خانہ دخل غیر شد حرام
یک زنے را باد و شوہر عقد یکجا کے بود

(دیوان راجاؒ)

آپ کے وعظ

ایک نوجوان کو آپ کے وعظ کا ایسا اثر ہوا کہ گھر جاکر سارا مال اسباب خدا کے راستے میں خیرات کردیا فارغ ہوکر خدا کی بندگی اختیار کرلی۔

ارشاد : قدرت کا مشاہدہ کرنے والا سانس تک نہیں لے سکتا اور عظمت کا مشاہدہ کرنے والا حیرت زدہ ہو جاتا ہے اور ہیبت کا مشاہدہ کرنے والا سانس لینے کو کفر تصور کرتا ہے اور فرمایا بہت افضل

marfat.com
Marfat.com

وہ بندہ ہے جو ایک لمحہ بھی قرب حاصل کرلے اور فرمایا تکلیف پر شکایت نہ کرنا بلکہ صبر کرنا یہ بندگی کی بہترین علامت ہے اور فرمایا خدا کی کاری گری سے عبرت حاصل کرو اور جو زبان خدا کے ذکر سے عاری ہو اُس کا گونگا ہونا بہتر ہے اور جو کان حق بات سُننے سے قاصر ہو اس کا بہرہ ہونا بہتر ہے اور جو جسم عبادت سے محروم ہو اس کا مُردہ ہونا بہتر ہے۔ فرمایا وجد کو مٹا کر غرق ہونے کا نام مشاہدہ ہے اور مراقبہ کی تعریف یہ ہے کہ غائب کا انتظار رہے اولیاءاللہ کے واسطے نگرانی نفس سے زیادہ دشوار کوئی کام نہیں ولی اللہ ترک تکبر کرکے دنیا سے بے نیاز ہوتا ہے حیا معاصی کی نگرانی سے پیدا ہوتی ہے اور اپنی تعظیم کرانے کے واسطے کرامات کا ظہور فریب ہے اور تصوف نام ہے مخلوق سے خالق کی جانب رجوع کرنے کا اور قرآن وسنت پر عمل اور عبادت میں مشغول ہونے کا اصلی صوفی وہ ہے جس کو خدا کے سوا کوئی نہ جانتا ہو توحید خدا کی طرف ضم ہونے کو کہتے ہیں مرید دوڑنے والا ہوتا ہے اور مراد اُڑنے والا ترک دنیا سے عقبیٰ مل جاتا ہے۔

حضرت جنید بغدادیؒ فرماتے تھے کہ میں نے شیطان کو خواب میں ننگا دیکھا میں نے اس سے خدا کی پناہ مانگی پھر میں نے کہا کہ تجھے شرم نہیں آتی انسانوں میں تو ننگا کھڑا ہے کہا یہ تو چھوٹے لڑکوں کی طرح ہیں میں اُن سے کھیلتا ہوں انسان تو ان کے سوا مسجد شونیزیہ میں چند آدمی ہیں جن کی عبادت سے میرا بدن دبلا ہوگیا اور ان کے ساتھ حسد سے میرا جگر کباب ہوگیا جب میں ان کی طرف اشارہ کرتا ہوں تو وہ خدا تعالیٰ کی طرف اشارہ کرتے ہیں پھر میں جلنے لگتا ہوں، حضرت جُنید فرماتے ہیں کہ جب میں

marfat.com

Marfat.com

بیدار ہوا تو مسجد میں گیا تو مجھے تین آدمی نظر آئے جو سروں پر گدڑیاں ڈالے بیٹھے تھے جب میری آہٹ کی آواز آئی تو ایک نے گدڑی سے سر نکالا پھر کہا اے جنید شیطان خبیث کی بات پر دھوکہ نہ کھانا حضرت جنید نے یہ بھی فرمایا کہ اسی مسجد میں ایک جنازہ کا میں انتظار کر رہا تھا سب اہل بغداد بیٹھے تھے اتنے میں ایک فقیر پرہیز گار نظر آیا لیکن وہ لوگوں سے سوال کرتا تھا میں نے دل میں یہ خیال کیا کہ یہ فقیر کوئی ایسا عمل کرتا کہ آمدنی کا ذریعہ بن جاتا لوگوں سے سوال نہ کرتا صرف یہ بات دل ہی میں آئی تھی کہ رات کو وہی فقیر خواب میں دیکھا کہ ایک دسترخوان پر بٹھایا ہوا ہے لوگ مجھ سے کہہ رہے ہیں کہ تو نے اس کا گوشت کھایا ہے اس کی غیبت کی ہے میں نے کہا کہ میں نے غیبت تو نہیں کی لیکن دل میں یہ مذکورہ بات گذری تھی کہا گیا تو ان لوگوں میں سے نہیں کہ ایسی خفیف باتیں کرے اور نہ ہم ایسی باتیں پسند کرتے ہیں جا اس کو دیکھ اپنا قصور معاف کرا حضرت جنیدؒ فرماتے ہیں بیدار ہونے کے بعد میں پھرتا رہا ایک جگہ وہ فقیر مجھے مل گیا میں نے اس کو السلامُ علیکم کہا اس نے کہا اے ابوالقاسم پھر تم ایسی تقصیر کرو گے دوسرے بندگان خدا کے عیب نکالو گے میں نے کہا پھر ایسا نہ کروں گا پھر اس نے کہا جا تم کو اور ہم کو خدا معاف کرے

میرے عزیزو اور دوستو! اس پہلے قصہ میں یہ اشارہ تھا کہ شیطان نے کہا کہ یہ لوگ انسان نہیں میں اس لئے ان میں ننگا رہتا ہوں انسان وہ ہیں جو خدا کی عبادت کرتے ہیں دوسرے قصہ میں غیبت کی مذمت بیان ہوئی کہ خدا کے بندہ کو دل میں بات لانے سے منع کیا گیا جب ہم دن بھر بیگانی

marfat.com

Marfat.com

باتیں کرتے رہتے ہیں پھر ہمارا کیا حال ہوگا۔ حضرت جُنیدؒ فرماتے ہیں کہ میں ایک جگہ تھا اچانک ایک شخص آیا تو اس نے مجھے اپنے پاس بلایا پھر فرمایا کہ اے ابوالقاسم اللہ تعالیٰ کے احباب کی ملاقات کا وقت قریب آگیا ہے جب میں فارغ ہو جاؤں پھر تمہارے پاس ایک جوان آئے گا اس کو میری گُدڑی اور عصا اور لوٹا دیدینا حضرت جُنیدؒ فرماتے ہیں کہ پھر اس شخص کا انتقال ہوگیا پھر ہم ان کو دفنا چکے تو پھر ایک جوان مصری ہمارے پاس آیا سلام کے بعد اس نے فرمایا اے ابوالقاسم میری امانت کہاں ہے میں نے کہا کیسی امانت تم بیان تو کرو کہنے لگا کہ میں فلاں گھاٹ پر تھا غیبی ہاتف نے آواز دی کہ جاؤ جُنید کے پاس فلاں فلاں چیزیں ہیں وہ لے لو اور تو فلاں ابدال کے قائم مقام ہے حضرت جُنیدؒ فرماتے ہیں کہ میں نے وہ چیزیں اس کے حوالے کر دیں اسی وقت اس نے اپنے کپڑے اتار کر غسل کر کے وہ گدڑی پہن کر عصا لوٹا لے کر شام کی طرف چلا گیا حضرت جُنیدؒ فرماتے ہیں کہ کوہ طور پر ایک چشمہ کے پاس ہم ٹھہرے وہاں ہمارے ساتھیوں کو وجد طاری ہوگیا اوپر کی طرف ایک راہب تھا وہ ہمارے پاس آیا سمجھ پوچھا تمہارا کوئی اُستاد ہے سب نے میری طرف اشارہ کیا فوراً اس راہب نے میرے ہاتھ پر کلمہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ پڑھ کر مسلمان ہوگیا حضرت شیخ جُنیدؒ کا فرمان ہے کہ ایک غزوے میں کسی نے مجھے کچھ مال عنایت کیا میں نے قبول کر کے حاجت مندوں پر تقسیم کر دیا پھر میں نے خواب میں دیکھا کہ قسم قسم کے محلات ہیں میں نے دریافت کیا کہ یہ کس کے محلات ہیں کہا گیا کہ جس کا مال تم نے تقسیم کیا ہے میں نے عرض کیا کہ میرا بھی کچھ حصہ ہے کہا گیا کہ

marfat.com

Marfat.com

تیرا بہترین محل ہے پھر میرا محل مجھے دکھایا گیا۔ حضرت جنید بغدادیؒ کی کرامتوں کا کوئی حساب نہیں یہ تو چیدہ چیدہ کرامات تحریر کی گئی ہیں' وفات کے قریب فرمایا میرا وضو کرادو پھر سجدہ میں گر کر گریہ وزاری شروع کر دی فرمایا اس وقت میں بہت محتاج ہوں۔

حافظ شیرازی نے کہا ؎

اشعار

بلبلِ برگِ گل خوشرنگ در منقار داشت
وندراں برگ نوا خوش نالہائے زار داشت
گفتمش در عین وصل ایں نالہ فریاد چیست
گفت ما را جلوہ معشوق با ایں کار داشت

پھر قرآن پاک پڑھنا شروع کیا فرمایا میرے اعمال کو ہوا کے جھونکے ہلا رہے ہیں دوسری طرف فرشتۂ اجل ہے اور پل صراط ہے میں عادل بادشاہ کی طرف منتظر ہوں پتہ نہیں کہ میرے واسطے کدھر کا حکم ہوتا ہے آپ نے سورہ بقرہ کی ستر آیتیں تلاوت فرمائیں پھر سکرات شروع ہو گیا انگلیوں پر پڑھنا شروع کیا جب دائیں ہاتھ کی شہادت کی انگلی پر پہنچے تو اس کو اوپر کی طرف اٹھا کر بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھ کر آنکھیں بند کر دیں' روح پرواز کر چکی تھی پھر غسل کے وقت ندا آئی کہ ان آنکھوں میں پانی نہ ڈالو یہ ہمارے ذکر کی لذت میں بند ہوئی ہیں ہمارے حکم سے کھلیں گی جیسے پہلے بیان بھی ہو چکا ہے کسی بزرگ نے خواب میں دیکھا پھر دریافت کیا تو حضرت جنیدؒ نے فرمایا کہ جب فرشتے نے کہا مَنْ رَبُّکَ تو میں نے مسکرا کر کہا کہ یہ

marfat.com
Marfat.com

تو ازل میں اَلَسْتُ بِرَبِّکُمْ کے جواب میں بَلیٰ کہہ چکا ہوں۔

حضرت شیخ ابوبکر شبلیؒ

آپ کی کنیت ابوبکر اور نام جعفر بن یونس ہے حضرت جنیدؒ فرماتے تھے کہ ہر قوم میں تاج اور سردار ہوتا ہے اس قوم کا تاج شبلیؒ ہے ابتدا میں آپ پوشیدہ خلیفہ رہے تھے بعد میں مشہوری ہوگئی تھی آپ کی پیدائش بغداد میں ہوئی اور وفات جمعہ کی رات ستائیس ذوالحجہ ۳۳۴ھ کو ہوئی اور آپ کی عمر اسی سال تھی مزار بغداد میں ہے۔

حضرت شیخ عبدالواحد تمیمیؒ

آپ کی کنیت ابوالفضل نام عبدالواحد بن عبدالعزیز ہے یہ حضرت شیخ شبلیؒ کے مرید تھے آپ کی وفات جمادی الآخر ۴۲۵ھ میں ہوئی آپ کا مزار امام احمد بن حنبلؒ کے مقبرہ میں ہے۔

شیخ ابوالفرح طرطوسیؒ

آپ حضرت شیخ عبدالواحدؒ کے مرید تھے اور اپنے وقت کے بڑے بزرگوں میں سے تھے بڑی کرامات والے تھے۔

شیخ ابوالحسن ہنکاریؒ

آپ کا نام علی بن جعفر القرشی الہنکاری ہے یہ شیخ ابوالفرح طرطوسیؒ کے مرید تھے یہ بھی اپنے وقت میں بڑی کرامات و کشف کے مالک تھے آپ کی وفات ماہ محرم ۴۸۶ھ میں ہوئی ہے۔

حضرت شیخ ابوسعید مبارک قدس سرہٗ

آپ کا نام مبارک علی بن حسین المخدومی

marfat.com

Marfat.com

ہے آپ سلطان الاولیاء وعارفین وپیشوا سالکوں کے قبلہ گاہ پیر طریقت واقف اسرار حقیقت علوم ظاہری وباطنی کے جامع اور حضرت خضر علیہ السلام کے رفیق تھے اور شیخ ابوالحسن ہنکاری کے مرید تھے حضرت شیخ عبدالقادرؒ سے روایت ہے کہ میں نے ابتدائے حال میں خدا سے عہد کیا تھا کہ میں ہرگز نہ کھاؤں گا جب تک خدا مجھے نہ کھلائے پلائے جب چالیس روز گذر گئے ایک شخص آیا کچھ کھانا دے کر چلا گیا پھر اچانک غیب سے آواز آئی کہ کوئی زور زور سے پکارتا ہے کہ بھوک بھوک اتنے میں شیخ ابو سعید مخدومی تشریف لائے آپ نے فرمایا کہ یا عبدالقادر یہ کیا ہے میں نے کہا یہ نفس کا اضطراب ہے لیکن روح اپنی جگہ پر قائم ہے اپنے خدا کے مشاہدہ میں مستغرق ہے فرمایا ہمارے گھر چلو میں نے انتہائی رقت سے کہا میں نہ جاؤں گا اتنے میں ابوالعباس خضر علیہ السلام تشریف لائے فرمایا اٹھو ابوسعید کی خدمت میں چلو پھر میں چلا گیا آگے ابوسعیدؒ اپنے دروازے پر کھڑے انتظار کر رہے ہیں فرمانے لگے کہ اے عبدالقادر جو کچھ میں نے تم کو کہا تھا وہ کافی نہ تھا کہ تم نے خضر علیہ السلام کو تکلیف دی پھر اندر گئے کھانا تیار تھا وہ ایک ایک لقمہ میرے منہ میں ڈالتے گئے کہ میں سیر ہو گیا پھر میں ان کی صحبت میں رہنے لگا مدرسہ باب الازخ کی عمارت آپ ہی کے ہاتھوں سے بنی تھی جو حضرت کے دربار میں ہے۔

شیخ ابوسعید المخدومی کی وفات ۵۱۳ھ میں واقع ہوئی۔

حضرت شیخ حماد دیاس قدس سرہٗ

آپ کی کنیت ابوعبداللہ اور نام حماد بن مسلم ہے

marfat.com

Marfat.com

دیاس یعنی ٹھنڈا باسی پانی بیچنے والے کو کہتے ہیں آپ حضرت کے خاص مصاحبوں میں سے تھے زمانہ کے بڑے عارف علوم وصاحب اسرار وکراماتؒ تھے آپ کو اللہ تعالےٰ نے علم لدنی عطا کیا تھا کم وبیش ایک ہزار آپ کے مرید تھے شیخ حمادؒ نے خود فرمایا کہ ہر رات میں سب مریدوں کو یاد کرتا ہوں ان کی ضرورتوں کو خدا سے طلب کرتا ہوں اور گناہوں کے واسطے خدا سے توبہ کی توفیق مانگتا ہوں۔ حضرت پیر صاحب جوانی میں شیخ حمادؒ کی صحبت میں رہتے ایک دن اُٹھ کر جانے لگے تو شیخ حمادؒ نے فرمایا کہ اس عجمی کو خدا تعالےٰ نے ایسے قدم عطا فرمائے ہیں جو اپنے وقت کے تمام اولیاء کی گردنوں پر ہوں گے پھر حق تعالےٰ کی طرف سے حکم ہوا کہ اے عبدالقادر کہدو کہ قَدَمِیْ هٰذِهٖ عَلٰی رَقَبَةِ کُلِّ وَلِیِّ اللّٰهِ یعنی میرا یہ پاؤں ہر ولی اللہ کی گردن پر ہے اور جب بھی آپ یہ فرماتے تمام اولیاء اپنی گردنوں کو جھکا لیتے آپ کی وفات رمضان شریف ۵۲۵ھ میں ہوئی تھی۔

اشعار

آں شاہ کہ در جمال عدیم المثال بود
ملک عدم گرفت وبکون ومکان نماند
کو عیش زندگانی وکو لذت حیات
کاں مایۂ مسرت وآں زندگاں نماند
گریم تا بحے بہ غم فرقتِ نگار
اے چشم اشکبار کہ تاب وتواں نماند

marfat.com

Marfat.com

گیارہواں باب

حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ

آپ کی کنیت طریقت میں بادشاہ مشائخ اور شریعت میں امام الائمہ اور محبوب ربانی ابو محمد ہے پیر کامل سردار عارفان مخزن زہاد قطب زمان محبوب ربانی کا اسم گرامی عبدالقادر ہے آپ کا سلسلہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے ملتا ہے آپ حسینی ہیں اور آپ کی والدہ ماجدہ بھی حسینی ہے آپ کا لقب محی الدین ہے یہ لقب اس لئے مشہور ہے کہ آپ کا خود فرمان ہے کہ میں کسی سفر میں بغداد پہنچا میں نے ایک بیمار دیکھا جو نہایت کمزور اور متغیر رنگ تھا اس بیمار نے مجھے دیکھ کر کہا السلام علیک پھر اس نے کہا میرے پاس آیئے میں اس بیمار کے پاس گیا اس نے کہا مجھے بٹھایئے میں نے اس کو سہارا دے کر بٹھایا بیٹھتے ہی اس کا رنگ تازہ ہو گیا نہایت تندرست معلوم ہونے لگا میں اس کی حالت دیکھ کر خوف زدہ ہوا اس نے کہا اے عبدالقادر مجھے پہچانتے ہو میں نے عرض کیا نہیں پہچانتا اس نے کہا میں تو تیرے جد امجد کا دین ہوں میں عاجز اور لاغر ہو گیا تھا جیسا کہ تو نے دیکھا خدا تعالےٰ نے آپ کی برکت سے مجھے زندہ کر دیا آپ کا لقب اس لئے محی الدین ہوا یعنی دین کو زندہ کرنے والا فرمایا پھر میں اس سے

marfat.com

Marfat.com

رخصت ہوکر جامع مسجد میں پہنچا، نماز پڑھی تو لوگ جوق در جوق چاروں طرف سے جمع ہو گئے میرے پاؤں اور ہاتھوں کو بوسہ دیتے ہیں لوگ آپ کی مجلس میں حاضر ہوکر اسلام لاتے اپنے سب گناہوں سے تائب ہوتے اور جنات بھی صف بہ صف آپ کی مجلس میں حاضر ہوکر اسلام لاتے تھے اور آپ کی صحبت سے فیض یاب ہوتے آپ نے فرمایا کہ جیسا انسانوں میں مشائخ ہوتے ہیں ایسا ہی جنات میں بھی مشائخ ہوتے ہیں میں جن وانس سب کا شیخ ہوں۔

حکایت شیخ ابوسعید عبداللہ بغدادیؒ فرماتے ہیں کہ میری فاطمہ نام لڑکی تھی جس کی عمر سولہ سال تھی وہ ایک دن چھت پر چڑھی وہاں سے گم ہوگئی میں حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کی خدمت میں حاضر ہوا پھر لڑکی کا ماجرا بیان کیا فرمایا آج ہی کی رات میں جاکر بغداد محلہ خرابہ کرخ میں جاکر زمین پر ایک دائرہ کھینچ اور بسم اللہ علی بنت عبدالقادر پڑھتے جانا پھر اسی دائرہ میں بیٹھ جانا جب اندھیری رات ہو جائے گی تو جنات کی جماعت کا گذر ہوگا وہ مختلف صورتوں میں ہوں گے خوف نہ کرنا بیٹھے رہنا پھر صبح کے قریب جنات کا بادشاہ آئے گا بمع لشکر کے وہ تجھے کہے گا کیا کام ہے۔ بتا دینا کہ شیخ عبدالقادر جیلانیؒ نے مجھے آپ کی خدمت میں بھیجا ہے پھر اپنی لڑکی کا واقعہ اس کو بتا دینا ابوسعیدؒ فرماتے ہیں میں نے ایسا ہی کیا، جنات کے گروہ در گروہ گذرے دائرے کے قریب کوئی نہ آیا میں بیٹھا رہا یہاں تک کہ بادشاہ گھوڑے پر سوار آیا بمع لشکر کے دائرہ کے مقابل

marfat.com

Marfat.com

کھڑا ہوگیا پھر دریافت کیا کہ کیا کام ہے میں نے کہا شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ نے تیرے پاس بھیجا ہے بس یہ سنتے ہی فوراً ــــ گھوڑے سے اتر کر زمین چومی پھر دائرہ سے باہر بیٹھ گیا پھر کہا کیوں بھیجا ہے میں نے اپنی لڑکی کا واقعہ بیان کیا اس نے فوراً حکم دیا کہ جو جن اس لڑکی کو لے گیا ہے فوراً حاضر ہو جائے تھوڑی ہی دیر میں اس جن کو بمع لڑکی کے حاضر کیا گیا اور کہا گیا یہ چین کے جنات میں سے ہے بادشاہ نے اس جن کو کہا کہ اس لڑکی کو تو نے کیوں حضرت کے حلقہ سے اٹھا لیا، کہا میرے دل میں اس کی محبت پیدا ہوگئی تھی پھر بادشاہ کے حکم سے اس کا سر قلم کر دیا گیا ابوسعیدؒ نے فرمایا کہ لڑکی میرے حوالے کر دی پھر میں نے بادشاہ سے کہا کہ تو حضرت شیخ صاحبؒ کا بہت فرمانبردار ہے اس نے کہا کیوں فرمانبردار نہ ہوں شیخ صاحبؒ جب اپنے گھر سے تمام دنیا کے جنات پر نظر ڈالتے ہیں تو اس کی ہیبت سے تمام جنات ادھر ادھر پریشان ہو جاتے ہیں اور آپ کو جیلانی اس واسطے کہتے ہیں کہ آپ کی ولادت مقام جیل میں ہوئی ہے جو طبرستان کے پیچھے ایک ملک کا نام ہے اس کو جیل اور جیلان اور گیل اور گیلان بھی کہتے ہیں بروایت دیگر جیل دریائے دجلہ کے کنارے ایک مقام کا نام ہے۔ واللہ اعلم بالصواب آپ کو نسبت رحمانی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے حاصل تھی اور نسبت خرقہ حضرت کا شیخ ابوسعید مخزومی اور شیخ ابوسعید السامی اور دیگر مشائخ سے ہے اور حضرت معروف کرخیؒ تک پہنچ کر حضرت امام رضا رضی اللہ عنہ کے آباء کرام سید الخلائق سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچتی ہے اور آپ کے پیر صحبت شیخ حماد دباس ہیں اور اکثر

marfat.com

Marfat.com

رخصت ہوکر جامع مسجد میں پہنچا، نماز پڑھی تو لوگ جوق در جوق چاروں طرف سے جمع ہو گئے میرے پاؤں اور ہاتھوں کو بوسہ دیتے ہیں لوگ آپ کی مجلس میں حاضر ہوکر اسلام لاتے اپنے سب گناہوں سے تائب ہوتے اور جنات بھی صف بہ صف آپ کی مجلس میں حاضر ہوکر اسلام لاتے تھے اور آپ کی صحبت سے فیض یاب ہوتے آپ نے فرمایا کہ جیسا انسانوں میں مشائخ ہوتے ہیں ایسا ہی جنات میں بھی مشائخ ہوتے ہیں میں جن وانس سب کا شیخ ہوں۔

حکایت شیخ ابوسعید عبداللہ بغدادیؒ فرماتے ہیں کہ میری فاطمہ نام لڑکی تھی جس کی عمر سولہ سال تھی وہ ایک دن چھت پر چڑھی وہاں سے گم ہوگئی میں حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کی خدمت میں حاضر ہوا پھر لڑکی کا ماجرا بیان کیا فرمایا آج ہی کی رات میں جاکر بغداد محلہ خرابہ کرخ میں جاکر زمین پر ایک دائرہ کھینچ اور بسم اللہ علی بنت عبدالقادر پڑھتے جانا پھر اسی دائرہ میں بیٹھ جانا جب اندھیری رات ہو جائے گی تو جنات کی جماعت کا گذر ہوگا وہ مختلف صورتوں میں ہوں گے خوف نہ کرنا بیٹھے رہنا پھر صبح کے قریب جنات کا بادشاہ آئے گا بمع لشکر کے وہ تجھے کہے گا کیا کام ہے۔ بتا دینا کہ شیخ عبدالقادر جیلانیؒ نے مجھے آپ کی خدمت میں بھیجا ہے پھر اپنی لڑکی کا واقعہ اس کو بتا دینا ابوسعیدؒ فرماتے ہیں میں نے ایسا ہی کیا، جنات کے گروہ در گروہ گذرے دائرے کے قریب کوئی نہ آیا میں بیٹھا رہا یہاں تک کہ بادشاہ گھوڑے پر سوار آیا بمع لشکر کے دائرہ کے مقابل

marfat.com

Marfat.com

کھڑا ہوگیا پھر دریافت کیا کہ کیا کام ہے میں نے کہا شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ نے تیرے پاس بھیجا ہے بس یہ سنتے ہی فوراً ــــ گھوڑے سے اتر کر زمین چومی پھر دائرہ سے باہر بیٹھ گیا پھر کہا کیوں بھیجا ہے میں نے اپنی لڑکی کا واقعہ بیان کیا اس نے فوراً حکم دیا کہ جو جن اس لڑکی کو لے گیا ہے فوراً حاضر ہو جائے تھوڑی ہی دیر میں اس جن کو بمع لڑکی کے حاضر کیا گیا اور کہا گیا یہ چین کے جنات میں سے ہے بادشاہ نے اس جن کو کہا کہ اس لڑکی کو تو نے کیوں حضرت کے حلقہ سے اٹھا لیا، کہا میرے دل میں اس کی محبت پیدا ہوگئی تھی پھر بادشاہ کے حکم سے اس کا سر قلم کر دیا گیا ابوسعیدؒ نے فرمایا کہ لڑکی میرے حوالے کر دی پھر میں نے بادشاہ سے کہا کہ تو حضرت شیخ صاحبؒ کا بہت فرمانبردار ہے اس نے کہا کیوں فرمانبردار نہ ہوں شیخ صاحبؒ جب اپنے گھر سے تمام دنیا کے جنات پر نظر ڈالتے ہیں تو اس کی ہیبت سے تمام جنات ادھر ادھر پریشان ہو جاتے ہیں اور آپ کو جیلانی اس واسطے کہتے ہیں کہ آپ کی ولادت مقام جیل میں ہوئی ہے جو طبرستان کے پیچھے ایک ملک کا نام ہے اس کو جیل اور جیلان اور گیل اور گیلان بھی کہتے ہیں بروایت دیگر جیل دریائے دجلہ کے کنارے ایک مقام کا نام ہے۔ واللہ اعلم بالصواب آپ کو نسبت روحانی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے حاصل تھی اور نسبت خرقہ حضرت کا شیخ ابوسعید مخزومی اور شیخ ابوسعید السامی اور دیگر مشائخ سے ہے اور حضرت معروف کرخیؒ تک پہنچ کر حضرت امام رضا رضی اللہ عنہ کے آباء کرام سید الخلائق سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچتی ہے اور آپ کے پیر صحبت شیخ حماد دباس ہیں اور اکثر

marfat.com
Marfat.com

صحبت حضرت خضر علیہ السلام کے پاس رہی تھی اور آپ کی والدہ ماجدہ کی کنیت ام الخیر ہے اور نام امۃ الجبار فاطمہ بنت شیخ عبداللہ صومعی ہے جو گیلان میں بڑے اولیاء تھے آپ کو مرتبہ عالیہ ملا تھا جس سے ناراض ہوتے تو خدا تعالیٰ اس سے جلدی انتقام لیتے خدا تعالیٰ ان پر بہت مہربان تھا ان کی صاحبزادی جو حضرتؒ کی والدہ ماجدہ تھی ساٹھ سال کی ہوگئی تھی اولاد کی اُمید نہ رہی تھی کہ حضرت کے والد ماجد کی صلب سے مادر مشفقہ کے رحم لطیف میں منتقل ہوئے یہ بھی ان کی کرامات تھی کیونکہ جناب کی والدہ ماجدہ بڑی عارفہ صالحہ اور صاحب کشف اور کرامات تھیں آپ کی ولادت جیلان میں ماہ رمضان کی پہلی شب کو ہوئی سنہ ۴۷۰ھ یا سنہ ۴۷۱ھ میں، آپ کی والدہ نے فرمایا جب میرا لڑکا عبدالقادر پیدا ہوا تو رمضان میں دودھ نہیں پیا آپ فرماتے تھے کہ عالم شباب میں میری آنکھوں میں نیند آجاتی تو غائبانہ ایک آواز آجاتی کہ اے عبدالقادر تجھ کو ہم نے نیند کے واسطے نہیں پیدا کیا اور فرماتے جب میں مکتب میں جاتا تو میرے ساتھ جو فرشتے چلتے میں اُن کے چلنے کی آواز سنتا وہ کہتے اٹھو خدا کے ولی کو راستہ دو، جب آپ کی عمر اٹھارہ سال ہوئی تو آپ جیلان سے بغداد چلے گئے پھر بغداد میں تحصیل علم میں مشغول رہے قرآن کریم فقہ و حدیث اور دیگر تمام علوم دینیہ سے فراغت حاصل کی تھوڑے ہی دنوں میں اپنے ہم عصروں پر سبقت لے گئے اسی سفر میں بڑے بڑے ساٹھ ڈاکو آپ کے آگے توبہ کر کے نیک بن گئے، آپ تمام علوم میں مہارت رکھتے تھے وعظ تبلیغ شروع کی تقریر کرتے وقت فرماتے اے آسمان و زمین آؤ میری بات سنو اور مجھ سے کچھ سیکھو میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اس

marfat.com

Marfat.com

زمین پر جانشین ہوں آؤ اس مجلس میں خلعتیں عطا ہوتی ہیں اور خدا تعالیٰ میرے قلب پر تجلی ڈالتا ہے آپ کی وعظ کی مجلس میں تقریباً ستر ہزار کا مجمع ہوتا اور چار چار سو آدمی آپ کی تقریر کو نقل کرتے پھر جب مجلس ختم ہوتی تو آپ حقیقت آموز معرفت سے بھرے ہوئے کلام کے اثر سے وجد میں آجاتے۔

آپ کی تصنیفات وحلیہ

غنیۃ الطالبین، فتوح الغیب یہ مشہور کتابیں ہیں۔ آپ نحیف الجسم میانہ قد۔ سینہ کشادہ پیشانی بلند۔ گندم گون رنگ۔ دونوں ابرو باہم پیوستہ آواز بلند۔ لباس عالمانہ تھا ایک دفعہ خلیفہ بغداد نے دس اشرفیوں کی تھیلیاں پیش کیں آپ نے فرمایا مجھے ضرورت نہیں جب اس نے اصرار کیا تو پھر آپ نے ایک تھیلی دائیں ہاتھ میں پکڑی اور ایک بائیں ہاتھ میں پکڑ کر تھیلیوں کو دبایا ان سے خون جاری ہوگیا آپ نے خلیفہ سے فرمایا کہ شرم نہیں آتا کہ تو خلق خدا کا خون چوستا ہے خلیفہ بے ہوش ہوگیا۔ کسی خلیفہ کے گھر آپ تشریف نہ لے جاتے تھے مگر جب کوئی خلیفہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوتا تو باادب بیٹھتا خلیفہ عرض کرتا کہ جو حکم فرمائیں ہماری سر آنکھوں پر ہے جس وقت کسی خلیفہ کو حکم فرماتے تو اس انداز پر تحریر ہوتا کہ عبدالقادر تجھ کو اس طرح حکم دیتا ہے اس کا حکم تیرے پر نافذ ہے یہ تیرے واسطے کل قیامت میں حجت ہوگی پھر اس حکم کو خلیفہ آنکھوں پر لگا کر سر پر رکھتا اور اس کے حکم کے موافق نافذ کرتا حضرت شیخ صاحبؒ خوش اخلاق باحیا۔ شریف مہربان نرم دل آپ کی مجلس والوں میں ہر ایک یہ خیال کرتا کہ حضرت سب سے زیادہ میرے پر مہربان ہیں کوئی سائل محروم نہ جاتا لاعلاج بیمار آتے آپ کے ہاتھ لگانے سے تندرست ہو جاتے۔

marfat.com
Marfat.com

چور کو ابدال بنا دیا

ایک دفعہ آپ کے دولت خانے میں چور آگیا وہ اندھا ہو گیا اتنے میں خضر علیہ السلام حاضر ہوئے اور فرمایا کہ اے ولی اللہ ایک ابدال فوت ہو گیا ہے جس کے واسطے آپ حکم فرمائیں اس کی جگہ ابدال مقرر کر لیں فرمایا ہمارے گھر ایک آدمی لینی وہ چور عجز و انکساری میں پڑا ہے جاؤ اس کو لاؤ جب وہ لایا گیا تو آپ رح کی ایک نظر سے وہ بینا بھی ہو گیا پھر کہا اس کو اس کی جگہ ابدال بنا دو سبحان اللہ چور کو ابدال بنا دیا یہ تھی حضرت شیخ رح کی رسائی ان کے دولت سرائے میں بغیر نور معرفت کے اور کیا ہے وہاں چور بھی ابدالیت کا درجہ حاصل کرتے ہیں سب اقطاب و ابدال اوتاد کا اختیار آپ کے ہاتھ مبارک میں تھا کہتے ہیں کہ ایک دفعہ ایک ابدال فوت ہو گیا حضرت شیخ صاحبؒ نے قسطنطنیہ سے ایک کافر منگایا اس کی مونچھیں پکڑ کر اس کا نام محمد رکھ دیا اور اپنا عمامہ مبارک اس کے سر پہ رکھ کر اس کو اس ابدال کی جگہ مقرر کر دیا سبحان اللہ کیسی کرامت تھی حضرت شیخ رح کی۔

ہوا میں اڑتا بزرگ

ایک مرتبہ ایک بزرگ ہوا میں اڑتا ہوا بغداد سے گذرتا تھا حضرت پیر صاحبؒ نے اس کے کمالات و احوال کو سلب کر لیا وہ بزرگ عاجز ہو کر آیا آپ کی خدمت میں آپ نے اس کے کمالات واپس کر دیئے پھر اڑتا ہوا چلا گیا حضرت شیخ رح کا تمام طریقہ عین شریعت کے مطابق تھا اور فرماتے تھے کہ اے لوگو! شریعت کا ادب رکھو جو کچھ تم کھاتے پیتے ہو اور جمع کرتے ہو سب کچھ میرے سامنے آئینہ کی طرح ظاہر ہے کسی بزرگ نے حضرت

marfat.com

Marfat.com

خضر علیہ السلام سے شیخ رح کے بارے میں دریافت کیا خضر علیہ السلام نے فرمایا خداوند تعالیٰ نے یہ بلند و بالا مقام کسی کو نہیں عطا فرمایا جو حضرت شیخ رح کو عطا ہوا ہے اپنے زمانے کے غوث و قطب تھے۔

اجلاس

ایک دن حضرت پیر صاحبؒ نے ایک سو ولی اللہ کا اجلاس منعقد کیا سب بڑے بڑے اولیائے کرام تھے اور خود منبر پر جلوہ افروز ہوئے نہایت بلیغ تقریر کے بعد فرمایا قَدَمِیْ هٰذِهٖ عَلٰی رَقَبَةِ کُلِّ وَلِیِّ اللّٰہِ یعنی یہ میرے قدم ہر ولی کی گردن پر ہیں پھر حضرت شیخ حبیبی رحمۃ اللہ علیہ اٹھ کر منبر کے قریب گئے حضرت صاحب رح کا پائے مبارک اپنی گردن پر رکھ کر آپ کے دامن کے نیچے ہو کر نکلے اور حاضرین میں تمام اولیائے کرام نے اپنی اپنی گردنیں جھکا دیں۔ اور شیخ ابو سعید قیلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے تھے کہ جس وقت حضرت شیخ رح نے یہ مذکورہ کلام فرمایا اس وقت اللہ تعالیٰ جل جلالہٗ نے ان کے دل پر تجلی ڈالی اور آنحضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے خود بمعہ ملائکہ کی جماعت کے اور تمام ارواح اولیائے کرام کے سامنے تشریف لا کر آپ رح کو خلعت پہنائی ہر طرف سے ملائکہ اور رجال الغیب حاضر تھے ایسا کوئی ولی نہ رہا تھا جس نے اس وقت سر نہ جھکایا ہو یہ خدا کا فضل ہے جس کو عطا فرمائے حضرت شیخ عبدالقادرؒ نے فرمایا کہ ہر ولی اپنے نبی کے نقش قدم پر ہوتا ہے اور میں بھی اپنے جد امجد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نقش قدم پر ہوں جہاں جہاں میرے جد امجد نے قدم مبارک رکھے ہیں میں نے بھی اسی مقام پر قدم رکھا ہے بغیر نبوت کے وہاں میں معذور تھا اس راہ میں غیر نبی کے دوسرے کسی کو

marfat.com
Marfat.com

قدم رکھنے کی اجازت نہیں اس سے آپ کے معراج و کمال اور مقام بلند محمدیؐ کا اندازہ ہو سکتا ہے شیخ شریف بن حضرت حسن موصلی رح نے فرمایا کہ میں نے اپنے والد ماجد سے سُنا کہ میں تیرہ سال حضرتؒ کی خدمت میں حاضر رہا ہوں اس عرصہ میں میں نے نہیں دیکھا کہ کوئی مکھی آپ کے بدن مبارک پر بیٹھی ہو یا آپ نے ناک صاف کیا ہو، حضرت معین الدین چشتیؒ اور حضرت شیخ شہاب الدین سہروردیؒ آپ کی صحبت سے باطنی فیض حاصل کرتے تھے۔

جنابؒ کا فرمان

آپ نے خود فرمایا ہے کہ پچیس سال پورے میں جنگلوں میں پیدل گھومتا رہا تھا اور چالیس سال پورے عشار کے وضوسے صبح کی نماز ادا کی ہے اور پندرہ سال پورے عشار کی نماز کے بعد بڑی عاجزی سے کھڑے ہو کر صبح سے پہلے ایک قرآن روزانہ ختم کیا ہے ایک رات میرے نفس نے سونے کی خواہش کی کہ اگر کچھ دیر سو لیا تو کیا مضائقہ ہے پھر بھی میں نے اس کی خواہش کو نہیں سُنا پھر اسی جگہ کھڑے ہو کر بڑی عاجزی سے ایک قرآن ختم کیا اور فرمایا کہ میں چالیس چالیس دن تک کامل روزہ دار رہتا تھا عراق کے جنگل میں گیارہ سال عجمی بُرج میں رہا ہوں میرے رہنے سے اس بُرج کا نام عجمی بُرج ہو گیا حضرت پیر صاحبؒ فرماتے تھے کہ خالق کی عزت و جلال کی قسم ہے کہ میں اپنے خدا کے سامنے سر نہ اٹھاؤں گا جب تک میرے مریدوں کو میرے ساتھ جنت میں داخل ہونے کی اجازت نہ ملے گی اور اگر میرا مرید مشرق میں ہوگا اور میں مغرب میں اگر وہ برہنہ ہو جائیگا میں مغرب میں ہوتے

marfat.com

Marfat.com

ہوئے بھی اس کو اپنے دامن میں چھپالوں گا اور فرمایا جو کوئی اپنی نسبت میری طرف کرے اس کو اللہ تعالیٰ قبول فرمائے گا اور اس کے گناہ معاف کرے گا اور آپ نے فرمایا جو آدمی میرے مدرسہ میں داخل ہوگیا اس کو عذاب قبر اور قیامت کے عذاب سے تخفیف ہوگی۔

حکایت ہمدان سے ایک آدمی آیا اور عرض کی کہ حضرت میرے والد صاحب فوت ہوگئے ہیں اور میں نے خواب میں دیکھا، پھر میرے والد نے فرمایا کہ مجھے عذاب قبر ہو رہا ہے تو شیخ عبدالقادرؒ کی خدمت میں حاضر ہو کر میرے واسطے دعا کی درخواست کر اس لئے میں جناب کی خدمت میں حاضر ہوا ہوں۔ جنابؒ نے دریافت کیا کہ وہ میرے مدرسہ میں داخل ہوا تھا، عرض کیا آپ کے مدرسہ میں آیا تھا، پھر آپ خاموش ہوگئے دوسرے دن پھر خواب میں اپنے والد کو دیکھا کہ وہ سبز لباس پہنے ہوئے خوش و خرم تھے پھر فرمایا کہ آپ رح کی برکت سے یہ خلعت مجھے عطا ہوئی ہے اور عذاب سے بھی نجات مل گئی ہے۔

حکایت یمن کے ایک آدمی نے ارادہ کیا کہ کوئی بہتر آدمی ملے تو پھر اس کی خدمت میں حاضر ہو کر سعادت مند ہو جاؤں اس آدمی نے خواب میں حضرت عیسیٰؑ کو دیکھا کہ فرماتے تھے کہ تو بغداد میں جا کر شیخ عبدالقادرؒ کے دست مبارک پر اسلام قبول کر چنانچہ اس نے آکر اسلام قبول کر لیا اس وقت تمام روئے زمین پر اُن سے بہتر کوئی نہیں حضرت ——— نے فرمایا کہ میں نے جنگلوں میں زندگی گذارنے کا عہد کر لیا تھا لیکن خدا تعالیٰ کی مخلوق کو فائدہ پہنچانا تھا اس وقت تک ایک

marfat.com

Marfat.com

لاکھ آدمیوں نے بیعت کرلی ہے آپ کا فیض عام ایسا تھا کہ حضرت شیخ ابو محمد محلیؒ فرماتے ہیں کہ میں حضرت شیخ عبدالقادرؒ کی خدمت میں رہتا تھا کچھ عرصہ گذارنے کے بعد میں نے اجازت طلب کی مصر جانے کے واسطے حضرت شیخ صاحبؒ نے فرمایا کہ کسی سے کوئی چیز نہ طلب کرنا، جناب نے اپنی انگشت مبارک میرے منہ میں دی اور فرمایا چوستے جاؤ میں نے ایسا ہی کیا، پھر میں روانہ ہوا بغداد سے مصر تک نہ مجھے پیاس لگی اور نہ بھوک حضرت شیخؒ کا فیض عام تھا ایک دفعہ شیخ علی ہیتیؒ بیمار ہوگئے، حضرت آپؒ ان کی عیادت کے واسطے تشریف لائے وہاں پر دو درخت کھجور کے سوکھے ہوئے تھے چار سال سے حضرت پیر صاحبؒ نے ان درختوں کے نیچے بیٹھ کر وضو فرمایا پھر دو رکعت نماز وہاں پڑھی ایک ہی ہفتہ میں وہ درخت ہرے بھرے ہوگئے اور پھل بھی لانے لگے۔

حکایت

شیخ عبدالوہاب اور شیخ عبدالرزاقؒ سے روایت ہے کہ ایک دن والد بزرگوار مدرسہ باب الاذخ میں دودھ نوش فرما رہے تھے اچانک دودھ پینے چھوڑ دیا پھر بہت دیر تک غائب ہوگئے پھر تشریف لائے اور فرمایا کہ ستر بڑے بڑے علماء کے دروازے میرے قلب پر کھولے گئے جن کی وسعت آسمان و زمین کی وسعت کے برابر ہے۔

آپ کی ولادت ۴۷۰ھ میں ہوئی یا ۴۷۱ھ میں ۳۳ سال تدریس و فتویٰ میں چالیس سال وعظ نصیحت میں گذارے تھے ۵۶۱ھ میں انتقال فرمایا آپ قطب وقت سلطان موجودات امام صدیقین حجت العارفین

marfat.com

Marfat.com

روح معرفت قلب زمین میں خدا کے خلیفہ اس کی کتاب کے وارث اور اس کے رسول کے نائب اور سلطان طریق تھے اٹھارہ سال کی عمر میں بغداد شریف میں علماء امت اعیان دین کی خدمت میں قرآن کریم تجدید فرمایا و اعلام محدثین و عظم مستعدین و علمائے مستندین سے علم حدیث حاصل کیا علوم کی تکمیل فرمائی اصولاً فروعاً مذہباً و اخلاقاً بغداد کے تمام اکابر سے بلکہ تمام علمائے بلاد بڑھ گئے بعد ازاں خدائے عزوجل نے آپ کو لوگوں پہ ظاہر کر دیا، آپ کو اللہ تعالےٰ جل جلالہ نے قطبیت کبریٰ اور ولایت عظمیٰ کے مرتبہ پر سرفراز کیا

علمی کمالات

ایک دن کسی قاری نے آپ کی مجلس میں قرآن مجید کی ایک آیت تلاوت کی جناب نے اس آیت کی تفسیر میں گیارہ معانی بیان فرمائے پھر اور حقائق کا ذکر شروع کیا ہر ایک بیان پر دلائل اور تفصیل بیان فرمائی پھر قال کو چھوڑ کر حال کی طرف متوجہ ہوئے پھر کلمہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ ط زبان مبارک سے نکلا حاضرین کے دلوں میں شورش و اضطراب برپا ہوا اپنے اپنے گریبان چاک کر کے صحرا کی طرف بھاگ گئے ایک دن آپ ترک دنیا کر کے عراق کے جنگلوں ویرانوں میں پھر رہے تھے فرمایا کہ میرے پاس غیبی لوگ اور جنات آنے لگے پھر میں ان کو طریقت کی تعلیم دیتا رہا چالیس سال تک فجر کی نماز عشاء کے وضو سے پڑھتے رہے۔ پندرہ سال تک عشاء کی نماز ادا کرنے کے بعد قرآن مجید کی تلاوت بڑی عاجزی سے کھڑے ہو کر کرتے رہے ایک ہاتھ سے دیوار پکڑ کر

marfat.com

Marfat.com

قرآن کی تلاوت کی صبح تک ختم کردیا چالیس دن تک کھانا پینا راحتِ خواب سے محروم رہے، گیارہ سال برج بغداد میں طویل قیام کیا اور خدا سے یہ درخواست کرتے رہے کہ غیب سے کھانا ملے تب کھاؤں گا اور فرماتے جو عہد خدا سے کیا، نہیں توڑا۔

حکایت

ایک سفر میں ایک شخص میرے پاس صحبت میں شامل ہوگیا پکی دوستی کا عہد کرلیا ایک دن وہ مجھے کسی جگہ بٹھا کر چلا گیا اور یہ کہہ گیا کہ جب تک میں نہ آؤں یہاں سے نہ جانا پورا سال وہاں گذر گیا۔ میں وعدہ کے موافق وہیں بیٹھا رہا سال کے بعد وہ آیا پھر وعدہ کرکے چلا گیا میں وہیں بیٹھا رہا وہ پھر سال کے بعد آیا غرض تین سال ایسے گذرے آخری دفعہ آیا اس کے پاس دودھ اور روٹی تھی پھر کہا کہ میں حضر ہوں مجھے حکم ہوا ہے کہ تمہارے ساتھ کھاؤں پھر حضرت علیہ السلام نے کہا اب اٹھو بغداد میں جاکر قیام کرو سفر و سیاحت کو خیرباد کہدو، کسی نے کہا وہاں کھانا پینا کیا تھا فرمایا جو کچھ غیب سے مل جاتا۔ جب آپ وعظ فرماتے چار سو آدمی لکھتے رہتے تھے فرمایا شروع سے سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم اور علی مرتضیٰ کو خواب میں دیکھا انہوں نے مجھے بولنے کا حکم دیا اور میرے منہ میں لعاب مبارک ٹپکایا۔ مجھ پر سخن کے دروازے کھول دیئے پانچسو سے زیادہ یہود و نصاریٰ اور لاکھ سے زیادہ دوسری جماعتوں کے لوگ تائب ہوکر مسلمان ہوئے ہیں جب آپ منبر پر تشریف فرماتے آپ کا کلام سن کر کوئی اضطراب و وجد کی حالت میں ہوتے اور کوئی گریہ وزاری میں کوئی گریبان چاک کرکے جنگل کی طرف نکل جاتے کوئی بے ہوش پڑے

marfat.com

Marfat.com

رہتے کوئی جان دیدیتے آپ کے غلبۂ ذوق وشوق وہیبت وعظمت و جلال کی وجہ سے آپ کی مجلس وعظ میں خوارق کرامات وتجلیات وعجائبات وغرائب وحدوث اشیائے عجیبہ غریبہ ظہور میں آتے آپ کی مجلس میں کل اولیا کرام حیات اجسام کے ساتھ و ارواح مقدسہ جن و ملائکہ حاضر ہوتے

حضرت خضر

حضرت علیہ السلام تو اکثر اوقات میں مجلس شریف میں شامل ہوتے اور مشائخ کو مجلس میں حاضر ہونے کی دعوت کرتے اور فرماتے جس کو فلاح کی خواہش ہو وہ اس مجلس میں ملازم رہے کبھی کلام کرتے کہتے آپ کے قدم مبارک ہوا میں اٹھ جاتے اور فرماتے اے اسرائیلی ٹھہر محمدی کا کلام سن جب حضرت شیخ عبدالقادرؒ ہوا سے واپس ہوتے لوگ دریافت کرتے کون تھا فرماتے ابوالعباس خضرؑ تھے ہماری مجلس سے گذر رہے تھے بہت تیزی سے جا رہے تھے میں نے کہا بہت تیز نہ جاؤ ہماری بات سن کر جاؤ اور جب منبر پر تشریف رکھتے تو فرماتے اے غلاموں جب میں بیٹھوں میرے پاس آجاؤ یہاں خدا کا قرب حاصل ہوتا ہے یہاں مراتب اعلیٰ تک رسائی ہوتی ہے اے توبہ کے طلب گار بسم اللہ میرے پاس آ اے بخشش کے طلب گار میرے پاس آ ، اے طالب اخلاص میرے پاس آ ہفتے میں آ ، اگر نہ ہوسکے تو مہینے میں آ ، اگر نہ ہوسکے تو سال میں آ ، اگر یہ بھی نہ ہوسکے تو زندگی میں ایک بار آ ، ہزاروں نعمتوں سے مستفید ہوجا۔ ہزاروں مہینوں کا راستہ طے کر کے آجا میری مجلس میں ملائکہ ۔ اولیاء اور غیبی لوگ آتے ہیں تاکہ میری مجلس میں بارگاہ کبریا میں تواضع کے آداب سیکھیں اور فرماتے میری

marfat.com

Marfat.com

گفتگو مردان غیب سے ہے جو کوہ قاف کے عقب سے حاضر ہوتے ہیں وہ آتش شوق و شعلہ عشق میں سوزاں ہوتے ہیں اس بیان کے وقت آپ کے فرزند سید عبدالرزاق آپ کے قدموں میں منبر کے آخری پایہ پہ تشریف رکھتے تھے اس نے سر اٹھا کر دیکھا پھر بے ہوش ہو گئے ان کے لباس اور دستار کو آگ لگ گئی حضرت شیخ صاحبؒ منبر سے اُترے پھر آگ کو بجھا دیا پھر فرمایا اے عبدالرزاق تو بھی ان میں سے ہے فرمایا جس وقت میں نے اوپر کو دیکھا مردان غیب ہوا میں ساکت مدہوش کھڑے تھے تمام افق ان سے بھرا ہوا تھا اور ان کے کپڑوں میں آگ لگی ہوئی تھی بعض ان میں فریاد کرتے تھے بعض وجد و ذوق میں بعض اپنی جگہ قائم بعض زمین پر گر رہے تھے حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ نے فرمایا کہ میں دس برس کی عمر میں مکتب میں جایا کرتا تھا میرے ساتھ فرشتے جاتے مکتب میں لڑکوں سے کہتے کہ یہ ولی اللہ ہے اس کو جگہ دو اس دوران میں ایک شخص ملا اس نے ایک فرشتے سے پوچھا یہ لڑکا کون ہے کہ تم اس کی اتنی تعظیم کرتے ہو فرشتوں نے جواب دیا یہ ولی اللہ ہے عظیم الشان رتبے کا مالک ہے یہ طریقت میں ایسی ہستی ہے کہ اس کو بلا روک ٹوک نعمتیں عطا کی جاتی ہیں ان کو بغیر حساب کے روحانی مراتب دیئے جاتے ہیں اور بلا حجت تقرب حاصل ہے شیخ عبدالقادر جیلانیؒ فرماتے ہیں کہ چالیس سال کے بعد مجھے معلوم ہوا کہ وہ سائل اپنے زمانے کا ابدال تھا۔

گائے کی کلام

شیخ عبدالقادر جیلانیؒ فرماتے ہیں کہ بچپن میں گھر سے حج کے دن باہر نکلا ایک گائے کے پیچھے پیچھے دوڑ گیا گائے نے پیچھے دیکھ کر کہا یا عبدالقادر تجھے اس قسم کے

marfat.com

Marfat.com

کاموں کے واسطے نہیں پیدا کیا، گائے کی بات سن کر میں کانپتے ہوئے گھر پہنچا بالاخانہ پر چڑھ گیا کیا دیکھتا ہوں کہ میدانِ عرفات میں کھڑے ہیں پھر میں اپنے والد صاحب کے پاس آیا ان سے اجازت مانگی کہ میں بغداد جا کر علم حاصل کر کے صالحین کی زیارت حاصل کر دں اور جب میں بچوں کے ساتھ کھیلتا تو غیب سے ایک آواز آتی کہ اے مُبارک میری طرف آجا میں پھر ڈر کے مارے بھاگ جاتا پھر اپنی والدہ کی آغوش میں چھپ جاتا وہ ہی آواز میں اب بھی تنہائی میں سُنتا ہوں۔

حج حج کے دوران جب موضع حِلّہ میں آپ پہنچے تو سب امیر لوگوں نے اپنے پاس حضرتؒ کے قیام کے واسطے اعلیٰ اعلیٰ انتظام کیے لیکن حضرتؒ نے فرمایا میں کسی نہایت غریب کے پاس ٹھہروں گا ——— ——— چنانچہ ایک غریب بوڑھے سے اجازت لے کر اس کے پاس ٹھہرے وہاں بے اندازہ تحفے تحائف آئے وہ سب اس بوڑھے کو دیدیئے وہ آسودہ حال ہوگیا۔ ایک فقیر شکستہ حال دریا سے پار جاتا تھا کرایہ اس کے پاس نہ تھا اتنے میں حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کے پاس کسی نے تیس روپیہ کی تھیلی لا دی حضرتؒ نے وہ فقیر کو دیدی۔ (اخبار الاخیار شیخ عبدالحق محدث دہلویؒ)

اشعار

بندۂ پروردگارم اُمت احمد نبیؐ
دوست دارِ چار یارم تا بہ اولادِ علیؓ
مذہبِ حنفیؒ دارم ملتِ حضرت خلیلؑ
خاکپائے پیرو مرشد رہنمائے ہر ولی

marfat.com
Marfat.com

نسب نامہ شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کے والد کا نام ابی صالح بن سید موسیٰ بن سید عبداللہ الجمیل بن سید یحییٰ الزاہد بن سید محمد بن سید داؤد بن سید موسیٰ ثانی بن سید عبداللہ موسیٰ الجون بن سید عبداللہ المحض یا محسن بن سید حسن المثنیٰ بن سیدامیر المومنین امام حسن بن امیر المومنین اسداللہ الغالب حضرت علی کرم اللہ وجہہٗ آپ کی والدہ ماجدہ کا نسب حضرت جعفر صادقؒ کو پہنچکر حضرت امیر المومنین امام حسین رضی اللہ تعالیٰ کو ملتا ہے۔

جیل اس قصبہ کا نام ہے جس میں جناب تولد ہوئے ہیں یہ قصبہ جودی پہاڑ کے نیچے کی طرف واقع ہے جو بغداد سے سات دن کا راستہ ہے محی الدین کی وجہ جمعہ کے دن بغداد سے باہر تشریف لے گئے بیمار سے ملاقات ہوئی۔ بیمار نے کہا السلام علیک یا شیخ عبدالقادر جواب سلام فرمایا وعلیکم السلام یا عبداللہ جس کا واقع اوپر بیان ہوا ہے۔

کرامات روایت ہے کہ حمل کے دوران ایک دن آپ کی والدہ ماجدہ بمع کنیز باغ میں تشریف لے گئیں ایک سیب کے درخت کے ساتھ ایک دانہ سیب نہایت خوشنما نظر آیا لیکن ہاتھ نہ پہنچتا تھا، کسی چیز پر کھڑے ہو کر سیب کی طرف ہاتھ بڑھایا تو جگر میں ایسا درد پیدا ہوا کہ آپ کی والدہ بے ہوش ہو کر نیچے گر گئی اس ٹہنی سے ایک سیاہ مار نکل کر چلا گیا جب آپ تولد ہوئے تو ایک دن اپنی والدہ کی گود میں تھے والدہ نے آپ کے منہ پر طمانچہ مارا فوراً حضرت نے فصیح اللسان سے فرمایا کہ سانپ سے بچانے کے واسطے میں نے آپ کے رحم میں ناخن مارا تھا یہ اس کا بدلہ ہے، مجھے معاف فرمائیں والدہ کے رحم میں یہ حضرت کی کرامت ظاہر ہوئی تھی۔

marfat.com

Marfat.com

دوسری کرامت

حمل کے دوران کوئی موجود نہ تھا ایک سوالی آگیا آپ کی والدہ ماجدہ فرماتی ہیں کہ میں نے برتن ڈالکر سوالی کو کھانا دیا اس بدبخت نے سمجھا کہ گھر میں اور کوئی نہیں اندر گھس آیا قدرتی ایک شیر گھر میں ظاہر ہوا اس کے ٹکڑے کرکے ہوا میں اڑ گیا، ایک دفعہ حضرتؒ مکتب سے دیر سے آئے تو والدہ نے دھمکایا، والدہ کو اس وقت شیخ صاحبؒ نے فرمایا کہ فلاں تاریخ بدمعاش آپ کے مکان میں گھس آیا تھا تیرا امدادی میں شیر بن کر آیا تھا وہ احسان یاد کریں اور مجھے نہ دھمکائیں، اس کے بعد والدہ اپنے پیارے بیٹے کا ادب کرنے لگیں روایت ہے کہ جس دن آپ تولد ہوئے تھے اسی دن ایک ہزار لڑکے پیدا ہوئے اور سب نے حضرت سے فیض حاصل کیا اور ولی اللہ ہوئے، آپ کی ولادت پہلی رمضان المبارک کی شب کو ہوئی سب رمضان میں دن کو شیر نوش نہیں کیا۔

حلیہ مبارکؒ

آپؒ نحیف البدن میانہ قد گندم گون پیوستہ ابرو کشادہ پیشانی ریش مبارک کلاں آواز بلند روئے مبارک چمکدار جو آتا طاقت مشاہدہ جمال نہ رکھتا جو کچھ ہدیہ آتا حاضرین میں تقسیم فرما دیتے عزیز سے نہایت نرمی سے پیش آتے سات سال میں علوم دینی سے فارغ ہوگئے ساڑھے چھ سو طلباء کو روزانہ تعلیم دیتے۔

تیسری کرامت

ایک شخص کی بیوی کو مرگی کی بیماری تھی اس نے جنابؒ سے درخواست کی آپ نے فرمایا کہ اپنی بیوی کے کان میں یہ آواز دے کہ اے جانس اس جگہ شیخ عبدالقادر

marfat.com

Marfat.com

مقیم ہے دوبارہ نہ آنا پھر اس عورت کو کبھی مرگی کی بیماری نہیں ہوئی۔
امام عبداللہ یافعی اپنی تاریخ میں لکھتے ہیں کہ چالیس سال آپ بغداد میں رہے تھے اس دوران میں وہاں کسی کو مرگی نہیں ہوئی۔ شیخ ابوالقاسم عمر بن مسعودؒ فرماتے ہیں کہ ایک دن آپ مدرسہ میں وضو فرما رہے تھے ایک چڑیا لے آپ کے جامہ پر بیخال کر دی اسی وقت وہ چڑیا مر گئی آپ وضو سے فارغ ہوئے کپڑا بدن سے اتار کر مجھے دیا اور فرمایا اس کو فروخت کر کے مساکین پر تقسیم کر دے۔

یہ واقعات حضرت شیخ صاحبؒ کے مختصر حالات سے تحریر کئے گئے ہیں تفصیل کے واسطے باقی کتابوں میں ملاحظہ کیا جائے۔

وفات

حضرت مولانا عبدالرحمن جامیؒ امام عبداللہ یافعیؒ کی تاریخ نفحات الانس میں لکھتے ہیں کہ حضرت شیخ صاحبؒ کی کرامات احاطہ تحریر و تقریر میں نہیں آسکتی ائمہ کرام نے بتایا ہے کہ جن کرامات کا آپ سے ظہور ہوا ہے وہ کسی مشائخ سے نہیں ہوا جیسا کہ آپ کی زندگی میں آپ کی کرامات ظہور میں آتی تھیں اسی طرح وفات شریف کے بعد بھی ظہور میں آتی رہی ہیں۔ آپ کی وفات شریف کی تاریخ میں اختلاف ہے لیکن راجح قول تو ربیع الآخر ہے اس کے مطابق آپ کی عمر شریف ۸۴ سال ۷ ماہ اور ۹ دن ہیں۔

وفات کے دن بہت سے مشائخ حاضر تھے شیخ عبدالوہابؒ آپ کے صاحبزادے نے وصیت کی درخواست کی، فرمایا اللہ کی اطاعت کرو اور خالص اسی کے لئے پرہیزگاری اختیار کرو خوف اور امید بحق تعالیٰ

marfat.com

Marfat.com

کے اور کسی سے نہ رکھو تمام ضرورتوں کو خدا کے سپرد کرو اور اس سے ہی طلب کرو بجز اللہ تعالےٰ کے کسی پر اعتماد نہ کرو خالص توحید کو لازم پکڑو کیونکہ اس پر تمام مشائخ وسادات کا ایمان ہے پھر اپنی اولاد سے جو حضرت کے چاروں طرف موجود تھے فرمایا اٹھو جگہ دو اور ان کا ادب کرو رحمت خداوندی برس رہی ہے جگہ تنگ نہ کرو اور بار بار فرماتے تھے کہ انا لا ابالی بشیٔ ولا بملک الموت مجھے کسی چیز کی پرواہ نہیں نہ ہی میں ملک الموت سے ڈرتا ہوں۔ شب جمعہ ۲۲ ربیع الآخر کو وفات ہوئی۔ آپ کا مزار مبارک مدرسہ باب الازخ میں ہے جو شہر بغداد میں ہے شیخ ابو سعید مخزومی کو تبرکات خود بہ نفس نفیس حضرت صاحبؒ نے اپنی حیات میں عطا کر دیئے تھے۔ (سفینۃ الاولیاء)

سلسلہ قادریہ

حمد لائق ہے جناب کبریا کے واسطے
ذات مطلق بانیٔ ارض وسما کے واسطے
در پہ آیا ہوں تیرے غفر خطا کے واسطے
فضل کر یارب محمدؐ مصطفےٰ کے واسطے

سید الکونین شاہ انبیاء کے واسطے

جرم سیاہ کاری کیا آکر نہ دنیا میں حصول
عمر عصیاں میں گنوائی اس لیے ہے دل ملول
کرنگا و لطف تا ہو دولت ایماں وصول

marfat.com
Marfat.com

یا اِلٰہُ العالمین یہ عرض ہو میری قبول
استجب ہذا دُعائے مصطفٰے کے واسطے

یا الٰہی مجھ میں ہے ساری سیاہ کاری بھری
نام نیکی کا نہیں حد سے زیادہ ہے بدی
رات دن روتا ہوں اپنی دیکھ کر آلودگی
دُور کر رنج دلی ہے سخت مجھ کو بیکلی
اُس سفہ صدیق اکبرؓ باصفا کے واسطے

یا الٰہی تو غنی ہے اور میں ہوں بے نوا
خواستگاری تجھ سے ہے میری یہی اے کبریا
سبز کر نخل تمنا تا کے پاؤں مدعا
فضل کے ہاتھوں سے مجھکو میوۂ مقصد کھلا
اُس عمر فاروقؓ عادل بے ریا کے واسطے

اے خداوندا جو دنیا میں رکھا جائے مجھے
کشورِ ایمان کی فرماں روائی دے مجھے
التجا کرتے ہی کتنے سال ماہ گذرے مجھے
دو جہاں میں حضرت عثمانؓ کے رُو سے مجھے
نہ خجل کیجو تو اس صاحب حیا کے واسطے

وقت ہے جاں کندنی کا اے خدا فضل بڑا
دل کا خوں ہوتا ہے اس جاتی ہے تن پر اک بلا
یہ نہیں معلوم اُس دم ہو میرا احوال کیا

marfat.com
Marfat.com

بارگاہ عالی میں تیری ہے یہ میری التجا
حل ہو مشکل میری اپنی رضا کے واسطے

مقصدِ دارین کر دے یا الٰہی سب حصول
شر شیطاں سے بچا لے ہوں بہت خائف ملول
صاحبِ عفت ہیں وہ اور گلشن عصمت کے پھول
بلبلِ باغ مدینہ قرۃ العینِ رسول
یعنی بی بی فاطمہؓ خیر النساء کے واسطے

عرض ہے اس بینوا کی تجھ سے رزاق العباد
کر عطا اعمال صالح رزق کا ہو در کشاد
دور کر مجھ سے بڑا دنیا کا غم ہے بد نہاد
دے خوشی دل کو میری سرسبز کر نخلِ مراد
اس جگر خستہ حسنؓ صاحب لوا کے واسطے

روز روشن تیرہ کاری سے اندھیرا ہے مجھے
سخت موذی دشمنِ جاں نفس میرا ہے مجھے
آسرا گر ہے خداوندا تو تیرا ہے مجھے
ہر طرف سے فوج غم نے آ کے گھیرا ہے مجھے
دے پناہ یارب شہیدِ کربلا کے واسطے

خوف رہتا ہے مجھے اکثر عذاب قبر کا
کیونکہ میں ہوں روسیاہ پر گناہ پر خطا
اور بہت ہے تیرہ و تاریک اور وہ تنگ جا

marfat.com
Marfat.com

کون تجھ بن لے خبر عاصی کی اُس جاہے خدا
ہو میری فریاد اس زین العبا کے واسطے

آہ سب لہو لعب میں زندگانی کی بسر
ہے وبال جرم میرے سر پہ حد سے بیشتر
نام تیرا ہے رحیم اے خالقِ جن و بشر
میں بہت حیران ہوں کر رحم کی مجھ پہ نظر
باقرؑ و جعفرؑ و ہادیؑ موسےٰؑ رضاؑ کے واسطے

یا الٰہی تجھ سے ہوں اس التجا کا مبتغی
دے شرارت سے امان شیطان بد افعال کی
حفظ میں رکھ لے عذابِ آتشِ دوزخ سے بھی
موسےٰؑ و کاظمؑ تقیؑ و نقیؑ و عسکری
اور امام مہدیؑ پیرِ ہدیٰ کے واسطے

تو ہے خالق تو ہے رازق مالکِ ہر دو سرا
لا اُبالی ہے تیری درگاہ میں اے کبریا
عاجز و کمتر و فا کی کر قبول اب یہ دُعا
درد اندوہوں کے سارے بوجھ اٹھا لے اے خدا
قطب اعظمؒ پیرِ مرشد رہنما کے واسطے

ہوں خدایا مبتغی اس التجا کے واسطے
باز رکھ شر سے مجھے خیر الوریٰ کے واسطے
اے مہ دیں جلد دکھلا دے خدا کے واسطے
آنکھ کھولیں ہوں تیری روشن لقا کے واسطے
سید الابرار شاہِ انبیا کے واسطے

marfat.com
Marfat.com

رحمتِ حق ہے برائے جملہ عالم مصطفےٰ
ہیں شفیع المذنبیں اہل خطا کے واسطے
چشم دل روشن میری کرلے خدائے ذوالجلال
نیر برجِ شرف شمس الضحےٰ کے واسطے
اس شفیع المذنبیں خیر الورےٰ کے واسطے
اے خدا یہ عرض ہے میں جب تلک زندہ رہوں
وصف کرتا ہی رہوں خیر الوریٰ کے واسطے
جز شفیع عاصیاں کوئی مسیحائے زماں
ہے نہیں بیماریٔ جرم و خطا کے واسطے
اس شہِ ہر دو سرائے مصطفےٰ کے واسطے

marfat.com
Marfat.com

بارہواں باب

حضرت غوث اعظمؓ کے دس صاحبزادے تھے۔

(۱) شیخ سیف الدین عبدالوہابؒ یہ آپ کے سب سے بڑے صاحبزادے تھے ان نے ظاہری اور باطنی علوم اپنے والد بزرگوار سے حاصل کیے تھے اور ان کو تمام علوم میں پوری طرح دسترس حاصل تھی حضرت والد ماجدؒ کی وفات کے بعد مدرسہ میں وعظ فرمایا کرتے، آپ کے فیض سے خلق خدا مستفیض ہوتی ان کی ولادت ماہ شعبان ۵۶۸ھ میں ہوئی اور وفات ۲۵ شوال ۶۰۳ھ میں ہوئی آپ کا مزار بغداد میں ہے آپ کے دو صاحبزادے تھے شیخ ابو منصور عبدالسلام اور شیخ ابوالفتح سلیمان آپ بڑے عالم باعمل تھے۔

(۲) شیخ شرف الدین عیسےٰؒ آپ حضرت شیخ صاحبؒ کے دوسرے صاحبزادے ہیں۔ انہوں نے بھی تمام علوم کی تحصیل اپنے والد بزرگوار سے کی تھی خلق خدا کو وعظ و نصیحت کرتے اور علم تصوف کے حقائق و معارف تھے' آپ کی مشہور کتاب جواہر اسرار ہے' اور حضرت

marfat.com

Marfat.com

شیخ صاحبؒ نے کتاب فتوح الغیب آپ کے واسطے تصنیف کی تھی آپ کی وفات ۵۷۳ھ کو مصر میں ہوئی ہے۔

(۳) شیخ شمس الدین عبدالعزیزؒ یہ حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کے تیسرے صاحبزادے ہیں آپنے بھی ظاہری اور باطنی علوم اپنے والد ماجد سے حاصل کئے تھے آپ کی صحبت سے بہت فیض و برکات خلق کو حاصل ہوئے۔

(۴) شیخ سراج الدین عبدالجبار عبدالرحمٰن ابوالفرحؒ ، یہ حضرت شیخؒ کے چھٹے صاحبزادے ہیں، انہوں نے بھی تمام علوم اپنے والد بزرگوار سے حاصل کئے تھے اور کچھ باقی علمائے کرام سے بھی حصول علوم ہوا تھا آپ عراق کے مفتی تھے آپ کی وفات ۵۸۹ھ میں ہوئی اور مزار بغداد میں ہے۔

(۵) شیخ تاج الدین ابوبکر عبدالرزاق قدس سرہٗ ، یہ حضرت پیر صاحبؒ کے پانچویں فرزند ارجمند ہیں آپنے بھی تمام علوم اپنے والد ماجد سے حاصل کئے تھے اور ملک عراق میں آپ مفتی مقرر ہوئے (رسالہ جلاء الخاطر جو ملفوظات حضرت شیخ صاحبؒ پر مشتمل ہے وہ آپ کی تصنیف ہے ایک دفعہ آپنے اپنے والد بزرگوار کے سامنے آسمان کی طرف مردان خدا کو اڑتے دیکھا اپنے والد صاحبؒ سے دریافت کیا والد بزرگوار نے فرمایا کہ یہ رجال الغیب ہیں اور تو بھی ان سے تعلق رکھتا ہے ان کا مزار بغداد میں ہے۔

(۶) شیخ ابواسحاق ابراہیم قدس سرہٗ یہ حضرت شیخ صاحبؒ کے چھٹے صاحبزادے ہیں آپ اولیاء و اتقیا اور بڑے بزرگ تھے ان کو ظاہری اور باطنی علوم اپنے والد صاحب سے حاصل تھے آپ پر عالم تفکر اور سکوت

marfat.com

Marfat.com

غالب تھا زہد و تقویٰ میں بلند پایہ کے مالک تھے تیس سال تک زہد و تقویٰ میں اپنا سر بلند نہ کیا تھا ایک مرتبہ باہر تشریف لے گئے جمعہ کی نماز کے لئے دیکھا کہ ایک بادشاہ کے واسطے بہت سے سپاہی شراب لے جا رہے تھے بدبو آ رہی تھی حضرت نے ان کو کھڑے ہونے کا حکم دیا' وہ کھڑے ہو گئے' پھر اپنے جانوروں جن پر شراب لدی تھی جلدی جلدی ہانکنے لگے حضرت نے فرمایا ٹھہرو جانور ٹھہر گئے سپاہیوں نے جانوروں کو مارنا شروع کیا لیکن وہ حرکت بھی نہ کر سکتے تھے اتنے میں سپاہیوں کے پیٹ میں قولنج کا درد شروع ہو گیا زمین پر گر کر تڑپنے لگے سب نے آپ کے آگے توبہ کی خدا تعالیٰ نے درد دور کر دیا اور شراب بھی سرکہ بن گئی آپ پھر مسجد میں تشریف لے گئے بادشاہ کو جب یہ خبر ہوئی تو آ کر حضرت کی خدمت میں سب محرمات سے تائب ہو گیا آپ کے پانچ صاحبزادے تھے شیخ ابو صالح نصر شیخ ابو القاسم عبدالرحیم۔ شیخ ابو الحسن فضل اللہ۔ شیخ جمال اللہ یہ اپنے والد ماجد رحمۃ اللہ علیہ سے بہت مشابہ تھے، شیخ ابو محمد اسمٰعیل ان سب نے اپنے چچا شیخ عبدالوہاب کی خدمت میں علوم ظاہری اور باطنی حاصل کیا اور اپنے زمانہ میں مشہور ہوئے تھے۔

(۷) حضرت شیخ ابو الفضل محمد قدس سرہٗ :- یہ بھی حضرت شیخ صاحب کے ساتویں صاحبزادے ہیں انہوں نے بھی ظاہری اور باطنی علوم اپنے والد صاحب سے حاصل کیا تھا یہ بھی بلند مرتبہ کے بزرگ تھے آپ کی وفات بغداد میں ۲۵ ذی قعدہ ۶۰۱ھ کو ہوئی تھی۔

(۸) حضرت شیخ ابو عبدالرحمن عبداللہ :- یہ بھی حضرت شیخ صاحب کے آٹھویں فرزند ارجمند ہیں انہوں نے بھی ظاہری و باطنی علوم اپنے والد ماجد صاحب سے حاصل کیا تھا اپنے وقت میں بڑے محدث اور

Marfat.com

فقیہہ گذرے ہیں آپ کی وفات ستائیس ماہ صفر ۵۸۷ھ کو ہوئی تھی آپ کا مزار مبارک بغداد میں ہے آپ کے دو صاحبزادے تھے شیخ ابو محمد عبدالرحمٰن اور شیخ ابو محمد عبدالقادر ، انہوں نے تمام علوم اپنے والد ماجد سے اور چچا صاحب شیخ عبدالرزاقؒ سے حاصل کئے تھے اپنے وقت کے کامل مکمل گذرے ہیں۔

(۹) حضرت شیخ ابوذکریا یحییٰؒ :- یہ بھی حضرت قطب ربانیؒ کے نویں صاحبزادے ہیں انہوں نے علم فقہ و حدیث اپنے والد ماجد سے حاصل کیا تھا اور اپنے وقت کے بڑے فاضل کامل گذرے ہیں آپ کی ولادت چھ ربیع الاول ۵۵۰ھ میں ہوئی اور وفات شب برات کو ۶۰۰ھ کو ہوئی آپ کا مزار بغداد میں اپنے بھائی شیخ عبدالوہاب کے مزار سے متصل ہے۔

(۱۰) شیخ ابونصر موسےٰ قدس سرہٗ :- یہ حضرت شیخ صاحبؒ کے آخری دسویں فرزند ارجمند ہیں انہوں نے بھی دینی علوم اپنے والد صاحب سے حاصل کیا تھا یہ بھی اپنے زمانہ کے بڑے فقیہہ و محدث اور عارف کامل گذرے ہیں آپ کی ولادت ربیع الاول کے آخر ۵۳۹ھ کو ہوئی آپ نے دمشق میں جاکر اقامت اختیار کی تھی اور وہیں جمادی الاخر کی پہلی رات ۶۰۰ھ میں وفات پائی اور آپ کی قبر مبارک بھی دمشق میں ہے۔

حضرت شیخ علی بن ہیتیؒ

آپ کا شمار مشائخ کبار میں تھا
آپ شیخ تاج العارفین ابوالوفا

marfat.com

Marfat.com

سے مرید تھے اور حضرت شیخ صاحبؒ کی خدمت میں حاضر رہتے تھے آپ کی صحبت سے فیض اٹھاتے تھے جس وقت کہ حضرت پیر صاحبؒ نے فرمایا کہ تَدَمِیْ ھٰذِہٖ علیٰ رَقَبَۃِ کُلِّ وَلِیِّ اللّٰہ تو پہلا یہ وہ شخص ہے کہ جس نے منبر پر جاکر حضرت رح کا قدم مبارک اپنی گردن پر رکھا آپ کے دامن مبارک کے نیچے آکر سعادت سے مشرف ہوئے ایک دفعہ حضرت شیخ صاحبؒ وعظ فرما رہے تھے شیخ علی ہیتیؒ آپ کے قریب بیٹھے تھے ان کو نیند آنے لگی حضرت شیخ صاحبؒ نے لوگوں سے فرمایا خاموش ہو جاؤ پھر جنابؒ خود بہ نفس نفیس منبر سے نیچے آئے پھر شیخ کے سامنے ادب سے کھڑے ہو گئے اور ان کی طرف متوجہ ہو گئے جب شیخ ہیتیؒ بیدار ہوئے تو جنابؒ نے فرمایا کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا، کہا جی ہاں، فرمایا میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے احترام کے واسطے مؤدبانہ کھڑا ہوا تھا پھر پوچھا کہ کیا فرمایا کہ آپ کی صحبت میں رہنے کی وصیت فرمائی ہے پھر شیخ ہیتیؒ نے فرمایا کہ جو کچھ میں خواب میں دیکھ رہا تھا وہ حضرت شیخ صاحبؒ عالم بیداری میں دیکھ رہے تھے اور حضرت شیخ صاحبؒ اکثر اوقات تلاوت کیا کرتے تھے جب حضرت ہیتیؒ زیران سے جہاں وہ مقیم تھے حضرت شیخ صاحبؒ کی خدمت میں آتے تو آپ اپنے مریدوں کو غسل کرنے کا حکم فرماتے کہ حضرت کی خدمت میں مؤدبانہ ہوشیار رہا کرو جب وہ آپ کی خدمت میں پہنچے تو حضرت شیخ صاحبؒ فرماتے کہ تم عراق کے اکابر مشائخ میں سے ہو تم کیوں تکلیف کرتے ہو آنے کی جواباً شیخ علی ہیتیؒ فرماتے کہ عراق کے بادشاہ تو آپ ہیں اس لیے ہم آپ کی زیارت کے واسطے حاضر ہوتے ہیں

marfat.com

Marfat.com

جب تم امان دو گے تو ہم خوش ہو جائیں گے پھر شیخ صاحبؒ فرماتے لَاخَوْفٌ عَلَیْکُمْ یعنی تم پر کوئی خوف نہیں اگر شیر کسی پر حملہ کرتا تو شیخ علی ہیتی کا نام لیا جاتا تو شیر واپس چلا جاتا آپ کی وفات سنہ ۵۶۰ھ کو ہوئی آپ کی عمر ایک سو بیس سال ہوئی قبر مبارک مقام زیران میں ہے (سفینہ)

حضرت شیخ ابوعمر صریفینیؒ

آپ کا نام عثمان ہے آپ حضرت شیخ صاحبؒ کے مرید ہیں فرماتے ہیں کہ میں نے ایک رات لیٹے ہوئے آسمان کی طرف دیکھا پانچ کبوتر دیکھے خدا کی تسبیح پڑھتے ہوئے میں بے ہوش ہو گیا جب ہوش میں آیا تو دنیا کی محبت دل سے اڑھ گئی تھی خدا کے کسی بندے کی تلاش میں نکلا تو خضر علیہ السلام کو دیکھا اس نے کہا السلام علیک یا عثمان پھر سات آسمانوں سے اوپر سے ندا آئی کہ مرحبا عبدی خضر علیہ السلام نے فرمایا کہ شیخ عبدالقادر جیلانیؒ نے مجھے تیرے پاس بھیجا ہے تم اس کے پاس جاؤ اور اس کی تعظیم و احترام کرو فرمایا کہ میں روانہ نہ ہوا تھا صرف ارادہ کرنے سے دیکھا کہ میں بغداد میں تھا خضر علیہ السلام غائب ہو گئے۔ میں حضرت پیر صاحبؒ کی خدمت میں حاضر ہوا فرمایا خوش آمدید یا عثمان میرے حق میں شیخ صاحبؒ نے دعا فرمائی میرے دل میں ایسا اثر ہوا کہ عالم ملکوت منکشف ہو گیا پھر میں نے خود سنا کہ دنیا اور دنیا کے اندر کی سب چیزیں اپنی اپنی بولی میں خدا کی تسبیح بیان کر رہی ہیں قریب تھا کہ میری عقل زائل ہو جاتی اور اپنے پیر کے سامنے میں روئی کی طرح پارہ پارہ ہو جاتا میرے پیر نے میرے سینہ پر ہاتھ رکھا تو میری عقل درست ہو گئی پھر کچھ عرصہ تنہائی میں بٹھایا

marfat.com

Marfat.com

قسمیہ کوئی ایسی بات ظاہر و باطن نہ تھی کہ میرے کہنے سے پہلے انہوں نے نہ بتادی ہو اور ان باتوں کی بھی خبر دی جو تیس سال بعد ظاہر ہوئی تھی جو کچھ پیر صاحبؒ نے مجھے فرمایا وہ سب کچھ میں نے صحیح پایا رحمۃ اللہ علیہ

شیخ ابوسعید قیلویؒ

آپ بھی عراق کے کبار مشائخ میں سے تھے صاحب کرامات کامل تھے انہوں نے بھی خرقۂ ارادت شاہ عبدالقادر جیلانیؒ سے حاصل کیا تھا۔ ایک کرامت ان کی یہ ہے کہ ایک دفعہ طہارت کے لیے تشریف لے گئے پانی کا لوٹا ایک مرید کے ہاتھ سے گر کر ٹوٹ گیا پانی بھی بہت بہہ گیا جب حضرت نے لوٹا اٹھایا تو پانی کا بھرا ہوا لوٹا درست ہاتھ میں تھا اپنی طہارت پوری کر دی آپ کی وفات ۵۵۷ھ میں ہوئی مزار مبارک قیلویہ میں ہے۔

شیخ قصیب البان موصلیؒ

یہ بھی حضرت شیخ صاحبؒ کے کامل مرید تھے ان کا موصل کے قاضی سے اختلاف تھا ایک دن قاضی نے چاہا کہ آج ان کو پکڑ کر بادشاہ وقت سے خوب سزا دلاؤں گا اچانک دور سے ایسی تند گرد و غبار آئی کہ اس میں سے ایک فقیہہ کی شکل کا آدمی ظاہر ہوا قاضی کو پکڑ کر کہا کہ تم کون سے قصیب البان کو حاکم کے سامنے پیش کرو گے قاضی توبہ کر کے حضرت کا مرید ہو گیا آپ کی وفات ۵۷۰ھ میں ہوئی مزار مبارک موصل میں ہے

حضرت شیخ بقاءؒ

یہ بڑے صاحب کرامات تھے اور شیخ تاج العارفین ابوالوفا کے مرید تھے لیکن

Marfat.com

ہر وقت شیخ صاحبؒ کی خدمت میں رہتے تھے فرماتے ہیں کہ ایک دن حضرت پیر صاحبؒ منبر پر وعظ فرما رہے تھے کہ منبر کا پہلا پایا کشادہ ہو گیا اور آپ خاموش ہو گئے اور نیچے اُتر گئے منبر اتنا کشادہ ہوا کہ جہاں تک میری نظر پہنچتی تھی۔ پھر اس پر سبز رنگ کا فرش بچھایا گیا جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے بمعہ چند صحابہ کرام کے پھر حق تعالیٰ جل شانہٗ نے حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ پر تجلی فرمائی شیخ صاحب گرنا چاہتے تھے مگر سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے سنبھال لیے پھر حضرت کا جسم چھوٹا ہو گیا جیسا چڑیا، پھر بڑھنا شروع ہوا تو پھر جسم پہلے کی طرح ہو گیا، مگر آپ کے چہرہ پر دہشت و خوف کے آثار نمایاں تھے پھر چہرہ زرد ہو رہا تھا کسی نے شیخ بقائیؒ سے اس سلسلے واقع کی حقیقت دریافت کی تو آپ نے فرمایا کہ ایسے ہی بڑے بزرگوں کی شکلیں مختلف اجسام میں تبدیل ہوتی رہتی ہیں ان کو وہی حضرات دیکھ سکتے ہیں جو کامل ولی اللہ ہوں جب پہلے تجلی الٰہی ہو گئی تو آپ گرنے والے تھے بتائید نبی صلی اللہ علیہ وسلم سنبھالے گئے دوسری تجلی جلالی تھی آپ چھوٹے ہونے لگے چڑیا ہو گئے تیسری تجلی جمالی تھی اس میں آپ اصلی صورت پر آ گئے یہ خدا کا فضل ہے جس کو عطا فرمائے آپ کی وفات ۵۵۳ھ کو ہوئی قبر مبارک توس میں ہے۔

مخدوم شیخ محمد الحسینی الجیلانیؒ

حضرت شیخ صاحبؒ کی اولاد سے ہیں چھ واسطوں سے آپؒ تک پہنچتے ہیں یہ صاحب عظمت و کرامات جلالت والے تھے جامع علوم ظاہری و باطنی کے مالک تھے ولایت روم سے خراسان پھر وہاں سے ملتان آئے

marfat.com

Marfat.com

میں سکونت پذیر ہوئے بہت بڑے شاعر بھی تھے غزلیات کا ایک دیوان بھی مرتب کیا تھا جس کا یہ ایک شعر تحریر ہے۔

شعر

ما بُلبُلِ بوستانِ قدسیم
شہباز سفیدِ دشتِ انسیم

شیخ محمد کا مقبرہ اُچہ میں ہے آپ کے تین صاحبزادے تھے ایک شیخ عبدالقادر ثانی جن کو مخدوم ثانی بھی کہتے تھے دوسرے سید عبداللہ جو اپنے زمانہ میں بہت مشہور تھے۔ (اخبار الاخیار)

حضرت شیخ مخدوم عبدالقادر ثانیؒ

آپ کو حضرت شیخ صاحبؒ سے سات واسطوں سے نسبت حاصل تھی آپ کے والد شیخ محمد ہیں محمد بن سید شاہ میرین سید علی بن سید مسعود بن سیدنا احمد بن سید صفی الدین بن سید سیف الدین عبدالوہاب بن سید شیخ عبدالقادرؒ آپ صاحب کرامات اور جامع علوم ظاہری و باطنی کے ماہر تھے بغداد سے خراسان اور خراسان سے ملتان تشریف لائے پھر یہاں ہی مستقل سکونت اختیار کرلی اکثر ممالک کا سفر پیادہ کرتے سینکڑوں مشرکین نے آپ کے دست مبارک پر اسلام قبول کیا شیخ عبدالحق محدث دہلویؒ نے اپنی کتاب اخبارالاخیار میں ذکر کیا ہے کہ شیخ مخدوم شیخ صاحبؒ کے اصلی حقیقی وارث ہیں یہ شیخ عبدالقادر ثانی مقامات عالیہ و کمالات ظاہر و باطن سے موصوف تھے برہان کامل و نور لامع رکھتے تھے حال میں باکمال وہم و خیال سے بالاتر تھے اسی واسطے عبدالقادر ثانی و مخدوم ثانی کہتے ہیں۔ ابتدائی جوانی میں

marfat.com

Marfat.com

جنگل میں شکار کھیل رہے تھے کہ اچانک ایک تیتر کو دیکھا کہ عجیب وغریب آواز میں نالہ وزاری کر رہا ہے ایک درویش بھی اس جنگل میں تھا اس نے کہا سبحان اللہ ایک ایسا وقت ہوگا کہ یہ جوان بھی مولا جل جلالہٗ وعلیٰ کے تلق محبت سے اس تیتر کی طرح فریاد و نالہ کرے گا یہ بات سنتے ہی آپ کی حالت بدل گئی اور ما سوا اللہ سے دل بیزار ہوگیا روز بروز آپ پر جذبہ کے آثار وشوق وانوارِ محبت نازل ہونے لگے حافظ شیرازی سے منقول ہے۔

اشعار

بُلبُلِ برگِ گلِ خوش رنگ درمنقار داشت
وندراں برگ ونوا خوش نالہائے زار داشت
گفتمش درعین وصل ایں نالۂ فریاد چیست
گفت مارا جلوہ معشوق باایں کار داشت

حضرت شیخ مخدومؒ جہاں پر وضو کرتے تھے وہاں پر سبزہ اُگ جاتا ایک دفعہ ملتان میں طاعون کی بیماری پھیل گئی لوگ طاعون کی بیماری سے تنگ آگئے تو وہ سبزہ لے کر تکلیف کی جگہ ملتے شفا ہوجاتی تھی حضرت مخدوم کی والدہ بھی ستیدہ تھی شیخ ابوالفتح کی صاحبزادی تھیں شیخ ابوالفتح کو ان کے پیر نے حکم دیا کہ اونٹ پر سوار ہوجاؤ جہاں پر اونٹ ٹھہر جائے وہاں ہی سکونت پذیر ہوجاؤ جب وہ اونٹ پر سوار ہوکر روانہ ہوئے تو اونٹ ملتان کے قریب اُچہ میں بیٹھ گیا آپ وہاں اُتر گئے آپ کے فرزند صفی الدین نے وہاں کی آبادی شروع کردی یہ ایک عجیب پُرفیض آباد جگہ ہے ایک فراق اور دیوانگی کی وادی ہے حضرت مخدومؒ اٹھتر سال

marfat.com
Marfat.com

کی عمر پوری کرکے ۱۸ یا ۱۷ ربیع الاول ۶۴۰ھ کو وفات پائی ، آپ کا مزار مبارک اُچہ میں ہے آپ کے دو صاحبزادے تھے سید زین العابدین اور شیخ زمان عبدالرزاق یہ اپنے زمانہ کے بڑے کامل عارف گذرے ہیں۔

حضرت شیخ محی الدین عربیؒ

آپ کا نام محمد بن عربی ہے خرقہ کی نسبت حضرت عبدالقادر جیلانیؒ سے اور حضرت خضر علیہ السلام سے حاصل ہے کتاب نفحات الانس میں مذکور ہے کہ آپ کی تصانیف کی تعداد پانچسو سے زیادہ ہے اور شیخ شہاب الدین سہروردیؒ سے بھی شرف ملاقات حاصل ہے، آپ سے کسی نے شیخ شہاب الدینؒ کے بارے میں دریافت کیا آپ نے فرمایا وہ تو حقیقتوں کا سمندر ہے آپ کی ولادت دوشنبہ کی رات سترہ رمضان المبارک ۵۶۰ھ میں دمشق میں واقع ہوئی آپ کا مزار مبارک جبل قاسون میں ہے جو آج کل صالحیہ کے نام سے مشہور ہے۔ (سفینہ)

مخدوم شیخ حامدؒ

یہ بن شیخ عبدالرزاق بن شیخ عبدالقادر جیلانیؒ سجادہ نشین بزرگ علی شان و رفیع المکان بڑی عظمت و جلال والے عالی ہمت بلند مقام والے تھے شیخ حامد نے اپنی حیات میں سجادہ نشینی اپنے فرزند ارجمند کے سپرد کر دی تھی آپ کی وفات انیس ذیقعدہ ۹۷۸ھ کو ہوئی۔

شیخ جمال الدین ابوالحسن موسےٰؒ

شیخ حامدؒ کے فرزند ارجمند ہیں خلق عظیم میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پورے وارث ہیں ہاں حضرت عبدالقادرؒ نے

marfat.com

Marfat.com

سرورعالم صلی اللہ علیہ وسلم کوخواب میں دیکھا ہے اور شیخ مخدوم عبدالقادر ثانی سے بطریق کشف قبور ملاقات کرکے شرف بیعت سے مشرف ہوئے تھے شجاعت وسخاوت علم حلم وحسین صورت وسیرت میں لاثانی تھے ،
رحمۃ اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین

شیخ داؤدؒ

یہ مخدوم شیخ حامدؒ کے مُرید اور خلیفہ تھے صاحب حال وکشف تھے سلوک میں آپ نے شدید ریاضتیں اور مجاہدات کئے تھے ہاتف غیبی سے اشارات لَارَیبَ سنتے تھے صاحب جذبہ اور بتوفیق الٰہی رہبری وضبط ومخالفت نفس پر قابو رکھتے قیام اللیل ساری رات رکوع وسجود میں گذارتے، سال تک بیابانوں میں عشق الٰہی میں گذارتے آپ کے باطن سے وسواس وتشویش رُخصت ہوگئی تھی، مجلس میں ایسے مضطرب بیٹھتے کہ جیسا کہ کسی کی کوئی چیز کھوئی گئی ہو یا کسی محبوب کے آنے کی راہ دیکھ رہے ہیں اچانک ذوق وشوق کی حالت شروع ہوجاتی پھر حقائق ومعارف بیان کرنے لگتے کمالات بلند ونکات ارجمند ارشاد فرماتے انہوں نے ۹۸۲ھ میں وفات پائی مزار مقام شیرمنڈگڑھ پنجاب میں ہے،
رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (اخبارالاخیار)

میر سیّد اسمٰعیلؒ

بن سیّد ابدال آپ کا سلسلہ حضرت شیخ عبدالرزاق بن حضرت عبدالقادرؒ پر منتہی ہوتا ہے آپ نے اس ولایت میں حضرت شیخ صاحبؒ کے سلسلہ کی سجادگی قائم کی تھی آپ بڑے رتبہ والے ولی اللہ گذرے ہیں آپ کی وفات ۹۶۰ھ میں ہوئی۔

حضرت شاہ قمیصؒ

بن سیّد ابی الحیوٰۃ آپ بھی اپنے سلسلہ کو

marfat.com
Marfat.com

حضرت سید عبدالرزاق تک پہنچاتے ہیں ولایت بنگال سے فقر و تجرید کے لباس میں حضرآباد میں مقیم ہوگئے ایک مدت کے بعد ایک عالم فاضل سید نصراللہ نے اپنی دختران کے عقد نکاح میں دیدی اپنے زمانہ میں قبولیت و شہرت تمام نصیب ہائی اس علاقہ کے اکثر لوگ ان کے حلقہ عقیدت میں داخل ہوگئے علم شریعت و طریقت کے جامع عالم تھے، تہذیب اخلاق و کامل صفات تھے سلطان محمد نے پھر ان کو اپنے وطن روانہ کردیا تھا لہذا ان کی وفات بنگال میں ۹۲۷ھ کو ہوئی رحمۃ اللہ تعالیٰ عنہ

شیخ محمد الاوانی رح

آپ حضرت قطب ربانی شاہ عبدالقادر جیلانی کے کامل مرید تھے صاحب کمالات کامل گذرے ہیں تمام تعلقات قطع کرلئے تھے صاحب علوم ظاہری باطنی اور کامل ولی اللہ تھے رحمۃ اللہ تعالیٰ عنہ

شیخ ابوالسعود بن الشبلی رح

آپ کا شمار مشائخ کبار میں تھا، آپ صاحب کشف و کرامات بزرگ تھے آپ کی نسبت حضرت شیخ عبدالقادرؒ سے تھی کتاب فصوص میں لکھا ہے کہ شیخ ابوالسعود نے اپنے مریدوں سے فرمایا کہ پندرہ سال ہوئے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے مملکت قوت تصرف عطا فرمائی ہے لیکن میں خدا تعالیٰ کی مرضی کے موافق کام کرتا ہوں رحمۃ اللہ تعالیٰ عنہ (سفینہ)

marfat.com

Marfat.com

تیرھواں باب

سلسلہ چشتیہ

حضرت حسن بصریؒ

آپ کی کُنیت ابوسعید ہے آپ جواہر کی تجارت کرتے تھے اس لئے آپ کو حسن لُولُو بھی کہتے تھے آپ کا شمار اکابر تابعین میں سے تھا حضرت فاروقؓ اور ایک سَو تیس صحابہ کرام کو انہوں نے دیکھا تھا اور فرماتے تھے کہ کاش سوئے ہوئے دلوں کو تو ہلا جلا کر بیدار کیا جا سکتا ہے لیکن یہ دل مُردہ ہو چکے ہیں یہ بیدار نہیں ہوتے (سفینۃ الاولیاء) آپ کی والدہ اُم مومنین اُم سلمہؓ کی کنیز تھیں اور بچپن میں آپ روتے تو ام سلمہؓ اپنی گود میں لے کر اپنا پستان مبارک ان کے منہ میں دیتیں۔ خدا کی قدرت سے ان کے واسطے دودھ بھی نکلتا پھر جس نے ام المؤمنین کا دودھ پیا ہو اس کے مراتب کا کیا کہنا اور ایک دفعہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پیالے سے پانی پی لیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے پیالے سے پانی کس نے پیا ہے حضرت ام سلمہؓ نے فرمایا کہ حسن نے پیا ہے حضورؐ نے فرمایا کہ جتنا میرے پیالے سے پانی پیا ہے اس قدر میرا علم اس میں نفوذ کر گیا۔ تذکرۃ الاولیاء

حضور کی دُعا۔

ایک دن سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت

marfat.com

Marfat.com

ام سلمہؓ کے مکان پر تشریف لے گئے تو حضرت ام سلمہؓ نے حضرت حسن بصری کو سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی آغوش میں ڈال دیا سرورِ عالمؐ نے بھلائی کی دُعا فرمائی اس دُعا کی برکت سے آپ کو بے پناہ مراتب حاصل ہوئے ام سلمہؓ بھی ہمیشہ آپ کے واسطے دُعا فرماتی تھیں کہ اللہ اس حسن کو مخلوق کا رہنما بنائے اسی لئے آپ بے مثل بزرگ بن گئے اور ایک سو تیس صحابہ کرام سے شرف نیاز حاصل کیا ان میں شہدائے بدر بھی شامل ہیں اور آپ کو حسن بن حضرت علیؓ سے شرف بیعت حاصل تھا اور انہیں سے تعلیم بھی حاصل کی تھی آپ ہفتہ میں ایک دفعہ وعظ فرماتے تھے اور فرماتے میں تو اُس شخص سے خوش ہوتا ہوں جو عشق الٰہی میں جلا ہوا ہو اور آپ بھی ہمیشہ خوف زدہ رہتے ایک دن آپ عبادت خانہ کی چھت پر چڑھ کر ایسے روئے کہ آنسوؤں کے بے انداز قطرے نیچے کسی جلنے والے پر پڑ گئے اس نے آواز دی کہ یہ پانی پاک ہے یا ناپاک حضرت حسن بصریؒ نے فرمایا کہ برادرم اپنے کپڑوں کو پاک کر لینا یہ گنہگار کے آنسو ہیں۔

دلی تباہی

مالک بن دینارؒ فرماتے ہیں ——— کہ میں نے آپ سے دریافت کیا تباہی کس چیز میں پوشیدہ ہے فرمایا مردہ دلی میں پھر پوچھا مردہ دلی کیا ہے فرمایا دنیا کی طرف راغب ہونا۔

جنات کی تبلیغ

حضرت عبداللہؒ ایک دفعہ فجر کی نماز کے واسطے حضرت حسن بصریؒ کی مسجد کی طرف تشریف لے گئے دروازہ بند تھا آپ دعا میں مشغول تھے اور آمین کی آوازیں آ رہی تھیں حضرت عبداللہؒ سمجھا کہ آپ کے کوئی ارادت مند ہوں گے آپ مسجد سے باہر

marfat.com

Marfat.com

ہی ٹھہر گئے جب مسجد کا دروازہ کھلا تو حضرت عبداللہؒ اندر تشریف لے گئے دیکھا تو حضرت حسن بصریؒ اکیلے بیٹھے تھے نماز کی فراغت کے بعد رات کے حالات دریافت کئے حضرت حسن بصریؒ نے فرمایا کہ پہلے تُو وعدہ کر کہ کسی کو نہ بتائے گا۔ یہاں میرے پاس جنات آتے ہیں اور میں ان کے سامنے وعظ کر کے دعا مانگتا ہوں اور وہ اس پر آمین کہتے ہیں تو نے وہ آمین سُنی تھی۔ تذکرۃ الاولیاء

کرامت

ایک دفعہ آپ کے ساتھ ایک بزرگوں کا قافلہ حج کے واسطے روانہ ہوگیا راستے میں سب کو پیاس لگ گئی ایک کنواں نظر آیا لیکن رسی ڈول نہ تھا حضرت حسن بصریؒ نے فرمایا کہ میں نماز میں مشغول ہو جاؤں تو تم سب پیٹ بھر کر پانی پی لینا چنانچہ نماز میں مشغول ہو گئے کنویں کا پانی اُبل آیا سب لوگوں نے پیٹ بھر کر پی لیا ایک آدمی نے پانی کوزے میں بھی بھر لیا اس کی وجہ سے پانی کا جوش بیٹھ گیا، یہ تھی آپ کی کرامت کوزے میں پانی لینے والے سے کہا کہ خدا پر اعتماد تم نے چھوڑ دیا اس لئے پانی کا جوش ختم ہو گیا۔

آگے جاتے جاتے راستے میں کچھ کھجوریں حضرت حسن بصریؒ نے لوگوں کو دیں ان کی گٹھلیاں سونے کی ہو گئیں لوگوں نے فروخت کر کے سود و نوش کا سامان خرید لیا اور صدقہ بھی دیا حضرت ابو عمرؒ کو قرآن پاک یاد تھا کسی گناہ کی وجہ سے بھول گیا، تائب ہو کر حضرت حسن بصریؒ کی خدمت میں گئے اور اپنا ماجرہ بیان کیا آپ نے فرمایا پہلے حج کر کے پھر مسجد حنیف کے محراب میں ایک بزرگ عبادت کرتا ملے گا اس سے اپنا حال بیان کرنا۔ حضرت ابو عمرؒ نے ان کے فرمان پر عمل کیا قرآن کریم دوبارہ یاد ہو گیا پھر اس بزرگ نے فرمایا کہ جو شخص ظہر کی نماز میں یہاں تھے وہ حسن بصریؒ ہی تھے وہ ہمیشہ یہاں

marfat.com

Marfat.com

آتے ہیں پھر عصر کی نماز تک بصرہ میں پہنچ جاتے ہیں اور حسن بصریؒ جس کے رہنما ہوں وہ غیر کی حاجت سے بری ہو جاتا ہے۔

کسی آدمی کے گھوڑے میں کچھ نقص پیدا ہو گیا تھا اس نے حضرت حسن بصریؒ سے کیفیت بیان کر دی حضرت حسن بصریؒ نے اس سے وہ گھوڑا چار سو درم میں خرید لیا اسی رات میں گھوڑے والے نے خواب میں دیکھا کہ جنت میں وہ گھوڑا چار سو مشکی گھوڑوں کے ہمراہ چر تا ہے اس نے دریافت کیا کہ یہ گھوڑے کس کے ہیں تو ملائکہ نے بتایا کہ پہلے تو یہ سب تمہارے تھے اب یہ حضرت حسن بصریؒ کے ہیں وہ شخص بیدار ہو کر حضرت حسن بصریؒ کی خدمت میں پہنچا اور عرض کیا کہ تم اپنی رقم لے لو اور میرا گھوڑا واپس کر دو آپ نے فرمایا جو خواب تو نے رات کو دیکھا ہے وہ پہلے میں دیکھ چکا ہوں یہ سن کر وہ مایوس ہو کر واپس ہو گیا پھر دوسری شب میں حضرت حسن بصریؒ نے خواب میں عالیشان محلات دیکھ کر دریافت کیا کہ یہ محلات کس کے ہیں جواب ملا جو کوئی بیع کو فسخ کر دے یہ اس کے ہیں چنانچہ آپ نے بیع کو اس شخص کو بلا کر بیع کو فسخ کر دیا۔ تذکرۃ الاولیاء

آپ کی دعوت اسلام (حکایت)

شمعون نام کا ایک آتش پرست جو آپ کا پڑوسی تھا جب وہ مرض الموت میں مبتلا ہوا آپ نے جا کر دیکھا کہ اس کا جسم آگ کے دھوئیں سے سیاہ ہو گیا تھا آپ نے اس کو اسلام کی ترغیب دی کہ اللہ تعالیٰ جل جلالہٗ رحم فرمائے آتش پرست نے کہا کہ اسلام والوں کی چار چیزیں پسند نہیں پہلی بات یہ ہے کہ حبِ دنیا بری ہے تو

marfat.com

Marfat.com

پھر تم اُس کی جستجو کیوں کرتے ہو دوسری موت کو یقینی مانتے ہو تو پھر دُنیا میں رضائے الٰہی کے کام کیوں نہیں کرتے، تیسری موت کا یقین ہے تو پھر اس کا سامان کیوں نہیں کرتے، چہارم جب تم جلوۂ الٰہی کو عمدہ چیز تصور کرتے ہو تو پھر دنیا میں رضائے الٰہی کے خلاف کام کیوں کرتے ہو حضرت حسن بصریؒ نے فرمایا کہ یہ تو مسلمانوں کے افعال ہیں لیکن آتش پرستی میں تجھے کیا ملے گا ستر سال تو نے آتش پرستی میں گذارے ہیں اگر آگ میں تو جائے تو آگ کچھ تیرا لحاظ رکھے گی یا جلائے گی آگ کا جلانا کام ہے لیکن اگر میرا مولا مجھے آگ سے بچائے تو وہ بچا جا سکتا ہے یہ کہہ کر آپ نے آگ ہاتھ میں اٹھالی۔ آگ نے کچھ اثر بھی نہ کیا یہ حال دیکھ کر شمعون مسلمان ہو گیا پھر بھی شمعون نے کہا میں آتش پرست رہا ہوں مجھے آپ ایک عہد نامہ تحریر کر دیں کہ اللہ تعالےٰ میرے تمام گناہ معاف فرما کر میری مغفرت فرما دے چنانچہ حضرت حسن بصریؒ نے اس کو اسلام لانے کی خاطر اس قسم کا عہد نامہ لکھ دیا لیکن پھر بھی شمعون نے کہا کہ بصرہ کے عامل لوگوں کی شہادت بھی درج کرائیں پھر حضرت نے معتبر لوگوں کی شہادت لکھا دی پھر شمعون نے صدق دل سے مسلمان ہو کر یہ وصیت کی کہ میرے مرنے کے بعد مجھے آپ اپنے ہاتھوں سے غسل دے کر قبر میں اتاریں اور یہ عہد نامہ میرے ہاتھ میں دیدیں کہ میرے پاس ثبوت ہو یہ وصیت کر کے شمعون نے کلمہ شہادت پڑھ کر دُنیا سے رخصت ہو گیا حضرت نے اس کی وصیت پر عمل کیا خود ہی غسل دیا خود ہی قبر میں اتارا پھر اسی رات میں خواب میں دیکھا کہ شمعون قیمتی لباس میں ہے اور زرین تاج پہنے ہوئے جنت کی سیر کر رہا ہے آپ نے

marfat.com
Marfat.com

دریافت کیا کہ شمعون کیا گذری جواب دیا کہ خداوند تعالےٰ نے اپنے فضل وکرم سے میری مغفرت فرما دی اور جو جو انعامات عطا کئے ہیں، ناقابل بیان ہیں آپ اپنا عہد نامہ واپس لے لیں مجھے اب اس کی حاجت نہیں جب صبح حضرت حسن بصریؒ بیدار ہوئے تو وہ عہد نامہ آپ کے ہاتھ میں تھا یہ ہے خدا تعالیٰ جل جلالہٗ کا فضل کہ ستر سال کے آتش پرست کو ایک دفعہ کلمہ پڑھنے سے ایسے درجات عطا فرمائے جو کوئی بھی بیان نہیں کر سکتا۔

آپ کی عاجزی

آپ اس قدر منکسر المزاج تھے کہ ہر فرد کو اپنے سے بہتر ہی سمجھتے تھے۔

حکایت

ایک دفعہ آپ نے دریائے دجلہ کے کنارے ایک حبشی کو دیکھا کہ ایک عورت بھی اس کے پاس ہے اور وہ شراب کی بوتل پی رہا ہے آپ نے یہ تصور کیا کہ یہ بھی مجھ سے بہتر ہو سکتا ہے یہ تو شرابی ہے اتنے میں ایک کشتی آگئی جس میں سات آدمی تھے فوراً غرق ہو گئی اس حبشی نے فوراً کود کر چھ آدمیوں کو نکال لیا حضرت سے اس نے فرمایا آپ تو اس ایک کو نکال لیں میں تو آپ کا یہ امتحان لے رہا تھا کہ آپ کی باطنی آنکھ کھلی ہے یا نہ، میرے پاس تو میری ماں ہے اور اس بوتل میں تو سادہ پانی ہے جو میں پی رہا تھا حضرت حسنؒ نے جان لیا کہ یہ کوئی غیبی خدا کا بندہ ہے اس کے قدموں پر گر گئے اور عرض کی کہ جس طرح تو نے ان چھ آدمیوں کو بچایا ہے مجھے بھی تکبر بڑائی سے بچا لے اس نے حضرت کے حق میں دعا کی کہ اللہ تعالےٰ تجھے نور بصیرت عطا فرمائے چنانچہ ایسا ہی ہوا اس کے بعد آپ نے کسی سے بھی آپ کو بہتر نہیں سمجھا ایک دن کسی نے

marfat.com

Marfat.com

سوال کیا کہ کُتا بہتر ہے یا آپ ، آپ نے جواب دیا کہ اگر عذاب سے چھٹکارا ہوگیا تو میں بہتر ہوں ورنہ کتا مجھ جیسے صدہا گناہگاروں سے بہتر ہے کہ اس کو عذاب نہیں ایک دن کسی نے کہا کہ فلاں شخص تمہاری غیبت کرتا ہے تو آپ نے بطور تحفہ اس کو تازہ کھجوریں بھیجیں اور پیغام دیا کہ میں نے سُنا ہے کہ تم نے اپنی نیکیاں میرے اعمالنامے میں درج کرا دیں میں اس کا کوئی معاوضہ بھی نہیں ادا کر سکتا ، فرمایا کہ جب اہل جنت' جنت کا مشاہدہ کریں گے تو سات سو سال تک محویت کا عالم طاری رہے گا کیونکہ جمال الٰہی کا مشاہدہ کر کے وحدت میں غرق ہو جائیں گے اور جلال الٰہی سے ہیبت طاری ہو جائیگی اور فرمایا کہ فکر ایک ایسا آئینہ ہے جس میں نیک و بد کا مشاہدہ کیا جا سکتا ہے اور فرمایا جو قول مصلحت آمیز نہ ہو اس میں شر چھپا ہوا ہوتا ہے اور فرمایا تورات میں ہے کہ قانع آدمی مخلوق سے بے نیاز ہوتا ہے جس نے گوشہ نشینی اختیار کی وہ سلامت رہا اور جس نے خواہشات نفسانی کو ترک کر دیا آزاد ہو گیا جس نے حسد سے اجتناب کر لیا اس نے محبت حاصل کر لی جس نے سکون کے ساتھ زندگی گذاری وہ سربلند ہو گیا اور فرمایا تقویٰ کے تین مدارج ہیں پہلے غصہ و غضب کے وقت سچی بات کہنا دوم ان چیزوں سے احتراز کرنا جن سے اللہ تعالےٰ جل جلالہٗ نے اجتناب کا حکم دیا سوم احکام الٰہی پر راضی برضا ہونا اعمال میں سب سے بہتر تقویٰ ہے مومن کی یہ تعریف ہے کہ حلیم طبع ہو اور تنہائی میں عبادت کرتا ہو' غیبت بہت بُری چیز ہے جس کے بارے میں خدا تعالیٰ نے خود فرمایا سورۂ حجرات میں ہے کہ غیبت کرنا اپنے بھائی کا گوشت کھانا ہے غیبت کا کفارہ استغفار ہے

marfat.com
Marfat.com

اور جس کی غیبت کی ہے اس سے معافی بھی مانگے انسان کو ایسی جگہ بھیجا ہے کہ یہاں کا سب حساب حلال و حرام کا محاسبہ کیا جائے گا جو لوگ اسیرِ دنیا ہیں وہ ہلاک ہو گئے اور جو لوگ دنیا کی نعمت پر نازاں نہیں ہوتے' مغفرت انہیں کا حصّہ ہے دانشمندی وہ ہے کہ دنیا کو خیرباد کہہ کر آخرت کے فکر میں لگ جائے نفس سے زیادہ دنیا میں کوئی شے سرکش نہیں اگر تم یہ دیکھنا چاہتے ہو کہ تمہارے بعد کیا ہو گا تو یہ دیکھ لو کہ دوسروں کے جانے کے بعد کیا کیفیت رہی ہے بڑی تعجب کی بات ہے کہ صرف دنیا کے بُتوں تک کی پُوجا ہو رہی ہے تم سے پہلے لوگ آسمانی کتابوں کے معانی اور مطالب راتوں میں سوچ سمجھ کر دن میں عمل کرتے تھے لیکن تم نے اپنی کتاب پر زیر زبر تو لگا دیئے لیکن عمل کرنا چھوڑ دیا اور دنیا کی آزمائش میں گرفتار ہو گئے اور فرمایا جو کوئی سیم و زر سے محبت کرتا ہے خدا تعالےٰ اسے رسوا کرتا ہے جس بات کی لوگوں کو نصیحت کرتے ہو خود بھی اس پر عمل کرو اور جو کوئی نماز کو دل جمعی سے نہیں پڑھتا وہ عذاب بن جاتی ہے اور فرمایا خشوع دلی خوف کا نام ہے اور فرمایا میری حالت یہ ہے کہ دریا پہ ٹوٹی ہوئی کشتی کے بچے ہوئے تختے پر تیر رہا ہوں ایک دفعہ آپ دُعا فرما رہے تھے کہ اے اللہ تیری نعمتوں کا میں شکر بجا نہ لا سکا اور ابتلائی کی حالت میں صبر کا دامن چھوڑ دیا لیکن عدم شکر کے باوجود بھی تو نے اپنی نعمتوں سے محروم نہ رکھا اور صبر نہ کرنے پر بھی تو مصیبتوں کا ازالہ کرتا رہا۔

وفات وقت مرگ جناب حضرت حسن بصریؒ مُسکراتے ہوئے فرماتے رہے

marfat.com

Marfat.com

کہ کونسا گناہ کونسا گناہ یہی بار بار کیوں کہتے ہو' ایسے ہی فرماتے فرماتے دم نکلتے وقت یہ ندا دی کہ اے ملک الموت سختی سے کام لے ایک گناہ باقی ہے وفات کے بعد کسی بزرگ نے خواب میں دیکھا کہ آسمان کے دریچے کھلے ہوئے ہیں اور ندا جاری تھی کہ حسن بصریؒ اپنے مولےٰ کے پاس حاضر ہو گئے' اور اللہ تعالےٰ جل جلالہٗ ان سے راضی ہے۔

حسن بصریؒ نے عمر بن عبدالعزیزؒ کو نامہ لکھا کہ بعد حمد وصلوٰۃ کے معلوم ہونا چاہیئے کہ جس چیز سے اللہ تعالےٰ خوف دلاتا ہے اور ڈراتا ہے اس سے ڈرنا اور خوف کرنا چاہیئے پھر آپ نے ایک مجلس میں ایک آدمی کو بلند آواز میں ہنستے ہوئے دیکھا آپ نے فرمایا تو پل صراط پر گذرا ہے کہا نہیں، پھر فرمایا تو جنت میں جائے گا یا دوزخ میں کہا نہیں معلوم' فرمایا پھر یہ ہنسنا کیسا ہے، راوی کہتا ہے پھر وہ کبھی نہیں ہنسا۔

ایک شخص نے حضرت حسن بصریؒ سے پوچھا کہ کیسا حال ہے آپ نے فرمایا کہ جیسا کہ سمندر میں کشتی ٹوٹ گئی ہو اور ایک ایک آدمی ایک ایک تختے پر رہ گیا ہو' میرا حال اس سے بھی زیادہ خوف زدہ ہے آپ چالیس سال نہیں ہنسے، جب آپ بیٹھتے ایسا معلوم ہوتا جیسا کہ قیدی کو گردن مارنے کے واسطے تیار کیا اور جب آپ وعظ فرماتے گویا کہ آخرت کو سامنے دیکھ رہے ہیں، ایسی حالت ہوتی اور کہتے کہ اگر خداوند تعالےٰ کسی گناہ کی وجہ سے فرمائے کہ جا میں نہ بخشوں گا تو پھر عمل میرا بیکار ہے' آپ فرماتے کہ میں ایسے لوگوں کو دیکھتا ہوں اور ان کے ساتھ رہتا ہوں جو دنیا سے کچھ تعلق نہیں رکھتے، پچاس ساٹھ سال سے ویسی ہی زندگی

PAKSOCIETY.COM

Marfat.com

گذارتے ہیں جن کے کھانے پینے کا کوئی انتظام نہیں ہوتا جب رات ہوتی ہے تو کھڑے ہو جاتے ہیں رکوع سجود میں روتے رہتے ہیں پھر خدا تعالےٰ سے سرگوشی کی طرح درخواست کرتے ہیں ہمیشہ ایسی زندگی گذارنے والوں کے ساتھ میں رہتا ہوں حسن بصریؒ نے فرمایا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ فقراء سے جان پہچان رکھو اور اچھا سلوک کرو' یہ بڑی دولت والے ہیں صحابہ کرام نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم وہ کیا دولت ہے فرمایا قیامت کے دن ان سے کہہ دیا جائے گا کہ جس نے تمہیں روٹی کھلائی پانی پلایا یا کپڑا پہنایا اس کو تلاش کر کے جنت میں لے جاؤ نیز حسن بصریؒ سے یہ بھی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ جل جلالہٗ فقیر سے فرمائے گا کہ میری جلال کی قسم میں نے تجھے دنیا سے اس لئے علیحدہ رکھا تھا اب تیرے واسطے بڑی فضیلتیں ہیں یہ صفیں جو تیرے سامنے کھڑی ہیں ان میں دیکھ جس نے تجھے کھلایا پلایا پہنایا ہے ان کا ہاتھ پکڑ وہ تیرا ہے جو چاہے کہ اس وقت لوگ اپنے اپنے پسینہ میں غرق ہوں گے یہ سن کر ولی اللہ لوگوں میں گھس جائیگا اور اپنے خدمت گاروں کو پکڑ کر اپنے ساتھ بہشت میں لے جائے گا حضرت حسن بصریؒ نے ایک آدمی کو تن تنہا بیٹھا دیکھا حسن بصریؒ نے فرمایا کہ اللہ کے بندے تم کسی سے نہیں ملتے' کم از کم یہاں حسن بصریؒ رہتا ہے اس سے تو ملاقات کرو اس نے جواب دیا کہ مجھے فرصت نہیں فرمایا میں خدا کی نعمتوں کو یاد کرتا ہوں پھر اس پر شکر کرتا ہوں اور اپنے گناہوں کو یاد کرتا ہوں اُن پر استغفار کرتا ہوں اس لئے مجھے فرصت نہیں حسن بصریؒ نے کہا

marfat.com

Marfat.com

اللہ کے بندے تو توحسن بصری سے بھی زیادہ سمجھدار ہے نیز حسن بصریؒ نے فرمایا کہ دنیا میں پانچ قسم کے آدمی ہیں ۱ عالم جو ورثۃ الانبیاء ہیں ۲ زاہد جو رہبر ہیں ۳ غازی جو سیف اللہ ہیں ۴ تاجر جو اللہ تعالےٰ کے امین ہیں ۵ بادشاہ جو مخلوق کے نگہبان ہیں اگر عالم لالچی ہو تو کس کی اقتدا کی جائے اگر زاہد دنیا سے راغب ہو تو ہدایت کس سے حاصل کی جائے اگر غازی ریاکار ہو تو وہ عمل قبول نہیں اور اگر تاجر خیانت کرے تو امانت دار کس کو بنایا جائے اور اگر بادشاہ خود بھیڑیا ہو جائے تو کون بکریوں کی حفاظت کرے گا قسم ہے خدا کی ایسے عالموں نے لوگوں کو ہلاک کیا اور ایسے زاہدوں نے اور ایسے غازیوں نے اور ایسے تاجروں نے جو خائن ہوں اور ایسے بادشاہ جو ظالم ہوں عنقریب جان لیں گے کہ کروٹ کس طرف پلٹتا ہے اللہ تعالےٰ حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ کو مزید رحمتوں سے نوازے آمین (نزہۃ المجالس)

آپ کی ولادت ۲۱ھ میں ہوئی تھی اور وفات ۸۹ سال پورے کر کے پانچ رجب ۱۱۰ھ کو بصرہ میں ہوئی اور قبر مبارک قدیم بصرہ میں ہے۔ "تذکرۃ الاولیاء"

اشعار دیوان راجہؒ

گفت راجہ ناگہاں جانان رخ رامینود
صد ہزاراں جست کردم حسن اورا یافتم
درمیان عارفاں ایں سر پنہاں یافتم
ہر کرا من جست کردم عین اورا یافتم

marfat.com
Marfat.com

ترکِ دُنیا سرِ عبادت حُبِ دُنیا سرِ خطاست
آں جمالِ نازنیں جز ترکِ دنیا کے بود
قلبِ مومن حرم خانہ دخل غیر شد حرام
یک زنے را با دو شوہر عقد یکجا کے بود

ایک عارف نے ہوا میں سونے چاندی کے زیور اور اعلیٰ لباس والی چالیس حوریں دیکھیں عارف نے کہا کہ میں نے خوب نظر بھر کر دیکھا پھر چالیس دن تک مجھے عتاب ہوتا رہا اس کے بعد پھر چالیس حوریں اُن سے بھی زیادہ حسن وجمال والی نظر آئیں اور آواز بھی آئی کہ ان کو بھی دیکھ، لیکن عارف نے سُنتے ہی سجدہ کیا اور اپنی آنکھیں خوب بند کر کے کہا اَعُوْذُ بِکَ مِنْ سِوَاکَ لَاحَاجَۃَ لِیْ بِھٰذَا یعنی اے اللہ میں آپ کے سوا پناہ مانگتا ہوں مجھے ان کی کوئی حاجت نہیں۔

(نزہتہ البساتین صفحہ ۵۲)

marfat.com
Marfat.com

چودھواں باب

حضرت خواجہ عبدالواحد بن زیدؒ

آپ حسن بصریؒ کے مرید تھے اور امام اعظمؒ کے شاگرد ہیں یہ بڑے درجہ کے مالک تھے کئی کرامتیں اظہار ہوئی ہیں منجملہ ان میں سے یہ ہے کہ ایک مرتبہ درویشوں کی جماعت پر بھوک آگئی سب نے حضورؒ کی خدمت میں حلوہ کی خواہش کی آپ نے اپنا منہ مبارک آسمان کی طرف کرکے دعا فرمائی آسمان کی طرف سے سرخ رنگ کے دینار برسنے لگے حضرت نے مریدوں سے فرمایا کہ جتنا حلوہ کے واسطے ضرورت ہے اٹھا لو پھر حلوہ لے آؤ چنانچہ ایسا ہی کیا آپ کی وفات ۱۷۷ھ میں ہوئی۔

حضرت خواجہ فضیل بن عیاضؒ

یہ حضرت خواجہ عبدالواحد بن زیدؒ کے مرید ہیں اور امام اعظمؒ کے شاگرد ہیں حضرت ابراہیم ادھمؒ۔ بشر حافی۔ سفیان ثوریؒ۔ داؤد طائیؒ ان کے ہمعصر تھے۔ ان کی وفات محرم ۱۸۷ھ میں ہوئی ہے مزار مکہ مکرمہ مزارات معلّٰے میں ہے۔

حضرت سلطان ابراہیم بن ادھمؒ

آپ کی کنیت ابواسحٰق اور باپ کا نام ادھمؒ بن

marfat.com

Marfat.com

سلیمان بن منصور بلخی ہے یہ سب شامی خاندان ہیں یہ بلخ کے بادشاہ تھے جوانی میں تائب ہو کر رجوع الی اللہ ہوئے تھے ایک رات تخت پر سو گئے جب نصف شب ہوئی محل کی چھت ہلنے لگی سلطان کو حیرت ہوئی گھبرا کر آواز دی کہ کون ہے جواب آیا کہ میرا اونٹ گم ہو گیا ہے سلطان نے کہا کہ چھت پر اونٹ کیسے آسکتا ہے جواب آیا کہ اے غافل جب پر اونٹ نہیں آسکتا تو پھر اطلس کے کپڑے پہن کر سونے کے تخت پر خدا کو کیسے تلاش کرتا ہے یہ زیادہ تعجب کی بات ہے یہ سُن کر سلطان حیران ہو گیا اور ہیبت طاری ہو گئی فکر میں مبتلا ہو گیا دوسری دفعہ سلطان کے دربار میں تمام ارکان دولت بھی موجود تھے اچانک ایک ہیبت ناک مرد اندر آ گیا کوئی روک نہ سکا درباری کھڑے رہے سلطان ابراہیم ادھم کے تخت کے پاس آ کھڑا ہوا سلطان نے گھبرا کر پوچھا تمہارا کیا ارادہ ہے کہا اس سرائے میں آسکتا ہوں سلطان نے کہا یہ سرائے تو عام نہیں کہا یہ سرائے تیرے پاس کیسے آئی ہے کہا میرے باپ کے پاس سے، کہا اس کو کیسے ملی اسی طرح یہ سلسلہ شمار کیا پھر اس بزرگ نے کہا پھر یہ سرائے تیرے پاس کبھی نہ رہے گی ایک جاتا ہے دوسرا آتا ہے ابراہیم ادھم اس گفتگو سے پریشان ہوا پھر دریافت کیا آپ کون ہیں جواب دیا میں خضر ہوں پھر سلطان کے دل میں مزید خوف و ہراس پیدا ہوا سب دولت تخت چھوڑ چھاڑ کر جنگل کا راستہ پکڑ لیا اُس نے ہاتف کی آواز سُنی کہ موت کے بیدار کرنے سے پہلے بیدار ہو جا پھر سلطان نے جنگل میں ایک ہرن دیکھا سلطان اس کے پیچھے ہو گیا ہرن کو خدا نے قوت گویائی عطا فرما دی کہا مجھے شکار کرنے

marfat.com

Marfat.com

آؤگے تو خود شکار ہو جاؤ گے یہ سن کر سلطان کی حالت اور بدل گئی، کپڑے بھی اتار کر پھینک دیئے، حکومت دولت سب کو ٹھکرا کر راہِ طریقت اختیار کیا مکہ مکرمہ پہنچے امام اعظمؒ سفیان ثوری اور ابو یوسف کی صحبت اختیار کی امام اعظمؒ سے علم دینی شروع کیا امام اعظمؒ آپ کو سیدنا کہا کرتے تھے حضرت جنید قدس سرہٗ فرماتے تھے کہ ابراہیم ادھمؒ علم کی کنجی ہیں، زیادہ حضرت خضر علیہ السلام کے ساتھ رہتے تھے اور حضرت فضیل بن عیاضؒ سے مرید تھے تمام عمر پھر اپنے ہاتھ کی کمائی کھاتے تھے اپنے ہمعصروں کے سردار تھے آپ سے بے اندازہ کرامات کا ظہور ہوا ہے اور کہا کرتے تھے کہ دنیا کے بادشاہ کہاں ہیں آ کر دیکھیں کہ یہ کیسا کاروبار ہے تاکہ اپنی حکومت سے ان کو شرم آئے۔

کرامت

ایک دفعہ کشتی میں سفر کیا ملاح نے کرایہ طلب کیا آپ نے دو رکعت نماز پڑھ کر خدا سے دعا کی فوراً دریا کے دونوں طرف کی ریتی سونا ہو کر حاضر ہو گئی آپ نے ایک مٹھی اٹھا کر ملاح کو دے دی۔

دوسری کرامات

ایک دریا کے کنارے بیٹھے ہوئے اپنے پھٹے ہوئے کپڑے سیتے تھے سوئی دریا میں گر گئی آپ نے دریا کو اشارہ فرمایا ہزاروں مچھلیوں نے اپنا اپنا سر نکالا اور ہر ایک کے منہ میں سونے کی ایک ایک سوئی تھی آپ نے فرمایا میں اپنی سوئی چاہتا ہوں پھر ایک کمزور مچھلی آئی جس کے منہ میں وہ سوئی تھی سلطان کے سامنے رکھدی اور سلطان نے فرمایا بلخ کی حکومت کو

marfat.com
Marfat.com

چھوڑ کر ادنیٰ چیز جو بھی ملی ہے وہ یہ ہے جو بیان ہوا، آپ کی وفات
۱۶ جمادی الاول ۱۶۲ھ کو ہوئی مزار مبارک جبلہ شام ہے بروایت
دیگر مزار بغداد میں بتلاتے ہیں شیخ فریدالدین عطارؒ نے فرمایا کہ شاہی
تخت کے پاس جب خضر علیہ السلام آئے تو اِدھر اُدھر دیکھنے لگے ابراہیم ادہمؒ
نے دریافت کیا کہ کیا دیکھتے ہو کہا میں یہاں رہنے کو آیا تھا لیکن یہ تو کچھ
سرائے معلوم ہوتی ہے سلطان نے کہا برادر یہ تو سرائے نہیں یہ تو شاہی
محل ہے خضر علیہ السلام نے کہا پھر تم سے پہلے اس میں کون رہ گئے ہیں اس نے
آباؤ اجداد کا کہا جیسے ادہر گذر گیا ہے پھر خضر علیہ السلام غائب ہو گئے۔
ابراہیم ادہم پھر ان کی تلاش میں ہو گئے کسی جگہ مل گئے پوچھا تم کون ہو فرمایا
میں خضر ہوں اور فرمایا کہ ہرن نے یہ کہا کہ اگر تم میرا شکار کرو گے تو خود
شکار ہو جاؤ گے کیا آپ کو پیدا کرنے کا یہ مقصد ہے کہ آپ شکار کرتے ہی
پھرو گے پھر آپ کی سواری اور زین سے بھی یہ ہی آواز آئی پہلے جنگلوں
میں پھرتے پھرتے نیشاپور کے ایک غار میں نو سال عبادت میں مصروف
رہے تھے موسم سرما میں ایک دفعہ آپ سردی سے جما ہوا پانی توڑ کر
غسل کر کے عبادت میں مشغول ہوئے تو جب سردی سے بالکل ہلاکت
کے قریب ہوئے تو ایسا معلوم ہوا جیسا کہ پشت پر کسی نے گرم پوستین ڈالدی
ہو جس کی وجہ سے نہایت سکون سے نیند آ گئی جب بیدار ہوئے تو دیکھا
وہ بڑا اژدہا تھا جس کی گرمی سے سکون بخشتا تھا آپ دیکھ کر خوف زدہ ہو گئے
اللہ تعالیٰ سے عرض کیا کہ اے اللہ تو نے اس کو میرے واسطے سکون
بنایا ہے لیکن یہ اب قہر کے روپ میں ہے فوراً اژدہا غائب ہو گیا،

Marfat.com

جب عوام میں مشہوری ہوگئی تو اس غار کو خیرباد کہہ کر مکہ مکرمہ کا رُخ کیا اس کے بعد شیخ ابوسعیدؒ نے اس غار کی زیارت کی فرمایا اگر یہ غار مشک سے لبریز کر دیا جائے پھر بھی ایسی خوشبو نہ ہوتی جیسا کہ ایک بزرگ کی نشست سے خوشبودار ہوا ہے۔

حکایت

شیخ فریدالدین عطارؒ نے اپنی کتاب تذکرۃ الاولیاء میں لکھا ہے کہ جب ابراہیم ادھمؒ نے اپنی حکومت کو خیرباد کہہ کر روانہ ہوئے تھے اس وقت آپ کا ایک چھوٹا بچہ وہاں والدہ کے پاس تھا جب وہ جوان ہوا تو اپنی والدہ سے دریافت کیا والدہ نے پورا واقعہ بیان کیا اور فرمایا کہ اس وقت تمہارے والد مکہ مکرمہ میں مقیم ہیں پھر اس لڑکے نے پورے شہر میں منادی کرادی کہ جو لوگ میرے ساتھ سفرِ حج پر چلنا چاہیں تو ان کا پورے اخراجات میں برداشت کروں گا یہ منادی سنکر تقریباً چار ہزار آدمی تیار ہوگئے وہ لڑکا بمعہ چار ہزار افراد اور والدہ کے روانہ ہوگیا والد کے دیدار کی تمنا میں جب کعبۃ اللہ پہنچا وہاں مشائخین حرم شریف سے اپنے والد کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے کہا کہ وہ تو ہمارے مرشد ہیں اس وقت وہ جنگل میں لکڑیاں لینے کے واسطے گئے ہیں، یہ سنتے ہی لڑکا اسی وقت جنگل کی طرف روانہ ہوگیا دیکھا کہ ایک بوڑھا سر پر لکڑیاں اٹھائے ہوئے ہے محبت سے لڑکا بیتاب ہوگیا لیکن سعادت مندی اور ناواقفیت سے پیچھے پیچھے روانہ ہوگیا خاموشی سے جب بازار میں حضرت ابراہیمؒ نے آواز دی کہ کون ہے جو پاکیزہ مال کے بدلے پاکیزہ چیز خریدے یہ سنکر

marfat.com
Marfat.com

ایک آدمی نے روٹیاں کے عوض میں لکڑیاں خرید لیں آپ نے وہ لکڑیاں حاجت مندوں کے آگے رکھ کر نماز میں مشغول ہو گئے آپ نے اپنے عقیدتمند سے کہا تھا کہ عورتوں اور بے ریش لڑکوں پر نگاہ نہ ڈالو تمام عقیدت مند اس بات پر عامل تھے حالت طواف میں آپ کا لڑکا سامنے آگیا آپ کی نگاہیں اس پر جم گئیں تمام مریدوں نے عرض کی کہ جناب جس بات سے آپ ہم کو منع فرما رہے تھے آپ اسی کام میں ملوث ہو چکے ہو یہ کیا وجہ ہے آپ نے فرمایا کہ جس وقت میں نے بلخ کو خیرباد کیا تھا اس وقت میرا ایک چھوٹا سا بچہ تھا اب مجھے یقین ہے کہ یہ وہی بچہ ہے پھر اگلے دن آپ کے ایک مرید نے دیکھا حریر کے خیمہ میں ایک کرسی پہ وہی بچہ بیٹھا ہوا قرآن کریم پڑھ رہا ہے بچے سے دریافت کیا کہ آپ کس کے بیٹے ہیں لڑکے نے جواب دیا کہ کل ایک سفید ریش میں نے دیکھا لکڑیاں اٹھائے ہوئے جا رہا تھا شاید وہی میرے والد ہوں لیکن ان سے میں نے اس لئے نہیں دریافت کیا کہ فرار نہ ہو جائیں ان کا اسم گرامی ابراہیم بن ادھم ہے تب مرید نے کہا چلو میں ابھی ان سے ملاقات کراؤں اس کے ہمراہ وہ لڑکا اور اس کی والدہ روانہ ہوئے پھر بیت اللہ شریف میں داخل ہوئے جس وقت بیوی اور بچے کی آپ پر نظر پڑی تو نہایت بیتابانہ دونوں لپٹ گئے پھر روتے روتے بے ہوش ہو گئے جب ہوش آیا تو حضرت ابراہیمؒ نے دریافت کیا کہ تمہارا دین کیا ہے لڑکے نے جواب دیا کہ اسلام ہے پھر پوچھا کیا تو نے قرآن کریم پڑھا ہے اس نے کہا ہاں پھر پوچھا علاوہ اس کے اور بھی کچھ تعلیم ہے لڑکے نے کہا جی ہاں حضرت ابراہیم نے فرمایا الحمدللہ جب آپ جانے لگے تو

marfat.com

Marfat.com

تو بیوی اور بچے نے اصرار کیا پھر روک لیا جس کے بعد آپ نے آسمان کی طرف چہرہ اٹھا کر کہا یا الٰہی اَرِغْثْنِیْ فوراً آپ کے صاحبزادے زمین پر گر کر فوت ہو گئے مریدوں میں سے کسی نے دریافت کیا کہ یہ کیا وجہ ہو گئی آپ نے فرمایا کہ جب میں بچے سے ہم آغوش ہوا تو یہ ندا آئی کہ ہم سے دوستی کا عہد ہے پھر دوسروں کے ساتھ بھی دوستی ہے میں نے عرض کیا یا الٰہی میری جان لے لے یا بچہ کی، تو بچہ کے بارے میں دکھار قبول ہو گئی، یہ واقعہ ایسا ہے جیسا حضرت ابراہیم علیہ السلام کا حضرت اسماعیل علیہ السلام کے ساتھ ہوا۔

ابراہیم بن ادھمؒ کسی جنگل میں تھے ایک سپاہی نے پوچھا کہ بستی کدھر ہے آپ نے سپاہی کو قبرستان کا راستہ بتا دیا، سپاہی نے دیکھا وہ قبرستان کا راستہ تھا سپاہی نے غصہ میں آ کر حضرت کے سر پر ایسا کوڑا مارا کہ آپ کا سر زخمی ہو گیا پھر آپ کو پکڑ کر شہر میں لایا آپ کے آشنا دوست آ کر ملنے لگے سپاہی نے دریافت کیا یہ کون ہے لوگوں نے کہا یہ ابراہیم بن ادھم ہے فوراً سپاہی گھوڑے سے اتر کر ہاتھ جوڑ کر منت کرنے لگا قبرستان کا راستہ اس لئے بتایا کہ وہ دن بدن آباد ہی ہوتا رہتا ہے اور شہر ویران ہونے والا ہے۔

حکایت

شفیق بن ابراہیمؒ کہتے تھے کہ میں نے اپنے والد ابراہیم ادھمؒ کو مکہ مکرمہ سوق اسیل میں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پیدا ہونے کی جگہ کے قریب دیکھا کہ رستہ کے کنارے بیٹھے ہوئے رو رہے ہیں میں بھی ان کے پاس جا بیٹھا رونے کا سبب پوچھا نہ بتائے

marfat.com
Marfat.com

تھے تین دفعہ دریافت کیا فرمایا بیس سال سے میرا دل حریر کو چاہتا تھا
یہ ایک قسم کی اعلیٰ خوراک ہے میں نفس کو روکتا رہا اتنے میں مجھے اُونگھ آگئی
ایک آدمی نے حریر کا ایک پیالہ پیش کیا اور کھانے پر اصرار کیا میں نے کہا
کہ میں نے للہ اس چیز کو چھوڑ دیا ہے اس نے کہا کہ اگر اللہ تعالےٰ کھلائے
تو کھانا چاہیئے مجھے حکم ہوا ہے کہ ابراہیم کے نفس کو کھلاؤ اس نے بہت
صبر کیا ہے اور فرشتوں نے کہا کہ جو کوئی خدا کی عطا کی ہوئی چیز کو نہ لے
پھر وہ چیز مانگنے سے بھی نہیں ملتی پھر ایک اور شخص بھی آگیا پس اس نے
میرے منہ میں لقمہ دینا شروع کیا کھاتے کھاتے میں سو گیا جب میں بیدار
ہوا تو میرے منہ میں وہی ذائقہ تھا حضرت شفیقؒ نے عرض کی کہ اپنا ہاتھ
قریب کرو شفیق فرماتے ہیں میں نے ہاتھ پر بوسہ دیا پھر دُعا کی کہ الٰہی
اس ہاتھ کی اور اس ہاتھ والے کی برکت سے اور اس انعام کی برکت جو تو نے
ان پر فرمائی ہے اپنے اس بندہ مسکین پر عطا فرما جو تیری رحمت اور فضل و
احسان کا محتاج ہے اگرچہ اس کا سزاوار نہیں اس کے بعد حضرت ابراہیم ادہمؒ
اُٹھ کھڑے ہوئے پھر حرم شریف میں داخل ہو گئے رحمہ اللہ تعالیٰ علیہم

حکایت

ابراہیم بن ادہمؒ فرماتے ہیں کہ میں ایک شہر کی مسجد میں
پہنچا عشاء کی نماز کے بعد امام مسجد نے کہا نکلو میں دروازہ
بند کرتا ہوں میں نے کہا میں مسجد میں رہوں گا اس نے کہا میں نہ چھوڑوں گا
اگرچہ ابراہیم ادہم ہو' میں نے کہا میں ابراہیم ادہم ہوں اس نے کہا میں نہ
چھوڑوں گا۔ تم چور ہو قندیلیں چراتے ہو میں نے کہا میں رہوں گا اس نے کہا
تیری صورت جھوٹوں کی نظر آتی ہے پھر امام نے میری ٹانگ پکڑ کر منہ

marfat.com
Marfat.com

کے بل گھسیٹا باہر حمام کے پاس چھوڑا وہاں میں نے دیکھا ایک آدمی آگ لے کر آ گیا اس سے گفتگو کے بعد اس نے کہا میں نے ایک دُعا کی ہے خدا تعالےٰ سے کہ عرب میں ایک خدا کا بندہ ابراہیم بن ادھم ہے اس سے مجھے ملایئے یہ دُعا بیس سال ہو گئے میں نے کی ہے ابھی تک منظور نہیں ہوئی اور ساتھ ہی میں نے یہ دُعا بھی کی ہے کہ اس کے قدموں میں میری روح نکلے میں نے کہا تیری دعا مجھے منہ کے بل گھسیٹکر لائی میں ہی ابراہیم بن ادھم ہوں یہ بات سنتے ہی وہ اُچھلا میرے ساتھ معانقہ کیا پھر کہا اللہ تعالیٰ نے میری حاجت پوری کر دی لے اللہ اب میری رُوح قبض کر لے اتنے میں گر پڑا، روح پرواز ہو گئی رحمہ اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین حضرت ابراہیم ادھمؒ نے ایک آدمی کو دیکھا جو طواف کر رہا تھا اس کو فرمایا کہ تو ہرگز نیکوں کا درجہ نہ پائے گا جب تک چھ گھاٹیاں نہ قطع کرے ۱ نعمت کا دروازہ بند ہو پھر سختی کا دروازہ کھُل جائے ۲ عزت کا دروازہ بند ہو ذلت کا دروازہ کھُل جائے ۳ راحت کا دروازہ بند ہو شدت کا دروازہ کھُل جائے ۴ نیند کا دروازہ بند ہو شب بیداری کا دروازہ کھُل جائے۔ ۵ غنا و دولت کا دروازہ بند ہو اور فقر کا دروازہ کھُل جائے ۶ آرزو کا دروازہ بند ہو اور موت کی تیاری کا دروازہ کھُل جائے، تب کامیابی ہو گی حضرت ابراہیم بن ادھمؒ سے یہ بھی مروی ہے کہ آپ ایک بکروال کے پاس گئے پھر بکروال سے کہا کہ تیرے پاس پانی یا دودھ ہے یا نہیں اس نے کہا کہ دونوں چیزیں موجود ہیں جو تم کو مرغوب ہو میں نے کہا کہ پانی ہو اُسی وقت بکروال نے اپنی لکڑی پتھر پر ماری جو

marfat.com

Marfat.com

نہایت سخت تھا اس میں سورخ تھے ان میں سے پانی پینے لگا میں نے پایا جو برف سے زیادہ ٹھنڈا اور شہد سے زیادہ میٹھا تھا میں تعجب میں رہ گیا انہوں نے کہا تعجب نہ کر جب بندہ مولا کی اطاعت کرتا ہے تو ہر چیز اس کی اطاعت کرتی ہے رضی اللہ تعالیٰ عنہما (نزہۃ المجالس)

حضرت ابراہیم ادہمؒ نے فرمایا کہ میں ایک جنگل میں تھا کہ مجھے ایک ضعیف العمر آدمی نظر آیا اس نے کہا اے ابراہیم یہ کون سی جگہ ہے کہ تو فوج و سواری پر جا رہا ہے اس وقت میرے پاس چاندی کے چار دانگ تھے میں نے جیب سے نکال کر پھینک دیئے پھر یہ ارادہ کر لیا کہ ہر میل پر چار سو نفل نماز ادا کروں گا چنانچہ اس حال میں میں نے اس جنگل میں چار سال گذارے اور روزی مجھے اللہ تعالیٰ پہنچاتا رہا اور خضر علیہ السلام میرے ساتھ رہے مجھے اسم اعظم سکھایا پھر میرا دل مخلوق اور جہان سے بے نیاز ہو گیا (کشف المحجوب)

حضرت خواجہ حذیفہ مرعشیؒ

مرعش ایک شہر کا نام ہے آپ وہاں کے رہنے والے تھے آپ کا شمار مشائخ کبار میں سے ہے آپ سلطان ابراہیم بن ادہمؒ کے مرید تھے آپ کا فرمان ہے کہ اخلاص یہ ہے کہ انسان کے افعال ظاہر و باطن یکساں ہوں آپ کی وفات چودہ شوال کو ہوئی۔

خواجہ بصیرہ بصریؒ

آپ بصرہ کے قدیمی باشندے تھے اپنے زمانہ کے اکابر میں سے تھے خواجہ مرعشیؒ کے مرید تھے کرامات و خوارق آپ سے بہت ظاہر ہوئی ہیں تصوف میں آپ کا مقام بلند تھا وفات اکتیس شوال کو ہوئی۔

marfat.com

Marfat.com

شیخ علوی دینوریؒ

آپ خواجہ ہبیرہؒ کے مرید تھے اپنے وقت کے کبار مشائخ میں سے تھے علوم ظاہری و باطنی میں کمال مہارت رکھتے تھے ، کرامات میں عجیب عجیب واقعات ظہور میں آئے ہیں جس دن آپ پیدا ہوئے تھے اُسی دن سے تمام عمر نیکو کار رہے ہیں ایام طفلیت میں بھی نیکی کرتے رہے تھے رحمہ اللہ تعالےٰ عنہ

شیخ ابو اسحٰق شامیؒ

آپ اپنے زمانہ کے قطب تھے شیخ علوی دینوریؒ کے خاص مرید تھے آپ کی وفات چودہ ربیع الثانی کو ہوئی مزار شریف شام کے علاقہ مقام عکہ میں ہے۔

حضرت خواجہ احمد ابدال چشتیؒ

یہ سلطان فرسنا فہ کے فرزند تھے جب ان کی عمر بیس سال کی ہوئی اپنے والد سلطان فرسنا فہ کے ہمراہ شکار کو گئے اثنائے سفر میں اپنے والد سے بچھڑ کر ایک پہاڑ پر پہنچے جہاں چالیس رجال الغیب ایک پتھر پر کھڑے تھے اور شیخ ابو اسحٰق شامی بھی ساتھ تھے یہ دیکھ کر خواجہ ابدالؒ گھوڑے سے اتر گئے اور گھوڑا ہتھیار وغیرہ سب کچھ چھوڑ کر شیخ ابو اسحٰقؒ کے قدموں پر گر گئے سب کپڑے اُتار کر ایک کمبل اوڑھ کر ساتھ چل دیئے ، والد اور دوسرے لوگوں نے بہت تلاش کیا مگر نہ ملے ،

کچھ عرصہ کے بعد شیخ ابو اسحٰق کے ساتھ پتہ چلا باپ نے بڑی کوشش واپس لانے کے واسطے کی لیکن وہ واپس نہ آئے کوئی نصیحت بھی کارآمد نہ ہوئی پھر ایک دن آکر باپ کے شراب خانہ میں داخل ہو کر تمام شراب کے مٹکے توڑ دیئے باپ بہت غصے ہوا خواجہ چھت پر چڑھ گئے اوپر سے ایک پتھر

marfat.com

Marfat.com

مارا بیع پتھر کے خواجہ ہوا میں اُڑ گئے یہ کرامت دیکھ کر لوگوں نے توبہ کی اس قسم کی کئی کرامتیں ظہور میں آئی تھیں آپ کی ولادت ۲۶۱ھ میں ہوئی اور وفات دس جمادی الآخر ۳۵۵ھ میں ہوئی آپ کی قبر چشت میں واقع ہے۔

خواجہ محمد چشتیؒ

آپ خواجہ ابو احمد ابدالؒ کے لڑکے اور مرید تھے علوم دینیہ کے مالک تھے زہد و عبادت میں کامل تھے غزوۂ سومنات میں سلطان محمود سبکتگین غزنوی کے ہمراہ ستر سال کی عمر میں امداد کے واسطے بحکم الٰہی ساتھ گئے آپ کے قدوم کی برکت سے سومنات فتح ہوا آپ کی وفات ماہ رجب ۴۱۱ھ کو ہوئی آپ کا مزار مقام چشت میں ہے۔

خواجہ یوسف بن محمد سمعانؒ

آپ کا لقب ناصر الدین ہے خواجہ محمد کی ہمشیرہ تقریباً چالیس سال کی عمر کی تھی اپنے بھائی کی خدمت میں مصروف رہتیں اور ہر وقت خدا کی عبادت زہد تقویٰ میں مشغول رہتی تھیں ایک رات خواجہ محمد بزرگوار نے خواجہ ابو احمد کو خواب میں دیکھا کہ فرمایا کہ ولایت شام میں ایک شخص سمعان نام ہے جو عالم باعمل پرہیزگار ہے اپنی بہن کا ان سے عقد کرادو، چنانچہ خواجہ نے ان کو بلا کر بہن کا نکاح ان سے کر دیا خواجہ یوسف چشت ان سے پیدا ہوئے آخری عمر میں ان پر ایسا سکر غالب تھا کہ کبھی خادم سے وضو کراتے، اس اثنار میں غائب بھی ہو جاتے، تھوڑی دیر کے بعد پھر موجود ہو جاتے پھر وضو پورا کر لیتے آپ کی وفات چار ربیع الآخر

marfat.com

Marfat.com

سنہ ۴۹ھ میں ہوئی آپ کی عمر ۹۴ سال کی تھی رحلت کے وقت اپنے بڑے صاحبزادے خواجہ قطب الدین مودود کو اپنا جانشین بنایا آپ کا مزار چشت میں ہے۔

خواجہ مودود چشتیؒ

آپ کا لقب قطب الدین ہے سات سال کی عمر میں قرآن کریم قرأت تجوید سے حفظ کرلیا تھا پھر علوم دینیہ کے حاصل کرنے میں شروع ہوئے چھیاسٹھ سال کی عمر میں والد ماجد کا سایہ سر سے اُٹھ گیا والد کے وصیت کے مطابق باپ کے جانشین ہوئے اخلاق حسنہ وحسن سیرت میں آپ مشہور تھے اور اپنے والد کے مرید تھے آپ کی وفات ماہ رجب ۵۷۷ھ میں ہوئی آپ کا مزار چشت میں واقع ہے۔

خواجہ احمد بن مودود چشتیؒ

آپ اپنے وقت کے قطب اور بڑے مشائخ تھے اپنے والد کے مرید تھے علم ظاہری و باطنی میں پوری مہارت تھی حرمین شریفین میں پہنچے حج کے ارکان پورے کرنے کے بعد چھ ماہ مدینہ منورہ میں روضہ اطہر میں رہے مجاور آپ کو تنگ کرنا چاہتے تھے کہ روضہ اطہر سے آواز آئی کہ ہمارے مشتاق کو کوئی آزار نہ پہنچاؤ یہ آواز سب حاضرین نے سنی واپسی میں بغداد آکر شیخ شہاب الدینؒ کے پاس ٹھہرے آپ کو بڑے احترام سے رکھا اور آپ کی خاطر مدارات کی، آپ کی ولادت ۵۰۶ھ میں ہوئی اور وفات ۵۷۷ھ کو، آپ کا مزار چشت میں ہے۔

خواجہ شاہ سنجانؒ

آپ کا لقب رکن الدین اور نام محمود تھا آپ

marfat.com

Marfat.com

سنجان کے ایک تعبہ کے قدیم باشندے تھے حضرت مودود چشتیؒ کے مرید تھے شاہ کا لقب آپ کو خواجہ مودود نے عطا کیا آپ جتنا عرصہ چشت میں رہے تھے آپ باوضو رہے جب ضرورت پڑتی تو چشت سے باہر جاکر قضائے حاجت کرتے اور وضو کرکے پھر چشت میں داخل ہوتے اور فرماتے یہ جگہ ادب کی ہے آپ کی وفات ۵۹۷ھ کو ہوئی تھی۔

خواجہ حاجی شریف زندنیؒ

آپ خواجہ مودود چشتی کے مرید ہیں ایک آدمی نے وفات کے بعد بادشاہ سنجری کو خواب میں دیکھا پوچھا کہ خداوند تعالےٰ نے تیرے ساتھ کیسا معاملہ کیا بادشاہ سنجری نے کہا کہ میری بابت فرشتوں کو حکم ملا کہ اسے دوزخ میں پہنچاؤ، اسی اثنا میں پھر حکم آیا کہ فلاں دن یہ دمشق میں حاجی شریف زندنی کی صحبت کی سعادت سے مشرف ہوا تھا اس کی برکت سے ہم نے اس کی مغفرت کردی، آپ کی وفات ۶ رجب کو ہوئی تھی۔

حضرت شیخ عثمان ہارونی قدس سرہٗ

آپ حاجی شریف زندنیؒ کے مرید تھے اپنے زمانے کے یکتا اور قطب گذرے ہیں بہت سے اکابر مشائخ کی صحبت سے فائدہ اٹھایا تھا۔

حکایت

حضرت خواجہ معین الدین چشتیؒ سے روایت ہے کہ ایک دن شیخ عثمان ہارونیؒ سفر میں ایک آتش پرستوں کی بستی میں پہنچے وہاں ایک بڑا آتش کدہ تھا جس میں روزانہ

marfat.com

Marfat.com

بیس ارب لکڑیاں ڈالی جاتی تھیں کسی دن وہ آتش کدہ سرد نہ ہوتا آپ نے پوچھا کہ تم آگ کی پرستش کیوں کرتے ہو خدا کی پرستش کیوں نہیں کرتے جس نے اس کو پیدا کیا ہے جواب دیا کہ ہمارے مذہب میں آگ کو بہت مانا جاتا ہے شیخ صاحب نے فرمایا کہ تم اپنا ہاتھ یا پاؤں آگ میں ڈال سکتے ہو کہا آگ کا کام تو جلانا ہے اس کے قریب تو کوئی نہیں جا سکتا شیخ صاحب نے آتش پرستوں کا ایک بچہ اٹھا لیا بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ یَا نَارُ کُوْنِیْ بَرْدًا وَّ سَلَامًا عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ کہہ کر بچے کے آگ میں چلے گئے چار گھنٹے کے بعد نکلے کپڑے تک کو بھی آگ نے نہ جلایا ——— یہ کرامت دیکھ کر تمام آتش پرست حضرت کے قدموں پر گر کر مسلمان ہو گئے اور وہ بچہ اور اس کا باپ کامل ولی بن گئے حضرت معین الدین چشتیؒ نے فرمایا کہ شیخ عثمان ہارونیؒ فرماتے تھے کہ خداوند عالم جل جلالہٗ کے کچھ دوست ایسے بھی ہیں کہ اگر وہ ایک ساعت بھی خداوند کریم سے غافل ہو جائیں تو وہ فنا ہو جائیں گے، آپ کی وفات ۱۶ شوال کو ہوئی مزار مکہ مکرمہ میں ہے۔ (سفینۃ الاولیاء)

اشعار خواجہ عثمان ہارونیؒ

نمی دانم کہ چوں من دم دیدار میرقصم
مگر نازم بریں ذوقے کہ پیشِ یار میرقصم

سراپا بر سراپائے خودم از بیخودی قربان
بگردِ مرکزے خود صورت پرکار میرقصم

خوشا رندی کہ پامالش کند صد پارسائی را
زہے تقوٰی کہ من باجبہ و دستار میرقصم

منم عثمان ہارونی کہ یارِ شیخ منصورم
ملامتے کند خلقے تو من بردار میرقصم

marfat.com

Marfat.com

مثنوی

بنام آنکہ بے نام و نشان است
بیروں از قید حرف این و آن نست

بنام آنکہ ماحیرانِ اویم
سرو پا کردہ گمُ مانند گویم

بنام آنکہ از نامش بود عار
بوصفِ آنکہ دارد نام بسیار

بنام آنکہ از بندہ نوازی
بما آموخت علم عشق بازی

پس اکنوں من بیانِ عشق سازم
برنگِ دیگرے عنوان طرازم

بنامِ عشق بازی عشق ایجاد
کہ اوّل عشق بازی کرد بنیاد

بخلوت خانۂ ہا ہوت آں ماہ
نشستہ بود اسرار اں کہ ناگاہ

تقاضا کرد حسنِ لایزالش
کہ بنماید بکس ایں خط و خالش

بایں حسنِ تقاضا آں سرافراز
بصد فوج و سپاہ عشوہ ناز

بطرافت وجوانب کرد روئے
بے عشاق راخود جستجوئے

marfat.com

Marfat.com

پندرھواں باب

حضرت خواجہ مُعین الدّین چشتیؒ

آپ کی جائے پیدائش اور آبائی وطن سجستان ہے پھر آپ کی تربیت خراسان میں ہوئی آپ کے والد ماجد کا نام خواجہ غیاث الدین حسن، ہے جو حسینی سادات سے ہیں آپ شیخ ہارونیؒ سے مرید ہیں ہندوستان میں سلسلہ چشتیہ کے سردار مانے جاتے ہیں شیخ عثمان ہارونیؒ فرماتے تھے کہ ہمارے معین الدین خدا کے محبوب ہیں مجھے ان جیسے اپنے مریدوں پر فخر ہے جو اپنے وقت کا قطب اور صاحب تصرف سردار اولیاء، اور مراکز انوار و معرفت ہے ہندوستان کے لوگ عام طور پر آپ سے عقیدت مند تھے آپ علوم ظاہری اور باطنی میں یکتائے زمانہ تھے خوارق و کرامات کا بے شمار ظہور ہوا جس کو بیان نہیں کیا جا سکتا جب حق تعالیٰ نے آپ کو توفیق توبہ عطا فرمائی پھر آپ نے اپنا سب مال و اسباب درویشوں میں تقسیم کر دیا پھر آپ سمرقند و بخارا تشریف لے گئے وہاں قرآن مجید حفظ کیا تمام علوم دینیہ حاصل کیا پھر وہاں سے عراق و عرب تشریف لے گئے پھر آپ نیشاپور کے قصبہ ہارون میں پہنچے وہاں شیخ عثمان ہارونیؒ کی

marfat.com

Marfat.com

خدمت میں حاضر ہو کر مرید ہو گئے پھر پورے بیس سال آپ کی خدمت میں رہے تمام ممالک میں سفر کیا اور بڑے مشائخ سے فیض حاصل کیا چنانچہ حضرت غوث الثقلین سے جیلان میں ملاقات کی ——— پھر تقریباً چھ ماہ ان کی خدمت میں رہے ان کی صحبت سے آپ نے فیوض و برکات حاصل کئے۔ بخارا میں شیخ الدین کبرے سے، ہمدان میں خواجہ یوسف ہمدانی سے اور تبریز میں شیخ ابوسعید تبریزی سے ملاقات ہوئی پھر لاہور میں شیخ حسین زنجانی سے ملاقات ہوئی پھر دہلی چلے گئے۔ اس کے بعد اجمیر شریف جاکر مستقل سکونت اختیار فرمائی آپ کے پہنچنے کی برکت سے سینکڑوں مشرکین اور کفار کو دولت اسلام حاصل ہوا جو لوگ اسلام نہ لائے تھے وہ بھی حضرت سے خوش عقیدت رکھتے تھے آپ کی خدمت میں حاضر ہوتے اور آپ کی زیارت کرتے، مجاوروں کی خدمت کرتے رہتے تھے آپ کی ولادت ۵۳۷ھ میں ہوئی اور آپ کی وفات دوشنبہ کے دن ۶ رجب کو ۶۳۳ھ کو ہوئی اور آپ کے وصال کے وقت آپ کی پیشانی مبارک پر لوگوں نے لکھا ہوا دیکھا حَبِیْبُ اللّٰہ مَاتَ فِیْ حُبِّ اللّٰہِ ؕ

حضرت کی عمر شریف ایک سو چار سال تھی اور قبر مبارک اجمیر شریف میں ہے اجمیر شریف پُر فضا مقام اور اچھی آب و ہوا کا شہر ہے اس کے ہر چہار طرف ایک بڑا تالاب ہے جو دریا کی طرح وسیع ہے۔ (سفینۃ الاولیا) بروایت دیگر آپ کی ولادت بمقام سجستان میں ہوئی تھی گیارہ یا چودہ سال کی عمر جب ہوئی تو آپ کے والد بزرگوار سید غیاث الدین سنجری رح

marfat.com

Marfat.com

نے وفات پائی والد کی وراثت سے ایک باغ ملا تھا ایک دن اپنے
باغ میں تشریف فرما تھے کہ اچانک ایک مجذوب آگیا آپ نے تعظیم
کرنے کے بعد خوشہ انگور مجذوب کے سامنے پیش کیا اس نے کچھ دانے اپنے
منہ میں چبا کر حضرت معین الدین رحمۃ اللہ علیہ کے منہ میں ڈال دیئے ،
کھاتے ہی انوار سے اندر پُر ہو گیا اُسی وقت وہ باغ خدا کی راہ میں
فروخت کر کے غریبوں اور مسکینوں پر تقسیم کر دیا خود مسافر ہو کر سمرقند عراق عرب میں علوم
دینی حاصل کرنے کے بعد نیشاپور تشریف لے گئے جیسا کہ اوپر گذر چکا ہے
بیس سال چھ ماہ مرشد کی خدمت میں رہے اس عرصہ میں کئی حج کئے پھر
قصبہ سنجان میں شیخ نجم الدین کبریٰ سے فیض یاب ہوئے پھر بغداد شریف
تشریف لائے وہاں سے جودی پہاڑ پر تشریف لے گئے وہاں حضرت شیخ
عبدالقادرؒ سے ملاقات ہوئی اور فیض یاب ہوئے جیسا کہ اوپر گذرا ہے
پھر شیخ صاحبؒ کے ہمراہ جیلان و بغداد کی سیر کی ، بغداد شریف میں حضرت
شیخ ضیاء الدینؒ سے ملاقات ہوئی پھر حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی
قدس سرہٗ سے ملاقات ہوئی خواجہ واحد الدینؒ اور خواجہ یوسف ہمدانیؒ سے
ملاقات ہوئی پھر تبریز میں خواجہ ابو سعید تبریزیؒ سے فیضیاب ہوئے
پھر اصفہان میں خواجہ محمود اصفہانیؒ سے پھر خواجہ ابو سعید مہدیؒ و خواجہ
ناصر الدین بایزید بسطامیؒ سے پھر غزنی میں خواجہ شمس العارفین شیخ عبدالواحدؒ
سے ملاقات ہوئی پھر ہندوستان کا قصد کیا۔

ایک دفعہ اپنے پیر عثمان ہارونیؒ کے ساتھ حج کو تشریف لے گئے
کعبہ معظمہ کے پاس حضرت کے واسطے دعا فرمائی حضرت کا ہاتھ پکڑ کر

marfat.com
Marfat.com

خدا کے حوالے کئے پھر مدینہ منورہ روضۂ اطہر پر تشریف لے گئے وہاں فرمایا السلام علیک یا رسول اللہ۔ پھر ہندوستان تشریف لے گئے اکثر قبرستانوں میں رہتے جہاں پہ مشہوری ہو جاتی وہاں سے دوسری جگہ چلے جاتے تھے

حکایت پھر ملک ہرات شہر سبز میں تشریف لے گئے وہاں یادگار مرزا شیعہ تھا رعایا میں اگر کوئی اپنے بیٹے کا نام ابوبکر رکھ دیتا اس کو قتل کر دیتا تھا ایک دن حضرت خواجہ یادگار مرزا کے باغ میں تشریف لے گئے حوض کے کنارے پر جلوہ افروز ہوئے خدا کی قدرت سے وہ بھی آگیا حضرت کو دیکھتے ہی بدن پر لرزہ آگیا پھر بے ہوش ہو گیا جو اس کے ساتھ ملازم تھے سب پر خوف طاری ہو گیا حضرت نے اپنے دست مبارک سے حوض سے پانی لے کر یادگار مرزا کے منہ پر چھڑکا وہ ہوش میں آگیا حضرت نے فرمایا توبہ کر وہ آپ کے قدموں پر گر گیا پھر عرض کرنے لگا کہ گذشتہ گناہوں سے میں صدق دل سے توبہ کرتا ہوں پھر بمعہ اراکین کے مسلمان ہو گیا بیعت کر کے آپ کا مرید ہو گیا حضرت خواجہ قطب الدینؒ بھی آپ کے ہمراہ تھے الغرض یادگار مرزا نے تمام خزانہ باندیاں غلام آزاد کر دیئے خزانے خدا کی راہ میں تقسیم کر دیئے چند روز وہاں کمال ولایت پر فائز ہو کر خرقہ حاصل کیا ملک ہرات میں خلافت پر مامور کر دیا پھر بلخ تشریف لے گئے حضرت شیخ احمد خضرویہ سے ملاقات ہوئی وہاں حکیم ضیاء الدین بہت بڑے عالم تھے لیکن درویشوں سے منکر تھے حضرتؒ نے کلنگ کا شکار کر کے کچھ کباب حکیم صاحب کو کھلا دیا کھاتے ہی بے ہوش ہو گئے جب ہوش آیا تو بصدق دل آپ کا مرید ہو کر چند دنوں میں کامل ولی اللہ ہو گیا۔

marfat.com

Marfat.com

قصیدہ

حبیب پاک یزدانی معین الدین اجمیری
زہے مقبول سبحانی معین الدین اجمیری

بصورت یوسفِ ثانی بصیرت شاہ مردانی
مجسم خلق رحمانی معین الدین اجمیری

ظہورِ خاص ربانی بری از شر نفسانی
طبیب مرض روحانی معین الدین اجمیری

طفیل مقدمِ پاکِ دریں اقلیم ہندستاں
شدہ روشن مسلمانی معین الدین اجمیری

مرادِ ہر کہ میخواہد زدربارِ تو مے یابد
سزد بر تو مہربانی معین الدین اجمیری

وسیلہ خود بذاتِ خدا دلرم مددشاہا
شوم دور از پریشانی معین الدین اجمیری

تصدق خواجگانِ چشت اگر ایں احمد اختر را
سگِ درگاہ گردانی معین الدین اجمیری

چناں برخویش تن نالم بدربارِ تو اے شاہا
بفخرِ ظلِّ سبحانی معین الدین اجمیری

جب لاہور میں رونق افروز ہوئے حضرت مخدوم علی علوی ہجویری داتا گنج بخش قدس سرہٗ کے پاس معتکف رہ کر فوائد باطنی حاصل کئے جب حضرت معین الدینؒ مدینہ منورہ تشریف لے گئے خواب میں حضور صلی اللہ

marfat.com
Marfat.com

علیہ وسلم نے اجمیر جانے کا حکم دیا آپ کو حیرانی ہوئی کہ اجمیر کہاں ہے اتنے میں ایک غنودگی آ گئی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ فرما رہے ہیں کہ اے معین الدین تیرے لئے خداوند کریم نے مغرب اور مشرق کے دروازے کھولدیئے ہیں اجمیر اور وہاں کے پہاڑ نظر آنے لگے اور ایک انار بھی آپ کو عطا کیا گیا اور فرمایا اے معین الدین تجھے میں نے خدا کے سپرد کیا ہے آپ دسویں محرم ۵۶۱ھ کو دارالخیر اجمیر میں پہنچے اجمیر کا راجہ پرتھوی راج تھا اس کی والدہ بڑی نجومی تھی اس نے بارہ برس پہلے حضرت خواجہ کی آمد کی خبر دی تھی اپنے فرزند کو کہ ایک مردِ بزرگ ہوگا جس کی وجہ تیری دولت اور راج زوال پزیر ہوگا، راجہ نے حکم دیا تھا کہ اس قسم کا کوئی درویش جب بھی معلوم ہو گرفتار کیا جائے۔ گرفتار کرنے والا ہماری جانب سے انعام حاصل کرے گا، جب حضرت خواجہؒ وہاں پہنچے تو ایک درخت کے نیچے حضرتؒ نے ٹھہرنا چاہا وہاں شتربانوں نے کہا یہاں پر راجہ کے اونٹ ہوتے ہیں، یہاں سے چلے جاؤ حضرتؒ وہاں سے اٹھ کر بمقام ساگر تشریف لے گئے وہاں بے اندازہ بت خانے تھے جب رات گذری صبح اونٹ بانوں نے اونٹوں کو اٹھانے کی کوشش کی اونٹ نہ اٹھ سکے لوگوں نے سمجھ لیا کہ رات کو ہم نے اس فقیر کو یہاں نہیں ٹھہرنے دیا یہ اسی کا وبال ہے حضرت کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی اور عذر جوئی کی حضرت خواجہؒ نے فرمایا تمہارے اونٹ کھڑے ہو جائیں گے جب ساربان اونٹوں کے پاس آئے اونٹ کھڑے ہو گئے پس یہ خبر شہر میں مشہور

marfat.com

Marfat.com

ہوگئی جو لوگ دشمن اسلام تھے وہ راجہ کے پاس پہنچ گئے کہ یہ آدمی پردیسی ہماری پرستگاہ کے پاس ٹھہرا ہے یہ خبر سن کر راجہ نے حکم دیا کہ اس فقیر کو وہاں سے نکال دو۔

بہت لوگ حضرت خواجہ کو تکلیف پہنچانے کے واسطے آئے تھے حضرتؒ نے قدرے خاک اٹھا کر اس پر آیت کرسی پڑھ کر اُن کے مُنہ پر ڈالی سب کے جسم خشک ہوگئے باقی سب لوگ بھاگ گئے دوسرے روز راجہ بمعہ تمام لوگوں کے تالاب پر بتوں کی پرستش کے واسطے آیا ایک اُن میں بڑا جادوگر بھی تھا جب حضرت پر نظر پڑی سب کے بدن پر لرزہ طاری ہوا وہ جادوگر حضرت کے قریب آکر مشرف بہ اسلام ہوگیا باقی کے لوگوں سے مقابلہ کرکے ان کو پریشان کیا پھر حضرتؒ نے اس کو ایک پیالہ پانی دیا جب اُس نے پیا تو اس کی کرامات زیادہ ہوگئی اہل ہجیر نے یہ کیفیت دیکھی کہنے لگے یہ بڑا جادوگر ہے اس سے مقابلہ کوئی بڑا جادوگر کرے گا ہندوستان میں اس وقت جے پال جوگی بڑا جادوگر تھا جے پال جوگی کو بلایا وہ اپنے ڈیڑھ ہزار چیلوں کے ہمراہ آیا بمعہ راجہ کے حضرت کی طرف روانہ ہوئے حضرتؒ نے وضو کیا اور اپنے عصا کے ساتھ اپنے ساتھیوں کے گرد دائرہ کھینچا اور فرمایا کہ انشاء اللہ تعالیٰ دشمن اس دائرے کے اندر نہ آسکیں گے ادھر سے جے پال نزدیک آیا اس کے ہمراہیوں سے جس کا پاؤں دائرہ کے اندر لگتا تھا وہ بے ہوش ہوکر گر جاتا پھر جے پال جوگی کا اور جناب شیخ معین الدینؒ کا بڑا مقابلہ ہوا آخر جے پال روتا ہوا حضرت کے قدموں پر گر کر مسلمان ہوگیا جے پال کا نام حضرتؒ

marfat.com
Marfat.com

نے عبداللہ رکھا۔ جب راجہ اور اس کی والدہ نے یہ حال دیکھا، کہا یہ وہی شخص ہے جس کی خبر میں نے بارہ سال پہلے بتائی تھی آخرکار راجہ اور تمام لوگ شہر اجمیر کے رہنے والے حضورؒ کو شہر میں لائے جہاں پر حضورؒ کا روضہ ہے یہاں حضرت کا باورچی خانہ تھا حضورؒ کے فیض سے تمام ہندوستان روشن ہوگیا۔

نظم

از فیض او بجلے صلیب و کلیسا بیشک
در دار کفر مسجد و محراب و ممبر است
آنجا کہ بود نعرہ فریاد مشرکاں
اکنوں خروش نغمۂ اللہ اکبر است

ہندوستان جلتے وقت حضرت شیخ عبدالقادرؒ کے پاس بھی تشریف لے گئے تھے حضرت شیخ صاحبؒ نے بھی حضرت کے واسطے دعا فرمائی اور رخصت فرمایا تھا اجمیر میں سات آدمی آتش پرست بڑے عابد شمار ہوتے تھے وہ سب حضور کی خدمت میں حاضر ہوئے تو بدن پر لرزہ طاری ہوا، حضورؒ نے فرمایا کہ عابد کہلاتے ہو اور پھر خدا کی مخلوق کو سجدہ کرتے ہو یہ بڑی شرم کی بات ہے انھوں نے جواب دیا کہ ہم آگ کو اس واسطے سجدہ کرتے ہیں ہم کو نہ جلائے حضرتؒ نے جواب دیا کہ یہ بیچاری تو خدا کے حکم کے بغیر کسی کو نہیں جلا سکتی دیکھو یہ ہمارا جوتا ہے آگ میں حضرتؒ نے جوتا پھینک کر فرمایا اے آگ ہمارے جوتے کو نگاہ رکھنا الغرض جوتا آگ سے صحیح سالم نکالا۔ یہ کرامت دیکھ کر وہ سب

marfat.com

Marfat.com

مسلمان ہوگئے۔ دہلی میں ایک آدمی حضرتؒ کو قتل کرنے کی غرض سے بغل میں چھری چھپائی ہوئی موقع کی تلاش میں تھا حضرتؒ نے کرامت سے معلوم کرلیا اُس کے سامنے آکر حضرتؒ نے فرمایا کہ اے فلاں کیا قصد ہے یہ بندہ بھی حاضر ہے یہ سنتے ہی کانپ گیا اور حضرتؒ کے قدموں پر گر کر مسلمان ہوگیا۔

اس عرصہ میں ہزاروں لوگ مسلمان ہوئے اور جو اولیاء اللہ ہند میں داخل ہوئے تھے فیض یاب ہوتے رہتے چنانچہ حضرت سید بدیع الدینؒ قطب المدار رحمۃ اللہ علیہ بھی جب ہندوستان میں وارد ہوئے کلاہ پہاڑی پر معتکف رہ کر اجازت وصول کی۔

اسرار السالکین میں ہے کہ حضرت ہمیشہ استغراق میں رہتے کسی قسم کی خبر نہ رہتی حضرت خواجہ قطب الدین یا قاضی حمید الدین آپ کے سامنے بلند صلوٰۃ کہتے پھر بھی ہوش نہ آتی، پھر کان میں صلوٰۃ پڑھتے کچھ ہوش نہ ہوتی پھر حضرت کے دوش مبارک کو جنبش دیتے تب ہوش آتی، نماز پڑھتے۔

حضرت سلطان العارفین شیخ حمید الدین ناگوری جو حضرتؒ کے خلیفہ تھے فرماتے کہ ایک دفعہ حضرت معین الدینؒ نے جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے معین الدین تو ہمارے دین کا معین ہے پھر ہماری سنت عقد نکاح کو کیوں ترک کیا صبح کو یہ واقع حاکم کو سنایا جو حضرتؒ کا مرید تھا اس نے ایک دختر نیک اختر جس کا نام بی بی امۃ اللہ تھا حضور کی خدمت میں پیش

marfat.com
Marfat.com

کی جناب نے برائے ادائے سنت اس سے نکاح کیا ان سے بی بی حافظ جمال تولد ہوئیں یہ بی بی نہایت پارسا صائم الدہر قائم اللیل تھیں اپنے والد صاحب سے مرید تھیں ان کو خرقہ خلافت عطا فرمایا تھا مستورات کی تعلیم کے واسطے مقرر تھیں ان کی توجہ سے ہزاروں مستورات صاحب ولایت ہوئیں تھیں شیخ رضی الدین سے ان کی شادی ہوئی۔

قطب الدین کاکیؒ

فرماتے ہیں کہ میں حضرتؒ کی زیارت کے واسطے اجمیر شریف گیا حضرت نے فرمایا مجھے دفن اسی جگہ کرنا پھر شیخ علی سنجریؒ کو فرمایا ایک خلافت نامہ لکھو کہ میرے بعد سجادگی قطب الدین بختیار کاکیؒ کو میں دیتا ہوں، دستخط فرما کر کلاہ دستار مصلائے خرقہ پرانا قرآن مجید اور مصلیٰ مجھے عطا فرمایا کہ یہ امانت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی ہے میرے مرشد نے مجھے دی تھی اب میں تجھے دیتا ہوں اور فرمایا کہ تو دہلی جا وہاں مقیم ہو جا جب میں حضرتؒ سے رخصت ہو کر دہلی پہنچا چالیس دن نہ گذرے تھے کہ ایک شخص اجمیر شریف سے آیا اور کہا کہ جناب حضرت شیخ معین الدینؒ دار فانی سے رخصت ہو گئے ہیں۔

قصیدہ دیگر

بصیر علم حقانی معین الدین اجمیری
خبیر سر یزدانی معین الدین اجمیری
غریق بحر یزدانی بسیط فقر عمانی
امین ملک عرفانی معین الدین اجمیری

marfat.com
Marfat.com

مبارک منزل معانی جہانِ جملہ فیضانی
تبختر فقر سلطانی معین الدین اجمیری

دلیلِ خاص فردانی امامِ سلک ارکانی
کریم الحال اعطانی معین الدین اجمیری

حبیب ذات سبحانی جمال اللہ یزدانی
فنا فی الذات ربانی معین الدین اجمیری

بشیر النظر من رانی نصیر القدر رحمانی
ولی مطلق بہ حق دانی معین الدین اجمیری

شہا ایں احمد اختر را کجا قوت ثنا خوانی
ترا برتر ثنا خوانی معین الدین اجمیری

حضرت معین الدینؒ نے فرمایا کہ میں نے اپنے پیر عثمان ہارونیؒ سے سُنا ہے کہ جس میں تین خصلتیں موجود ہوں وہ اللہ تعالیٰ جل جلالہٗ کو دوست رکھتا ہے ۱ سخاوت سمندر کی طرح ۲ شفقت آفتاب کی طرح ۔ ۳ تواضع زمین کی طرح ، اور فرمایا نیکوں کی صحبت نیکی سے بہتر ہے اور بُروں کی صحبت بُرے کام سے بدتر ہے اور مرید کے واسطے ہر حال میں توبہ و استغفار لازم ہے پھر توبہ استغفار کی حالت میں گناہوں کی تحریر ممکن نہیں اور فرمایا سوتے وقت ہمیشہ استغفار کیا جائے تاکہ دن کے گناہوں کی تحریر رحمت الٰہی کے طفیل اس وقت تک موقوف رہتی ہے اور محبت کی یہ علامت ہے کہ فرمان بردار رہے اور ڈرتا رہے کہ کہیں دوست اپنے سے دور نہ کر دے اور عارف وہ ہوتا ہے کہ جو چاہتا ہے وہ

marfat.com
Marfat.com

اس کے پاس آجائے اور جو بات کہے اس کا جواب سن لے اور محبت میں عارف کا بلند درجہ وہ ہے کہ اگر کوئی شخص اس کے مقابلے میں دعویٰ کرے تو وہ قوت کرامت سے اس کو پکڑ لے اہل معرفت کی عبادت پاس انفاس ہے حق شناسی کی علامت یہ ہے کہ لوگوں سے فرار ہو اور خاموشی اختیار کرے عارف وہ ہے کہ جو خاموش اور اندوہ گین رہے اصلی متوکل وہ ہے جو لوگوں کی رنج و محنت اٹھائے، کسی سے شکایت حکایت نہ کرے اہل محبت وہ لوگ ہیں کہ بے واسطہ استاد دوست کی باتیں سنتے ہیں سب سے افضل وقت وہ ہے جب کہ دل میں وسوسوں کا گذر نہ ہو عارف آفتاب کی طرح تمام عالم پر چمکتے ہیں اور ان کے نور سے تمام عالم روشن ہے

(اخبار الاخیار شیخ عبدالحق محدث دہلویؒ)

حضرت قطب الدین بختیار کاکیؒ

آپ کا نام مبارک بختیار بن احمد بن موسیٰ ہے، کاکی آپ کو اس واسطے سے کہتے تھے کہ آپ ہر وقت یاد الٰہی میں رہتے تھے خرچہ عیال کے واسطے پڑوس میں ایک عورت سے لیا کرتے تھے، ایک دن اس عورت نے کہا کہ اگر میں تمہارے پڑوس میں نہ ہوتی تو تم بھوک سے مر جاتے، حضرت کی اہلیہ کو یہ بات ناگوار معلوم ہوئی، انہوں نے عہد کر لیا کہ آئندہ اس عورت سے قرض نہ لیں گے یہ خبر حضرت قطب الدین بختیارؒ کو بھی ہوگئی، فرمایا ہرگز کسی سے قرض نہ لینا جب ضرورت پڑے میرے حجرے کے طاق میں ہاتھ ڈال کر بے پکائی روٹی لے لینا اس کے بعد ایسا ہی کیا گیا جتنے لوگ وہ روٹی کھاتے سب کو پوری ہوتی اس روٹی کو کاک

marfat.com

Marfat.com

کہتے تھے اس لئے حضرت کو بختیار کاکی کہتے تھے حضرت ایک سال کے ہوئے تو والد کا سایہ اُٹھ گیا حضرت خضر علیہ السلام نے آپ کو شیخ ابوجعفرؒ کے سپرد کر دیا انہوں نے ظاہری و باطنی علوم کی تکمیل کرائی۔

حضرت معین الدینؒ کو آپ کی حالت پر بڑی شفقت و عنایت تھی اور آپ حضرت خضر علیہ السلام کی صحبت میں بھی زیادہ رہتے اور اپنے وقت کے قطب تھے ظاہری و باطنی فضائل کے جامع اور صاحب کرامات تھے حضرت معین الدینؒ کے دور دراز سفروں میں ساتھ رہتے اور بڑے بڑے مجاہدے کئے پھر جب آپ بغداد پہنچے تو شیخ شہاب الدین سہروردیؒ کی خدمت میں حاضر ہوئے پھر وہاں سے ہندوستان تشریف لائے پھر ملتان پہنچے وہاں شیخ بہاؤ الدین کبریا ملتانی قدس سرہٗ سے ملاقات ہوئی پھر ملتان میں شیخ فرید الدین گنج شکرؒ آپکی خدمت میں حاضر ہو کر مرید ہو گئے پھر جب دہلی پہنچے تو اپنے پہلے مرشد معین الدین چشتیؒ کی طرف ایک عریضہ بھیجا جسمیں حاضری کی درخواست تھی خواجہ معین الدینؒ نے جواب تحریر فرمایا کہ اگرچہ ظاہری میں ہم میں اور تم میں دوری ہے اور کافی بُعد ہے لیکن قلبی اور باطنی بُعد نہیں وہاں قُرب ہے لہذا تم وہاں ہی دہلی میں رہو حضرت خواجہ بختیار کاکیؒ نے کچھ قیام فرما کر پھر اجمیر کی طرف روانہ ہوئے تو راستہ میں دہلی کے لوگوں نے آکر جدائی برداشت نہ کر سکی فریاد وزاری شروع کی حضرت خواجہ معین الدینؒ کو جب یہ خبر لگی تو فرمایا کہ میں نے شہر دہلی کو تمہاری پناہ میں دے دیا تم وہاں ہی رہو تمہارے جانے سے لوگوں کو تکلیف ہوتی ہے حضرت خواجہ معین الدینؒ

marfat.com

Marfat.com

کے فرمان کے موافق پھر آپ نے دہلی میں رہنے کا ارادہ کیا ایک دفعہ آپ نے شیخ احمد جام کا یہ شعر سُنا تو خواجہ بختیار کاکی کی حالت بدل گئی پھر بے ہوش ہو گئے جو مشائخ اس وقت مجلس میں حاضر تھے جن میں قاضی حمید الدین ناگوری اور شیخ بدر الدین غزنوی وغیرہ آپ کو اُٹھا کر مکان میں لائے چنانچہ کئی دن اور کئی رات اسی حالت میں گذرے حتیٰ کے دوشنبہ کے دن ۱۴ ربیع الاوّل ۶۳۲ھ میں آپ کا وصال ہو گیا وہ شعر یہ ہے۔

کشتگانِ خنجرِ تسلیم را
ہر زماں از غیب جانِ دیگر است

صاحب سیرت الاولیاء نے لکھا ہے کہ جناب بختیار کاکی رحمۃ اللہ علیہ بماہ رجب ۵۸۲ھ بمقام مسجد امام ابو اللیث سمرقندی شہر بغداد میں روبرو شیخ شہاب الدین سہروردی اور شیخ وحید الدین کرمانی و شیخ برہان الدین چشتی و شیخ محمود اصفہانی کے حضرت معین الدین سے بیعت کی تھی اور ملتان میں شیخ بہاء الدین زکریا اور شیخ جلال الدین تبریزی سے ملاقات ہوئی کچھ دن قیام فرما کر پھر دہلی رونق افروز ہوئے صاحب دلیل العارفین نے لکھا ہے کہ بختیار کاکی کی تشریف آوری پر بادشاہ دہلی سلطان شمس الدین نے بڑی خوشی منائی اور آپ کو شہر میں ٹھکانہ دیا آپکی وفات دوشنبہ ۱۴ ربیع الاول کو ہوئی رحمۃ اللہ تعالیٰ عنہ

شیخ فرید الدین شکر گنج قدس سرہٗ

آپ کا نام مسعود بن عزیز الدین محمود ہے،

Marfat.com

ان کے والد صاحب کا نسب نامہ حضرت عمر فاروقؓ سے ملتا ہے آپ کی والدہ مولانا وحید الدینؒ کی صاحبزادی تھیں جو صائم الدہر تھیں آپ حضرت بختیار کاکیؒ کے مرید اور خلیفہ تھے آپ کو شکر گنج اس واسطے کہتے تھے کہ آپ بڑی ضعف کی حالت میں اپنے پیر کی خدمت میں حاضر ہو رہے تھے کہ آپ کا پاؤں پھسل گیا پھر آپ زمین پر گر گئے آپ کے دہن مبارک میں مٹی کا ایک ڈھیلا کسی طرح داخل ہو گیا وہ مٹی کا ڈھیلا خداوند تعالیٰ کی قدرت سے شکر بن گیا وہاں سے اٹھ کر حضرت پیر کی خدمت میں حاضر ہوئے پیر صاحب نے فرمایا کہ جب تیرے منہ میں پروردگار عالم نے مٹی کو شکر بنا دیا ہے تو حق تعالیٰ نے تجھے گنج شکر بنا دیا ہے تو ہمیشہ کے لئے شیریں ہی رہے گا جب آپ پیر صاحب کی خدمت سے باہر نکلے تو ہر کوئی آپ کو گنج شکر ہی کہتا تھا پھر آپ خواجہ معین الدین چشتیؒ کی خدمت میں حاضر ہوئے حضرت نے فرمایا کہ بختیار نے ایک بڑے شہباز کو اپنے دام میں پھنسایا ہے یہ ایسی شمع ہے کہ جس سے درویشوں کے گھروں میں اجالا ہے آپ اپنے وقت کے غوث و قطب تھے آپ سے بے شمار کرامات کا ظہور ہوا تھا اپنے پیر کی وفات کے بعد آپ نے ملتان کے مضافات میں دیپالپور سے متصل ایک قصبہ میں سکونت اختیار فرمائی وہاں ہزاروں تشنگان علوم باطنی آپ کے دریائے فیض سے سیراب ہوئے تھے حضرت شیخ فریدؒ حضرت شیخ بہاؤ الدین زکریا ملتانی وغیرہ کی خدمت میں حاضر ہو کر فیض یاب ہوئے تھے آپ کی ولادت شریف ملتان کے قریب قصبہ کہوال میں ہوئی تھی اور وفات

marfat.com

Marfat.com

روز شنبہ ۵ محرم ۶۶۴ھ کو ہوئی عمر شریف ۹۵ سال تھی قبر مبارک پاک پٹن شریف میں ہے جو ساہیوال اور اوکھر کے مابین میں واقع ہے۔

حضرت شیخ نظام الدین اولیاء

آپ کا لقب سلطان المشائخ ہے شیخ فریدالدین شکر گنج کے مرید اور خلیفہ کامل تھے آپ بڑے کامل عالم باعمل تھے تمام علوم سے ماہر تھے ہندوستان میں مشائخ کبار میں آپ کا شمار تھا سلاطین وقت اور خواص و عوام سب عقیدت مند تھے ہر شخص آپ کو احترام و اکرام کی نظر سے دیکھتا تھا دارالسلطنت دہلی میں آپ کی مستقل سکونت تھی اور وہاں ہی آپ مریدوں کی تربیت و تعلیم میں مشغول رہتے تھے آپ کی کرامات بے شمار تھیں منجملہ ان میں سے ایک دفعہ آپ وضو فرما رہے تھے اس وقت کنگھا طاق میں تھا خود بخود آ کر آپ کے ہاتھ مبارک میں پہنچا آپ نے شانہ کیا ایک دفعہ کسی کی دستار گم ہو گئی وہ آدمی آپ کی خدمت میں حاضر ہوا آپ نے فرمایا کہ میرے پیر حضرت گنج شکر کی روح پاک کو ثواب پہنچانے کے واسطے حلوہ پر فاتحہ کراؤ وہ شخص جلدی جلدی کاغذ میں حلوہ لایا جب کاغذ کھولا تو حلوہ کی بجائے دستار تھی اور اپنی وفات سے پہلے چالیس دن تک کھانا پینا ترک کر دیا تھا کھانا پینا خیرات کرتے جاتے تھے آپ کے بڑے کامل خلیفہ مندرجہ ذیل ہیں :۔ حضرت امیر خسرو، شیخ نصیرالدین چراغ دہلوی۔ شیخ برہان الدین غریب اور شیخ حسن دہلوی۔

آپ کی ولادت قصبہ بدایوں میں ہوئی اور وفات چہار شنبہ کے

marfat.com

Marfat.com

دن ۱۸ ربیع الاول ۷۲۵ھ کو ہوئی عمر مبارک ۹۴ سال تھی نماز جنازہ شیخ رکن الدین ابو الفتح بن صدر الدین عارف نے پڑھائی یہ ملتان سے صرف آپ کے نماز جنازہ پڑھانے کے واسطے گئے تھے ' مزار مبارک نئی دہلی میں ہے۔

حضرت امیر خسرو دہلویؒ

آپ سلطان المشائخ کے مرید تھے اور آپ پر بڑی شفقت اور عنایت تھی حضرت امیر خسروؒ کے سینہ کی تپش سے ہمیشہ کرتے کا وہ حصہ جلا رہتا تھا۔ اپنے پیر سلطان المشائخ کے ہمراہ خوب سیر سیاحت کرتے کرتے حج کیا وہاں بھی سلطان المشائخ نے ان کے حق میں دعا فرمائی آپ کی تصانیف کی تعداد سب ۹۹ ہے آپ کے اشعار بھی بڑے مشہور ہیں کہتے ہیں کہ آپ کی ہندی تصانیفیں بھی بہت ہیں آپ کے کلام میں شیرینی تھی آپ کے اشعار میں سے ایک یہ شعر ہے۔

زلفت زہر دو جانب خونریز عاشقان است
چیزے نمے تواں گفت روئے تو درمیان است

ایک درویش مفلسی کی حالت میں سلطان المشائخ کی خدمت میں حاضر ہوئے آپ نے اپنے جوتے عنایت کر دیئے جب وہ فقیر دہلی واپس آیا تو امیر خسروؒ سے مل گئے ، فقیر نے کہا کہ میں سلطان المشائخ کے پاس سے آیا ہوں ، امیر خسروؒ نے فرمایا ان کا کیا حال ہے کہا اچھے ہیں اور یہ اپنے جوتے مجھے عنایت فرمائے ہیں امیر خسروؒ نے فرمایا یہ فروخت کرو گے ' اس نے کہا ' ہاں امیر خسرو نے پانچ لاکھ روپے دے کر اپنے پیر کے جوتے

marfat.com
Marfat.com

خرید لئے پھر ان جوتوں کو اپنے سر پر رکھ کر اپنے پیر کی خدمت میں حاضر ہوئے سلطان المشائخ نے فرمایا کہ خسرو یہ سستے خریدے ہیں جب سلطان المشائخ کا وصال ہوا تو خسرو موجود نہ تھے لوگوں نے حضرت خسرو سے پیر کی وفات کا راز پوشیدہ رکھا تھا جب حال معلوم ہوا تو اپنے پیر کی قبر مبارک کے پاس کھڑے ہو کر کہا کہ سبحان اللہ کہ آفتاب زمین کے نیچے ہو اور خسرو اوپر ہو یہ کہہ کر بے ہوش ہو کر گرے، چھ ماہ تک اسی رنج و غم میں رہے اسی جگہ چہار شنبہ کے دن اٹھارہ شوال ۷۲۵ھ کو وصال ہو گیا مزار اپنے پیر کے پاؤں کے پاس ہے۔

حضرت شیخ نصیر الدین چراغ دہلویؒ

یہ حضرت سلطان المشائخ نظام الدین

اولیاء کے کامل ترین خلفاء میں سے ہیں ۲۵ سال تک تجرید اختیار کی سخت سخت ریاضتوں میں رہے چالیسویں سال میں آپ سلطان المشائخ کی خدمت میں حاضر ہوئے حضرت کو آپ سے بے انتہا خلوص تھا شیخ کے کسی مرید سے اتنی کرامتیں نہیں ظاہر ہوئیں جیسا کہ ان کی کرامتیں تھیں ایک قلندر نے ان کو گیارہ زخم لگائے آپ حالت استغراق میں تھے خون کی نالیاں بہ گئیں مریدوں نے قلندر کو سزا دینی چاہی مگر آپ نے فرمایا اس کو کچھ روپیہ پیسہ دے دو شاید اس کو زخم لگاتے وقت کچھ تکلیف پہنچی ہو اس واقعہ کے بعد تین سال ۱۸ رمضان المبارک میں چاشت کے وقت ۷۵۷ھ کو آپ کا وصال ہو گیا آپ کا مزار نئی دہلی کے باہر ہے آپ کے خاص خلیفہ سید محمد گیسو دراز ہیں۔

Marfat.com

حضرت نجم الدین کبریٰ قدس سرہٗ

آپ کو ولی تراش بھی کہتے تھے آپ بڑے درجہ کے ولی تھے جوانی میں تحصیل علم کے وقت جس سے مناظرہ کرتے غالب آتے، کبریٰ اس واسطے کہتے تھے کہ ان کی وجد کی حالت میں ایک سوداگر پر نظر پڑی اسی وقت ولایت کے درجہ پر فائز ہوگیا وہ دوسرے کسی ملک کا رہنے والا تھا وہاں جاکر خلق خدا کو رہنمائی کرنے کا حکم دیا چنانچہ وہ بڑا ولی اور خلیفہ بن کر گیا دوسرا واقعہ ایک دفعہ ہوا میں ایک چڑیا کو باز نے شکار کیا حضرت کی نظر پڑ گئی خدا تعالیٰ نے چڑیا کو باز پر غالب کر دیا۔ چڑیا باز کو پکڑ کر حضرت کی خدمت میں لائی آپ کی کرامات مشہور و معروف تھیں راہ طریقت میں یکتائے ولی اللہ تھے

حضرت شیخ بہاؤالدینؒ

آپ شیخ نجم الدین کبریٰؒ کے مرید اور خلیفہ تھے حضرت ابوبکر صدیقؓ کی اولاد میں سے ہیں آپ کی والدہ علاؤالدین محمد بن خوارزم شاہ کی لڑکی تھی آنحضرت کے منشا اور اشارہ سے علاؤالدین محمد نے اپنی لڑکی شیخ حسین بن احمد کے نکاح میں دیدی تھی آپ سے شیخ بہاؤالدین پیدا ہوئے آپ بڑے بزرگ اور صاحب کرامات تھے آپ نے شیخ شہاب الدین سہروردیؒ سے بھی ملاقات کی تھی آپ کی وفات ۶۲۸ھ میں ہوئی تھی مزار شریف قونیہ میں ہے۔

حضرت مولانا جلال الدین رومیؒ

آپ مولانا رومی کے نام سے مشہور ہیں آپ کا

marfat.com

Marfat.com

نام محمد بن بہاؤالدین محمد ہے اصلی وطن ان کا بلخ ہے نشو ونما روم میں ہوئی آپ اپنے والد کے مرید تھے صاحب حال و قال اور بڑے مرتبہ کے بزرگ اور عالم تھے آپ کے درس میں روزانہ چار چار سو طلباء شریک ہوتے تھے آپ مشہور شاعر تھے آپ کا کلام اسرار و معرفت و رموز تصوف سے بھرا ہوا ہے کہتے ہیں کہ چھ سال کی عمر میں تین چار دن روزہ رکھتے ایک دن افطار فرماتے اسی زمانہ کا واقعہ ہے کہ ایک دن چند لڑکوں کے ساتھ مکان کی چھت پر سیر کر رہے تھے کہ ایک لڑکے نے کہا کہ آؤ اس چھت سے دوسری چھت پر کود یں مولانا رومی نے فرمایا کہ اس قسم کی حرکتیں تو کتے بلی کا کام ہے ایسی حرکتوں والوں پر ہزار افسوس ہے اگر تم میں طاقت ہے تو آؤ آسمان کی طرف اڑیں اتنے میں آپ اڑ گئے اور سب کی نظروں سے غائب ہو گئے لڑکوں نے شور و فریاد کی ، تھوڑی دیر کے بعد واپس آگئے آنکھوں اور چہرہ کا رنگ بدلا ہوا تھا فرمایا کہ میں تم سے گفتگو کر رہا تھا میں نے دیکھا کہ سبز پوشوں کی جماعت آئی مجھے بھی اٹھا لیا پھر آسمان کی خوب سیر کرائی اور عجائبات ملکوتی کی خوب سیر کرائی پھر تمہاری آہ و فغاں کی آواز سنی واپس آگیا اور فرمایا کہ جو درویش اڑتا ہے اگرچہ معراج تک نہیں پہنچتا لیکن وہ عام مخلوقات سے ممتاز ہوتا ہے اور دنیا کے جھگڑوں سے محفوظ رہتا ہے آپ کی ولادت چھ ربیع الاول ۶۰۴ھ کو اور وفات پانچ جمادی الآخر ۶۷۳ھ میں ہوئی اور مزار مبارک قونیہ میں ہے۔

marfat.com

Marfat.com

سولہواں باب

سلسلہ سُہروردیہ

حضرت شیخ شہابُ الدین سہروردیؒ

آپ کی کنیت ابو محمد ابوالحسین ہے آپ کے والد صاحب کا نام احمد بن یزید بن رویم ہے آپ کا اصلی وطن بغداد ہے، یہ جید عالم تھے اور فقیہہ، ظاہری و باطنی علوم میں مہارت حاصل تھی یہ اپنے آپ کو چھپاتے پھرتے تھے یہ حضرت جُنید بغدادیؒ کے مرید تھے خواجہ عبداللہ انصاری نے فرمایا ہے کہ اگرچہ حضرت رویمؒ اپنے آپ کو جُنید بغدادیؒ کا مرید اور شاگرد بتاتے ہیں مگر آپ اپنے استاد و پیر سے زیادہ کامل ہیں میں ان کے ایک بال کو بھی سو جُنید سے زیادہ عزیز جانتا ہوں۔

شیخ شہاب الدینؒ کے بارے میں شیخ نظام الدین اولیاءؒ فرماتے ہیں کہ وہ بڑے بزرگ تھے ہر رات سورۃ بقرہ پڑھ کر سویا کرتے اور کہتے تھے کہ ایک رات میں اس سورت کی تلاوت کر رہا تھا کہ مکان کے ایک گوشہ سے آواز آئی۔

نیز یہ بھی فرمایا کہ مناجات کرتے وقت یہ عرض کر دی تھی کہ خداوندا میں نے تیرے عہد پورے کئے اور میں اُمید کرتا ہوں کہ تو بھی میرے عہد کو پورا کرے گا وہ یہ ہے کہ میرے انتقال کے وقت میرے

marfat.com
Marfat.com

پاس کوئی نہ ہو تیرے سوا آخر کار وہ اسی طرح رُخصت ہوئے رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (اخبار الاخیار)

شیخ شہاب الدینؒ کے بڑے بھائی شیخ ضیاء الدین ابو النجیب سہروردیؒ ہیں حضرت شیخ شہاب الدینؒ جب پیدا ہوئے تو حضرت شیخ عبدالقادرؒ نے شیخ الشیوخ شہاب الدین سہروردی ان کا نام رکھا اور فرمایا اس کی عمر دراز ہوگی ان کے ابروؤں کے بال اور پستان دراز ہوں گے اور یہ بلند مرتبے والے ہوں گے سولہ برس کی عمر میں فارغ التحصیل ہو گئے پھر علم معرفت کا اشتیاق پیدا ہو گیا آخر ایک روز شیخ صاحبؒ کی مجلس میں حاضر ہوئے اور اپنے اشتیاق کو ظاہر کیا حضرت پیر صاحبؒ نے اپنا ہاتھ مبارک ان کے سینہ پر مارا پھر فرمایا اے پسر علم کلام سے کچھ یاد ہے جب انہوں نے خیال کیا تو کسی کتاب کے نام تک بھی یاد نہ رہا سب کچھ بھول گئے شیخ صاحبؒ نے تبسم فرمایا اور کہا کہ علم کلام تیرے سینہ سے بھلا کر علم معرفت دیدیا شیخ نجم الدین جو شیخ شہاب الدینؒ کے خلیفہ ہیں وہ فرماتے تھے کہ میں ایک بار حضرت کے پاس چلہ میں تھا میں نے دیکھا کہ میرے پیر شہاب الدینؒ ایک پہاڑ پر تشریف رکھتے ہیں آپ کے سامنے جواہرات کا ڈھیر پڑا ہے پہاڑ کے نیچے کی طرف مخلوق ہے وہ جواہرات مانگتے ہیں اور حضرت سب پر تقسیم کر رہے ہیں وہ ڈھیر کم نہیں ہوتا یہ حالت میں نے چلہ میں دیکھی جب میں فارغ ہو کر شیخؒ کی خدمت میں آیا میرے دل میں خیال آیا کہ یہ واقعہ میں حضرتؒ کے سامنے بیان کروں انہوں نے خود ہی فرما دیا کہ جو کچھ تو نے دیکھا وہ درست ہے یہ عنایت شیخ عبدالقادرؒ کی ہے اور آپ

marfat.com

Marfat.com

سماع وغیرہ سے بالکل متنفر رہتے تھے اور ہر دم قرآن پاک کی تلاوت میں مشغول رہتے۔

حکایت

ایک دفعہ بغداد کے خلیفہ کے پاس ایک فلسفی حکیم آیا اور ایک کتاب خلیفہ کو دی اس میں کچھ ایسی باتیں تھیں کہ خلیفہ اس کے جال میں پھنس گیا جب حضرت شہاب الدینؒ کو خبر ہوئی تو جنابؒ تشریف لے گئے تو حکیم اور خلیفہ کا ہاتھ پکڑ کر جناب رہانی میں عرض کی کہ الٰہی جو کچھ تو اپنے خاص بندوں کو دکھاتا ہے ان دونوں کو بھی دکھا دے حضرتؒ نے دعاء کے بعد دونوں سے فرمایا آسمان کی طرف دیکھو جب انہوں نے دیکھا تو فرشتے آسمان کو حرکت دے رہے تھے یہ کرامت دیکھ کر خلیفہ اور حکیم دونوں اپنے بدعقائد سے تائب ہو کر صحیح مسلمان بن گئے، کہتے ہیں کہ دس ہزار روپے کا فتوحات ہوتا تھا جو آتا سب مساکین پر تقسیم فرما دیتے جب آپ کا وقت قریب آگیا تو اُن کے صاحبزادہ شیخ عمادالدینؒ جو انتقال کے وقت تیس برس کی عمر کے تھے، صاحبزادہ نے خزانہ کا دروازہ کھولا تو صرف چھ دینار ملے جو حضرت کی تکفین تجہیز پر خرچ کئے باقی سب خزانہ غرباء پر خرچ ہو چکا تھا رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (تذکرۃ الاولیاء)

شعر

یک زمانہ صحبتِ با اولیاء
بہتر از صد سال طاعت بیریا

حضرت رویمؒ کی وفات ۳۰۳ھ کو ہوئی مزار مبارک بغداد میں ہے (سفینۃ الاولیاء)

marfat.com
Marfat.com

شیخ ابوعبداللہ بن حنیفؒ

یہ آپ کے خلیفہ تھے بڑے مشہور بزرگ گذرے ہیں۔ ابوعبداللہ فرماتے ہیں کہ حج کو جاتے وقت میں ایک جنگل میں پہنچا میرے پاس ڈول اور رسی بھی تھی میں نے دیکھا کہ ایک کنواں ہے پانی اس کا اوپر آیا ہوا تھا اور ایک ہرن پانی پی رہی تھی جب ہرن چلی گئی پانی بھی کنویں کے تہہ میں چلا گیا۔ میں نے فریاد کی کہ اے خداوند عالم عبداللہؒ کا درجہ اس ہرن سے بھی کمتر ہے آواز آئی کہ اس ہرن کے پاس ڈول رسی نہ تھی یہ صرف ہمارے بھروسہ پر تھا اور تیرا بھروسہ ڈول رسی پر ہے یہ سن کر میں خوش ہوا اور ڈول رسی کو پھینک دیا پھر آواز آئی کہ ہم نے تم کو آزمالیا اب تم باز آئے ہم بھی باز آگئے اتنے میں میں نے دیکھا پانی کنویں کے اوپر آگیا تھا میں نے خوب سیر ہو کر پیا اور وضو کیا ایک دفعہ آپ مصر میں گئے وہاں ایک بوڑھا اور ایک جوان ہر وقت مراقبہ میں رہتے دونوں قبلہ رُو مراقبہ کر رہے تھے میں نے سلام کیا انہوں نے سر نہ اٹھایا میں نے خدا کی قسم دے کر سلام کیا جب انہوں نے سر اٹھایا پھر کہا اے ابن حنیف دنیا تھوڑی ہے۔

پھر اس سے بھی تھوڑی رہ گئی فارغ کون ہے کہ سلام کا جواب دے پھر مراقبہ میں ہو گیا اس بات سے میرے دل پہ اثر پڑ گیا نماز ظہر اور عصر ان کے ساتھ پڑھی پھر تین دن وہاں ہی ٹھہرا کھانا پینا ان کا نہ دیکھا

marfat.com

Marfat.com

انہوں نے فرمایا ایسے کے پاس جاؤ کہ جس کا دیکھنا تجھے خدا کی یاد دلائے شیخ عبداللہؒ کی وفات ۳۷۱ھ میں ہوئی مزار شریف شہر آذر میں ہے آپ کی عمر ۹۵ یا ۱۰۴ سال تھی۔

حضرت شیخ نجیبُ الدینؒ

آپ کی جائے پیدائش شیراز ہے اور اصل وطن شام ہے آپ کو ابتدا عمر سے فقراء کے ساتھ محبت تھی ان ہی کے ساتھ اٹھتے بیٹھتے تھے ان کے والد بہتر سے بہتر لباس ان کے واسطے بناتے اور لذیذ کھانے پکواتے آپ ہرگز توجہ نہ فرماتے اور یہ فرمایا کرتے کہ میں دنیا کا جامہ اور نازک مزاجوں کا کھانا نہیں پسند کرتا آپ کملی اوڑھ کر بیٹھتے اور جناب رویم شیخ شہابُ الدینؒ کے مرید تھے عارف کامل اور جید عالم تھے آپ کی وفات ۶۷۸ھ کو ہوئی اور مزار شریف شیراز میں ہے۔

شیخ عبدالرحمٰن بن نجیب الدینؒ

آپ کا لقب ظہیر الدین ہے اپنے باپ کے مُرید اور خلیفہ تھے صاحب مقامات و کرامات تھے جب آپ پیدا ہوئے تو شیخ شہابُ الدینؒ نے اپنے خرقہ مبارک کا ٹکڑا آپ کے پہننے کے واسطے دیا دنیا میں سب سے پہلے آپ ہی نے خرقہ پہنا تھا آپ کی وفات ۷۱۶ھ کو ہوئی تھی۔

شیخ بہاؤالدین زکریا ملتانیؒ

آپ کی کنیت ابو محمد اور ابوالبرکات ہے والدان کے

marfat.com

Marfat.com

وجیہہ الدین بن کمال الدین علی شاہ قریشی ہے ملتان کے قدیمی باشندے تھے۔ فقہ۔ حدیث۔ اصول۔ ظاہری اور باطنی سب علوم میں کامل تھے اور اپنے عہد کے قطب اور غوث تھے اور مذہب حنفی اور شیخ شہاب الدینؒ کے کامل ترین خلیفہ تھے صاحب کشف وکرامات اور بڑے درجے کے عامل تھے حج سے واپس آکر بغداد شریف پہنچے حضرت شہاب الدین سہروردیؒ کی خدمت میں حاضر ہوکر مرید ہوگئے ایک رات خواب میں دیکھا کہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم گھر میں تشریف لائے اور شیخ الشیوخ شہاب الدینؒ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے دست بستہ کھڑے ہیں اس گھر میں طناب بندھی ہوئی ہے اور طناب پر خرقے لٹکے ہیں، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے طلب کیا شیخ شہاب الدینؒ نے مجھے پکڑ کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قدم بوسی کرائی پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان خرقوں میں سے ایک خرقہ کی طرف اشارہ کرکے فرمایا کہ عمر و اس خرقہ کو بہاؤالدین کو پہنادو شہاب الدینؒ نے حکم کی تعمیل کی پھر صبح مجھے اندر بلایا پھر اس طناب پر سے وہی خرقہ جس کی طرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اشارہ فرمایا تھا اتار کر مجھے پہنادیا اور فرمایا کہ اے بہاؤالدین یہ خرقہ تیرے واسطے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے بخشا گیا ہے اور میں درمیان میں ایک واسطہ ہوں میں کسی کو بغیر اجازت نہیں دے سکتا پھر آپ شیخ شہاب الدینؒ سے اجازت لے کر ملتان چلے آئے وہیں سکونت اختیار کی طالبان حق کی ہدایت میں مشغول ہوگئے آپ کی برکت سے بہت مخلوق راہ راست

Marfat.com

پر آگئی آج بھی اُس نواح واطراف میں لوگ معتقد ہیں اس سلسلے کے لوگ اب بھی وہاں موجود ہیں بے شمار کرامات آپ سے ظہور میں آئیں ہیں آپ کی ولادت سنہ ۵۶۶ھ کو قلعہ کوکر میں ہوئی تھی اور وفات جمعرات کے دن ظہر کی نماز سے فارغ ہو کر ماہ صفر سنہ ۶۶۶ھ کو ہوئی عمر مبارک ایک سو سال تھی قبر مُبارک ملتان حصار قدیم میں واقع ہے۔

شیخ فخرالدین عراقیؒ

آپ شیخ بہاؤالدین زکریا کے کامل ترین مریدوں سے ہیں اور شیخ شہاب الدینؒ کی صاحبزادی بھی آپ کے عقد میں تھی آپ ہمدان کے رہنے والے تھے بہت چھوٹی عمر میں قرآن پاک حفظ کرلیا تھا سترہ برس کی عمر میں علوم دینی سے فارغ ہوگئے پھر درس تدریس میں مشغول ہوگئے آپ کی تصنیف لمعات اور مشہور دیوان ہے صاحب کرامات تھے آپ کی عمر بیاسی سال تھی آپکی مزار شریف دمشق میں شیخ محی الدین کے مزار کے عقب میں واقع ہے۔

حضرت امیر حسینؒ

آپ کا نام حسین بن عالم بن ابی الحسین ہے غور کے رہنے والے تھے حضرت زکریا ملتانی کے مرید تھے علوم ظاہری و باطنی میں عالم اجل تھے اور کامل ولی اللہ تھے آپ کی تصانیف میں سے کتاب کنز الرموز۔ وزاد المسافرین ونزہتہ الارواح۔ وسوالات۔ وگلشن زار ہیں۔ آپ کا مزار مبارک ہرات میں ہے۔

شیخ صدرالدین محمد

یہ بھی شیخ بہاؤالدین زکریا ملتانیؒ کے فرزند و مرید جانشین کامل تھے

marfat.com
Marfat.com

اپنے والد کے بعد ملتان کی خانقاہ میں اٹھارہ سال طالبان حق کی ہدایت کرتے رہے والد کے حکم کے مطابق مریدوں کی تربیت کی آپ کے کرامات بھی بے شمار ہیں آپ کا مزار مبارک ملتان میں اپنے والد بزرگوار کے مزار کے متصل ہے۔

حضرت شیخ رکن الدینؒ

ان کا لقب فضل اللہ تھا اپنے والد شیخ صدرالدین کے مرید و خلیفہ کامل تھے اپنے باپ دادا کے گدی نشین رہے پچیس سال تک طالبان حق کو ہدایت کرتے رہے تھے علوم ظاہری و باطنی میں کامل اور جلیل القدر بزرگ گذرے ہیں۔ آپ کی عمر مبارک اسی سال تھی آپ کا مزار مبارک اپنے والد کے جوار میں ہے۔

حضرت مخدوم جہانیاںؒ

آپ کا نام سید جلال بخاری ہے بخارا سے پہلے یہ ہی قبیلہ ہندستان آیا تھا سید جلال بخاری جب ہندوستان آئے تو شیخ بہاؤالدین ملتانیؒ کے مرید ہوگئے آپ جلیل القدر بزرگ تھے ظاہری و باطنی علوم میں اجل عالم تھے اپنے وقت کے قطب اور شیخ المشائخ یہ ہی تھے تربیت اور فیض اپنے والد شیخ رکن الدین سے حاصل کی تھی اور آپ مخدوم جہانیاں اس وجہ سے کہتے تھے کہ آپ عید کے دن حضرت شیخ بہاؤالدین و شیخ صدرالدین کے مزار پر حاضر ہوئے پھر دعا فرمائی اندر سے آواز آئی کہ حق تعالیٰ نے تجھے مخدوم جہانیاں کر دیا جب ان مزاروں سے باہر آئے تو سب لوگ آپ کو مخدوم جہانیاں کے نام سے پکارتے تھے آپ جب حج کے واسطے

marfat.com

Marfat.com

مکہ مکرمہ پہنچے تو وہاں پر امام عبداللہ یافعیؒ سے ملاقات ہوئی' دونوں میں بلند درجہ کی محبت پیدا ہوئی پھر ہندوستان دہلی میں حضرت نصیرالدین چراغ کی خدمت میں حاضری کا شرف حاصل ہوا۔ آپ کی ولادت شب جمعہ یکم شعبان ۷۰۷ھ کو ہوئی وفات غروب آفتاب کے وقت چہار شنبہ عیدالاضحیٰ کو ۷۸۵ھ کو ہوئی مزار شریف ملتان میں ہے۔

حضرت شیخ برہان الدین قطب عالمؒ

آپ کا نام عبداللہ بن ناصرالدین محمد بن مخدوم جہانیاں ہے اس قبیلہ میں بہت باکمال بزرگ گذرے ہیں آپ اپنے آبا کرام کے مرید تھے آپ کے کرامات بے شمار گذرے ہیں ایک رات تہجد کی نماز کے واسطے اٹھے اندھیری رات تھی پاؤں میں ایک کیل چبھ گئی آپ کو خبر تک نہ ہوئی فرمایا یہ کوئی پتھر یا کوئی لکڑی یا کوئی کیل ہے صبح کو جب دیکھا گیا تو جس طرح آپ نے فرمایا تھا وہ ہی لکڑی کا ٹکڑا تھا جس میں کچھ پتھر اور کچھ لوہا بھی تھا یہ ایک چیز بنی ہوئی تھی کہ جس کو انسان اس طرح نہیں بنا سکتا آج تک وہ چیز احمد آباد میں جو آپ کا وطن تھا آپ کے فرزندوں کے پاس موجود ہے آپ کی ولادت چودہ رجب سنہ ۷۹۰ھ میں ہوئی اور وفات طلوع آفتاب کے وقت آٹھ ذی الحجہ سنہ ۸۵۱ھ کو ہوئی۔ آپ کا مزار موضع تبوہ میں ہے جو احمد آباد گجرات کے مضافات میں ہے۔

حضرت سراج الدین محمد شاہ عالمؒ

آپ کا نام مبارک محمد بن قطب عالم ہے اپنے والد کے مشہور خلیفہ اور مرید تھے صاحب کشف و کرامات عالیہ کے

marfat.com

Marfat.com

مالک تھے علوم ظاہری اور باطنی میں اپنے وقت کے سردار تھے آپ کا حلیہ شریف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حلیہ مبارک سے بہت مشابہ تھا آپ کی عمر اور والدین نیز دایہ کا نام بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے والدین ودایہ وعمر سے مطابق تھی آپ کی ولادت سات ذیقعدہ ۸۱۷ھ کو ہوئی اور وفات شنبہ کی شب بیس جمادی الآخر ۸۸۰ھ کو ہوئی عمر مبارک ترسٹھ سال تھی مزار مبارک شہر احمد آباد میں ہے۔

متفرقہ اولیاء کرام

مالک بن دینارؒ

یہ تبع تابعین سے ہیں اپنے وقت کے مقتدیٰ _____ نامور بڑے پایہ کے ولی اللہ تھے مالک دینار ان کو اس وجہ سے کہتے تھے کہ ایک دفعہ کشتی میں سوار ہوگئے دریا کے درمیان کشتی والوں نے ان سے کرایہ طلب کیا انہوں نے فرمایا، کرایہ تو نہیں کشتی والوں نے آپ کو اتنا مارا کہ آپ بے ہوش ہوگئے جب ہوش میں آئے تو پھر کرایہ طلب کیا آپ نے فرمایا میرے پاس کرایہ نہیں پھر مارنا شروع کیا پھر کشتی والوں نے کہا کہ ہم تیرے ہاتھ پاؤں باندھ کر دریا میں پھینکدیں گے اس وقت تمام دریا کی مچھلیاں باہر آئیں ہر ایک کے منہ میں ایک ایک دینار تھا آپ نے ایک دینار لے کر کشتی والوں کو دیدیا اہل کشتی نے جب یہ حالات دیکھی تو سب آپ کے پاؤں پر گر پڑے اور معذرت چاہی آپ پھر کشتی سے اتر کر پانی کی سطح پر چلے گئے کشتی والوں سے غائب ہوگئے آپ نے یہ بھی فرمایا تھا کہ اس امت کو اللہ تعالیٰ جل جلالہٗ نے دو چیزیں عطا

marfat.com

Marfat.com

فرمائی ہیں جو کسی کو بھی نہیں ملیں ایک یہ فرمان کے فَاذْکُرُوْنِیْ اَذْکُرْکُمْ یعنی تم مجھے یاد کرو میں تمہیں یاد کروں گا اور دوسرا اُدْعُوْنِیْ اَسْتَجِبْ لَکُمْ یعنی مجھ سے مانگو میں تم کو عطا کروں گا، اور یہ بھی فرمایا کہ میں نے کسی آسمانی کتاب میں دیکھا ہے کہ جو عالم دُنیا طلب کرتا ہے تو کم سے کم سزا اس کی یہ ہے کہ میں اپنی مناجات کی چاشنی اور لذت اس کے دل سے دور کر دیتا ہوں آپ کی وفات ۱۳۷ھ میں ہوئی (صفۃ الاولیا)

مالک بن دینارؒ اور حسن بصریؒ ایک زمانے میں گذرے ہیں آپ نہایت حسین جمیل بھی تھے دمشق میں رہتے تھے حضرت معاویہؓ کی تیار کردہ مسجد میں اعتکاف کیا کرتے تھے ایک دفعہ آپ ایک درخت کے نیچے آرام فرما رہے تھے تو ایک سانپ نرگس کی شاخ کے ساتھ آپ پر ہوا کر رہا تھا آپ فرماتے کہ مجھے جہاد کا بڑا شوق تھا لیکن جب جہاد کا موقع آیا تو مجھے سخت بخار ہوگیا میں نے کہا اگر خدا کے نزدیک میرا کوئی مرتبہ ہوتا تو آج مجھے بخار نہ آتا یہ کہہ کر سوگیا خواب میں غیبی ندا آئی کہ اے مالک اگر تو آج جہاد میں جاتا تو تجھے کفار قید کر کے سُور کا گوشت کھلاتے تیرا دین ہی برباد ہو جاتا بیدار ہونے پر میں نے خدا کا شکر ادا کیا ایک دفعہ سخت بیماری کے بعد آپ بازار میں گئے اچانک بادشاہِ وقت کی سواری آرہی تھی نوکروں نے لوگوں کو جلدی ہٹا دیا، آپ کمزوری کی وجہ سے جلدی ہٹ نہ سکے نوکر نے ایسا زور سے کوڑا مارا کہ آپ بے حال ہوگئے اور منہ مبارک سے یہ کلمہ نکل گیا کہ خدا کرے تیرا ہاتھ کٹ جائے چنانچہ کسی جرم کے پاداش میں دوسرے دن اس کا ہاتھ کاٹا گیا پھر چوراہے پر پھینک دیا گیا آپ نے یہ سن کر افسوس کیا کہ میں نے

marfat.com
Marfat.com

یہ کلمہ نہ نکالا ہوتا۔

حکایت

ایک نوجوان بدمعاش آپ کا ہمسایہ تھا لوگوں نے اس سے تنگ آکر حضرت سے درخواست کی آپ نے اس کو نصیحت کی وہ گستاخی سے پیش آیا اور کہا کہ میں حکومت کا آدمی ہوں حضرت نے فرمایا میں بادشاہ وقت سے تیری شکایت کروں گا بدمعاش نے کہا وہ بڑا کریم ہے پھر حضرت نے فرمایا میں خدا سے تیری شکایت کروں گا اس نے کہا پھر خداوند تعالےٰ تو بہت کریم ہے، پھر ایک تنہا جگہ میں حضرت نے غیبی ندا سنی کہ میرے دوست کو پریشان نہ کرو آپ یہ ندا سن کر حیران ہو گئے۔ پھر اس نوجوان کو اس ندا کے بارے میں خبر کر دی نوجوان نے یہ خدا کی مہربانی کی بات سن کر صدق دل سے تائب ہو کر سب اپنا مال دولت خدا کے راستے میں تقسیم کر دیا پھر کسی طرف چلا گیا بغیر مالک بن دینار کے اس کو کسی نے بھی نہ دیکھا تھا پھر مکہ مکرمہ میں بالکل قریب المرگ دیکھا کہتا تھا کہ جب خدا نے مجھے اپنا دوست کہا ہے اب میں اس کے احکام پر دل و جان سے قربان ہوں یہ کہہ کر دنیا سے رخصت ہو گیا۔

حکایت

ایک دفعہ آپ نے ایک یہودی کے پڑوس میں مکان کرایہ پر لے لیا یہودی نے ضد سے گندگی کا پرنالہ حضرت کے مکان کی طرف کر دیا ہر وقت گھر میں گندگی گرتی آپ نے کبھی شکایت نہیں کی گندگی صاف کرتے رہتے کافی عرصہ کے بعد یہودی نے خود دریافت کیا کہ پرنالہ کی وجہ سے آپ کو تکلیف تو ہوتی ہوگی آپ نے فرمایا جب گندگی گرتی ہے میں صاف کر دیتا ہوں مجھے کچھ تکلیف نہیں اور فرمایا خدا

marfat.com

Marfat.com

تعالیٰ ایسی تکلیف کی وجہ سے بڑا ثواب دیتا ہے ایسی مہربانی دیکھ کر یہودی مسلمان ہوگیا حضرت نے نفس کو مارنے کے واسطے پورے بیس سال گوشت نہیں کھایا بصرہ میں آپ چالیس سال رہے ہیں ایک کھجور بھی نہیں کھائی لوگوں سے فرماتے نہ میرا پیٹ کم ہوا ہے اور نہ تمہارا پیٹ بڑھ گیا تم نے ہر کچھ کھایا میں نے نہیں کھایا رات بھر عبادت میں گذارتے، کسی بزرگ نے خواب میں دیکھا کہ مالک بن دینارؒ اور محمد واسعؒ کو فرشتے جنت کی طرف لے جارہے ہیں بزرگ کہتا ہے کہ میں دیکھتا رہا کہ مالک بن دینارؒ کو پہلے جنت میں داخل کیا جائے گا یا کہ محمد واسعؒ، کو پھر مالک بن دینارؒ کو پہلے داخل کر دیا میں نے فرشتوں سے دریافت کیا کہ مالک بن دینارؒ سے تو محمد واسعؒ زیادہ عامل وکامل تھے فرشتوں نے جواب دیا کہ محمد واسعؒ کے پاس پہننے کے واسطے دو لباس تھے اور مالک بن دینارؒ کا صرف ایک لباس تھا اس لیے ان کو پہلے داخل کیا گیا ہے۔ (تذکرۃ الاولیاء شیخ فریدالدین عطارؒ)

مالک بن دینارؒ کا والد دینار غلام تھا کسی کا حضرت کی توبہ کرنے کا سبب یہ تھا جو باجہ حضرت مالک خود بجاتے تھے اس سے قدرتی یہ آواز آئی کہ یَا مَالِکُ مَا لَکَ اَنْ لَّا تَتُوْبَ ترجمہ اے مالک تجھے کیا ہوگیا تو توبہ نہیں کرتا یہ ندا سنتے ہی حضرت مالکؒ نے لغویات چھوڑ کر حضرت حسن بصریؒ سے حق پرستی شروع کی ہر برائی سے سچی توبہ کی۔ (کشف المحجوب)

مالک بن دینارؒ نے فرمایا کہ جب عمر بن عبدالعزیز خلیفہ ہوئے چرواہوں نے کہا کہ یہ خلیفہ عادل ہے کہ بھیڑیئے بھی بکریوں سے رُک گئے اور فرمایا لوگ مجھے زاہد کہتے ہیں زاہد عمر بن عبدالعزیز ہیں حضرت نے چالیس برس دودھ بھی نہیں پیا

marfat.com
Marfat.com

ایک دفعہ ان کے پاس تر چھوارے ہدیہ آئے لوگوں نے کھانے کے واسطے اصرار کیا آپ نے فرمایا تمہی کھاؤ میں نے چالیس برس یہ نہیں چکھے اور فرمایا کہ مسجد کے دروازے سے کوئی پکارے کہ جو تم میں بُرا شخص ہے وہ نکل آئے تو میں سب سے پہلے نکلوں گا۔

حکایت مالک بن دینارؒ فرماتے ہیں کہ حج کو جاتے وقت ایک شخص سے ملاقات ہوئی کہ اس کے پاس کچھ بھی نہ تھا بڑے شوق سے پیادہ جا رہا تھا، سلام کے بعد میں نے دریافت کیا کہ اے جوان کہاں سے آیا ہے جواب دیا اسی کے پاس سے آیا ہوں میں نے دریافت کیا، کہاں جاتا ہے؟ کہا اسی کے پاس جاتا ہوں میں نے کہا توشہ وغیرہ سواری پانی کچھ بھی تیرے پاس نہیں، کہا وہی ذمہ دار ہے اور میں تو صرف گھر سے پانچ حرف لایا ہوں تحلیتعقق کاف کے معنے کافی، ھا کے معنے ہادی، ے کے معنے جگہ دینے والا، ع کے معنے عالم، ص کے معنے "صادق" پس جس کا مصاحب ساتھی کافی ہادی جگہ دینے والا عالم صادق ہو اس کو کیا غم ہے، مالک بن دینارؒ فرماتے ہیں پھر میں نے اپنا کرتہ اُتار کر پہنانا چاہا اس نے انکار کر دیا، کہا دنیا سے ننگا رہنا بہتر ہے پھر منہ آسمان کی طرف کر کے دُعا کرنے لگا پھر میں نے اسے منیٰ میں دیکھا عید کے دن لوگ قربانیاں کرنے لگے اس نے کہا خداوندا لوگوں نے قربانیاں کر کے تیرا قرب حاصل کیا میرے پاس تو کوئی چیز نہیں کہ میں قربانی کروں یہ جان ہے تیری راہ میں قربان کر دیتا ہوں۔ میری طرف سے یہ قبول فرما پھر زور سے ایک چیخ ماری اور زمین پر گر گیا انا للہ وانا الیہ راجعون غیبی آواز آئی کہ یہ خدا کا دوست ہے میں نے تجہیز و تکفین کر کے پریشانی

marfat.com

Marfat.com

میں سو گیا اس جوان کو میں نے خواب میں دیکھا اور دریافت کیا کہ تیرے ساتھ خداوند تعالیٰ جل جلالہٗ نے کیا معاملہ کیا اس نے جواب دیا کہ جو معاملہ بدر کے شہیدوں کے ساتھ کیا میرے ساتھ بھی وہی ہوا بلکہ اس سے بہت زیادہ کیونکہ وہ کفار کی تلوار سے قتل کیے گئے تھے اور میں خدا کے عشق کی تلوار سے قتل کیا گیا ہوں رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ۔

حکایت

مالک بن دینارؒ ایک دن بصرہ میں پھرتے تھے ایک کنیز صاحب جمال آراستہ دیکھی اور دریافت کیا کہ تیرا مالک تجھے بیچتا ہے اس نے کہا اگر بیچے تو تیرے جیسا مفلس کب خرید سکتا ہے حضرت نے فرمایا میں تیرے سے اچھی بھی خرید سکتا ہوں لونڈی نے اپنے نوکروں سے کہا کہ اس فقیر کو مالک کے پاس لے جاؤ جب حضرت کو اس کے مالک کے پاس پہنچایا لونڈی نے کہا یہ مجھے خریدتا ہے لونڈی کے مالک نے بھی حضرت کے ساتھ ہنسی کی حضرت نے فرمایا یہ لونڈی تو سخت عیبدار ہے اس پر بیماری پیشاب میل کچیل حیض نفاس آخر موت ہے اس کی قیمت تو میرے نزدیک دو کھجوروں کی سڑی ہوئی گٹھلیوں سے بھی کم ہے اور میرے پاس بہت کم قیمت کی کنیز ہے جس کے وسطے ایک کوڑی بھی خرچ نہیں ہوتی جو کافور زعفران مشک سے اور جوہر نور سے اس کی پیدائش ہے اگر کھاری پانی میں اس کا آب دہن گرایا جائے تو وہ میٹھا ہو جائے گا کسی مردہ کو وہ اپنا کلام سنائے تو وہ زندہ ہو جائے گا اگر وہ سورج کے سامنے آئے تو سورج شرمندہ ہو جائے گا اگر تاریکی میں آجائے تو وہ روشنی ہو جائے گی اگر وہ آراستہ ہو کر زیور پوشاک سے آئے تو تمام جہان کو مزین معطر کر دے مشک و زعفران کے باغوں اور

marfat.com
Marfat.com

یاقوت و مرجان کی شاخوں میں اس نے پرورش پائی ہے اور طرح طرح کے آراموں میں رہی ہے اور تسنیم کے پانی پیتی رہی ہے اپنے عہد کی پوری اور دوستی میں سچی ہے اب تم بتاؤ کہ کون سی کنیز ان میں خریدی جائے جواب دیا کہ جس کی آپ نے تعریف کی ہے وہ خریدنے کے قابل ہے حضرت مالک بن دینارؒ نے فرمایا پھر اس کی قیمت تو ہر وقت ہر آدمی کے پاس موجود ہے وہ یہ ہے رات بھر ایک گھڑی جملہ امور سے فارغ ہو جاؤ پھر نہایت خلوص سے دو رکعت نماز ادا کرو کسی بھوکے کو کھانا کھلا دو راستے سے ڈھیلا پتھر کانٹا اٹھا دو، دنیا بقدر ضرورت حاصل کرو، دنیا میں خدا کی رضا کے کام کرو، دنیا میں شریعت کے پابند رہو، حرص و ہوس سے صبر و استقلال اختیار کرو تاکہ مرنے کے بعد جنت میں چین کے ساتھ دائمی زندگی گذار سکو۔ مذکورہ صفات والی کئی کنیزیں تابعدار خدمت گار ہو جائیں گی اس کنیز کے مالک نے کنیز سے کہا کہ یہ شیخ سچ کہتا ہے اور خیر خواہی کی باتیں ارشاد فرما رہے ہیں اس کنیز کے مالک نے کہا، میں نے تجھے خاص خدا کی رضا کے واسطے آزاد کر دیا اور فلاں فلاں جائیداد بھی تجھے دیدی پھر اپنے غلاموں کو بھی آزاد کر دیا اور جائیداد بھی تقسیم کر کے دیدی، اس پر حضرت کے کلام نے اتنا اثر کر دیا کہ سب مال و دولت اللہ کے نام پر تقسیم کر دی غریبانہ کپڑا لپیٹ کر خدا کی بندگی اختیار کر لی کنیز نے بھی امیرانہ لباس اتار کر موٹا کپڑا لپیٹ کر حضرت سے رخصت ہوئے، مالک بن دینارؒ نے ان کے حق میں دعائے خیر فرمائی خالص خدا کے بندے بنکر بندگی کرتے کرتے وفات پائی۔ رحمہ اللہ علیہما۔

حکایت ایک دفعہ شہر بصرہ میں پھرتے پھرتے ایک عالیشان محل

marfat.com

Marfat.com

بنتا ہوا دیکھا جس میں نہایت خوبصورت مرد مزدور اور کاریگر کام کر رہے تھے ۔ مالک بن دینارؒ اس کے پاس گئے اس نے بڑی تعظیم کی اس پر حضرت کے دل میں بڑا رحم آیا اور دُعا کی ، کیا عجیب بات ہو گی کہ یہ نوجوان جنت کے جوانوں میں داخل ہو جائے حضرت مالک بن دینارؒ نے فرمایا کہ اس محل میں کتنا مال خرچ کرنے کا ارادہ ہے نوجوان نے کہا کہ ایک لاکھ روپیہ حضرت نے فرمایا کہ یہ لاکھ روپیہ تم مجھے دے دو میں تمہارے واسطے اس سے بہتر محل خرید لوں ، جس کا میں خود ذمہ دار ہوں گا صرف محل ہی نہیں بلکہ اس کے ساتھ محل کا سامان لونڈی غلام خادم یاقوت سُرخ کے قُبے خیمے سب کچھ بلکہ مٹی زعفران اور مُشک کی ہو گی اور وہ اس تیرے محل سے پائیدار اور وسیع ہو گا اور ابدالآباد تک قائم رہے گا ، کسی معمار کا ہاتھ اس پر نہ لگا ہو گا ۔ وہ صرف خدا کی قدرت سے بنا ہو گا نوجوان نے کہا مجھے آج رات کی مہلت دیں حضرت نے فرمایا بہت اچھا حضرت مالکؒ نے سحری کو اس کے واسطے دُعا فرمائی حضرت مالکؒ کے ساتھ حضرت جعفرؒ بھی تھے جب یہ دونوں صبح گئے تو نوجوان مکان کے دروازے پر بیٹھا تھا جب مالکؒ کو دیکھا تو بہت خوش ہو گیا پھر نوجوان نے کہا کل کا وعدہ پورا کرو مال و دولت کے توڑے منگا کر حضرت کے سامنے رکھ دیئے کاغذ پر اقرار نامہ اس مضمون کا لکھوایا بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ یہ تحریر اس غرض سے ہے کہ مالک بن دینارؒ فلاں بن فلاں کے لئے اللہ تعالیٰ سے ایک ایسا ایسا بمعاوضہ اس کے اُس محل کے دلانے کا ضامن ہو گیا ہے یہ محل جنت میں اس کے محل سے زیادہ وسیع خرید لے جو اللہ تعالیٰ جل جلالہٗ کے قرب میں ہو گا اس مضمون کا خط لکھ کر نوجوان کو دے دیا اور سب مال لے آئے

marfat.com
Marfat.com

دن بھر میں وہ سب مال خدا کے نام پر تقسیم کر دیا چالیس دن گذرنے کے بعد حضرت مالکؒ صبح کی نماز سے فارغ ہوئے تو اچانک محراب پر نظر پڑی دیکھا وہی کاغذ ہے جو نوجوان کو لکھ کر دیا تھا لیکن اس کاغذ پر بغیر سیاہی کے لکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ عزیز و حکیم کی طرف سے مالک بن دینارؒ کے واسطے یہ محل ہے جس محل کی تم نے ہمارے اوپر ضمانت کی تھی ہم نے اس نوجوان کو دیدیا ہے ستر حصہ اس سے زیادہ بھی دیدیا، مالک بن دینارؒ دیکھ کر حیران ہو گئے پھر اس نوجوان کے گھر گئے تو وہاں ماتم ہوا تھا لوگ رو رہے تھے کہا کل نوجوان فوت ہو گیا جو غاسل تھا اس نے بیان کیا کہ نوجوان نے وصیت کی کہ مجھ کو غسل دے کر کفنا کر قبر میں دفناتے وقت ایک پرچہ مجھے دیا کہ میرے کفن میں رکھ دینا میں نے ویسا ہی کیا حضرت مالکؒ نے وہ پرچہ نکال کر دکھایا اس شخص نے کہا خدا کی قسم یہ وہی پرچہ ہے وہیں ایک دوسرا نوجوان کھڑا تھا اس نے حضرت مالکؒ سے عرض کیا کہ جناب مجھ سے دو لاکھ روپیہ لیں ایسا سودا میرے لئے بھی کر دیں حضرتؒ نے فرمایا وہ ایک وقت تھا گذر گیا جو ہو گیا سو ہو گیا۔ اس کے بعد مالک بن دینارؒ جب بھی اس نوجوان کو یاد کرتے تو روتے اور اس کے واسطے دعا فرماتے رحمۃ اللہ علیہ

خواب

مالک بن دینارؒ کے توبہ کے بارے میں ایک اپنے بابے سے کلام سنا جیسا کہ اوپر بیان ہو چکا ہے اور ایک یہ خواب ہے فرمایا میری ایک نہایت حسین لڑکی تھی جو دو برس کی ہو کر فوت ہو گئی تھی ایک دن میں شراب کے نشہ میں جمعہ کی رات

marfat.com

Marfat.com

بغیر نماز کے سو گیا خواب میں دیکھا حشر کا روز ہے سب لوگ قبروں سے نکل رہے ہیں میرے پیچھے لڑنے کی آواز آئی میں نے دیکھا کہ ایک بڑا کالا سانپ میرے پیچھے منہ کھولے دوڑ رہا ہے میں آگے بھاگنے لگا ایک بوڑھا سفید کپڑوں والا راستے میں ملا اس سے میں نے مدد چاہی اس نے کہا میں اس سانپ کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔ خدا تعالےٰ تیری نجات کا سبب بنائے، میں بھاگتے بھاگتے ایک اونچے ٹیلے پر چڑھ گیا۔ آگے دوزخ کے طبقے نظر آنے لگے سانپ کے ڈر سے میں دوزخ میں گرجاتا لیکن ایک غیبی آواز آئی کہ پیچھے ہٹ جا کچھ مجھے اطمینان ہو گیا میں پیچھے ہٹا سانپ بھی میرے پیچھے آگیا پھر میں اس ضعیف بوڑھے کے پاس پہنچا میں نے پھر فریاد کی پھر بھی اس نے کہا اس سانپ کے مقابلے کی مجھ میں طاقت نہیں بوڑھے نے کہا کہ اس پہاڑ پر جا یہاں مسلمانوں کی امانتیں ہیں شاید کوئی تمہاری امانت ہو اور کوئی خلاصی کا سبب بن جائے وہ گول پہاڑ تھا جب میں بھاگتا ہوا وہاں پہنچا اس کے دروازے بنے ہوئے تھے دروازوں کی چوکھٹ سونے کی ہیں یاقوت موتی دروازوں پر جڑے ہیں ہر دروازے پر ریشمی پردے ہیں جب میں پہنچا تو فرشتوں نے دروازے کا پردہ اٹھا دیا پھر سب پردے اٹھائے وہاں پر سب مسلمانوں کے بچے تھے اور وہاں میری بچی بھی تھی اس نے کہا واللہ یہ تو میرا آبا ہے سامنے ایک نورانی مکان نظر آیا بچی وہاں چلی گئی پھر اس نے اپنا ہاتھ بڑھایا تو میں بھی مکان میں چلا گیا سانپ بھاگ گیا بچی نے مجھے وہاں بٹھایا اور خود میری گود میں بیٹھ گئی میں نے بیٹی سے دریافت کیا یہ سانپ کیا تھا کہا تیرے برے اعمال تھے اور وہ بوڑھا سفید کپڑوں والا تیرے اچھے عمل تھے برے

marfat.com

Marfat.com

عمل زیادہ تھے اسلئے وہ اچھے عمل اس کا مقابلہ نہ کرسکتے تھے صبح کو جب میں بیدار ہوا تو گھر میں جو کچھ تھا خدا کی راہ میں دے دیا رحمہ اللہ تعالیٰ عنہ۔

(روضۃ الریاحین حضرت یافعی یمنیؒ)

۱۷
سترہواں باب

حضرت سفیان ثوریؒ

آپ کی کنیت ابو عبداللہ ہے والد کا نام سعید کوفی ہے اپنے زمانہ کے بڑے پیشوا گذرے ہیں علوم ظاہری و باطنی میں کامل و یکتائے روزگار تھے آپ مجتہدین میں سے تھے حضرت امام اعظمؒ کے شاگرد تھے تیئس سال تک شب بیداری کرتے رہے تھے اور فرمایا جو حدیث سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنی ہے اس پر عمل بھی کیا ہے آپ کسی سے کوئی چیز بھی نہ قبول فرماتے ایک دفعہ آپ بیمار ہوگئے خلیفہ وقت کے پاس ایک آتش پرست بڑا تجربہ کار طبیب تھا آپ کی تیمار داری کے واسطے گیا جب آپ کی نبض دیکھی، طبیب نے کہا کہ — خوف الٰہی سے ان کا جگر خون ہوکر پارہ پارہ ہوگیا، اور نشانہ کی راہ سے نکلتا ہے۔

marfat.com

Marfat.com

طبیب آپ کے ہاتھ مسلمان ہوگیا شیخ عبداللہ مبارکؒ نے فرمایا کہ ایک سو ایک ہزار بزرگوں سے میں نے سُنا، انہوں نے فرمایا کہ ہم نے سفیان ثوریؒ سے زیادہ کسی کو فاضل نہیں دیکھا۔

روایت ہے کہ ایک نوجوان سے کسی وجہ سے حج فوت ہوگیا تھا اس نے اس محرومی پر ایک سرد آہ کھینچی حضرت سفیان ثوریؒ نے فرمایا کہ میں نے چار حج کئے ہیں وہ میں تجھے بخش دیتا ہوں تو یہ آہ مجھے دیدے اس نے کہا میں نے یہ سودا کر لیا۔ سفیانؒ نے خواب میں دیکھا کہ کوئی کہتا ہے کہ اے سفیان تو نے اس تجارت میں وہ نفع کمایا ہے کہ تمام اہل عرفات پر تقسیم کیا جائے تو سب دولت مند ہو جائیں گے جو گریہ صرف خدا کی رضا کے واسطے ہو اس کا ایک قطرہ بھی کافی ہے آپ کی وفات تین شعبان ۱۶۱ھ میں ہوئی عمر مبارک ترسٹھ سال تھی غسل کے بعد آپ کی پیشانی پر لکھا ہوا نظر آتا تھا فَسَیَکْفِیْکَهُمُ اللّٰهُ ۔ مزار بصرہ میں ہے (سفینۃ الاولیا)

آپ پیدائشی متقی تھے حمل کے دوران ایک دفعہ آپ کی والدہ نے ہمسایہ کی کوئی چیز بغیر اجازت کے کھالی تو آپ والدہ کے پیٹ میں تڑپنے لگے جب تک ہمسایہ نے معاف نہ کی تھی یہ بیقرار رہے ایک دفعہ مسجد میں داخل ہوتے وقت بایاں پاؤں پہلے داخل کر دیا۔ غیبی ندا آئی کہ اے سفیان مسجد کے بارے میں گستاخی اچھی نہیں یہ ندا سن کر بے ہوش ہوگئے خدا کے خوف سے جب ہوش آئی تو خود اپنے منہ پر طمانچہ مارا ایک دفعہ کسی کے کھیت میں پاؤں رکھ دیا پھر ندا آئی اور دھمکائے گئے۔

حکایت ایک دفعہ خلیفہ آپ پر کسی دینی مسئلہ میں غضبناک

marfat.com

Marfat.com

ہو گیا آپ حق پر ڈٹے رہے خلیفہ نے پھانسی کا حکم دیدیا جب پھانسی کا وقت آیا تو آپ نے خدا سے دُعا کی کہ خدایا تجھے معلوم ہے کہ میں حق پر ہوں اتنے میں ایک دھماکہ ہوا زمین پھٹ گئی وہ خلیفہ بمع اپنے وزیروں کے زمین میں دھنس گیا پھر دوسرا خلیفہ جو مقرر ہوا وہ آپ کا تابعدار تھا جس نے آپ کی بیماری کے واسطے حکیم بھیجا تھا جس کا ذکر گذر چکا ہے آپ کی دُعا ایسی اثر والی تھی جب آپ بصرہ میں شدید بیمار ہو گئے تو لوگوں سے پوشیدہ ہو گئے حاکم بصرہ نے ان کی تلاش کا حکم دیا آپ کو مویشیوں کے باندھنے کی جگہ پایا اس وقت آپ درد شکم و پیچش سے سخت مضطر بے تھے لیکن ذکر الٰہی ہر وقت زبان پر تھا رات بھر میں پیچش کی وجہ سے وضو کرتے رہے نماز پڑھتے رہے لوگوں نے بار بار وضو کرنے کے بارے میں دریافت کیا فرمایا اچانک مر جاؤں گا جس حالت میں نہ مروں حضرت عبداللہ مہندی فرماتے تھے کہ میں وفات کے وقت ان کے پاس تھا آپ نے فرمایا کہ میرا چہرہ زمین پر رکھدو اب موت کا وقت قریب ہے ہم نے حکم تعمیل کی پھر میں باہر نکلا تمام لوگ موجود تھے اور سب لوگ کہہ رہے ہیں کہ ہم کو خواب میں حکم کیا گیا ہے کہ سفیان ثوری کی میت پر پہنچو آپ کی حالت سخت نازک تھی پھر آپ نے تکیہ کے نیچے سے ایک ہزار کی تھیلی نکال کر فرمایا یہ فقراء پر تقسیم کر دو بس پھر کلمہ شہادت پڑھ کر وفات پائی رحمہ اللہ تعالیٰ عنہ جس وقت آپ کی عمر اٹھارہ سال کی تھی اس وقت بخارا میں ان کا کوئی رشتہ دار فوت ہو گیا اور سب اس کا ورثہ شرعی طور پر آپ کو ملتا تھا قاضی کے پاس امانتاً جمع پڑا تھا، جب حضرت بخارا پہنچے تو لوگوں نے آپ کا استقبال کر کے آپ کے حوالے

marfat.com

Marfat.com

کیے تھے یہ وہی رقم تھی جو آپ نے فوتگی کے وقت تقسیم کر دی تھی فوت ہونے کے بعد کسی نے خواب میں دیکھا کہ جنتوں کے درختوں پر پرواز کر رہے ہیں اور فرماتے ہیں کہ یہ درجہ مجھے تقویٰ سے ملا ہے آپ نے ایک دفعہ ایک پرندہ پنجرہ میں بند دیکھا پھر اس کو آزاد کر دیا وہی پرندہ آپ کے پاس کبھی کبھی عبادت گاہ میں حاضر ہوتا تھا جب آپ کی وفات ہوگئی تو آپ کے جنازے پر بھی حاضر ہوا تڑپنے لگا جب آپ کو دفنا دیا تو آپ کے مزار پر تڑپتا رہا۔ رحمۃ اللہ تعالیٰ عنہ

(تذکرۃ الاولیا حضرت شیخ فریدالدین عطارؒ)

سفیان ثوریؒ اور شیبان راعیؒ دونوں حج کو روانہ ہوئے راستے میں ایک اچانک شیر سامنے آگیا سفیانؒ نے فرمایا کہ اے شیبان اس کتے کو دیکھو حضرت شیبانؒ نے کہا کہ مت ڈرو یہ بات سنتے ہی شیر کتے کی طرح تابعدار ہو کر دم ہلانے لگا حضرت شیبانؒ اس کا کان پکڑ کر ملنے لگا سفیانؒ نے کہا کہ کیا شہرت کرتا ہے اس نے جواب دیا کہ شہرت کا اندیشہ نہ ہوتا تو میں اپنا سامان اس کی پیٹھ پر لاد کر مکہ مکرمہ تک لے جاتا، مروی ہے کہ ایک بزرگ کسی پہاڑ پر تھے جب ان کو سردی لگتی تو شیر وہاں اس کے پاس جمع ہو کر اس سے لپٹ کر اس کو گرم کر دیتے خدا کے بندے ایسے ہوتے ہیں (روضۃ الریاحین)

شیخ ذوالنون مصریؒ

آپ کی کنیت ابوعبداللہ ہے یہ بھی بصرہ کے رہنے والے تھے آپ کا شمار متقدمین علماء و اولیاء میں تھا چالیس سال تک آپ نے عبادت میں دیوار سے پیٹھ بھی نہیں لگائی اور بغیر دو زانوں ہوئے کے دوسرے طریقے سے بیٹھے بھی نہیں اور فرمایا کہ خدا کے سامنے غلاموں کی طرح بیٹھنا چاہیے حضرت

marfat.com

Marfat.com

امام مالکؒ کے شاگرد تھے صاحب ریاضت وکشف کرامات تھے توحید
تجرید میں یکتائے روزگار، عارفین کاملین صاحب راز تھے جب تک
زندہ تھے اپنا راز پوشیدہ ہی رکھا ایک دفعہ جہاز میں سوار تھے کسی
کا ایک موتی گم ہوگیا لوگوں نے آپ پر شبہ ظاہر کیا آپ کو لوگوں نے
بہت ستایا جب معاملہ حد سے گذرا تو آپ نے خدا سے دعا کی کہ
خدایا تجھے سب معلوم ہے ہزاروں مچھلیوں نے دریا سے سر باہر نکالے
ہر ایک کے منہ میں ایک ایک موتی تھا آپ نے ایک مچھلی کے منہ
سے ایک موتی لے کر اس شخص کو دیدیا جہاز والوں نے جب یہ ماجرا
دیکھا آپ کے پاؤں پر گرنے لگے اور اپنی زیادتی کی معذرت چاہنے
لگے اس واقع کو کشف المحجوب نے ذوالنون مصریؒ کی زبانی نقل کیا
ہے فرمایا راہ راست پر وہ ہے جو خدا سے ڈرتا ہے فرمایا معرفت
اس پیٹ میں نہیں ٹھہرتی جو کھانے سے ہر وقت پُر ہو اور عوام کی
توبہ گناہ سے ہوتی ہے اور خواص کی توبہ غفلت سے اور فرمایا خدا کی
محبت کی علامت یہ ہے کہ تو خدا کے حبیبؐ کے اخلاق افعال امر و نہی
اور سنت کی پوری تابعداری کرے اور فرمایا بڑا تابعدار وہ ہے کہ
اپنی زبان کو قابو میں رکھے اور توکل یہ ہے کہ مخلوقات سے طمع منقطع کرے
اور فرمایا دنیا وہ ہے جو خدا سے غافل کرے اور فرمایا کمینہ وہ ہے جو خدا کا
راستہ نہ پہچانے اور نہ کسی سے معلوم کرے اور فرمایا عارف کے سامنے
باتیں کرنی اچھی نہیں۔ آپ کی وفات چھبیس شعبان ۲۰۵ھ کو
ہوئی جب فوت ہوچکے تو سات آدمیوں نے خواب میں دیکھا کہ سرورِ

marfat.com
Marfat.com

عالم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ خدا کا دوست ذوالنون مصری آنے والا ہے جب آپ کا جنازہ اُٹھایا گیا تو بے شمار پرندوں نے آپ کے جنازہ کو گھیر لیا وہ اسی قسم کے پرندے تھے کہ اس سے پہلے کسی نے وہ منظر نہ دیکھا تھا اس وقت کئی آدمی اپنی برائیوں سے تائب ہو گئے ان کا مزار مصر میں ہے۔ (سفینۃ الاولیاء)

ذوالنون مصریؒ فرماتے ہیں میں مصر میں ایک سرسبز شاداب باغ میں گیا ایک درخت کے نیچے ایک شخص نماز پڑھ رہا تھا جب وہ فارغ ہوا تو میں نے السلام علیکم کہا اس نے جواب نہ دیا بلکہ زمین پر انگلی سے دو شعر لکھ دیئے جن کا ترجمہ یہ ہے کہ میری زبان بولنے سے روک دی ہے کیونکہ یہ طرح طرح کی بلیات کا غار ہے اور تمہیں چاہیئے کہ جب بولو ذکر الٰہی کے بغیر نہ بولو' ذوالنونؒ فرماتے ہیں کہ میں پھر بڑی دیر تک روتا رہا پھر میں نے بھی انگلی سے زمین پر جواب میں دو شعر لکھ دیئے جن کا ترجمہ یہ ہے ہر لکھنے والا ایک دن قبر میں خاک ہو جائے گا اور اس کا نوشتہ باقی رہے گا اس لئے تمہیں لازم ہے کہ اپنے ہاتھ سے ایسی چیز لکھو جس سے قیامت کے دن خوشی اور مسرت ہو' پھر اس جوان نے یہ دیکھ کر ایک ایسی چیخ ماری کہ جان بحق تسلیم کر دی ، میں نے چاہا کہ اس کی تجہیز و تکفین کروں لیکن غیبی آواز آئی کہ اس کی تجہیز و تکفین فرشتے کریں گے آپ فرماتے ہیں کہ میں پھر ایک درخت کے نیچے نماز پڑھنے لگا چند رکعتیں پڑھ کر میں نے دیکھا کہ وہ جوان نہ تھا رضی اللہ عنہ۔

دو آدمی آپس میں لڑ گئے تھے ایک فوجی اور دوسرا رعیت میں سے

marfat.com

Marfat.com

تھا اُس نے فوجی کے دانت توڑ دیئے فوجی نے اس کو پکڑ کر بادشاہ کے آگے لے جا رہا تھا راستے میں ذوالنون مصریؒ ملے انہوں نے فوجی کے دانتوں پر اپنا لعاب لگایا دانت صحیح سالم ہو گئے عدالت سے بچ گئے۔ حضرت ذوالنونؒ نے کوہ لبنان میں ایک عابدہ عورت سے ملاقات کی وہ بالکل کمزور صرف چمڑہ ہڈیوں کا ڈھانچہ بنی ہوئی تھی بڑی عبادت و مجاہدہ والی تھی ذوالنونؒ نے فرمایا کہ تیرا وطن کون سا ہے کہا میری جگہ دوزخ ہے ہاں اگر حق تعالیٰ عزیز و غفور مغفرت فرما دے میں نے کہا تیرے پر اللہ تعالیٰ رحم فرمائے مجھے کچھ نصیحت فرما دیجئے، کہا کتاب اللہ کو اپنا خوان بنا لو نیک ارادے پورے کرو بیہودہ گوئی و لغویات سے بچو خدا کی قسم اس منزل پر اہل دل پہنچے ہیں عقل مند بن جاؤ پھر میں نے کہا میرے لئے دُعا کر دو پھر اس نے اللہ تعالیٰ کی ثنا کے بعد ایسی دُعا کی جو میں نے کبھی بھی نہیں سُنی اور ذوالنون مصریؒ نے یہ بھی فرمایا کہ ملک شام کے ساحل میں مجھے ایک عورت ملی، اس سے میں نے پوچھا کہ کہاں سے آ رہی ہو، کہا ان لوگوں سے جن کے پہلو بستروں سے الگ رہتے ہیں پھر میں نے پوچھا کہاں جا رہی ہو، کہا ان لوگوں کے پاس کہ جن کو بیع شراُ خدا کے ذکر سے نہیں روک سکتی۔ جن کی ہمتیں اللہ تعالیٰ سے معلق ہیں ان کا مقصود صرف اللہ اللہ ہے اچھا لباس اچھا کھانا اچھے باغات کوئی چیز ان کو خدا کے ذکر سے غافل نہیں کر سکتی وہ لوگ چشموں اور جنگلوں اور پہاڑیوں پر رہتے ہیں اور یہ بھی ذوالنون مصریؒ نے فرمایا کہ میں ایک دفعہ سمندر کے ساحل پر جا رہا تھا اُدھر سے ایک لڑکی آ رہی تھی سر سے ننگی چہرہ زرد میں نے کہا اے لڑکی

marfat.com

Marfat.com

سر پر دوپٹہ ڈال لے اس نے کہا کہ ذلت والے منہ پر دوپٹہ کی کیا ضرورت ہے کہا کہ گذشتہ شب میں نے جام محبت نوش کیا اس مستی میں صبح ہو گئی پھر میں نے کہا مجھے کچھ نصیحت کر جا، اس نے کہا اے ذوالنون خاموشی و گوشہ نشینی اور قوت لایموت پر رضامندی اختیار کر یہاں تک کہ موت آجائے۔

شعر

ہر آں کارے کہ ہمت بستہ گردد　　اگر خار بود گلدستہ گردد

ذوالنون مصریؒ نے فرمایا کہ ایک عورت متوکل راستے پر ملی جو اونی کرتا اور اونی چادر اوڑھی ہوئی تھی میں نے کہا کہ خدا تجھ پر رحم کرے سیر و سیاحت عورتوں کا طریقہ نہیں کہا اے مغرور میرے پاس سے ہٹ جا کیا تو نے کتاب اللہ میں نہیں پڑھا کہ خدا تعالیٰ جل جلالہٗ ارشاد فرماتا ہے ،

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ط اَلَمْ تَكُنْ اَرْضُ اللّٰهِ وَاسِعَةً فَتُهَاجِرُوْا فِيْهَا

یعنی کیا خدا کی زمین کشادہ نہ تھی کہ تم اس میں ہجرت کرتے اس عورت نے کہا میں نے اللہ کو پہچانا پھر تمام چیزوں کو اللہ کے نور سے پہچانا میں نے کہا اللہ کا اسم اعظم کیا ہے اس نے کہا اللہ ہی ہے جو اللہ کا بڑا اور ذاتی نام ہے رحمہ اللہ تعالیٰ عنہا ذوالنونؒ فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ جنگل میں سیر کرتے کرتے ایک آدمی دیکھا گیا اس پر لیٹے ہوئے تھا میں نے سلام کیا اس نے جواب دیا پھر پوچھا کہ تم کہاں کے رہنے والے ہو، میں نے کہا مصر کا رہنے والا ہوں ، پھر دریافت کیا کہاں جا رہے ہو میں نے کہا اللہ تعالیٰ کے ساتھ انس طلب کرتا ہوں ، کہا سب کچھ چھوڑ کے مولا کی محبت حاصل کرلے پھر اس نے کہا جو کچھ تم کہتے ہو اس سے ہم زیادہ دیئے گئے ہیں

marfat.com

Marfat.com

یعنی معرفت الٰہی پھر اس نے کہا اے ذوالنون اوپر کو دیکھ جب میں نے دیکھا تو زمین و آسمان سونے کے بن گئے تھے اور چمک رہے تھے پھر کہا آنکھیں بند کر جب میں نے آنکھیں بند کر کے پھر کھولیں تو جیسے پہلے حالت تھی ویسی ہی ہو گئی رحمہ اللہ تعالیٰ عنہ۔

ذوالنونؒ فرماتے ہیں کہ میں نے ایک حبشی کو کعبہ معظمہ کے گرد طواف کرتے دیکھا کہ وہ اَنْتَ اَنْتَ کے سوا کچھ نہ کہتا تھا یعنی تو ہی تو ہے، میں نے اس سے کہا کہ تیرا کیا مطلب ہے، کہا یہ دوستوں کے درمیان راز ہے اور آتش عشق کے ساتھ محبت ہے میرا شوق اسی جانب ہے ذوالنون مصریؒ سے یہ بھی مروی ہے کہ میں نے ایک بزرگ دیکھا اور اس سے میں نے کہا اللہ تعالیٰ تیرے پر رحم کرے مجھے اللہ تعالیٰ کا راستہ بتا، کہا اللہ تعالیٰ کو پہچان لے وہ خود راستہ بتلائے گا کہا جو اللہ کو پہچان لیتا ہے اس کا غم زائل ہو جاتا ہے اللہ تعالیٰ کو پہچاننے والا اللہ تعالیٰ کی طرف مائل اور تجرید والا ہوتا ہے اور کہا عارف اللہ تعالیٰ کے سوا سب کچھ چھوڑ دیتا ہے اور اسی کا مشتاق ہوتا ہے، پھر میں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ جل جلالہٗ کا اسم اعظم کیا ہے پھر میں نے کہا مجھے کچھ نصیحت کر دو، کہا اتنا جان لینا کہ اللہ تعالیٰ دیکھتا ہے پھر میں نے کہا مجھے حکم کرو اس نے کہا وہ ہر وقت دیکھتا ہے اس کو کسی وقت نہ بھولنا رحمہ اللہ تعالیٰ عنہ ذوالنونؒ فرماتے تھے میں ایک جنگل میں مکہ مکرمہ کے قصد سے گیا مجھے سخت پیاس لگ گئی پھر قبیلہ بنی مخزوم میں چلا گیا وہاں ایک حسینہ جمیلہ نہایت خوبصورت لڑکی دیکھی وہ کچھ اشعار پڑھ رہی تھی پھر مجھے کہا کہ اے ذوالنون میں نے رات کو شراب

marfat.com

Marfat.com

محبت خوشی سے نوش کیا ہے صبح تک مولیٰ کی محبت میں مخمور اٹھی ہوں
میں نے کہا کہ اے چھوٹی بچی تو مجھے عقلمند نظر آتی ہے مجھے کچھ نصیحت کر،
کہا اے ذوالنون خاموشی کو لازم پکڑ و دنیا کی تھوڑی روزی پر راضی
رہو پھر جنت میں اُس حی قیوم کی زیارت کروگے جو کبھی نہیں مرتا پھر میں نے
کہا تیرے پاس پانی ہے اس نے کہا میں تجھے پانی بتاؤں گی میں نے سمجھا کہ
کہیں کنواں یا چشمہ بتائے گی میں پیاسا تھا لیکن اس نے کہا کہ قیامت کے دن
چار گروہ ہوکر لوگ پانی پئیں گے ایک گروہ کو ملائکہ پانی پلائیں گے جس کو
خدا نے فرمایا بَيْضَآءَ لَذَّةٍ لِّلشَّارِبِيْنَ ۔ یعنی وہ سفید شراب جو پینے
والوں کو لذت بخشے گی اور ایک گروہ کو رضوان فرشتہ پلائے گا جس کے بارے
میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا وَمِزَاجُهٗ مِنْ تَسْنِيْمٍ ۔ یعنی اس شراب میں تسنیم
کا پانی ملا ہوا ہوگا اور ایک گروہ کو حق تعالیٰ جل جلالہٗ خود پلائے گا
جیسا کہ ارشاد ہے وَسَقٰهُمْ رَبُّهُمْ شَرَابًا طَهُوْرًا ۔ یعنی اللہ تعالیٰ
ان کو پاکیزہ شراب پلائے گا اور چوتھا گروہ کو چھوٹے چھوٹے بچے پلائیں گے
جیسا کہ اللہ تعالیٰ جل جلالہٗ ارشاد فرماتے ہیں وَيَطُوْفُ عَلَيْهِمْ وِلْدَانٌ
مُّخَلَّدُوْنَ بِاَكْوَابٍ وَّاَبَارِيْقَ وَكَاْسٍ مِّنْ مَّعِيْنٍ ۔ یعنی پھریں گے
ان کے پاس چھوٹے لڑکے آب خورے اور آفتابے اور صاف شراب کے
جام بھرے ہوئے چار قسم کا پانی جنت میں ہوگا سب سے بہتر فرقہ وہ ہے
جس کو اللہ تعالےٰ خود پلائے۔

ذوالنونؒ فرماتے ہیں کہ ایک بار میں کعبہ مکرمہ کا طواف کر رہا تھا
اچانک ایک نور چمکا جو آسمان تک پہنچا میں تعجب کی حالت میں کعبہ سے

marfat.com
Marfat.com

تکیہ لگائے بیٹھا رہا اور نور کے بارے میں سوچتا تھا اچانک ایک غمگین خوش آواز سُنی، میں اسی آواز کے پیچھے گیا تو میں نے ایک لڑکی کو دیکھا کہ کعبہ کے پردہ سے لپٹی ہوئی تھی یہ کہہ رہی تھی میرے حبیب تو جانتا ہے کہ کون میرا حبیب ہے میرے جسم کی لاغری اور آنسو دونوں میرا راز ظاہر کرتے ہیں میں نے محبت کو چھپایا پھر میرا سینہ تنگ ہوگیا۔ حضرت ذوالنون فرماتے ہیں کہ اس کی فریاد کو سنکر میں بھی رونے لگا، پھر اس نے کہا کہ یا الٰہی، اے میرے مولیٰ تیری اس محبت کے صدقے جو تیری مجھ پر ہے مجھے بخش دے۔

میں نے اس لڑکی سے کہا کہ تو ضعیف البدن اور لاغر جسم ہے کچھ مرض تو نہیں تجھے اس نے جواب دیا کہ اللہ کا دوست دنیا میں بیمار ہی رہتا ہے اس کی بیماری زیادہ ہوتی جاتی ہے اور وہ خدا کے ذکر میں سرگرداں رہتا ہے پھر اس نے مجھ سے کہا کہ اپنے پیچھے کو دیکھو جب میں نے دیکھا تو کچھ بھی نہ تھا اس کی طرف دیکھا تو وہ بھی غائب ہوگئی میں نے افسوس کیا پھر میں دعا اس کے وسیلے سے کرتا رہا رحمہ اللہ تعالیٰ عنہا۔

ذوالنونؒ فرماتے تھے کہ ایک دفعہ میں کوہ لکام کی چوٹی پر گھوم رہا تھا میں نے وہاں ایک شخص کو دیکھا کہ نماز پڑھ رہا ہے اور درندے اس کے گرد بیٹھے ہیں جب میں اس کے قریب گیا تو درندے بھاگ گئے اور اس نے نماز بھی ہلکی کردی، نماز سے فارغ ہوکر کہا اے ذوالنون دل کو صاف کرکہ وحوش تجھے تلاش کریں اور پہاڑ بھی تیری طرف میلان کریں، کہا تو سب محبتیں چھوڑ کر ایک اللہ ہی کی محبت اختیار کر اور سب مخلوق کو اپنے دل سے نکالدے اور یہ عارفوں پر بہت آسان ہے حضرت ذوالنونؒ

marfat.com

Marfat.com

فرماتے ہیں کہ ایک لڑکی کی مرے سامنے تعریف کی گئی میں نے اس کی تلاش کی وہ ایک گرجا میں رہتی تھی میں اس کے پاس گیا میں نے کہا کہ اے لڑکی تو نصرانی کے گرجا میں رہتی ہے اس نے کہا میرے پاس سے ہٹ جا مجھے تو سوا خدا کے اور کچھ نہیں نظر آتا۔ قسم ہے خدا کی جس نے میرے دل کو اسرار و حکمت سے بھر دیا ہے اور سینہ کو اپنے دیدار کے شوق سے پُر کر دیا میرے دل میں غیر کی جگہ ہی نہیں میں نے کہا تو بڑی عقلمند نظر آتی ہے مجھے بھی تنگی سے نکال کر راستہ پر لگا دو کہا اے جوان تقویٰ کو اپنا توشہ بنا اور پرہیزگاری کو اپنا راستہ اور ورع کو سواری بنا خالقین کے راستہ پر چل تاکہ تو ایسے دروازے پر پہنچے جس پر پہرہ نہیں، جو خدا کو پہنچا وہی کامیاب ہوا رحمہ اللہ تعالیٰ عنہا۔ ذوالنون فرماتے تھے کہ حج کے سفر میں مجھے ایک چھوٹی عمر کا نہایت خوبصورت جوان ملا جو عشق الٰہی میں دیوانہ تھا میں نے اپنے ساتھ کر لیا اس نے کہا کہ دراز سفر مرد مشتاق پر کچھ دور نہیں۔ ذوالنون فرماتے تھے کہ میں جبل لکام کی سیر کر رہا تھا اچانک جنگل میں سبزہ زار نظر آیا میں وہاں کھڑے ہو کر پھولوں کا حسن اور سبزہ زار دیکھ رہا تھا کہ میرے کان میں ایک آواز آئی، اور میری آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے رنج کی آگ بھڑک اٹھی میں اسی آواز کی طرف گیا دیکھا کہ ایک پہاڑ کے دامن میں ایک غار ہے اس میں ایک عابد بیٹھا ہے وہ کہہ رہا ہے کہ پاک ہے تو اے خدا جس نے مشتاقوں کو تفریح باغ طاعت میں عطا فرمائی پاک ہے وہ ذات جس نے عقلمندوں کو اور اہل محبت کو دریائے محبت پر پہنچایا یا پھر خاموش ہو گیا اور کہا کہ خدا کے ایسے بندے بھی ہیں کہ ان کے دلوں میں محبت الٰہی نے

marfat.com

Marfat.com

عشق کی آگ جلائی ہے وہ شدت اشتیاق کے سبب ریاض ملکوت کی سیر کرتے پھرتے ہیں ان کے واسطے حجاب جبروت میں کچھ پوشیدہ نہیں جو رحمت الٰہی میں پناہ گزین ہیں شراب محبت کے جام پیتے ہیں کہا کہ اللہ تعالیٰ کی محبت اس کی لقا کے شوق پر کرو وہ ایک دن اپنے اولیاء کو اپنے جمال کی تجلی دکھائے گا۔

ذوالنون رح فرماتے تھے کہ کوہِ لبنان میں آدھی رات کو میں پھر رہا تھا ایک شخص نظر آیا جس کا چہرہ چاند جیسا تھا وہ خدا کی تعریف کر رہا تھا اس قسم کی تعریف کی کہ میں بے ہوش ہوگیا دوپہر کی گرمی تک جب مجھے ہوش آیا تو وہ ولی اللہ وہاں پر نہ تھا میں وہاں سے رخصت ہوا اور اس کے نہ ملنے کی حسرت میرے دل میں رہی رحمہ اللہ تعالیٰ عنہ،

ذوالنون فرماتے تھے کہ ایک رات میں وادیٔ کنعان میں پھرتا تھا مجھے قرآن کریم کی ایک آیت پڑھنے کی آواز آئی میں نے دیکھا وہ ایک عورت اونی جبہ پہنے ہوئے تھی ایک لوٹا اور لاٹھی ہاتھ میں تھی اس نے پوچھا کون ہو، میں نے کہا میں مسافر ہوں۔ اس کی ایسی باتیں میں نے سنیں کہ میں رونے لگا اور متعجب ہوگیا پھر اس نے پوچھا کہ تمہیں کیا ہوگیا، اپنی بیماری بھول گیا۔ میں نے کہا تم پر اللہ تعالیٰ رحم کرے کچھ دعا کرو کہ مجھے کچھ نفع ہوجائے اس نے کہا کہ اپنے مولا سے محبت کرو اور اسی کا شوق اپنے دل میں پیدا کرو کیونکہ وہ پروردگار عالم ایک دن اپنی تجلی فرمائے گا اور شراب جمال اور جام وصال سے سیراب کرے گا پھر وہ پیاسے نہ ہوں گے یہ باتیں

marfat.com

Marfat.com

کرنے کے بعد اس خدا کی بندی پر وجد طاری ہوگیا کہنے لگی اے میرے پیارے کب تک مجھے اس دنیا میں بے یار وغمگسار چھوڑے گا اور یہ کہتی گئی مجھے اپنی ہی طرف بلاؤ یہ کہتے کہتے گم ہوگئی رحمہ اللہ عنہا۔

ذوالنون فرماتے تھے کہ ایک دفعہ میں دریائے نیل کے کنارے جا رہا تھا کہ اچانک ایک بچھو نظر آیا میں نے پتھر اُٹھا کر مارنے کا قصد کیا وہ بھاگ کر دریا کے کنارے جا ٹھہرا۔ دریا سے ایک مینڈک نکلا بچھو اُچھل کر اس پر سوار ہوگیا وہ مینڈک کودتا ہوا دوسرے کنارے پر جا نکلا میں بھی اس کے پیچھے ہوگیا جب خشکی پر پہنچا تو بچھو اس مینڈک پر سے کود کر زمین پر آگے کو چلا وہاں ایک شرابی بیہوش پڑا تھا اس کے سر پر ایک اژدھا ڈسنے کو بالکل تیار تھا بچھو نے جلدی سے اژدھا کو ڈنگ مارا جس سے وہ دو ٹکڑے ہوگیا میں نے وہاں پہنچکر اس شخص کو جگایا اس نے اژدھے کو دیکھ کر بھاگنا چاہا میں نے کہا گھبراؤ نہیں خدا نے تمہیں بچا لیا میں نے بچھو کا سارا قصہ اس کو سنایا اس نے اپنا سر جھکا کر عرض کرنے لگا کہ میرے پروردگار تیرے احسان کی کچھ انتہا نہیں میرے جیسے نافرمانوں پر تیری مہربانی ہے تو فرماں برداروں پر تیری کیا کیا مہربانیاں ہوں گی اب قسم ہے تیرے جلال کی کہ آج سے بعد میں کبھی تیری نافرمانی نہ کروں گا وہ شرابی سچا تائب ہو کر خدا کا نیک بندہ بن گیا۔

حضرت ذوالنونؒ فرماتے تھے کہ ہماری مسجد میں ایک خراسانی نوجوان تھا پورا ہفتہ یہاں ٹھہرا میں نے کھانا اس کے سامنے پیش کیا اس نے انکار کر دیا پھر ایک سائل آگیا بھوکا ننگا اس خراسانی نے دو رکعت نفل

marfat.com

Marfat.com

پڑھ کر دعا کی ایک نیا جوڑا کپڑا اور ایک خوان میوں کا اللہ تعالےٰ نے عطا فرمایا، وہ خراسانی سائل کو دیدیا خود وہ خراسانی کسی طرف چلا گیا پھر ہم نے نہیں دیکھا رحمۃ اللہ تعالےٰ۔

ذوالنون فرماتے تھے ایک دن مصر سے میں باہر نکلا راستے میں ایک جگہ سو گیا جب آنکھ کھلی تو اچانک ایک چڑیا اندھی وہاں پر زمین پر گری اسی وقت زمین پھٹی دو طشتریاں نکلیں ایک سونے کی اور ایک چاندی کی، ایک میں تل تھے اور دوسری میں گلاب کا پانی، تل وہ کھانے لگی اور وہ خوشبو دار پانی پیتی گئی میں دیکھ کر حیران ہو گیا بس میرے لئے یہ نصیحت کافی ہے کہ روزی رساں اللہ تعالیٰ جل جلالہ ہے (نزہۃ المجالسین)

حضرت ذوالنونؒ نے فرمایا کہ مجھے کسی نے کہا کہ پہاڑ کی چوٹی پر ایسے بزرگ رہتے ہیں کہ مخلوق کی کمائی ہوئی روزی سے انہوں نے انکار کر دیا پھر اللہ تعالیٰ جل جلالہ نے شہد کی مکھیوں کو حکم کر دیا کہ ان کے گرد جمع ہو کر ان کے لئے شہد مہیا کرتی ہیں چنانچہ وہ ہمیشہ شہد استعمال کرتے رہتے ہیں۔

ذوالنونؒ نے اس سے بھی عبرت حاصل کی پھر جنگل کی طرف روانہ ہو گئے وہاں کچھ آپ کے دوست تھے وہاں بھی کوئی خزانہ مل گیا اس میں ایک تختی بھی تھی، جس پر خدا کے نام تھے آپ نے خزانہ میں حصہ نہ لیا بلکہ وہ تختی خدا کے نام والی لے لی پھر رات کو خواب دیکھا کوئی کہہ رہا ہے کہ اے ذوالنون تو نے دولت کو چھوڑ کر ہمارا نام لے لیا اس کے عوض میں ہم نے تجھے علم و حکمت کے دروازے کشادہ کر دیئے۔

ذوالنون فرماتے تھے کہ میں لب دریا پر وضو کر رہا تھا کہ سامنے محل میں

marfat.com

Marfat.com

ایک نہایت خوبصورت عورت نظر آئی اس نے کہا کہ عالم نامحرم پر نظر نہیں ڈالتا، دیوانے وضو نہیں کرتے، اہل معرفت خدا کے سوا کسی کو نہیں دیکھتے یہ کہہ کر وہ عورت غائب ہوگئی میں سمجھا کہ یہ غیب سے تنبیہہ ہے آپ نے جب مچھلی کے منہ سے موتی لے کر دعویدار کو دیا تھا جیسا کہ اوپر بیان گذر گیا ہے اس واسطے آپ کو ذوالنون کہتے ہیں۔

ایک شخص نے آپ سے اپنے قرضے کے بارے میں درخواست کی آپ نے ایک پتھر اٹھایا جو زر میں تبدیل ہوگیا آپ نے قرضدار کو دیدیا قرضدار نے چار سو درہم میں فروخت کر کے اپنے قرضداروں کو دیدیئے۔ یہ تھی آپ کی کرامت۔

فرمایا انسان پر چھ چیزوں کی وجہ سے تباہی آتی ہے ۱ اعمال صالحہ سے کوتاہی ۲ ابلیس کا فرمانبردار ہونا ۳ موت کو قریب نہ سمجھنا ۴ رضائے الٰہی کو چھوڑ کر مخلوق کی رضا کرے ۵ تقاضائے نفس پرستی کو ترک کرنا ۶ اکابرین کی غلطی کو سند بنانا فرمایا خدا سے ڈرنے والوں کو عارف کہا جاتا ہے عارف کے اندر مسلسل تغیر ہوتا رہتا ہے اور اپنی معرفت کی بنا پر ہمیشہ مؤدب رہتا ہے معرفت تین قسم کی ہوتی ہے ۱ معرفت توحید یہ تقریباً ہر مومن کو حاصل ہوتی ہے ۲ معرفت حجت و بیان جو حکماء و علماء کو ملتی ہے ۳ صفات وحدانیت کی معرفت یہ صرف اولیاء کرام کو حاصل ہوتی ہے عارف کو جتنی قربت حاصل ہوتی ہے اتنا ہی سرگرداں ہوتا ہے عارف کی یہ تعریف ہے کہ بغیر علم کے خدا کو پہچانے بغیر آنکھ کے دیکھے بغیر سماعت کے واقف ہو۔ عارف کو فنا ہیت حاصل ہوتی ہے جیسا کہ

marfat.com

Marfat.com

حدیث قدسی ہے، ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ میں جس کو دوست بناتا ہوں اس کا میں کان بن جاتا ہوں جس سے سنتا ہے، آنکھ بن جاتا ہوں جس سے دیکھتا ہے، اور اس کی زبان بن جاتا ہوں جس سے بولتا ہے۔ اس کے ہاتھ بن جاتا ہوں جس سے پکڑتا ہے، اور فرمایا زاہدین سلطان آخرت ہوتے ہیں۔ دل کے بیمار کی چار علامتیں ہیں ۱ عبادت میں لذت نہ ہونا ۲ خدا سے خوف زدہ نہ ہونا ۳ دنیاوی امور سے عبرت نہ حاصل کرنا۔ ۴ علم کی باتیں سن کر پھر بھی عمل نہ کرنا۔

موت کے وقت حضرت ذوالنون نے ایک شعر پڑھا جس کا ترجمہ یہ ہے کہ خوف نے مجھے مریض بنا دیا اور شوق نے جلا دیا۔ اور محبت نے مجھے فنا کر دیا اور اللہ نے زندہ کر دیا، اس کے بعد آپ پر غشی طاری ہو گئی پھر کچھ ہوش آنے کے بعد جب یوسف بن حسین نے وصیت کرنے کے واسطے عرض کیا تو آپ نے فرمایا اس وقت میں خدا کے احسانات میں گم ہوں میرے ساتھ کوئی بات نہ کرو پھر انتقال ہو گیا۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ کے انتقال کی رات ستر اولیاء کرام کو سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت نصیب ہوئی، سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں خدا کے دوست ذوالنون مصری کے استقبال کے لئے آیا ہوں۔ انتقال کے بعد لوگوں نے آپ کی پیشانی مبارک پر یہ کلمات لکھے ہوئے دیکھے ھٰذَا حَبِیْبُ اللّٰہِ مَاتَ فِیْ حُبِّ اللّٰہِ وَھٰذَا قَتِیْلُ اللّٰہِ مَاتَ مِنْ سَیْفِ اللّٰہِ

ترجمہ: یہ اللہ کا حبیب ہے اللہ کی محبت میں مر گیا اور یہ اللہ کی تلوار سے قتل ہو گیا پرندے آپ کے جنازے پر سایہ فگن ہوئے تھے جس طرف

marfat.com

Marfat.com

سے آپ کا جنازہ گذرا تھا وہاں ایک مسجد میں مؤذن اذان دے رہا تھا جس وقت اس نے اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ ط کہا تو آپ نے اپنی شہادت کی اُنگلی اُٹھادی جس کی وجہ سے لوگوں کو گمان ہوگیا کہ حضرت زندہ ہیں لوگوں نے بہت کوشش کی اُنگلی کو سیدھی کرنے کے واسطے لیکن سیدھی نہ ہوئی ۔ اسی طرح دفنا دیا رحمہ اللہ تعالیٰ عنہ (تذکرۃ الاولیا شیخ فریدالدین عطارؒ)

حضرت ذوالنونؒ فرماتے تھے کہ ایک دفعہ میں بیت المقدس سے مصر کے ارادے سے روانہ ہوا راستے میں دور سے ایک آدمی آتا ہوا نظر آیا جب وہ قریب ہوا تو دیکھا کہ وہ بوڑھی عورت ہے ہاتھ میں لاٹھی ہے، میں نے دریافت کیا کہ کہاں سے آئی جواب دیا کہ اللہ کی طرف سے' اس وقت میرے پاس چند دینار بھی تھے میں نے چاہا کہ یہ دینار اس عورت کو دے دوں لیکن اس نے فوراً ہاتھ ہلاکر کہا کہ اے ذوالنون تیرے دل میں جو خیال میرے لئے آیا ہے یہ تیری عقل کی کمزوری ہے میں تو صرف اللہ کا کام کرتی ہوں اور سوائے اللہ کے کسی سے کچھ نہیں لیتی پھر وہ علیحدہ ہوگئی کیونکہ وہ خدا کی بندی اللہ کی محبت میں اس کی بندگی کر رہی تھی ۔

(کشف المحجوب)

حضرت شیخ لبشر حافیؒ

آپ کے والد کا نام حارث بن عبدالرحمٰن تھا آپ مرو کے قدیمی باشندے ہیں یہ متقدمین مشائخ میں سے ہیں صاحب کرامات تھے، آپ کی قیام گاہ بغداد تھا عراق کے اوتاد میں تھے اپنے ماموں علی خیشرمؒ

marfat.com

Marfat.com

کے مرید تھے حضرت امام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ اور فضیل بن عیاض قدس سرہٗ کی مجلس میں بیٹھنے والوں میں سے تھے جب تک آپ زندہ تھے کسی چوپایہ نے بغداد کے راستے میں گوبر نہیں کیا اسی حرمت کی وجہ سے آپ ننگے پاؤں پھرتے رہتے تھے ایک دن کسی چوپائے نے راستے میں گوبر کر دیا پھر شور ہوا کہ شاید بشر حافیؒ دنیا سے اٹھ گئے ہوں گے جب تحقیق کی گئی تو واقعی آپ کی وفات ہو چکی تھی آپ نے خواب میں جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا دیدار کیا حضورؐ نے فرمایا بشر تجھے برگزیدہ مرتبہ اس لئے ملا ہے کہ تو میری سنت پر چلنے کی کوشش کرتا ہے اور صالحین کا احترام کرتا ہے آپ کی وفات چہار شنبہ دس محرم ۲۲۷ھ کو ہوئی۔ آپ کا مزار شہر بغداد کے بیرون میں واقع ہے۔ جب آپ کا وصال ہوا جنات کے رونے کی آوازیں آرہی تھیں وصال کے بعد کسی نے آپ کو خواب میں دیکھا پوچھ دریافت کیا کہ خداوند تعالیٰ نے تیرے ساتھ کیا معاملہ کیا فرمایا میری اور میرے جنازہ میں شریک ہونے والوں کی اور جو مجھے دوست رکھیں گے سب کی مغفرت ہو گئی (سفینۃ الاولیا)

آپ معرفت میں بلند مقام والے تھے مجاہدہ میں اونچی شان رکھتے تھے۔

آپ کی توبہ

اس طرح ہوئی ایک دن راستے پر ایک کاغذ ملا جس پر بسم اللہ شریف لکھی تھی آپ نے نہایت ادب سے اٹھایا اور خوشبو لگا کر پاک مقام پر رکھی پھر غیبی آواز سنی کہ اے بشر تو نے میرے نام کو معطر کیا میں تجھے اپنی ذات کی اور عزت کی قسم میں نے بھی تیرا نام دنیا و آخرت میں خوشبودار کر دیا جو کوئی تیرا نام سنے گا اس کو دلی مسرت حاصل ہوگی یہ خدا کا احسان اور مہربانی کا سن کر زہد و تقویٰ اختیار کیا جذبہ

marfat.com

Marfat.com

مشاہدہ ایسا تھا کہ پاؤں میں کوئی چیز نہ پہنتے تھے اور فرماتے کہ یہ زمین خدا کا فرش ہے میں یہ نہیں مناسب سمجھتا کہ خدا کے فرش پر کوئی چیز پہن کر پھروں جو کوئی اللہ تعالیٰ کی راہ پالیتا ہے وہ مخلوق سے بے نیاز ہو جاتا ہے

(کشف المحجوب)

اشعار

ہر کہ از شمشیر شوقش سر برید — میوۂ را از درخت وصل چید

چشم دل در مغز ہر چیز رسید — چشم سر جز پوست خود چیز نہ دید

اولیاء کرام کی ایک جماعت ایسی بھی ہے کہ نہ ڈھیلے سے استنجا کرتے ہیں اور نہ زمین پر تھوکتے ہیں ان ہی میں سے بشر حافیؒ بھی تھے یہ لوگ ہر جگہ انوار الٰہی کا ظہور محسوس کرتے ہیں مطلب یہ ہے کہ ان کو بغیر انوار ربانی کے اور کچھ نہیں نظر آتا سب نور ہی نور نظر آتا ہے اس لئے پاؤں میں جوتے نہیں پہنتے اور نہ ڈھیلا استعمال کرتے ہیں۔

حضرت امام احمد بن حنبلؒ آپ کی مجلس میں زیادہ رہتے تھے ایک دفعہ پوری رات بشر حافیؒ تحیر کی حالت میں ایک پاؤں دروازے سے باہر اور ایک پاؤں اندر اسی طرح کھڑے رہے اور ایک دفعہ مکان کی چھت پر چڑھتے وقت ساری رات سیڑھی پر کھڑے رہے۔ (تذکرۃ الاولیا فریدالدین عطارؒ)

ابیات

مطلع نور ہدیٰ ہے سنتِ خیر الوریٰ
مشعلِ راہِ خدا ہے سنتِ خیر الوریٰ

کیوں نہ ہو نام محمدؐ کلمۂ توحید کے ساتھ
شرح توحیدِ خدا ہے سنتِ خیر الوریٰ

marfat.com

Marfat.com

ہم کو بس کافی ہیں دو ہادی ہدایت کے لئے
ایک قرآں دوسرا ہے سنتِ خیر الورے

توبہ

حضرت بشر حافیؒ کی توبہ کا واقع یہ ہے کہ آپ عیاشی کے زمانہ میں آپ اپنے ساتھیوں کے ساتھ شراب کی سرگرمیوں میں مست تھے اچانک دروازہ پر ایک بزرگ نے دستک دی اندر سے باندی نکلی بزرگ نے دریافت کیا کہ اس مکان کا مالک آزاد ہے یا غلام ہے لونڈی نے کہا کہ آزاد ہے بزرگ نے کہا اسی لئے لہو و لعب و شراب وغیرہ کے عیش و طرب میں مصروف ہے اگر غلام ہوتا تو غلاموں جیسے کام کرتا یہ گفتگو اندر بشر حافیؒ نے سن لی ننگے پاؤں اور ننگے سر باہر دوڑے لیکن وہ بزرگ چلے گئے تھے بشر حافیؒ بزرگ کے پیچھے دوڑے، بزرگ سے مل کر فرمایا وہ باتیں پھر کہو جو تم نے باندی سے کہیں تھیں پھر بزرگ سے وہ گذشتہ باتیں سن کر عاجزی سے لوٹے اور کہتے گئے غلام ہوں غلام ہوں غلام ہوں ننگے سر اور ننگے پاؤں گھومتے پھرتے اسی واسطے بشرؒ کو حافی کہتے ہیں یعنی ننگے پاؤں والا اور فرمایا میں نے جب اللہ تعالیٰ سے مصالحت کی اس وقت میں ننگے پاؤں اور ننگے سر تھا اسی واسطے مرتے دم تک ننگے سر اور ننگے پاؤں رہوں گا۔ رحمہ اللہ تعالیٰ عنہ (نزہتہ المجالس)

حضرت رابعہ بصریؒ

آپ بصرہ کی رہنے والی تھیں آپ کا فقر بزرگی اور عظمت تحریر میں نہیں آسکتا حضرت سفیان ثوریؒ سے مسائل دریافت کرتی رہتیں اور فیض حاصل کرتی تھیں، رابعہؒ ساری رات عبادت میں گذارتی تھیں صبح

Marfat.com

تک نوافل پڑھتی تھیں ایک دفعہ حج کے سفر میں آپ کی سواری کا جانور مر گیا قافلہ والوں نے کہا کہ آپ کا سامان ہم اٹھا لیتے ہیں رابعہؒ نے فرمایا کہ میں تمہارے بھروسے پر نہیں آئی قافلہ چلا گیا اور آپ اکیلی جنگل میں رہ گئیں پھر خدا کے دربار میں مناجات شروع کی کہ الٰہی مجھ مسکین عورت کے ساتھ بادشاہ ایسا سلوک کرتے ہیں تو نے اپنے گھر کے کی دعوت دی میری سواری کو رستہ میں مار دیا اور مجھے جنگل میں تنہا چھوڑ دیا ابھی مناجات پوری نہ ہوئی تھی کہ خچر اٹھ کھڑا ہوا سامان لاد کر مکہ مکرمہ پہنچ گئیں راوی کا بیان ہے کہ اس خچر کو میں نے پھر فروخت ہوتے بھی دیکھا ہے یہ تھی آپ کی کرامت شیخ فریدالدین عطارؒ نے فرمایا کہ ایسی عورت کو عورت نہیں کہنا چاہیئے ان کے والد کی تین لڑکیاں اور تھیں یہ چوتھی تھیں، اس لئے رابعہ کہا گیا جس رات حضرت رابعہؒ پیدا ہوئی تھیں ان کے والد نے سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آنحضرتؐ نے فرمایا کہ یہ لڑکی سیدھے معنے سردار یعنی میری امت کے ستر ہزار آدمیوں کی سفارش کرے گی اس کی سفارش مقبول ہے۔

جب رابعہؒ کا آخری وقت قریب ہوا تو آپ کے سرہانے بڑے بڑے مشائخ حاضر تھے رابعہؒ نے مشائخوں سے فرمایا اٹھو رسولوں کے لئے جگہ خالی کرو سب اٹھ کر باہر چلے گئے اندر سے آواز آئی کہ یٰاَیَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ ارْجِعِیْ اِلٰی رَبِّكِ رَاضِیَةً مَّرْضِیَّةً فَادْخُلِیْ فِیْ عِبٰدِیْ وَادْخُلِیْ جَنَّتِیْ یعنی اے اطمینان والی روح اپنے پروردگار کے جو رحمت کی طرف چل اس طرح کہ تو اس سے خوش ہو اور وہ تیرے سے خوش ہے پھر جا کر میرے خاص بندوں میں داخل ہو جا پھر میری جنت میں داخل ہو جا جب وہ مشائخ اندر گئے رابعہؒ کی جان بحق تسلیم

marfat.com

Marfat.com

ہو چکی تھی آپ کی وفات ۱۸۵ھ میں واقع ہوئی قبر مبارک جبل قدس میں ہے
(سفینۃ الاولیاء)

حضرت رابعہؒ پردہ نشینوں کی مخدومہ عشق الٰہی میں سوختہ قرب الٰہی کی عاشق پاکیزگی میں مریم ثانی تھیں رابعہ بصریؒ باعتبار ریاضت و معرفت ممتاز زمانہ تھیں اس لئے تمام اہل اللہ کی نظروں میں معتبر اور ذی عزت تصور کی جاتی تھیں آپ کے احوال اہل دل حضرات کے واسطے برہان قاطع کا درجہ رکھتے ہیں حضرت رابعہؒ کی پیدائش کے دن آپ کے والد کے گھر روشنی بھی نہ تھی نہ اتنا تیل تھا کہ بچی کی ناف پر لگایا جائے رابعہؒ کے والد کوفی بی نے فرمایا کہ پڑوسیوں سے تھوڑا سا تیل مانگ لائیں کہ بچی کی ناف پر لگایا جائے یا روشنی کی جائے آپ کے والد نے صرف ہمسایوں کے دروازے پر ہاتھ رکھ کر واپس آگئے فرمایا دروازہ بند ہے اس نے بغیر خدا کے اور کسی سے مانگنے کا عہد کیا تھا کہ بغیر خدا کے کسی سے نہ مانگوں گا اسی پریشانی میں ان کو نیند آگئی خواب میں جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت ہوئی آپ کو تسلی اور تشفی دیتے ہوئے فرمایا کہ تیری یہ لڑکی بہت ہی مقبولیت والی ہے پھر فرمایا کہ والیٔ بصرہ کے پاس ایک کاغذ تحریر کر کے لے جاؤ کہ تو روزانہ سو دفعہ درود شریف پڑھتا تھا اور شب جمعہ کو چار سو مرتبہ درود بھیجتا تھا آج جمعہ کی رات کو تو درود بھیجنا بھول گیا لہٰذا بطور کفارہ حاصل ہذا کو چار سو دینار دیدے صبح کو اٹھ کر آپ بہت روئے پھر خط لکھ کر والیٔ بصرہ کو پہنچایا اس مکتوب کو پڑھنے کے بعد والیٔ بصرہ نے حکم دیا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی یاد آوری کے شکرانہ میں دس ہزار درہم فقراء پر تقسیم کیا جائے

marfat.com

Marfat.com

اور چار سو درہم اس شخص کو دیدیں پھر والیٔ بصرہ خود تعظیماً آپ کی ملاقات کے لئے حاضر ہوا اور فرمایا کہ جب بھی آپ کو کوئی ضرورت ہو تو مجھے اطلاع دے دینا چنانچہ رابعہؒ کے والد نے وہ چار سو درہم لے کر ضروری اشیاء خرید کیں جب رابعہؒ ہوشیار ہو گئیں تو والد کا سایہ اُٹھ گیا قحط سالی کی وجہ سے آپ کی تینوں بہنیں بھی آپ سے جُدا ہو کر پتہ نہیں کہ کہاں چلی گئیں حضرت رابعہؒ بھی ایک طرف چلی گئیں ایک ظالم نے آپ کو پکڑ کر کنیز بنا لیا کچھ دنوں کے بعد بہت کم دام میں فروخت کر دیا جس نے آپ کو خریدا تھا اس نے سخت کام لینا شروع کیا ایک دفعہ کوئی نامحرم سامنے آگیا خوف سے ایسے زور سے گر گئیں کہ ہاتھ ٹوٹ گیا۔ اس وقت بڑی عاجزی سے سربسجود ہو کر فریاد کی کہ الٰہی میں بے یار و مددگار تھی اب ہاتھ بھی ٹوٹ گیا۔ ندائے غیبی آئی کہ اے رابعہ غمگین نہ ہو تجھے وہ مرتبہ ملے گا کہ مقرب فرشتے بھی رشک کریں گے یہ سُن کر آپ اپنے مالک کے پاس پہنچ گئیں آپ دن میں روزہ دار ہوتیں اور رات بھر عبادت کرتیں ایک رات ان کے مالک کی آنکھ کھُل گئی فریاد زاری کی آواز آرہی تھی اندھیرے میں اِدھر اُدھر ایک کونہ میں رابعہؒ خدا کے دربار میں عرض کر رہی ہے کہ اے میرے مالک تو نے مجھے غیر کا محکوم بنا دیا ہے اس لئے میں دیر سے تیری بارگاہ میں حاضر ہوئی ہوں اور آپ کے سر پہ ایک معلق نور بھی فروزاں ہے جب یہ حالت آپ کے آقا نے سُنی تو اُسی وقت یہ عہد کر لیا کہ اس کو آزاد کیا جائے چنانچہ ان کو آزاد کر دیا، پھر عرض کی کہ اگر آپ ہمارے پاس رہ جائیں ہمارے لئے باعث سعادت ہے اور اگر کہیں جانا چاہیں تو جا سکتی ہو اس کے بعد آپ آزادی سے ذکر الٰہی میں مشغول

marfat.com
Marfat.com

ہوگئیں شب و روز میں نوافل پڑھتیں اور کبھی کبھی حضرت حسن بصریؒ کی وعظ نصیحت سنتے جاتیں حج کے دوران کچھ عرصہ مکہ مکرمہ کے بیابانوں میں یاد الٰہی میں گذارا

حکایت

ایک دفعہ دو بھوکے مہمان رابعہ بصریؒ کے پاس آئے آپس میں کہنے لگے کہ اگر رابعہؒ کھانا پیش کرے تو اچھا ہوگا اس وقت رابعہؒ کے پاس دو روٹیاں تھیں وہ ان کے سامنے رکھدیں اس اثنا میں ایک سائل آگیا رابعہؒ نے وہ دونوں روٹیاں اٹھا کر سائل کو دیدیں مہمان حیران ہوگئے تھوڑی دیر میں ایک کنیز بہت سی ——— گرم اٹھارہ روٹیاں لائیں حضرت رابعہؒ نے وہ روٹیاں نہ لیں کہ کسی اور کے واسطے بھیجی ہوں گی چنانچہ وہ روٹیاں واپس کردیں کنیز کی مالکہ نے فرمایا ان میں ۲ اور روٹیاں رکھ کر پہنچاؤ، چنانچہ وہ کنیز دوبارہ بیس روٹیاں لے کر حاضر ہوئی پھر وہ روٹیاں لے کر مہمانوں کے سامنے رکھدیں مہمانوں نے کھانا کھانے کے بعد رابعہ بصریؒ سے یہ واقعہ معلوم کیا آپ نے فرمایا تم بھوکے تھے جو کچھ حاضر تھا تمہارے سامنے رکھدیں جب سائل آگیا میں نے وہ دونوں روٹیاں سائل کو دے کر خدا سے درخواست کی کہ خدایا تیرا وعدہ سچا ہے ایک کے بدلے دس کا وعدہ ہے جب کنیز اٹھارہ روٹیاں لائی تو میں نے کہا یہ میری نہیں مجھے تو خدا کے وعدے کے موافق بیس ۲۰ روٹیاں ملنی چاہیئے۔ جب پوری بیس ۲۰ روٹیاں آگئیں تو میں نے قبول کرکے تمہارے سامنے رکھدیں یہ تھا رابعہ بصریؒ کا خدا پر یقین اور بھروسہ

ایک دفعہ رابعہؒ بصری بوجہ تھکان نماز ادا کرکے سوگئیں اس دوران ایک

marfat.com

Marfat.com

چور نے آپ کی چادر اٹھائی تو راستہ نظر نہ آیا چادر رکھ دی پھر راستہ نظر آگیا اس نے پھر چادر لے لی پھر رستے کا پتہ نہ لگا غرض کئی مرتبہ ایسا کیا پھر غیبی آواز آئی کہ تو کیوں اپنی جان کو آفت میں مبتلا کرنا چاہتا ہے یہ چادر والی کئی برسوں سے ہماری نگرانی میں ہے اس کے قریب شیطان بھی نہیں آسکا پھر کسی دوسرے کی کیا مجال ہے کہ اس کی چیز لے جائے سبحان اللہ کیسی شان ہے حضرت رابعہ بصریؒ کی ۔ ایک دفعہ آپ کے گھر میں پیاز نہ تھی تو رابعہؒ نے خدا سے سوال کیا کہ میں عہد کر چکی ہوں کہ تیرے بغیر دوسرے سے کچھ نہ طلب کروں گی اتنے میں ایک پرندہ آیا اسکے منہ میں تازہ پیاز تھی اور ہانڈی میں پھینک کر چلا گیا ۔

ایک دفعہ رابعہؒ ایک پہاڑ پر گئیں تو تمام صحرائی جانور آپ کے ارد گرد جمع ہو گئے اتنے میں حسن بصریؒ تشریف لے گئے تو تمام جانور بھی بھاگ گئے حسن بصریؒ نے یہ وجہ رابعہؒ سے دریافت کی ۔ حضرت رابعہؒ نے فرمایا آج تم نے کیا کھایا ہے جواب دیا کہ گوشت روٹی فرمایا تم ان کا گوشت کھاتے ہو اسی لئے تم سے بھاگتے ہیں ۔

ایک دفعہ رابعہؒ نے حضرت حسن بصریؒ کے پاس بطور ہدیہ موم اور ایک سوئی روانہ کی اور ساتھ ہی فرمایا کہ اپنے آپ کو موم کی طرح پگھلا کر روشنی فراہم کرو اور سوئی کی طرح برہنہ رہ کر مخلوق کے کام آؤ ۔

ایک دفعہ حضرت حسن بصریؒ نے رابعہ بصریؒ سے دریافت کیا کہ تم نکاح کی خواہش نہیں کرتیں رابعہؒ نے جواب دیا کہ نکاح کا تعلق جسم سے ہوتا ہے جس کا وجود ہی اپنے مالک سے ضم ہو اس کا اختیار مالک کا ہوتا ہے ۔ دوسری بات یہ ہے کہ

marfat.com
Marfat.com

تین چیزیں بھی میرے لئے وجہ غم بنی ہوئی ہیں اگر تم یہ غم دور کر دو تو میں یقیناً شادی کروں گی ۱ کیا معلوم میری موت اسلام پر ہوگی یا نہیں۔ ۲ روز قیامت اعمال نامہ دائیں ہاتھ میں ملے گا یا بائیں میں ۳ روز محشر جنت میں ٹھکانہ ملے گا یا نہیں ۔ حاضرین نے کہا یہ تینوں باتیں کسی کو معلوم نہیں ، فرمایا ایسے غم والے کو شادی کی کیا خوشی ہوگی کہ وہ شادی کرے پھر حسن بصریؒ نے دریافت کیا کہ اتنا اونچا درجہ تجھے کیسے ملا ہے ۔فرمایا ہر چیز کو خدا کی یاد میں گم کرنے سے ملا ہے رابعہ بصریؒ ہر وقت عشق الٰہی میں روتی رہتی تھیں اور فرمایا جب تک قلب بیدار نہیں ہوتا کسی عضو کو خدا کی راہ نہیں ملتی ہمیشہ قلب بیدار رہا تو یہ ہی فنا فی اللہ کا مقام ہے اور فرمایا معرفت توجہ الی اللہ کا نام ہے اور عارف خدا سے پاکیزہ قلب طلب کرتا رہتا ہے ۔

آپ کی دانشمندی

ایک دفعہ حضرت صالح عامریؒ نے فرمایا کہ ہر وقت دروازہ کھٹکھٹانے سے کبھی نہ کبھی وہ دروازہ کھولا جاتا ہے ۔ حضرت رابعہؒ نے فرمایا کہ وہ دروازہ تو کبھی بھی بند نہیں ہوا حضرت صالح عامریؒ نے اس جواب پر افسوس کیا ، اپنی عقل پر غم درج کیا ، ایک دفعہ آپ نے روزہ رکھا ، سخت بھوک ہوئی افطار کے وقت کسی نے پیالہ میں کچھ چیز پیش کی ایک بلی آئی اور اس نے وہ پیالہ الٹ دیا پھر پانی سے روزہ افطار کرنا چاہا وہ آبخورہ پانی والا گر کر ٹوٹ گیا اسی وقت خدا کی بارگاہ میں عرض کی کہ میرے ساتھ یہ کیا سلوک ہے غیبی ندا آئی کہ دنیاوی نعمتوں کی خواہش ہم عطا کر دیں گے لیکن اپنا درد تیرے دل سے نکال دیں گے دنیا کی محبت اور ہمارا درد ایک

marfat.com

Marfat.com

جگہ نہیں سما سکتا جیسا کہ دیوان راجہؒ کا فرمان ہے۔

اشعار

قلب مومن حرم خانہ دخل غیر شُد حرام
یک زنے را باد و شوہر عقد یکجا کے بود
ترک دنیا سر عبادت دخبُ دنیا سرِ خطاست
آنجمالِ ناز نیں جز ترک دنیا کے بود

حضرت رابعہ بصریؒ نے غیبی ندا سنتے ہی سب اُمیدیں چھوڑ کر دنیاوی تصورات سے دل کو خالی کر دیا رابعہؒ ہر وقت عشق الٰہی کے درد سے فریاد کرتی رہتی تھیں اور فرماتی تھیں کہ میری بیماری کا علاج صرف وصال خداوندی ہے اور فرمایا کہ میں خدا کی مرضی کے سوا کچھ کام بھی نہیں کر سکتی بصرہ میں کھجوروں کی ارزانی ہے لیکن میں نے بارہ سال ہو چکے ہیں کھجور نہیں چکھی خدا کی مرضی کے سوا کوئی کام نہیں کرنا چاہیئے رضائے الٰہی کے بغیر ہر کام کفر کے مترادف ہے حضرت سفیان ثوریؒ نے رابعہؒ سے اپنے لئے دعا کی درخواست کی رابعہؒ نے فرمایا خدا کی رضا طلب کرو حضرت مالک بن دینارؒ فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ میں رابعہ بصریؒ کی ملاقات کے واسطے گیا تو ایک ٹوٹے ہوئے لوٹے سے وضو فرما رہی تھیں اور اسی کے ساتھ پانی بھی پیتی تھیں اور ایک بوسیدہ چٹائی اینٹ پر رکھ کر تکیہ کی جگہ پر رکھتی تھیں میں نے عرض کی کہ ایک مالدار سے کچھ آپ کے واسطے طلب کر دوں فرمایا کیا مجھے اور تم کو اور دولت مندوں کو دینے والی ایک ہی ذات نہیں جب وہ ذات ہر فرد کی ضروریات سے واقف ہے تو پھر اس کی رضا کے موافق زندگی گذارنا

marfat.com
Marfat.com

چاہیے ایک دفعہ حضرت حسن بصریؒ اور مالک بن دینارؒ اور شفیق بلخیؒ ایک ہی جگہ رابعہ بصری کے مکان پر حاضر ہوئے ایک دوسرے سے صدق کے بارے میں تبادلہ خیالات کرنے لگے رابعہ بصریؒ کا تعارف سب سے اونچا تھا۔

کرامت

ایک دفعہ حسن بصریؒ اس وقت تشریف لے گئے کہ رابعہؒ اس وقت سالن پکانے کا ارادہ کر رہی تھیں سالن پکانا چھوڑ دیا خدا کی محبت کی باتیں شروع ہوگئیں جب کھانا پکانے کا وقت آگیا تو سالن خود بخود پک کر تیار ہوگیا تھا جس کو حسن بصری اور رابعہ بصریؒ دونوں نے کھایا ایسا لذیز سالن کبھی بھی نہیں کھایا تھا۔ رحمہ اللہ تعالیٰ عنہا۔

(تذکرۃ الاولیاء شیخ فریدالدین عطارؒ)

marfat.com

Marfat.com

اٹھارہواں باب

سلسلۂ نقشبندیہ مجددیہ

آنجناب سرورِ عالم سیدنا محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی پوری زندگی کے حالات کے لئے احقر کی تصنیف "سیرت مصطفےٰ" ملاحظہ کی جائے آپ کی تسلی ہوجائے گی ۔ دلی ذکر خداوند کریم کے حکم سے حضرت جبرئیلؑ نے حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے دلِ مبارک میں ڈالا ۔

حضرت صدیق اکبرؓ

خلیفۂ اوّل یارِ غار صدیق اکبرؓ کا گرامی نام عبداللہ اور کنیت ابو بکر لقب صدیق و عتیق تھا ۔ والد کا نام عثمان اور کنیت ابو قحافہ تھی ۔ آپ قریش بنی تیم سے تعلق رکھتے تھے ۔ شجرہ چھٹی پشت میں سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم سے ملتا ہے ۔ ولادت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دو سال بعد یکم محرم قبل ہجرت ۵۱ سال بروز منگل مکہ مکرمہ میں ہوئی ۔ مکہ معظمہ میں رئیس اعظم اور بڑے تاجر تھے ۔ سخاوت ، دیانت داری ، حسنِ اخلاق میں مشہور تھے اور اپنی دولت سے ضرورت مندوں اور محتاجوں کی دستگیری کرتے ۔ یہی وجہ ہے کہ

marfat.com

Marfat.com

آپ کے مشرف بہ اسلام ہونے سے پہلے مکہ مکرمہ اور قرب وجوار کے لوگ جاہلیت کے زمانے میں خون بہا انہی کے پاس جمع کرتے تھے۔ آپ جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے بچپن سے دوست تھے اور اسی وجہ سے جناب سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال تک سایہ کی طرح ساتھ ہی رہتے رہے ہیں۔ اسی واسطے نبوت کے بعد بالغ مردوں میں سب سے پہلے مشرف بہ اسلام ہوئے تھے۔ حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے دل میں اللہ اللہ کرنے کا طریقہ حضرت ابو بکر صدیقؓ کو سکھایا۔ معراج کے بارے میں کفار نے مذاق اڑایا اور ابو بکرؓ سے کہنے لگے تیرا دوست پہلے خدا کی طرف سے وحی کا دعویٰ کرتا تھا آج کہتا ہے میں خدا سے مل آیا ہوں ابو بکر صدیقؓ نے فرمایا اگر وہ کہتے ہیں تو بالکل ٹھیک ہے۔ اس پر ان کو صدیقیت کا لقب ملا۔ آپ تمام زندگی میں دین اسلام کے ایسے ایسے کارنامے سرانجام دیتے رہے جو سب صدیقیت کو ثابت کرتے ہیں۔ آپ ہی کے تعلق سے حضرت عثمانؓ، حضرت زبیرؓ، طلحہ بن عبداللہؓ، عبدالرحمٰن بن عوفؓ اور حضرت سعد بن ابی وقاصؓ جیسے جلیل القدر صحابہ مشرف بہ اسلام ہوئے تھے۔ تاریخ سن ہجرت کی تیاری صدیقِ اکبرؓ کے گھر سے ہوئی جس کا پورا واقعہ سیرتِ مصطفےٰ میں دیکھیں۔ اکثر لڑائیوں میں حضرت صدیقؓ شریک رہے تھے اور جانبازی کا پورا پورا ثبوت دیا۔ غزوۂ تبوک میں جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات کا آخری غزوہ تھا، جب اس لڑائی کے لئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مال کے بارے میں اعلان کیا تو حضرت ابو بکر صدیقؓ نے سب مال پیش کر دیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا کہ گھر

marfat.com

Marfat.com

میں بھی کچھ چھوڑا ہے۔ عرض کیا کہ میرے لئے اللہ اور اللہ کا رسول کافی ہے، یہ ہے صدیق اکبرؓ کی شان۔ اپنی خلافت میں ایسا روح پرور خطبہ پڑھا کہ :

"لوگو! قسم ہے اللہ کی میں امارت کا خواہاں نہیں اور نہ کبھی رغبت ہوئی اور نہ کبھی خفیہ یا ظاہر اس کے واسطے دعا کی ہے لیکن یہ بوجھ میں نے اس واسطے اٹھایا ہے کہ مجھے خوف تھا کہ فتنہ نہ برپا ہو جائے..."

خلافت صدیق اکبرؓ میں کچھ لوگوں نے زکوٰۃ سے انکار کیا تو صدیق اکبرؓ نے جہاد کے اعلان سے یہ فتنہ ختم کر دیا۔ مسیلمہ کذاب نے یمامہ میں مرتد ہو کر نبوت کا دعویٰ کیا اور مقابلے کے واسطے بڑی فوج تیار کی تو صدیق اکبرؓ نے حضرت خالد بن ولیدؓ کی سرکردگی میں اسلامی لشکر کشی کی اور اس عظیم فتنہ کو کچل دیا۔ آپ جس دن اسلام لائے تھے چالیس ہزار دینار بروایت دیگر چالیس ہزار درہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر خرچ کئے تھے اور جب مدینہ منورہ کی طرف ہجرت کی تو صدیق اکبرؓ کے پاس پانچ ہزار دینار تھے وہ تمام اعانت اسلام میں خرچ کئے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے کسی کے مال سے اتنا فائدہ نہیں ہوا جتنا ابوبکر کے مال سے ہوا ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ابوبکر دنیا و آخرت میں سب سے افضل ہے اور فرمایا واللہ کہ آفتاب طلوع نہیں ہوا بعد از انبیاء و مرسلین کے کسی پر کہ بہتر ہو ابوبکرؓ سے۔ اور فرمایا سب سے زیادہ مجھ پر احسان کرنے والا ابوبکرؓ ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے ابوبکرؓ

marfat.com

Marfat.com

تم حوضِ کوثر پر بھی میرے رفیق ہوگے اور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ خیر کے تین سو ساٹھ خصائل ہیں جب خداوند تعالےٰ کسی بندہ کو اپنا دوست بناتا ہے جسکی وجہ سے وہ جنت میں داخل ہو تو ان میں سے کوئی خصلت اس کو عطا فرماتا ہے۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ نے عرض کی کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھ میں ان میں سے کوئی خصلت ہے یا نہیں، فرمایا تم میں وہ سب خصلتیں موجود ہیں۔ حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکرؓ کے بارے میں جناب سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ پیغمبروں جیسی شفاعت کرے گا اور فرمایا میرے بعد اس سے اچھا کوئی آدمی خدا نے پیدا نہیں کیا۔ اتنے میں حضرت ابوبکر صدیقؓ تشریف لائے جناب سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم اُٹھے اور ان سے بغلگیر ہوئے۔

بیماری اور وفات

۷ جمادی الآخر ہجری سنہ ۱۳ھ کو حضرت صدیق اکبرؓ کو بخار ہوا پندرہ روز بخار رہا۔ ۲۲ جمادی الآخر کی شام کو ۶۳ سال کی عمر میں وفات پائی۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ کی وصیت کے مطابق آپ کی زوجہ اسماءؓ بنتِ عمیس نے غسل دیا اور آپ کے بیٹے عبدالرحمٰنؓ نے پانی ڈالا اور آپ کی وصیت کے مطابق پہنے ہوئے کپڑوں میں دفنائے گئے اور حضرت عمر فاروقؓ نے درمیان قبر مبارک اور منبر کے بمع چار تکبیروں کے نماز جنازہ پڑھائی۔ حضرت عائشہ صدیقہؓ کی وصیت کے مطابق جناب سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس دفن کیے گئے۔ جناب نبی کریم صلی اللہ

marfat.com

Marfat.com

علیہ وسلم کے کتف مُبارک کے پاس ابوبکر صدیقؓ کا سر مُبارک رکھا۔ حضرت عمر فاروقؓ، حضرت عثمانؓ، حضرت طلحہؓ اور عبدالرحمٰن بن ابوبکرؓ نے آپ کو قبر میں اتارا۔

حضرت ابوبکرؓ اہل تصوف کے پیشرو اور ارباب مشاہدہ کے سردار تھے، بڑے عالم تھے اور اسلام لانے کے بعد صرف خدا کی رضا کے کام کئے اور آخری دم تک کرتے رہے تھے۔ رضی اللہ تعالےٰ عنہٗ۔

حضرت سلمان فارسیؓ

آپ مجوسی تھے۔ جوانی ہی میں حق کی تلاش میں رہتے تھے۔ آپ یہود و نصاریٰ کی خدمت میں حاضر رہتے اور حق کی تلاش میں بڑے صبر و استقامت سے کام لیتے تھے۔ خدا کی راہ میں خندہ پیشانی سے سختیاں برداشت کرتے رہتے تھے۔ دس دفعہ فروخت بھی ہو چکے تھے جب مشرف بہ اسلام ہو چکے تھے تو آخر کار جناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک یہودی سے خرید کر آزاد کئے۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ سے مرید ہو گئے غزوۂ خندق میں اور بڑے بڑے امور میں کام کرتے رہے۔ مدینہ منورہ کی حفاظت کے واسطے خندق کھودی، یہ تجویز ان ہی کی تھی۔ امیر المؤمنین عمر فاروقؓ کے دور میں حاکم مدائن مقرر ہوئے تھے۔ پانچ ہزار درہم بیت المال سے لیتے تھے اور سب غریبوں پر تقسیم کرتے تھے۔ ایک دفعہ شہر مدائن میں آپ حکومت کرتے تھے بازار میں کسی آدمی کو مزدور کی ضرورت تھی۔ آپ کو کملی لپیٹے ہوئے اس شخص نے دیکھا تو مزدور بنا کر آپ پر سامان اٹھوا کر

marfat.com
Marfat.com

چل دیا ۔راستے میں کوئی واقف ملا اور کہا اے امیرالمؤمنین آپ نے یہ بوجھ کیوں اُٹھایا ہے اس آدمی نے اپنا سر جناب ؓ کے قدموں پر رکھا اور معذرت چاہی لیکن جناب سلمان فارسی ؓ نے کہا کہ میں یہ سامان تمہارے گھر تک پہنچاؤں گا۔

ایک دفعہ کسی نے آپ کو گالیاں دیں۔آپ نے فرمایا جو کچھ تو کہتا ہے میں اس سے بھی بدتر ہوں ۔ یہ ہے حضرت سلمان فارسیؓ کی شان ۔

ایک دفعہ اپنے ایک ساتھی کو مال جمع کرنے سے روکا اور فرمایا کہ مال اتنا جمع کرو جتنے کا شکر یعنی حق ادا ہو جائے ۔ قیامت کے دن مالک مال کو اٹھا کر پل صراط پر جائے گا۔ وہی مال کہے گا خرابی ہو تجھے مال کے ذریعے سے عذاب ہوگا۔ جس کا ذکر ہم اپنی کتاب سفینۃ الواعظین میں کر چکے ہیں ملاحظہ کیا جائے ۔

حضرت سلمانؓ فارسی بوقت وفات زار زار روتے تھے اور فرماتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عہد لیا تھا کہ جو مجھ سے ملنا چاہے وہ دنیا کا مال جمع نہ کرے اور میرے پاس مال جمع ہو گیا ہے ۔ حالانکہ گھر میں سامان صرف لوٹا ، پالان ، پوستین اور کمبل تھا۔آپ نے ڈیڑھ سو برس کی عمر گذار کر ۱۱ رجب کو ۳۳ھ میں رحلت فرمائی ۔مزار شریف مدائن میں ہے۔

حضرت امام قاسمؓ

حضرت امام قاسمؓ بن محمد بن ابو بکر صدیقؓ علم باطن میں حضرت سلمانؓ کے مرید تھے ۔ اپنی پھوپھی صاحبہ حضرت عائشہؓ کے شانہ فیض میں

marfat.com

Marfat.com

تربیت پائی تھی۔ آپ کبار تابعین و فقہائے سبعہ مشہور میں سے تھے۔ اہل زمانہ کے امام اور بے نظیر بزرگ تھے۔ حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ فرماتے تھے کہ اگر خلافت میرے اختیار میں ہوتی تو میں حضرت امام قاسمؒ کو سپرد کر دیتا۔ حضرت امام زین العابدین کے خالہ زاد بھائی تھے۔ تاریخ ولادت ۱۳ شعبان ۳۷ یا ۳۵ھ کو ہوئی۔ ۲۴ جمادی الاوّل ۱۰۶ھ کو دیگر روایات میں تاریخ وفات ۲۲ شعبان ۱۰۸ھ ہے۔ واللہ اعلم۔ مزار شریف مدائن میں ہے۔

حضرت امام جعفر صادقؓ

حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالےٰ عنہ کو علم باطن میں اپنے نانا امام قاسم رضی اللہ تعالےٰ عنہٗ سے انتساب حاصل ہے۔ آپ کی والدہ بنت امام قاسم بن محمد بن ابوبکرؓ تھیں۔ حضرت امام جعفر صادق بن امام محمد باقر بن امام زین العابدین بن امام حسین بن علی مرتضیٰ رضوان اللہ علیہم اجمعین ہیں۔

حضرت امام جعفر صادقؓ کے شاگردوں اور مریدین میں امام ابوحنیفہؒ یحییٰ بن سعید انصاری اور ابن جریج امام مالک محمد بن اسحٰق، موسےٰ بن جعفر، سفیان ثوری اور سفیان بن عیینہ خاص طور پر قابلِ ذکر ہیں۔ آپ کو صدق مقال کی وجہ سے صادق کہا جاتا ہے ورنہ آپ کا نام جعفر ہے۔ آپ اخلاق حسنہ اور فتوحات کے علاوہ تفسیر قرآن بلکہ جملہ علوم میں مہارت تامہ رکھتے تھے اور مخزن اسرار جلیلہ و صاحب اشارات جمیلہ تھے۔ اس کے علاوہ

marfat.com

Marfat.com

صاحب زُہد و تقویٰ اور سراپا ادب تھے ۔ مدینہ منورہ میں بہترین زندگی گذاری پھر عراق تشریف لے گئے ۔ عاجزی اور انکساری ایسی تھی کہ ایک دن اپنے خادموں کے ساتھ بیٹھے تھے، فرمانے لگے آؤ آپس میں بیعت اور اقرار کرلیں کہ ہم میں سے جس کو نجات ہو، وہ سب کی شفاعت کرے سب نے عرض کی کہ اے آلِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ کو ہماری سفارش کی کیا احتیاج ہے۔ آپ کے جدِ امجد شفیع خلائق ہیں۔ فرمایا مجھے اپنے اعمال سے شرم آتی ہے کہ میں ان کے سامنے کیسے جاؤں گا ۔ ایک دن امام جعفر صادقؒ نے حضرت امام ابوحنیفہؒ سے دریافت کیا کہ عقلمند کس کو کہتے ہیں ۔ امام ابوحنیفہؒ نے فرمایا جو خیر و شر میں تمیز کرے۔ امام جعفر صادقؒ نے کہا کہ یہ تو چوپائیوں میں بھی ہے مارنے والے اور چارہ ڈالنے والوں میں وہ تمیز رکھتے ہیں۔ امام ابوحنیفہؒ نے فرمایا پھر تم بتاؤ۔ جعفر صادقؒ نے فرمایا عقلمند وہ ہے جو خیر و شر میں امتیاز کرے یعنی دو بھلائیوں میں سے بہتر بھلائی کو اختیار کرے اور دو برائیوں میں سے کمتر بُرائی کو اختیار کرے ۔

حکایت

ایک آدمی کی اشرفیوں کی تھیلی گم ہوگئی، اس نے امام جعفرؒ پر دعویٰ کر دیا۔ حضرت امام جعفرؒ نے دریافت کیا کہ تیری تھیلی میں کتنی اشرفیاں تھیں اس نے کہا ہزار دینار تھے۔ حضرت امام جعفرؒ نے اس کو اپنے گھر سے ہزار دینار دے دیئے۔ جب وہ گھر گیا تو اس کو اپنی تھیلی مل گئی ۔ وہ دینار واپس لایا اور عذر معذرت کرکے دینار لوٹانے لگا حضرت جعفر صادقؒ

Marfat.com

نے فرمایا ان کو تم ہی لے جاؤ، ہم جو چیز دیتے ہیں پھر واپس نہیں لیتے اس آدمی نے تعرف کیا تو معلوم ہوا کہ یہ تو حضرت جعفر صادقؓ ہیں۔ وہ بہت شرمندہ ہو کر چلا گیا۔

حکایت خلیفہ منصور

ایک دفعہ خلیفہ منصور نے اپنے وزیروں کو حکم دیا کہ حضرت جعفرؓ کو بلا کر قتل کر دو۔ وزیروں نے کہا اس نے تو گوشہ نشینی اختیار کی ہے، وہ اللہ اللہ کرتا ہے اور ملکی معاملات کو ترک کر دیا ہے۔ اب اس کو قتل کرنے سے کچھ فائدہ نہیں۔ خلیفہ نے وزیروں کی بات نہ مانی۔ حضرت جعفر صادق کو بلایا جب آپ تشریف لائے تو ان کو دیکھتے ہی منصور تعظیم کے واسطے اٹھ کھڑا ہوا۔ اور اپنے مسند پر بٹھا کر خود تعظیم سے آگے کھڑا ہو گیا لعین کہتے ہیں آگے ادب سے بیٹھ کر عرض کی کہ کچھ حاجت ہے۔ جناب عالی مقام نے فرمایا حاجت یہ ہے کہ مجھے یہاں نہ بلانا۔ پھر وہ تشریف لے گئے۔ خلیفہ منصور فی الفور بیہوش ہو گیا۔ جب افاقہ ہوا تو ایک وزیر نے دریافت کیا کہ کیا معاملہ ہوا آپ نے تو انہیں قتل کرنا تھا، الٹی تعظیم کی۔ اس نے جواب دیا کہ جب امام تشریف لائے تو میں نے دیکھا کہ ان کے ساتھ ایک اژدہا منہ کھولے ہوئے تھا اور میں یہ سمجھا کہ اگر میں ان کو کچھ تکلیف بھی دوں تو وہ مجھے کھا جائے گا۔ اس واسطے میں تعظیم کے واسطے کھڑا ہو گیا۔ یہ ہے امام جعفر رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی شان۔

آپ کی ولادت ۷ ربیع الاول سنہ ۸۰ھ بروز منگل مدینہ منورہ میں

marfat.com
Marfat.com

ہوئی تھی اور وفات ۱۵ یا ۲۵ رجب ۲۶۱ھ میں ہوئی۔ مزار شریف مدینہ طیبہ جنت البقیع میں ہے۔ رضی اللہ تعالےٰ عنہ،

حضرت بایزید بسطامیؒ

حضرت سلطان العارفین بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ ۱۳۲ھ کو بسطام میں پیدا ہوئے۔ آپ امام جعفر صادق کے مرید تھے۔ آپ کے دادا بسطام کے رئیسوں میں سے تھے اور آتش پرست تھے۔ بعد میں توفیقِ ایزدی سے مسلمان ہو گئے۔

آپ کی والدہ ماجدہ سے نقل ہے کہ میں ایامِ حمل میں شبہ کی چیز کھاتی تو پیٹ میں جناب بیقرار رہتے، جب میں نے کھانا چھوڑ دیا تو آرام آجاتا تھا۔ پیدائش کے بعد پڑھنے کے دور میں قرآن پاک میں سورۃ لقمان کی اس آیت پر پہنچے کہ اَنِ اشْكُرْ لِيْ وَلِوَالِدَيْكَ ۔ آپ نے اپنے استاد سے اجازت چاہی، پھر اپنے والدین کے پاس گئے اور کہا خدا کا فرمان ہے کہ میرا شکر کرو اور والدین کا شکر کرو اور مجھ سے دونوں کا شکر پورے طور پر ادا نہیں ہو سکتے یا تم اپنا حق بخش دو یا اللہ کا شکر معاف کرا دو۔ والدہ نے کہا ہم نے اپنا حق بخش دیا اور تجھے بالکل اللہ تعالیٰ کا کر دیا۔ حضرت بایزیدؒ یہ سن کر بسطام سے روانہ ہو گئے۔ پھر تیس سال تک شام کے ایک جنگل میں ریاضت اور مجاہدات میں مصروف رہے۔

آپ جس وقت نماز پڑھتے ان کے سینے کی ہڈیوں سے ہیبت حق و تعظیم شریعت کی وجہ سے ایسے زور کی آواز نکلتی کہ لوگوں کو سنائی دیتی۔

marfat.com

Marfat.com

آپ نے ایک بزرگ کو قبلہ کی طرف تھوکتے دیکھا تو اس سے ملاقات چھوڑ دی کہ اس میں کعبہ معظمہ کی تعظیم نہیں۔ شریعت کے اتنے پابند تھے کہ جنابؒ کو ایک الہام ہوا خدا کی طرف سے کہ میرے پاس وہ چیز لاؤ جو یہاں نہیں عرض کی خدایا وہاں کیا چیز نہیں۔ فرمایا عجز، نیاز اور انکساری میرے پاس نہیں یہ چیز لا۔ اور ایک دفعہ بے خودی کی حالت میں یہ کلمے اُن کے منہ سے نکلے سبحانی ما اعظم شانی۔ جب ہوش میں آئے تو مریدوں نے عرض کی کہ حضرت بے خودی میں آپ کی زبان سے یہ کلمے نکلے ہیں پھر بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے ہر ایک مرید کو جُدا جدا چھریاں دیدیں کہ پھر میرے منہ سے ایسے کلمے سنو تو اسی وقت ان چھریوں سے مجھے قتل کر دو اور بالکل ٹکڑے ٹکڑے کر دینا۔

آپ ایک قبرستان سے گذر رہے تھے کہ ایک نوجوان گاتا بجاتا چلا آرہا تھا، حضرت بایزید بسطامیؒ نے اس کو دیکھ کر کہا لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ ط اس نوجوان نے اپنا باجا جنابؒ کے سر پر اتنے زور سے مارا کہ باجا بھی ٹوٹ گیا اور جنابؒ کا سر بھی زخمی ہو گیا دوسرے دن صبح کو بایزید بسطامیؒ نے باجے کی قیمت اور کچھ حلوا اپنے مرید کے ہاتھ اس جوان کے پاس بھیجا کہ باجا اور خرید لو اور یہ حلوا بھی کھا لو تاکہ رات کا غم اور غصہ رفع ہو جائے۔ نوجوان آکر حضرتؒ کے قدموں پر گر پڑا۔ معافی مانگی اور توبہ کر کے مرید ہو گیا اور کامل خلیفہ بن گیا ـــ یہ تھی جنابؒ کی خوش خلقی اور کرامت۔

آپ کے پڑوس میں ایک آتش پرست رہتا تھا۔ وہ سفر پر چلا گیا

marfat.com
Marfat.com

اس کا ایک بچہ تھا جو اندھیری رات میں روتا رہتا تھا حضرت اپنے گھر کا چراغ اس کے پاس لے جاتے تو وہ چراغ کی روشنی دیکھ کر خاموش ہو جاتا جب آتش پرست واپس آیا تو اس کی بیوی نے یہ حال بیان کیا آتش پرست نے کہا جب خواجہ صاحب کے گھر کی روشنی ہمارے گھر آگئی تو پھر اندھیرے میں کیوں رہیں۔ اسی وقت مسلمان ہو گیا۔ یہ تھا آپ کی مہربانی کا برتاؤ۔

جناب کی وفات ۱۴ یا ۱۵ شعبان ۲۶۱ھ کو ہوئی ہے مزار شریف بسطام ملک قدس یعنی ایران میں ہے۔

حضرت خواجہ ابوالحسن خرقانیؒ

خواجہ صاحب ۲۵۲ھ کو بمقام خرقان پیدا ہوئے۔ آپ کو سلطان العارفین بایزید بسطامیؒ سے انتساب تھا۔ بایزید بسطامی جب خرقان سے گذرتے تو وہاں کھڑے ہو کر اس طرح سانس لیتے کہ جس طرح کوئی خوشبو سونگھتا ہے۔ مریدوں نے دریافت کیا تو فرمایا کہ اس چوروں کے گاؤں میں مجھے ایک مرد حق کی خوشبو آتی ہے۔ اس کا نام علی اور کنیت ابوالحسن ہے اس میں تین باتیں مجھ سے زیادہ ہیں۔ اوّل عیال، دوم کھیتی کرنے والا، اور سوم درخت لگانے والا ہوگا

روایت ہے کہ خواجہ صاحب، ابتدا میں بارہ سال تک عشاء کی نماز خرقان میں باجماعت پڑھ کر سلطان العارفین کے مزار پر انوار پر جاتے اور وہاں متوجہ ہو کر انتظار میں کھڑے رہتے تھے اور التجا کرتے رہتے

marfat.com

Marfat.com

کہ الٰہی جو خلعت تو نے بایزیدؒ کو عطا فرمائی ہے ابوالحسن کو بھی عطا فرما۔ پھر واپس آتے اور عشا رہی کے وضو سے صبح کی با جماعت نماز پڑھتے تھے۔ رات بھر عبادت میں گذارتے۔

حضرت شیخ عبدالخالق غجدوانیؒ کی شرح وصیت نامہ میں حضرت خواجہ ابوالحسن کا سلسلہ چند واسطوں سے حضرت بایزید بسطامیؒ سے اس طرح بھی ملایا گیا ہے۔ خواجہ ابوالحسن خرقانی مرید ابی مظفر مولانا ترکِ طوسی سے اور وہ مرید خواجہ اعرابی یزید عشقیؒ سے اور وہ مرید خواجہ محمد عربی سے اور وہ مرید سلطان العارفین بایزید بسطامیؒ سے تھے۔

آپ نے چالیس سال تک سر تکیہ پہ نہیں رکھا اور صبح کی نماز عشا کے وضو سے پڑھی اور خواجہ صاحبؒ نے فرمایا کہ ملائکہ کو تین جگہ اولیاء اللہ سے خوف آتا ہے۔ ملک الموت کو روح نکالتے وقت، کرامؑ کاتبین کو لکھتے وقت اور منکر نکیر کو سوال کے وقت۔ اور فرمایا جس دل میں اللہ کے سوا کچھ اور بھی ہو وہ دل مردہ ہے اگرچہ سراپا اطاعت ہو۔

اور فرمایا تین چیزوں کی انتہا معلوم نہیں ہوتی۔ درجاتِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی انتہا، نفس کے قید کی انتہا اور معرفتِ الٰہی کی انتہا۔ اور فرمایا عافیت تنہائی میں ہے اور سلامتی خاموشی میں ہے اور فرمایا ایک لمحہ کے لئے اللہ تعالےٰ کا ہو جانا آسمان اور زمین کی خلائق کے اعمال سے بہتر ہے۔

آپ کی وفات یومِ عاشورہ ۱۰ محرم یا ۱۵ رمضان ۴۲۵ھ کو ہوئی۔ مزار خرقان میں ہے۔

marfat.com
Marfat.com

حضرت خواجہ ابوالقاسم گرگانیؒ

خواجہ ابوالقاسمؒ شیخ ابوالحسن خرقانیؒ کے مرید تھے۔ گرگان فارس کے دیہات طوس کا ایک گاؤں ہے۔ آپ ولایت کے بلند درجے پر فائز تھے اور آپ کی شہرت دور دور تک پھیلی ہوئی تھی۔

آپ کی تعلیم و تربیت میں بے پناہ اثر تھا جس کی وجہ سے آپ کی زندگی ہی میں آپ کے بہت مرید درجۂ کمال کو پہنچے تھے۔ حضرت شیخ ابوعلی فارمدیؒ جیسے مشہور بزرگ اور کئی اولیا کامل آپ ہی کے مرید تھے۔ حضرت شیخ فارمدیؒ کا بیان ہے کہ ابتدا میں حضرت استاد امام رحمۃ اللہ علیہ سے بیعت کی اور ایک مدت تک ان کی خدمت میں مشغول رہا اور ریاضت و مجاہدات کئے۔ ایک دن میں بیٹھا تھا، ایسا حال وارد ہوا کہ میں اس میں گم ہوگیا۔ یہ حال میں نے اپنے پیر سے بیان کیا۔ انہوں نے فرمایا اے ابی علی اس سے زیادہ میرا سلوک نہیں۔ میں نے یہ خیال کیا کہ مجھے کسی اور پیر کی ضرورت ہے کہ مجھے اس مقام سے نکالے۔ میں نے حضرت شیخ ابوقاسمؒ گرگانی کا نام سنا تھا، میں ان کے پاس طوس کی جانب گیا۔ جب میں ان کی خدمت میں پہنچا وہ اس وقت مریدوں میں مراقب بیٹھے تھے۔ مجھے بلایا میں نے سلام پیش کیا اور اپنا واقعہ بیان کیا۔ شیخؒ نے فرمایا، تمہاری ابتدا اچھی ہے اگر تمہاری تربیت ہوجائے تو بلند مرتبہ پر پہنچ جاؤ گے۔ پھر میں نے وہاں ہی قیام کر لیا۔ مدت دراز تک مجھ سے طرح طرح کے مجاہدے اور ریاضتیں کرائیں پھر اپنی بیٹی سے نکاح کرا دیا۔ چند دن کے بعد شیخؒ نے مجھے وعظ کہنے کا فرمایا پھر

marfat.com

Marfat.com

وعظ کرتا رہا۔ شیخ ابوالقاسم گرگانیؒ بڑے درجے کے بزرگ تھے۔
وفات ۲۳ صفر ۴۷۵ھ کو ہوئی رحمۃ اللہ تعالےٰ علیہ۔

حضرت شیخ ابوعلی فارمدی طوسیؒ

شیخ ابوعلیؒ کو ابوالحسن خرقانیؒ سے ہی نسبت حاصل تھی۔ شیخ فارمدیؒ علم ظاہری اور وعظ میں امام ابوالقاسم قشیریؒ کے شاگرد ہیں فرمایا کہ ابتدائی جوانی میں نیشاپور علم ظاہری پڑھنے کے واسطے گیا اور جو کچھ مجھ پر احوال واردات گذرے تھے میں نے وہاں بیان کئے۔ امام قشیریؒ نے فرمایا اے فرزند ابھی علم پڑھو۔ چنانچہ میں علم پڑھتا رہا۔ لیکن وہ پہلی روشنی بڑھتی جاتی تھی۔ ایک روز قلم دوات سے نکالا تو قلم سفید نکلا۔ میں نے امام ابوالقاسمؒ سے حال بیان کیا۔ اس نے فرمایا کہ اب علم نے تجھ سے منہ پھیر لیا ہے تو بھی اس سے منہ پھیر لے۔ چنانچہ میں مدرسے سے خانقاہ میں گیا اور سلوک کی منزلیں طے کرنے لگا۔

آپ کی ولادت ۴۰۰ھ میں ہوئی اور وفات ۴۷۷ھ کو ہوئی مزار شریف طوس عرف مشہد میں ہے۔

حضرت ابویوسف ہمدانیؒ

حضرت یوسف ہمدانی رح حضرت خواجہ ابوعلی فارمدی قدس سرہٗ کے مرید تھے۔ ایک دفعہ ایک عورت روتی پیٹتی آپ کے پاس آئی اور عرض کی کہ جناب میرے لڑکے کو نصرانی پکڑ کر لے گئے ہیں۔ آپ دعا فرمائیں

marfat.com
Marfat.com

کہ لڑکا آجائے۔ آپ نے فرمایا صبر کر اور گھر کو جا، تیرا لڑکا گھر پر ملے گا۔ وہ عورت گھر آئی تو دیکھا کہ لڑکا گھر پر موجود ہے۔ لڑکے نے کہا کہ میں قسطنطنیہ میں قید تھا اور میرے اردگرد نگہبان متعین تھے اچانک ایک شخص آیا جسے میں پہچانتا نہ تھا، اس نے طرفۃ العین میں مجھے گھر پہنچا دیا۔ عورت نے جاکر خواجہؒ سے یہ حال بیان کیا۔ حضرت نے فرمایا کیا تجھ کو خدا کے حکم سے تعجب آتا ہے۔

ایک دفعہ آپ مدرسہ نظامیہ بغداد میں وعظ فرما رہے تھے کہ ایک فقیہہ ابن سقا نام اٹھا اور کہا کہ میں کوئی مسئلہ پوچھنا چاہتا ہوں۔ آپ نے فرمایا بیٹھ جا تیری گفتگو سے کفر کی بو آتی ہے اور تیری موت اسلام پر نہ ہوگی کچھ مدت کے بعد ایک نصرانی پادری روم سے آیا۔ ابن سقا اس کے پاس گیا کچھ روز ان میں نشست و برخاست ہوئی آخرکار ابن سقا نے کہا کہ میں دین اسلام ترک کرنا چاہتا ہوں اور تمہارا دین قبول کرتا ہوں۔ چنانچہ وہ پادری اسے اپنے ہمراہ لے گیا اور بادشاہ روم سے ملاقات کرائی اور وہ نصرانی ہوگیا۔ خواجہ صاحب کا فرمان درست نکلا۔

حضرت خواجہ ابو یوسف ہمدانیؒ کی ولادت بمقام بوزنجرد ۴۴۰ھ میں ہوئی تھی اور پیر کے روز ۱۲ ربیع الاول ۵۳۵ھ میں آپ نے وفات پائی پہلے آپ کو مرو کے راستے میں دفن کیا گیا اس کے بعد نکال کر مرو میں دفنایا گیا۔

حضرت خواجہ عبدالخالق غجدوانیؒ

خواجہ عبدالخالق غجدوانیؒ سلسلۂ خواجگان میں سے ہیں آپ حضرت

marfat.com

Marfat.com

امام مالکؒ کی اولاد میں سے ہیں ۔ آپ کی والدہ قیصر روم کی نسل سے تھیں اور آپ کے والد بزرگوار امام عبدالجلیلؒ اتقیار وصلحار اور اولیائے کبار میں سے تھے حضرت خضر علیہ السلام نے امام شیخ عبدالجمیل کو بشارت دی تھی کہ تیرے گھر میں لڑکا پیدا ہوگا اس کا نام عبدالخالق رکھنا اس کو ہم اپنی فرزندی میں لیں گے اور اپنی نسبت سے بہرہ مند کریں گے۔ پھر ایسا اتفاق ہوا کہ امام شیخ عبدالجمیل بسبب حوادث زمانہ روم سے ماوراء النہر آ گئے ۔ایک قصبہ عجدوان میں جو بخارا کے متصل ہے ۔ اقامت پذیر ہوئے اور وہاں خواجہ عبدالخالقؒ تولد ہوئے ۔تعلیم کے وقت اپنے اُستاد صدرالدینؒ سے تفسیر پڑھ رہے تھے ۔جب یہ آیت آئی اُدْعُوْا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَّخُفْيَةً ۔ اس آیت کا مطلب استاد سے معلوم کر کے دلی ذکر کی کوشش میں رہے ۔

ایک روز اپنے باغ کے دروازے پر بیٹھے تھے وہ دن جمعہ شریف کا تھا کہ ایک ضعیف العمر بزرگ آ گئے ۔خواجہؒ نے ان کی بڑی تعظیم کی بزرگ نے کہا اے نوجوان تجھ میں بزرگی کے آثار نظر آتے ہیں ۔تو نے کسی سے بیعت کی ہے یا نہیں ۔ خواجہ صاحبؒ نے فرمایا میں اسی تلاش میں ہوں ۔ بزرگ نے فرمایا اے نوجوان میں خضر ہوں تجھے میں نے اپنی فرزندی میں لے لیا ۔ ایک سبق تجھے بتاتا ہوں اس پر کاربند رہنا، ہر کام میں کشائش ہوگی حوض میں غوطہ مار اور دل سے لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ط کہہ۔

حضرت خواجہؒ نے اسی طرح کیا اور یہ سبق لے کر اپنے کام میں مشغول

marfat.com

Marfat.com

ہوگئے۔ جب حضرت خواجہ ابو یوسف ہمدانی ؒ بخارا میں آئے تو حضرت خواجہ عبدوانی ؒ برابر حاضر خدمت رہے ہیں اور بہت فائدہ ان کی خدمت سے حاصل کیا۔ حضرت خواجہ عبدوانی ؒ کے پیر روحانی خضر علیہ السلام تھے اور پیر صحبت و خرقہ حضرت خواجہ ابو یوسف ہمدانی ؒ تھے چونکہ خواجہ صاحب کو خضر علیہ السلام نے ذکر خفیہ تعلیم فرمایا تھا اسی طرح وہ خفیہ ذکر کرتے رہے اور خواجہ ابو یوسف صاحب نے یہ بھی فرمایا کہ جس طرح خضر علیہ السلام نے بتایا ہے ویسا ہی کرو۔ خواجہ ابو یوسف صاحب سے جدا ہو کر بڑے بڑے مجاہدے کئے اور اپنے عبادت خانہ میں روتے رہتے۔ مریدوں نے عرض کی کہ آپ ایسے عمدہ اطوار اور ایسے خوش اوقات والے ہیں پھر ایسے رونے کی کیا وجہ ہے فرمایا جس وقت خدا کی بے نیازی کا خیال آجاتا ہے تو نزدیک ہوتا ہے کہ جان قالب سے باہر آجائے اور یہ ڈر لگتا ہے کہ شاید کوئی کام ایسا سرزد ہو گیا ہو جو خدا کو ناپسند ہو۔ آپ ایسے ڈرے ہوئے بیٹھتے تھے گویا کسی نے قتل کے واسطے بٹھلائے ہیں۔

اور فرمایا میری عمر بائیس ۲۲ سال کی تھی کہ حضرت خضر علیہ السلام نے میری تربیت کے واسطے ابو یوسف ؒ کو وصیت فرمائی تھی۔ حضرت خواجہ ؒ کا جب آخری وقت آیا مرید و فرزند موجود تھے۔ حضرت نے آنکھیں کھول کر فرمایا کہ اے عزیزو! خوشخبری ہو کہ اللہ تعالیٰ مجھ سے راضی ہو گیا اور بشارت رضا مندی کی دی ہے تمام حاضرین رونے لگے اور عرض کیا کہ ہمارے واسطے بھی دعا فرمایئے۔ آپ نے فرمایا کہ تم کو بھی بشارت ہو کہ اللہ تعالیٰ نے الہام فرمایا ہے کہ جو شخص اس طریقے پر تا آخر استقامت رکھے گا میں اس پر رحمت

Marfat.com

کروں گا اور اس کو بخشوں گا اور کوشش کرو کہ اس طریقے سے علیحدہ نہ ہو جاؤ اسی پر قائم رہو۔ تھوڑی دیر کے بعد ایک آواز آئی یٰاَیَّتُھَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّۃُ ارْجِعِیْ اِلٰی رَبِّکِ رَاضِیَۃً مَّرْضِیَّۃً ۔ ہمنشینوں نے دیکھا تو حضرت کا انتقال ہو گیا تھا۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ۔

حضرت کا مقامِ ولادت غجدوان ہے بخارا میں وفات ۱۲ ربیع الاوّل کو ہوئی ۔ مزار شریف غجدوان میں ہے۔ بعد وفات کسی نے خواب میں دیکھا کہ عرشِ عظیم کے نیچے ایک نورانی تخت پر بیٹھے ہیں اور ملائکہ آپ کے گرد جمع ہیں اور اللہ تعالےٰ کا سلام پہنچاتے ہیں ۔ رضی اللہ عنہ

حضرت خواجہ عارف ریوگریؒ

حضرت خواجہ عارف ریوگری رحمۃ اللہ علیہ حضرت خواجہ عبدالخالق غجدوانی رحمۃ اللہ علیہ کے مرید تھے اور ان کے عظام خلفاء میں سے تھے۔ تاحیات حضرت خواجہ کی خدمت میں رہ کر باطنی فوائد حاصل کرتے رہے تھے۔ حضرت خواجہ غجدوانیؒ کی وفات کے بعد مسندِ ارشاد پر بیٹھ کر ہدایت خلق میں مصروف رہے تھے۔ علم و حلم زہد تقویٰ ریاضت و متابعت میں شان عالی رکھتے تھے۔ آپ کی ولادت ۲۷ رجب ۵۵۱ھ کو مقام ریوگر دیہات بخارا میں ہوئی اور وفات یکم شوال ۶۱۶ھ میں ہوئی۔ آپ کا مزار شریف ریوگر میں ہے جو شہر بخارا سے اٹھارہ میل کے فاصلے پر ہے۔

حضرت خواجہ محمود الخیر فغنویؒ

خواجہ محمود الخیر فغنویؒ حضرت خواجہ عارف ریوگریؒ کے مرید تھے اور

marfat.com

Marfat.com

افضل و اکمل خلفاء میں سے تھے۔ خواجہ عارفؒ کا آخری وقت آیا تو آپ نے ان کو خلیفہ بنایا اور دعوت خلق کی اجازت دی۔ حضرت دہقان قلبیؒ خواجہ اولیاء کبارؒ کے خلیفۂ اوّل تھے۔ انہوں نے اپنے آخری وقت میں دُعاء کی کہ یا اللہ میری مدد کے واسطے کوئی اپنا دوست بھیج کہ ایمان سلامت لے جاؤں۔ چنانچہ بحکم ربانی حضرت خواجہ محمود الخیرؒ کی روح مبارک اس وقت نکل کر خواجہ دہقانؒ ان کے پاس پہنچ گئے تھے۔ اس وقت ان کا خاتمہ بخیر ہوگیا۔

حضرت خواجہ محمود الخیرؒ کی ولادت ۱۸ شوال ۶۲۷ھ میں ہوئی اور وفات ۱۷ ربیع الاوّل ۷۱۵ھ میں ہوئی۔ مزار شریف الخیر فغنوی میں ہے۔

حضرت خواجہ علی رامتینیؒ

خواجہ علی رامتینیؒ حضرت خواجہ محمود الخیر فغنویؒ کے مرید تھے اور اکابر خلفاء میں سے تھے۔ جس وقت خواجہ محمودؒ کا وقت آخر ہوا تو آپ نے حضرت خواجہ علیؒ کو خلافت سپرد کر دی۔ آپ بھی حضرت خضر علیہ السلام کے صحبت دار تھے اور خضر علیہ السلام کے اشارے سے خواجہ محمودؒ کے مُرید ہوئے تھے۔ آپ قصبہ رامتین میں رہتے تھے۔ بسبب حوادث شہر بادرد میں چلے گئے وہاں کچھ مدت تک خدمتِ خلق کر کے پھر وہاں سے شہر خوارزم چلے گئے وہاں ریاضت اور مجاہدات میں مشغول رہے۔ اہل طریقت آپ کو عزیزان کہتے تھے اس لئے کہ آپ بھی اپنے کو عزیزان کہتے۔ آپ خود کہتے تھے کہ عزیزان اس طرح کہتے ہیں۔

ایک دفعہ خواجہ علیؒ اپنے پیر بھائیوں کے ساتھ فکر ذکر میں مشغول تھے کہ

marfat.com

Marfat.com

اچانک ایک سفید رنگ مرغ ہوا میں اُڑتا ہوا اوپر سے گذرا اور بزبان فصیح کہا کہ اے علی مردانہ ہو اور اپنے کام میں مشغول رہ۔ اس مرغ کے دیکھنے سے اور اس کی آواز سُننے سے تمام بے ہوش ہوگئے جب ہوش میں آئے تو ساتھیوں نے حضرت علیؒ سے دریافت کیا کہ یہ کیا وجہ تھی۔ حضرت علیؒ نے فرمایا یہ مرغ روحِ پُرفتوح حضرت خواجہ محمود فغنویؒ کی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو یہ قوت دی ہے کہ جس مخلوق کے قالب میں چاہیں متشکل ہو جائیں۔

کسی بزرگ نے خواجہ عزیزانؒ سے دریافت کیا کہ شریعت کے بالغ کس کو کہتے ہیں اور طریقت کے بالغ کس کو کہتے ہیں۔ فرمایا شریعت کا بالغ وہ ہے جس سے منی نکلے اور طریقت کا بالغ وہ ہوتا ہے کہ جو منی سے باہر آجائے یعنی منی اس میں نہ رہے۔ انانیت اور خودی جاتی رہے۔

آپ کے فرزند حضرت خواجہ ابراہیم قدس سرہٗ نے اپنے والد خواجہ علیؒ سے دریافت کیا کہ اَنْفَقِیْرُ لَا یَحْتَاجُ اِلَی اللّٰہِ کے کیا معنے ہیں۔ فرمایا اس کے معنی یہ ہیں کہ اَنْفَقِیْرُ لَا یَحْتَاجُ بِالسُّوَالِ اِلَی اللّٰہِ یعنی فقیر کو سوال کرنے کی حاجت نہیں اللہ سے اس لیے کہ اللہ علّام الغیوب ہے وہ سب کی حاجتیں پوری کرتا ہے اور فرمایا اس شخص کے ساتھ صحبت رکھو جو اللہ تعالےٰ کو بہتر یاد کرتا ہو۔

حضرت عزیزانؒ کے دو فرزند تھے۔ ایک حضرت خواجہ محمدؒ اور دوسرا حضرت خواجہ ابراہیمؒ۔ جب حضرت کی وفات قریب ہوئی تو چھوٹے بیٹے حضرت ابراہیم کو اپنا قائم مقام مقرر کیا۔ فرمایا بڑے کی عمر میرے بعد

marfat.com
Marfat.com

جلد ہی ختم ہو جائے گی۔ چنانچہ آپ کے انتقال کے بعد انیسویں دن فوت ہو گئے۔

حضرت عزیزانؒ کی ولادت ۱۶ شوال ۶۳۱ھ میں ہوئی تھی اور وفات ۱۰ رمضان المبارک ۷۱۸ھ یا ۷۲۱ھ ۲۸ ذیقعد میں ہوئی۔ مزار شہر خوارزم ملک فارس ایران میں ہے۔

حضرت خواجہ محمد باباسماسیؒ

حضرت باباسماسیؒ حضرت عزیزان کے مرید تھے اور افضل واکمل میں سے تھے۔ حضرت عزیزانؒ کا جب آخری وقت ہوا تو آپ نے حضرت باباسماسیؒ کو خلافت پر مقرر فرمایا اور سب مریدوں کو ہدایت کی کہ ان کی متابعت کریں۔ استغراق و بیخودی آپ کو غایت درجہ کی تھی۔ سماس میں آپ کا ایک باغ تھا۔ کبھی کبھی آپ جاتے اور باغ کے درختوں کی شاخیں کاٹتے اور کبھی بیخودی میں شاخیں زیادہ کاٹی جاتیں۔

آپ جب کوشک ہندوان سے گذرتے تو فرماتے تھے کہ اس خاک سے ایک مرد کی بُو آتی ہے اور قریب ہے کہ کوشک ہندوان قصر عارفان ہو جائے۔ یہاں تک کہ ایک دفعہ وہاں سے گذرے تو فرمایا معلوم ہوتا ہے وہ مرد پیدا ہو گیا ہے۔ اس وقت حضرت بہاؤالدینؒ تولد ہو گئے تھے صرف تین دن گذرے تھے۔ چنانچہ خواجہ بہاؤالدین کے جد امجد آپ کو لے کر باباسماسیؒ کے پاس حاضر ہوئے۔ آپ نے فرمایا یہ ہمارا فرزند ہے اور اس کو میں نے اپنی فرزندی میں قبول کیا اور سب سے فرمایا یہ وہ ہی مرد ہے جس کی خوشبو مجھے آتی تھی اور اپنے خلیفہ سید امیر کلالؒ سے فرمایا کہ میرے

marfat.com

Marfat.com

اس فرزند کے حق میں تربیت کے بارے میں کچھ دریغ نہ کرو۔

حضرت خواجہ بہاؤ الدینؒ سے منقول ہے کہ ایک مرتبہ باباسماسیؒ نے کھانا کھا کر ایک قرص نان مجھ کو عطا کی کہ اس کو اپنے پاس رکھ۔ پھر آپ کے ہمراہ روانہ ہو گئے۔ راستے میں ایک نیک آدمی کے مہمان ہو گئے۔ اس کے گھر میں دودھ تھا اور روٹی نہ تھی۔ باباسماسیؒ نے فرمایا اب وہ روٹی نکال میں نے نکالی۔ باباسماسیؒ نے فرمایا دیکھو روٹی یہاں کام آئی اور گھر والے کی پریشانی دور ہو گئی۔

آپ کی وفات ۔ اجمادی الثانی ۷۵۵ھ یا ۷۷۱ھ میں ہوئی واللہ اعلم۔ مزار شریف سماس میں ہے جو بخارا سے ۹ میل کے فاصلے پر ہے

حضرت سیّد امیر کلال رحمۃ اللہ علیہ

سید امیر کلالؒ حضرت سماسی باباؒ کے مرید تھے اور اکابر خلفاء میں سے تھے۔ آپ سید ہیں پیشہ کلالی کا کرتے تھے۔ آپ کی والدہ شریفہ فرمایا کرتی تھیں کہ جس وقت سید امیر کلالؒ میرے شکم میں تھے اس وقت اگر میں شبہ کا لقمہ کھا لیتی تو میرے شکم میں درد ہو جاتا۔ جب تک قے نہ کر لیتی آرام نہ آتا تھا۔ پھر میں کھانے میں احتیاط کرنے لگی۔

حضرت امیر کلالؒ جوانی میں کشتی کرتے رہتے تھے۔ ایک دفعہ کشتی کر رہے تھے تو حضرت سماسی باباؒ کشتی کے اکھاڑے کے قریب سے گزرتے ہوئے وہاں آ کر کھڑے ہو گئے اور کشتی دیکھنے لگے بعض مریدوں کو خیال ہوا کہ حضرت یہاں کیوں کھڑے ہو گئے۔ آپ نے فراست کے

marfat.com

Marfat.com

ساتھ معلوم کرلیا تھا۔ بابا سماسی صاحبؒ نے فرمایا میں اس لئے کھڑا ہوا ہوں۔ یہاں ایک مرد ہے جو درجۂ کمال کو پہنچے گا اس کے شکار کے واسطے کھڑا ہوں۔ اسی اثنا میں حضرت امیر کلالؒ نے خواجہؒ کو دیکھ لیا دیکھتے ہی متاثر ہوگیا۔ اکھاڑے سے نکل کر خواجہؒ کے ہمراہ ہوگیا حضرت کے مکان پر پہنچ کر اسے خلوت میں لے جاکر طریقہ کی تلقین فرمائی۔ اس کے بعد سید امیر کلالؒ نے کبھی کشتی نہیں کی۔ تیس سال حضرت بابا سماسیؒ کی خدمت میں رہے۔ ہفتہ میں دو دفعہ دوشنبہ اور پنجشنبہ اپنے مسکن سوخمار سے سماس کو جاتے تھے۔ زہد و تقویٰ کرتے کرتے کامل ہوگئے۔ آپ کی اولاد قریہ سوخمار میں رہتی تھی جو سماس سے ۵ فرسنگ کے فاصلے پر ہے۔ آپ کی وفات بروز پنجشنبہ ۸ جمادی الاوّل یا جمادی الآخر ۷۷۲ھ کو ہوئی واللہ اعلم بالصواب۔ مزار مبارک سوخمار میں ہے

marfat.com

Marfat.com

انیسواں باب

حضرت خواجہ بہاؤالدین نقشبندؒ

خواجہ بہاؤالدینؒ بظاہر امیر کلالؒ سے مرید تھے اور حقیقت میں حضرت عبدالخالق غجدوانیؒ کی روحِ مبارک سے تربیت پائی۔ زمانہ طفل سنی ہی سے آثارِ ولایت اور انوارِ کرامت پیشانی مبارک سے ظاہر تھے۔ حضرت بابا سماسیؒ نے آپ کی ولادت سے پہلے ہی آپ کی علوِشان کی بشارت دی تھی۔

ایک دن آپ خلوت میں بیٹھے تھے کہ اچانک ان کے کان مبارک میں آواز آئی کہ اے بہاؤالدین کیا ابھی وہ وقت نہیں آیا کہ تو سب سے منہ پھیر کر ہماری درگاہ کی طرف متوجہ ہو جائے۔ یہ سن کر خواجہ متغیر و بیقرار ہو گئے اور اسی وقت اندھیری رات میں نکل کر ایک نہر کے کنارے چلے گئے کپڑے دھوئے، غسلِ انابت کیا اور عاجزی کے ساتھ دو نفل پڑھے۔ فرمایا کرتے تھے کہ بڑی مدت گزر گئی اس آرزو میں کہ پھر ویسی نماز پڑھوں مگر میسر نہیں ہوتی۔

بیت

اے دوست بیا کہ ماترائم
بیگانہ مشو کہ آشنائم

marfat.com

Marfat.com

خواجہ بہاؤالدینؒ فرماتے ہیں کہ جن دنوں مجھ پر جذبات کا غلبہ تھا راتوں کو میں سیر کیا کرتا تھا ایک مقام پر میں نے قبلہ رخ ہو کر دیکھا ایک دیوار شق ہوئی اور ایک تخت پر ایک بزرگ بیٹھے ہیں۔ اس کے آگے سبز پردہ ہے۔ اس تخت کے گرد ایک جماعت ہے جس میں خواجہ محمد سماسیؒ ہیں۔ میں ان کو پہچانتا تھا۔ مجھے معلوم ہوا یہ گذرے ہوئے لوگ ہیں۔ یہ خیال تھا کہ یہ بزرگ کون ہے جس کے آگے پردہ ہے۔ کہا گیا پردہ والے حضرت خواجہ عبدالخالق غجدوانیؒ ہیں اور یہ جماعت ان کے خلفاء ہیں سب کے نام بتائے اشارے سے کہ یہ احمد صدیق ہیں یہ خواجہ اولیاء کبیر ہیں اور یہ خواجہ عارف ریوگریؒ ہیں اور یہ خواجہ محمود انجیر فغنویؒ ہیں اور یہ خواجہ عزیزان علی رامتینیؒ ہیں اور یہ خواجہ باباسماسیؒ ہیں اور ان کو تم نے زندگی میں دیکھا بھی تھا یہ تمہارے پیر ہیں اور تم کو کلاہ عطا کیا تھا یہ بڑا واقعہ ہے لیکن طوالت کے ذریعے سے مختصر بیان کیا گیا ہے۔ پھر اس جماعت نے کہا کہ حضرت خواجہ عبدالخالق غجدوانیؒ تم سے کچھ فرمائیں گے۔ طریقہ حق کے واسطے وہ باتیں ضروری ہیں، دھیان کر کے سننا۔ میں نے کہا کہ میں چاہتا ہوں کہ خواجہ کو سلام کروں۔ پھر وہ سبز پردہ اٹھا دیا۔ میں نے حضرت خواجہ کو سلام کیا۔ پھر آپ نے چند کلمات ارشاد فرمائے کہ سلوک کی ابتداء، وسط اور انتہا میں بہت کارآمد ہیں۔ منجملہ ان کے یہ بھی فرمایا کہ تو نے چراغ تیل سے بھرے ہوئے دیکھے تھے عرض کی دیکھے تھے۔ پھر حضرت عبدالخالقؒ نے فرمایا وہ بشارت تمہاری استعداد اور قابلیت کی تھی لیکن فتیلہ کو حرکت دینی چاہیئے جب اسرار پوشیدہ ظاہر ہوں اور باندازۂ قابلیت عمل کرنا چاہیئے کہ مقصود حاصل

marfat.com

Marfat.com

ہو۔ پھر اس امر کی نہایت تاکید اور مبالغہ فرمایا کہ قرآن و سُنت پر عمل کرنا چاہیئے بدعت سے پرہیز کرنا اور رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اخبار اور صحابہ کرام رضؓ کے آثار کی تفتیش میں مصروف رہنا چاہیئے۔

آپ کی ولادت ۴ محرم ۷۱۸ھ کو قصر عارفان میں ہوئی۔ وفات کا واقعہ بڑا عبرت آموز ہے۔ فرمایا کرتے تھے کہ جب میرا وقت آخر آئے گا تو سب کو مرنا سکھا دوں گا چنانچہ جب آپ کا وقت آخر آیا آخری سانس میں دونوں ہاتھ دُعا کے لئے اُٹھائے اور کافی دیر تک دُعا مانگتے رہے۔ جب دُعا کے بعد دونوں ہاتھ روئے مُبارک پر پھیرے۔ جان بجاناں تسلیم کی۔ آپ کا سن شریف تہتر برس کا تھا۔ بتاریخ ۳ ربیع الاول ۷۹۱ھ کو انتقال فرمایا۔ مزار شریف قصر عارفان میں ہے جو شہر بخارا سے ایک فرسنگ پر ہے۔

آپ نے وصیت فرمائی تھی کہ میرے جنازے کے آگے کلمہ شہادت اور قرآن شریف نہ پڑھیں کہ بے ادبی ہے بلکہ یہ شعر پڑھیں۔

رباعیات

مُفلسانم آمدہ در کوئے تو ۔ شَیئاً لِلّٰہِ از جمال روئے تو
دست بکشا جانبِ زنبیلِ ما ۔ آفرین بر دست بر بازوئے تو

حضرت خواجہ علاؤالدین عطارؒ

خواجہ علاؤالدینؒ حضرت خواجہ نقشبندؒ کے خلیفہ اوّل و نائب و داماد بھی تھے۔ ایامِ طفلی ہی میں آپ کی طبع فقر کی طرف مائل تھی

marfat.com
Marfat.com

اپنے والد کی وفات کے بعد مالِ پدری کے طالب نہ ہوئے بلکہ علم ظاہری کے حصول میں مشغول ہو گئے۔ بچپن ہی میں ایک دفعہ خواجہ نقشبندؒ نے ان کی والدہ سے فرمادیا کہ جب علاؤالدین بالغ ہو جائے تو خبر کرنا۔ جب آپ بالغ ہو گئے تو حضرت خواجہ نقشبندؒ خود قصرِ عارفان سے تشریف لائے اور جہاں خواجہ علاؤالدین تعلیم پاتے تھے وہاں گئے دیکھا کہ ایک حجرے میں ٹوٹے ہوئے بوریہ پر اینٹ سرہانے کے نیچے رکھی ہے اور مطالعہ کر رہے ہیں۔

حضرت خواجہ کو دیکھتے ہی تعظیم کے واسطے کھڑے ہو گئے اور اپنی جگہ پر بٹھایا۔ خواجہ صاحبؒ نے فرمایا کہ میری لڑکی آج بالغ ہوئی ہے اگر تم قبول کرو تو تم سے نکاح کر دوں۔ عرض کیا کہ یہ میری عین سعادت ہے مگر میرے پاس کچھ سامان نہیں۔ حضرت نقشبندؒ نے فرمایا کہ میری لڑکی کی قسمت میں رزق مقرر ہے وہ خزانۂ غیب سے پہنچا رہے گا۔ چنانچہ نکاح ہو گیا پھر جناب علاؤالدین صاحب نے حضرت خواجہ نقشبندؒ کی صحبت اختیار کی۔ خواجہ کی بھی ان پر نظرِ خاص تھی اپنے پاس ہی بٹھایا کرتے تھے۔ چنانچہ تھوڑے عرصے میں مقام کمال و تکمیل پر پہنچا دیا اور اپنی زندگی میں ہی طالبان حق ان کے حوالے کر دیئے اور فرمایا تھے علاؤالدین نے مجھے سبکسار کر دیا۔

خواجہ نقشبندؒ کی وفات کے بعد تمام اصحاب نے حضرت خواجہ علاؤالدین عطارؒ سے بیعت کر لی حتیٰ کہ محمد پارساؒ نے بھی بیعت کی تھی حالانکہ محمد پارسا کی نسبت خواجہ نقشبندؒ نے فرمایا تھا جو مجھ

marfat.com

Marfat.com

کو دیکھنا چاہیے محمد پارسا کو دیکھے ۔ فرمایا صفت جباری دیکھنے سے تفرع وزاری اور توبہ و انابت پیدا ہوتی ہے۔ جب آدمی دل میں رضائے خدا کی طرف دیکھے تو خدا کا شکر کرے اور جب عدم رضا کی جانب میں دیکھے تو تفرع وزاری کرے اور استغنائی سے ڈرے ۔

حضرت خواجہ نقشبندؒ نے فرمایا مشائخ کی زیارت اور مزارات سے اسی قدر فیض حاصل ہوتا ہے جس قدر ان کے اعتقاد ہیں۔ زیارت قبور اولیائے سے فیض حاصل کرنے میں کشف صوری کو اثرِ عظیم ملتا ہے ۔ طریقہ مراقبہ نفی و اثبات سے اعلیٰ و اولیٰ ہے کہ طریقہ مراقبہ سے تصرف ملکوت اور نورانیت کے مقام پر پہنچ سکتا ہے۔ خواطر کو اشراق حاصل ہوتا ہے اور طالبان حق کے بواطن منور ہو سکتے ہیں اور جمعیت کو دوام حاصل ہوتا ہے لیکن خاموشی تین صفتوں سے خالی نہ ہو یا خطرات کی نگہداشت یا ذکرِ قلبی یا احوال کا مطالعہ جو دل پر گذرتا ہو اہل اللہ کی صحبت دائمی عقل کو ترقی دیتی ہے اس لیے صحبت ضروری ہونی چاہیے ۔

بیت

یک زمانہ صحبتِ با اولیا ۔ بہتر از صد سال طاعت بے ریا

رسم وغیرہ کو چھوڑو رسم کے خلاف کرو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت رسموں کو اور بشریت کو توڑنے کے لئے تھی ۔ فرمایا سنت موکدہ پر عمل کرو۔ حضرت نے اسی اثنا ء میں کلمہ توحید پڑھا اور انتقال

marfat.com

Marfat.com

فرمایا۔ آپ کی وفات شب چہار شنبہ ۱۸ رجب یا ۲۰ رجب ۸۰۲ھ کو ہوئی ۔ مزار شریف قصبہ چغنیانیاں ماوراءالنہر میں ہے ۔ وفات کے بعد ایک مرید نے حضرت کو خواب میں دیکھا ۔ فرمایا پروردگار عالم نے مجھ پر متعدد مہربانیاں فرمائی ہیں۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

حضرت مولانا یعقوب چرخی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت یعقوب چرخیؒ آپکے خلفاء میں سے تھے اجازت تو جناب کی خواجہ نقشبندؒ سے تھی لیکن تکمیل خواجہ عطارؒ سے ہوئی تھی ۔ ابتداء میں آپ نے کچھ مدت جامع مسجد ہرات مصر میں تحصیل علوم کے بعد محبت الٰہی کے جذبہ میں اور خواجہ نقشبند کی ارادت کی نیت سے خواجہ کی طرف روانہ ہو گئے ۔ راستے میں ایک مجذوب ملا ۔ اس نے کہا اے یعقوب جلد جلد قدم اٹھا وہ وقت آگیا ہے کہ تو مقبولوں میں سے ہو جائے آپ بخارا میں آئے اور حضرت خواجہ نقشبندؒ کی خدمت میں حاضر ہو گئے ۔ فرمایا جس وقت میں نے حضرت خواجہؒ سے اپنا مطلب ظاہر کیا تو انہوں نے فرمایا کہ ہم مامور ہیں خود بخود کوئی کام نہیں کرتے رات کو معلوم کرلیں گے جو اشارہ ہوا ویسا ہی کرلیں گے۔

فرمایا حضرت یعقوب چرخیؒ نے کہ وہ شب مجھ پر غم کی وجہ سے بڑی سخت گذری کہ میرے ہاتھ میں کیا ہوگا جب صبح کی نماز خواجہ کے ساتھ پڑھی انہوں نے فرمایا مبارک ہو میں سمجھا کہ قبول فرمالیا مجھے بے حد خوشی ہوئی خواجہؒ نے مجھے اجازت دی کچھ مدت میں ان کی خدمت میں رہا پھر

marfat.com

Marfat.com

مجھے سفر کی اجازت فرمائی کہ جو کچھ تجھے ہم سے ملا ہے بندگانِ خدا کو پہنچا تین مرتبہ فرمایا کہ تجھے خدا کے سپرد کیا اور مجھے حضرت خواجہ علاؤالدین عطارؒ کی متابعت کا اشارہ بھی فرمایا۔ میں رخصت ہو کر کیش میں پہنچا تو وہاں خبر ملی کہ حضرت خواجہ نقشبندؒ کا انتقال ہو گیا۔ میں نہایت مغموم ہوا بڑے غم کے ساتھ میں مقام کیش سے بدخشاں پہنچا وہاں سے چرخ جانے کا ارادہ کیا کہ درس میں مشغول ہو جاؤں اسی اثنا میں حضرت خواجہ علاؤالدین عطارؒ کا خط آگیا۔ اس میں حضرت خواجہ نقشبندؒ کی اشارات اور متابعت کو یاد فرمایا تھا بس خط کے ملتے ہی میں حضرت علاؤالدینؒ کی خدمت میں حاضر ہو گیا۔ انہوں نے میرے حال پر نہایت کرم فرمایا اور مدتوں تک اُن کی صحبتوں سے فیضیاب رہا حتیٰ کہ ان کا بھی انتقال ہو گیا۔ غرض یہ ہے کہ حضرت مولانا یعقوبؒ چرخیؒ صاحب تصانیف و تفاسیر گزرے ہیں۔ اِنا لِلّٰہِ وَاِنا اِلَیہِ راجعون آپ کی ولادت ۱۴ شعبان ۶۷۱ھ میں ہوئی تھی اور وفات ۵ صفر ۸۵۱ھ میں ہوئی ہے۔ مزار شریف ہلفتو میں ہے جو ماوراء النہر کے مضافات میں سے ہے بعض روایات میں مدفن ہلفنوں یا ہلفتو بتاتے ہیں واللہ اعلم بالصواب۔

حضرت خواجہ عبید اللہ احرار رحمۃ اللہ علیہ

حضرت خواجہ عبید اللہ احرارؒ ۴ رمضان المبارک میں ۸۰۶ھ کو باغستان میں پیدا ہوئے جو تاشقند واقع توران کے مضافات میں

marfat.com

Marfat.com

ہے تولد کے بعد چالیس روز تک تمام نفاس میں اپنی والدہ کا دودھ
نہیں پیا۔ جب انہوں نے نفاس کی طہارت کا غسل کیا پھر والدہ کا دودھ
پینے لگے۔ آپ کے جدامجد خواجہ شہاب الدین رحمۃ اللہ علیہ نے جو کہ قطب
وقت تھے دم آخر میں جب اپنے پوتوں کو وداع کرنے کو بلایا۔
اور خواجہ عبیداللہ احرارؒ کہ اس وقت بہت کم سن تھے خود اُن کے
پاس گئے اور وہ ان کو دیکھ کر تعظیم کے واسطے کھڑے ہو گئے ان کو گود میں
لے لیا۔ پھر فرمایا کہ اس فرزند کے بارے میں مجھے بشارت نبویؐ ہے کہ
پیرِ عالم گیر ہوگا اور اس سے طریقت اور شریعت کو رونق ہوگی۔
حضرت عبیداللہ احرارؒ فرماتے ہیں کہ ایک سوداگر سے میں نے حضرت
مولانا یعقوب چرخیؒ کے اوصاف سُن کر مقام ہلفتو یا ہلفتور روانہ
ہوا راہ میں بیمار ہوگیا۔ بیس روز تک تپ لرزہ رہا جب بیماری سے
آرام آگیا تو میں روانہ ہوا پھر خواجہ بہاؤالدینؒ کی خدمت میں حاضر
ہوا جب بیعت کے واسطے میرا ہاتھ پکڑا تو فرمایا کہ یہ تیرا ہاتھ ہے
جس نے یہ ہاتھ پکڑا گویا اس نے خواجہ بہاؤالدین کا ہاتھ پکڑا۔ میں نے
بھی بے توقف ان کا ہاتھ پکڑ لیا اور اپنے کام میں مشغول ہو گیا اور
فرمایا کہ خواجہ نقشبندؒ سے جو کچھ مجھے پہنچا ہے وہ یہ ہی ہے

اگر تم طریق جذبہ کو ترتیب کرو تو اختیار ہے۔

حضرت مولاناؒ نے فرمایا کہ خواجہ عبیداللہ کو قوت و تصرف حاصل ہے
صرف اجازت کی دیر تھی اور فرمایا کہ طالب کو اس طرح پیر کے پاس آنا
چاہیے جیسے کہ عُبیداللہ آیا ہے کہ تیل بتی سب درست ہے صرف ایک

Marfat.com

آگ لگانے کی دیر ہے۔ پھر حضرت خواجہ معمور ہوئے کہ سلاطین سے اختلاط پیدا کریں۔ شریعت سنت کو پھیلائیں۔

پھر خواجہؒ سمرقند تشریف لے گئے۔ اس وقت مرزا عبداللہ بن مرزا ابراہیم بن مرزا شاہ رُخ والیٔ سمرقند تھا۔ مرزا عبداللہ کا ایک زبردست امیر حضرت خواجہؒ سے ملاقات کو آیا۔ خواجہ نے اس سے کہا کہ تمہارے مرزا سے میں بات کرنے آیا ہوں مگر تمہاری کوشش سے یہ بات ہو جائے تو کارِ ثواب ہے اس امیر نے گستاخی سے کہا کہ مرزا تو ایک بے پروا نوجوان ہے ملاقات ہونی مشکل ہے۔

خواجہؒ نے فرمایا مجھے تو سلاطین سے اختلاط کا حکم ہے۔ میں خود نہیں آیا۔ تمہارا مرزا اگر پروا نہ کرے گا تو کوئی اور پروا کرے گا۔ پھر تاشقند کی طرف متوجہ ہوئے ایک ہفتہ کے بعد وہ امیر مر گیا اور ایک ماہ کے بعد سلطان ابوسعید مرزا ترکستان نے مرزا عبداللہ پر چڑھائی کی اور اس کو قتل کر دیا۔

دو درویش حضرت خواجہ کو ملنے کو آئے۔ خواجہ صاحب بادشاہ کے پاس گئے ہوئے تھے۔ دونوں درویشوں نے کہا کہ بُرا فقیر وہ ہوتا ہے جو بادشاہوں کے پاس جائے۔

اسی بادشاہ سے دو چور بھاگ گئے تھے۔ سپاہی تلاش کر رہے تھے۔ آتے آتے ان ہی دونوں درویشوں کو پکڑ کر بادشاہ کے دربار میں پہنچا دیا۔ بادشاہ نے اُن کے ہاتھ کاٹنے کا حکم دیا۔ حضرت خواجہؒ بادشاہ کے پاس بیٹھے تھے۔ خواجہؒ نے کہا یہ تو چور نہیں یہ مجھے ملنے آئے تھے۔

marfat.com
Marfat.com

بادشاہ نے درویشوں کو چھوڑ دیا۔

حضرت خواجہؒ نے درویشوں کو کہا کہ تم نے کہا کہ بڑا فقیر وہ ہوتا ہے جو بادشاہوں کے پاس جاتا ہے میں تو یہاں اس لئے آیا تھا کہ تمہارے ہاتھ نہ کاٹے جائیں۔ اگر میں یہاں نہ ہوتا تو تمہارے ہاتھ کاٹے جاتے۔ یہ شان عبید اللہ احرارؒ کی ہے۔

پھر حضرت ان درویشوں کو اپنے ساتھ لے گئے اور فرمایا پیر وہ ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مرضی میں فنا ہو گیا جو وہ فرما گئے اس پر قائم ہو اور مرید وہ ہے کہ جس کی سب حرامیاتیں حل ہو جائیں۔

حضرت مولانا نظام الدین خاموش قدس سرہ شریعت اور طریقت اور حقیقت کی مثال اس طرح دیتے تھے کہ جھوٹ بولنا منع ہے پس اگر کوئی شخص اس طرح کوشش کرے کہ اس کی زبان پر جھوٹ نہ جاری ہو لیکن دل میں داعیہ ہو یہ شریعت ہے اور اگر دل سے بھی داعیہ جاتا رہے تو یہ طریقت ہے اور اگر باختیار و بے اختیار زبان و دل سے یہ بات بالکل جاتی رہے تو یہ حقیقت ہے اور فرمایا کہ کشف قبور یہ ہے کہ میت کی روح مناسب صورت میں صاحب کشف پر قبر میں ظاہر ہوتی ہے لیکن چونکہ شیطان کو شکل بننے میں بڑی قوت ہے اس واسطے خواجگانؒ نے اس کشف کا کچھ اعتبار نہیں کیا اور ان کا یہ طریقہ ہے کہ جب کسی قبر پر گئے تو اپنے آپ کو نسبت و کیفیت سے خالی کر کے انتظار کرتے ہیں کہ کیا اسرار ظاہر ہوتا ہے۔

اور فرمایا وصل یہ ہے کہ دل کو اللہ تعالیٰ کے ساتھ ہر وقت بطریق

marfat.com

Marfat.com

ذوق جمع پائے ۔ اگر ذاکر کا اس قدر ملکہ ہو جائے کہ ہمیشہ دل حاضر ہو یعنی اللہ اللہ کرتا رہے ۔ ایسی حضوری سے تعلق ہو تو وہ ابرار میں سے ہے اور حضرت خواجہ عُبید اللہ احرارؒ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالےٰ نے مجھے ایسی طاقت دی ہے کہ اگر میں کسی بادشاہ کی طرف خط لکھ کر ڈالوں تو وہ سلطنت کو ترک کر کے برہنہ سر و پا میرے آستانے پر حاضر ہو جائے گا۔ لیکن میں فرمان الٰہی کے بغیر کچھ کام نہیں کرتا اور ادب بھی یہی ہے ۔

اور فرمایا منجملہ آدابِ طریقت سے یہ بھی ہے کہ ہمیشہ باوضو رہے آپ کی ولادت ۴ رمضان المبارک ۸۰۶ھ کو باغستان میں ہوئی جو تاشقند واقع توران کے مضافات میں سے ہے اور وفات شب شنبہ ۲۹ ربیع الاول ۸۹۵ھ میں ہوئی ۔ مزار شریف سمرقند میں ہے ۔

حضرت خواجہ محمد زاہد رحمۃ اللہ علیہ

مولانا محمد زاہدؒ حضرت خواجہ عُبید اللہ احرارؒ کے مرید تھے اور حضرت مولانا یعقوب چرخیؒ کے نواسے تھے ۔ آپ نے جب حضرت عُبید اللہ کی شہرت سُنی تو اپنے مکان سے نکل کر سمرقند روانہ ہو گئے ۔ جب یہ وہاں محلہ وانسر میں پہنچے اور حضرت عبید اللہؒ محلہ کنسر میں رہتے تھے ان کو کشف کے ذریعے سے معلوم ہوا ۔ اونٹ پر سوار ہو کر باگ ہاتھ سے چھوڑ دی ۔ اونٹ خود بخود سیدھا محلہ وانسر میں پہنچا اور دریافت کیا کہ یہاں کون ٹھہرا ہے ۔ کسی نے کہا کہ خواجہ محمد زاہد صاحب ٹھہرے ہیں جب خواجہ محمد زاہد صاحبؒ کو خبر ہوئی تو وہ بے اختیار ہو کر استقبال کے واسطے

marfat.com

Marfat.com

دوڑے۔ ملاقات ہوئی وہاں ہی بیعت کی گئی اور اپنی توجہ و تصرف سے اسی مجلس میں کمال تکمیل کو پہنچایا اور خلافت عطا فرمائی اور رخصت کر دیا۔ حضرت خواجہ عبیداللہ احرارؒ نے فرمایا کہ محمد زاہدؒ کے چراغ میں تیل بتی موجود تھی۔ صرف چراغ روشن کرنا تھا۔

ایسا واقعہ حضرت خواجہ عبیداللہؒ کے تصرف عظیم اور محمد زاہدؒ کی کمال استعداد اور قابلیت پر دال ہے۔ آپ کی تاریخ وفات غرہ ربیع الاول ۹۳۶ھ میں ہوئی۔ مزار شریف مقام دخش میں ہے جو حصار کے مضافات میں سے ہے۔

حضرت مولانا محمد درویشؒ

حضرت محمد درویشؒ بیعت ہونے سے پہلے پندرہ سال زہد و ریاضت میں مشغول تجرد کی حالت میں بے خواب و خور ویرانوں میں رہا کرتے تھے ایک دن بھوک سے لاچار ہو گئے۔ آسمان کی طرف منہ اٹھایا۔ اسی وقت خضر علیہ السلام تشریف لائے اور فرمایا کہ خواجہ محمد زاہدؒ کی خدمت میں حاضر ہو جاؤ تاکہ تم کو صبر و توکل سکھائیں۔ پھر حضرت محمد درویشؒ ان کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ اور مرتبۂ کمال تکمیل کو پہنچے۔ ان کے انتقال کے بعد انہی کے نائب ہو گئے۔ تعقیبی دورع عزیمت پر عمل اور حفظ نسبت میں شان عظیم رکھتے تھے۔ احوال پوشیدہ رکھنا اور گمنامی کو پسند کرتے تھے۔ قرآن پاک کا درس دیتے اور اپنا حال پوشیدہ رکھتے تھے۔

آپ کی وفات ۱۹ محرم الحرام ۱۰۷۰ھ کو ہوئی۔ مزار شریف موضع

marfat.com

Marfat.com

استقرار شہر سبز ماوراالنہر کے مضافات میں ہے۔

حضرت مولانا خواجہ محمد امکنگی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت خواجہ امکنگیؒ اپنے والد خواجہ محمد درویش قدس سرہ کے مرید تھے اور انہی کی تربیت سے تکمیل کو پہنچے تھے۔ تیس سال تک اپنے والد کی مسند پر متمکن رہے۔ آنے جانے والوں کی خدمت کیا کرتے تھے مہمانوں کی خدمت کرتے رہتے۔

ان کی خوارق عادات کرامات اور کشفِ قلوب عوام وخواص میں مشہور تھی۔ علماء فضلاء، امراء وفقراء ان کی خدمت کرتے تھے بلکہ ملوک وسلاطین بھی آستانۂ عالیہ کی خاک کو سُرمہ بناتے رہے تھے۔

عبداللہ خان والیٔ توران نے خواب میں دیکھا کہ ایک

حکایت : عظیم الشان بارگاہ ہے اور سلطان الانبیاء حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم وہاں رونق افروز ہیں اور ایک بزرگ دروازے پر ہاتھ میں عصا لئے کھڑا ہے۔ لوگوں کی عرض مہمات حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچاتے ہیں اور ان کا جواب لاکر دیتے ہیں پھر جناب سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شمشیر اس بزرگ کے ہاتھ عبداللہ خان مذکور کو بھیجی۔ پھر اس بزرگ نے وہ تلوار عبداللہ خان کی کمر میں باندھ دی۔ عبداللہ خان جب خواب سے بیدار ہوا تو اس بزرگ کا حلیہ لوگوں سے بیان کرکے تلاش کرنے لگا۔ حاضرین میں سے کسی نے بتایا کہ اس حلیے والے بزرگ خواجہ محمد امکنگیؒ ہیں چنانچہ عبداللہ خان بڑے تحفے تحائف لے کر آیا۔ ملاقات ہوئی ہو بہو جو رات

marfat.com

Marfat.com

کو دیکھے وہی تھے۔ آپ نے ہدیے نہ قبول کیے۔ جب سلطان نامراد ہوا تو اس نے نہایت عاجزی و انکساری سے خدا کا یہ حکم یہ سُنایا کہ اَطِیْعُوا اللّٰہَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِی الْاَمْرِ مِنْکُمْ کی طرف اشارہ کیا۔ تب حضرت نے وہ ہدیے قبول فرمائے۔ اس کے بعد سُلطان روزانہ ہر صبح و شام جناب کی خدمت میں حاضر رہتا رہا۔

حضرت خواجہ کے انتقال سے تھوڑے دن پہلے حضرت باقی باللہؒ کو جو آپ کے خلیفہ تھے ایک خط لکھا اور اس کے آخر میں یہ دو شعر درج ہیں۔

زماں تا زماں مرگ یاد آیدم — ندانم کنوں تا چہ پیش آیدم
جدائی مبادا مرا از خدا — دیگر ہر چہ پیش آیدم شایدم

اس خط کے تھوڑے ہی دن گذرنے کے بعد آپ کا انتقال ہو گیا۔ آپ ۱۲ رمضان المبارک ۹۱۸ھ یا ۹۰۷ھ میں پیدا ہوئے اور ۱۰۰ھ میں رحلت فرمائی۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

حضرت خواجہ باقی باللہؒ

حضرت باقی باللہؒ حضرت خواجہ امکنگیؒ کے مرید تھے۔ لڑکپن ہی میں تجرد پسندی کے آثار پیشانی مبارک سے ہویدا تھے۔ اکثر گوشۂ تنہائی میں بیٹھے رہتے۔ مولانا محمد صادق حلوائی اس زمانے کے عالم تھے ان سے علم دین حاصل کیا۔ چند دنوں میں اپنے ساتھیوں سے اپنی بلند فطرت کی وجہ سے بڑھ گئے۔ پھر ساوخلا میں قدم مبارک رکھا اور ماوراءالنہر کے بہت سے مشائخ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔

marfat.com

Marfat.com

ایک دفعہ کسی تصوف کی کتاب کا مطالعہ کر رہے تھے کہ تجلّیٔ الٰہی ظہور ہوئی جس سے آپ بے اختیار رہ گئے ۔ اس وقت روحانی ظہور سے حضرت خواجہ بہاؤالدین نقشبندیؒ نے تلقین ذکر والقار خذ یہ فرمایا۔ اس کے بعد ہمہ تن ارباب باطن کی تلاش میں سرگردان و پریشان پھرتے تھے ایسی حالت میں جو طاقت بشری سے باہر ہے ۔ ان کی حالت دیکھ کر والدہ صاحبہ کو ان کے حال پر بڑی شفقت آئی اور خدا تعالیٰ سے دُعا کی کہ یا اللہ میرے اس بچے کا مقصد پورا کر۔ یا اللہ مجھ سے اس کی بے قراری دیکھنے کی طاقت نہیں۔

حضرت خواجہ فرمایا کرتے تھے کہ میرے کام کی کشائش میری والدہ کی دُعا ہے ۔ تھوڑے عرصہ میں حضرت خواجہ نے تمام ماوراءالنہر و بلخ و بخارا و بدخشاں و کشمیر اور لاہور وغیرہ سب علاقوں کو اللہ والوں کی تلاش میں چھان لیا اور بڑے بڑے مشائخ سے فیض یاب ہوئے ۔ جن زمانہ میں آپ لاہور میں تھے تو وہاں ایک مجذوب رہتا تھا آپ اس کے پاس جایا کرتے تھے ۔ کبھی آپ کو گالیاں دیتا اور کبھی پتھر مارتا اور کبھی آپ سے بھاگتا تھا مگر آپ نے نے اس کا پیچھا نہ چھوڑا ۔ آخر اس مجذوب کو آپ کی حالت پر رحم آیا اور آپ کو بلایا اور آپ کے واسطے دُعا کی ۔ پھر آپ حضرت مولانا شیر خانیؒ کے پاس پہنچے ۔ وہاں سے سمرقند کی طرف روانہ ہوئے ۔ راستے میں ہندوستان کے بعض دوستوں کی طرف خط روانہ کئے ۔ جن کے اوّل میں یہ شعر درج تھا۔

بیت

من از محیط محبت نشاں ہمیدیدم

کہ استخوانِ عزیزاں بساحل افتاد است

marfat.com

Marfat.com

اس سفر میں یہ معلوم ہوا کہ خواجہ احرارؒ فرماتے ہیں کہ مولانا خواجہ امکنگیؒ کے پاس جاؤ۔ پھر حضرت خواجہ امکنگیؒ کو خواب میں دیکھا کہ فرماتے ہیں کہ اے فرزند میری آنکھیں تمہاری طرف لگی ہوئی ہیں یہ دیکھ کر حضرت بہت خوش ہوئے اور زبان پر یہ شعر آگیا۔

شعر

میگذشتم ز غم آسودہ کناگہ زمیں
عالم ۴ شوب نگذاشت سر با ہم گرفت

غرض یہ ہے کہ حضرت خواجہ باقی باللہ حضرت خواجہ امکنگیؒ کی خدمت میں پہنچے۔ پھر تین رات خلوت میں مولانا سے صحبت کی اور اپنے سب حالات باطنی حضرت خواجہ امکنگیؒ کے گوش گذار کئے۔ حضرت خواجہ امکنگیؒ نے فرمایا کہ عنایت الٰہی اور اکابر طریقت کی روحانی تربیت سے تمہارا کام انجام کو پہنچ گیا ہے۔ اب تم ہندوستان جاؤ۔ آپ پھر ہندوستان روانہ ہوگئے لاہور پہنچے تو وہاں ایک سال تک قیام کیا۔ تمام علماء اور فضلاء آپ کے شیفتہ ہوگئے۔ پھر دہلی روانہ ہوگئے۔ وہاں قلعہ فیروزی میں سکونت اختیار کی۔ آپ کا شیوہ اخفا تھا۔ اپنا حال پوشیدہ رکھتے تھے۔ اگر کوئی شخص طریقہ اختیار کرنے کو آتا ٹالتے تھے جب کمال طلب سے گرم ہوتا تب قبول فرماتے تھے اور کامیابی بھی تب ہوتی تھی۔

حکایت

ایک شخص خراسان میں حضرت بختیار کاکی رحمۃ اللہ علیہ کی زیارت پر انوار کرتا رہتا تھا اور روحانی پیر کی تلاش میں تھا حضرت خواجہ باقی باللہ

marfat.com

Marfat.com

جب وہاں پہنچے تو حضرت بختیار کاکیؒ نے اس کو بشارت دی کہ ایک بزرگ نقشبندیہ طریقہ والا یہاں آیا ہے اس کی ملازمت اختیار کر۔

وہ آدمی پھر جناب باقی باللہؒ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اپنا مطلب ظاہر کیا لیکن حضرت باقی باللہ نے عذر معذرت سے ٹال دیا وہ پھر جناب بختیار کاکیؒ کی مزار شریف پر گیا۔ پھر بشارت ہوئی کہ وہ یہی بزرگ ہے جس کی بشارت میں نے دی ہے۔ وہ شخص دوسرے دن پھر خدمت میں پیش ہوا اور رات کا واقعہ بھی سنایا لیکن حضرت باقی باللہ نے کہا وہ کوئی اور ہے اگر ملے تو مجھے بھی خبر دے دینا میں بھی اسی تلاش میں ہوں۔

خواجہ حسام الدینؒ آپ کے خلیفہ کے ساتھ بھی ایسا ہی ہوا تھا اس کو بھی یہ ہی فرمایا تھا کہ جاؤ کسی جگہ سراغ لگاؤ۔ پتہ لگے تو مجھے خبر دینا میں بھی ان کی تلاش میں ہوں چنانچہ وہ چلے گئے آگے گلی میں گانے کی آواز آئی کوئی شیخ سعدیؒ کا یہ شعر پڑھ رہا ہے۔

شعر

تو خواہی آستیں افشاں و خواہی دامن اندر کش
مگس ہرگز نخواہد رفت از دکان حلوائی

یہ سن کر وہ فی الفور واپس ہو گیا اور حضرت خواجہ کی خدمت میں حاضر ہو گیا اور سب ماجرا سنایا تب آپ نے قبول فرمایا۔ آپ کسی میں عشق و محبت کا مادہ زیادہ دیکھتے تب اس کو رابطہ تعلیم فرماتے۔ کسی کو ذکر قلبی اور کسی کو لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ تعلیم دیتے تھے۔

حکایت ہے کہ ایک فوجی حضرت خواجہ کو ملنے آیا اور اپنا

marfat.com
Marfat.com

گھوڑا نوکر کے حوالے کر دیا۔ حضرت خواجہ طہارت کی ضرورت سے مسجد سے باہر تشریف لے گئے۔ اتفاقاً اس خادم پر آپ کی نظر پڑ گئی حضرت خواجہ تو مسجد میں تشریف لے گئے اور خادم پر ایسا جذبہ پڑ گیا اور بے خودی غالب ہو گئی کہ کمالِ شورش کے عالم میں بازار میں چلا گیا۔ وہاں سے صحرا کو نکل گیا اور پھر معلوم ہی نہ ہوا۔ ایسی تاثیر جناب کی اس پر پڑی کہ جنگل کا راستہ پکڑ کر گم ہو گیا۔

علیٰ ہذا القیاس ایسے اور کئی واقعات گذرے ہیں جو دیکھتا یا ہیں کو ذکر تعلیم دیتے دل منور ہو جاتا کسی کو عالم مثال اور کسی کو عالم ارواح منکشف ہو جاتا تھا اور بعض صرف صورت مبارک کو دیکھ کر مجذوب اور مغلوب ہو جاتے تھے جیسا یہ واقعہ گذرا ہے۔ اسی طرح ایک خطیب منبر پر تھا جب اس خطیب کی نظر خواجہؒ پر پڑی تڑپ کر منبر سے گر پڑا۔

حکایت

ایک دفعہ آپ کے خلیفہ حضرت امام ربانیؒ کے ایام رمضان میں رات کے وقت ایک خادم کے ہاتھ حضرت خواجہؒ کے پاس فالودہ بھیجا۔ وہ خادم دروازے تک چلا گیا۔ اس وقت حضرت خواجہؒ خود دروازہ پر تشریف لے گئے۔ حضرت خواجہؒ نے اس خادم سے فرمایا کہ ہمارے میاں شیخ احمد کا خادم ہے تو پھر ہمالا ہی ہے وہ خادم واپس ہوا۔ اس پر ایسا جذبہ و سکر غالب ہونا شروع ہو گیا۔ وہ چلاتا اٹھتا گرتا حضرت مجدد الف ثانیؒ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اپنا سب ماجرا بیان کیا کہ زمین و آسمان شجر حجر سب کچھ مجھے ایسا نور نظر آتا ہے کہ میں بیان نہیں کر سکتا۔

marfat.com

Marfat.com

حضرت مجددؒ نے فرمایا کہ حضرت خواجہ اس بیچارے کے مقابل ہو گئے جیسا کہ آفتاب کا پرتو ایک ذرہ پر پڑ گیا۔

عام لوگوں پر جناب کا ایسا رحم و شفقت و مہربانی ہوتی تھی کہ ایک بار آپ کی موجودگی میں لاہور میں زبردست قحط پڑ گیا۔ جب آپ کے پاس کھانا آتا تو فرماتے یہ کیا انصاف ہوگا کہ لوگ بھوکے مریں اور میں کھانا کھاؤں پھر آپ کھانے کو بھوکوں پر تقسیم کر دیتے تھے۔ سفر میں اگر کسی کو ماندہ یا ضعیف دیکھتے اپنی سواری پر سوار کر لیتے اور خود پیدل ہو جاتے۔ شہر کے قریب خود سوار ہو جاتے تاکہ یہ کارِ خیر پوشیدہ رہے ایک دفعہ آپ تہجد کی نماز پڑھ رہے تھے آپ کے بستر میں بلی بیٹھ گئی آپ فجر کی نماز تک سردی برداشت کرتے رہے لیکن بلی کو نہ اٹھایا آپ ضعف کی حالت میں بھی رات کو مراقب ہوتے۔ جب تکلیف ہوتی اٹھ کر وضو کر کے دوگانہ گذارتے پھر مراقب ہوتے۔ اسی طرح ساری رات گذارتے رہے۔

کھانے میں بڑی احتیاط ہوتی۔ کسی قسم کا شبہ والا کھانا نہ کھاتے طعام پکانے میں باوضو آدمی ہوتے۔ جو کھانا بلا احتیاط پکتا اس کے کھانے سے لک دھوواں اٹھتا کہ فرمایا یہ فیض کے راستے بند کر دیتا ہے۔ خدا کے بندے ایسے ہوتے ہیں۔

آپ کی والدہ ماجدہ بھی قانتات اور عارفات سے تھی۔ احتیاط کی وجہ سے باوجود لونڈیوں باندیوں کے بذات خود تنور میں روٹیاں لگایا کرتی اور مریدوں کو بھی اسی قسم کی احتیاط کی تاکید ہوا کرتی تھی۔

marfat.com

Marfat.com

ایک دفعہ یہ حدیث' دیکھی ـــــ

لَا صَلٰوۃَ اِلَّا بِفَاتِحَۃِ الْکِتَابِ

پھر امام کے پیچھے شافعیوں کی طرح فاتحہ پڑھنی شروع کر دی حضرت امام اعظم' کو خواب میں دیکھا کہ اپنی تعریف میں قصیدے پڑھتے ہیں اور یہ بھی سمجھ میں آیا کہ میرے مذہب میں ہزاروں اولیاء گزرے ہیں۔ اس کے بعد امام کے پیچھے فاتحہ پڑھنی چھوڑ دی۔

اور فرمایا کمال یہ ہے کہ صرف محبت الٰہی اور اس کے عشق پر آرام پکڑے۔ فرمایا توجہ تمام چیزوں سے باہر آ کر بتمام اللہ تعالےٰ کی طرف متوجہ کو کہتے ہیں اور فرمایا صبر تمام محبوبات سے نکلے کا نام ہے اور مراقبہ اپنے افعال اور توانائی سے باہر آنے اور مواہب الٰہی کے منتظر رہنے کو کہتے ہیں اور رضا' رضائے نفس سے باہر آنا

اور رضائے الٰہی میں داخل ہونا اور تسلیم احکام الٰہیہ وتفویض اِلَی اللہ کہتے ہیں اور فرمایا جو کوئی مقام معصیت میں ہے یا اس دل میں دنیا کی رغبت ہے یا معاش ضروری پر اکتفا نہیں کرتا یا خلق سے مخالفت رکھتا ہے یا مجاہدۂ نفس نہیں کرتا یا اپنے اوپر

اپنے افعال پر یا حول و قوت پر نظر رکھتا ہے یا تسلیم احکام الٰہیہ نہیں کرتا۔ وہ یقیناً سلوک میں ناقص ہے۔ فرمایا جو کوئی اس راہ کا دامن پکڑے ہے اس کو چاہیے کہ توبہ نصوح کے بعد بقدر اپنی طاقت کے زہد و توکل قناعت و عزلت و صبر و توبہ وغیرہ تمام مقامات کی رعایت کر کے سب اوقات ذکر الٰہی میں مصروف ہو جائے۔

marfat.com

Marfat.com

اور فرمایا ہمارے طریقِ ذکر سے جذبہ پیدا ہوتا ہے اور جذبہ کی مدد سے تمام مقام سہولت و استقامت کے ساتھ ہوتے ہیں اور فرمایا طریقہ حضرت خواجگانِ قدس اللہ تعالےٰ اسرارہم کا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے منسوب ہے بوجہ اس نسبتِ جبّی کے ہے جو ان کو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بدرجہ کمال حاصل تھی۔

اور فرمایا مراقبہ بڑی دولت ہے کہ اس سے دلوں میں قبولیت پیدا ہوتی ہے اور دلوں میں قبولیت پیدا ہونی اللہ تعالیٰ کی قبولیت کی نشانی ہے اور فرمایا کشف قبور کا کچھ اعتبار نہیں۔ کشوف صوریہ میں محل خطا و لغزش بہت ہے۔ کوشش ہو کہ ظہور مع اللہ ہو اور فرمایا سبب پر نظر نہ رکھنا چاہیئے سبب کو مثل دروازے کے خیال کرے۔ اللہ تعالےٰ نے مقصد کے حصول کے واسطے مقرر کیا ہے۔

حکایت

حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلویؒ نے اپنی تفسیر فتح العزیز میں سورۂ اقرار کی تفسیر میں یہ واقعہ لکھا ہے کہ حضرت باقی باللہؒ سے خود منقول ہے کہ ایک دن آپ کے گھر کوئی مہمان آگئے اور اس دن قدرتی آپ کے گھر میں کھانے کی کوئی چیز موجود نہ تھی آپ کو بڑی تشویش ہوئی اُن کے کھانے کی تلاش میں ایک نانبائی جو اُن کے مکان کے متصل تھا اس کو حضرت خواجہ کی پریشانی کا پتہ لگ گیا۔ اس نے ایک خوان مرغوب مکلف اعلیٰ قسم کا لایا خواجہ کے سامنے پیش کیا حضرت خواجہؒ اس سے

marfat.com
Marfat.com

نہایت خوش ہوگئے اور خوشی سے فرمایا مانگ کیا مانگتا ہے۔ اس نے عرض کی مجھے اپنا سا بنادو۔ فرمایا تو اس حالت کو برداشت نہ کرسکے گا کچھ اور مانگ کہ میں دے دوں۔ وہ دوکاندار یہی سوال کیے جاتا تھا۔ حضرت خواجہؒ انکار کرتے رہے۔ آخر کار اس دوکاندار نے بڑی عاجزی سے اسی سوال کا اصرار کیا۔ پھر مجبور ہوکر حضرت خواجہؒ اس کو اپنے ساتھ حجرے میں لے گئے۔ ان پر تاثیر اتحادی کی۔ جب حجرے سے باہر نکلے تو کچھ فرق نہ تھا۔ حضرت خواجہؒ اور نان بائی کی صورت ایک ہی تھی صرف حضرت خواجہؒ ہوش میں تھے اور نان بائی بے ہوش تھا۔ صورت ایسی مل گئی تھی کہ لوگوں کو پہچاننا مشکل ہوگیا۔ آخر وہ نان بائی بیہوش سرشار مستی مستکر کی حالت میں تیسرے دن وفات پاگیا رحمۃ اللہ علیہ

(تفسیر فتح العزیز پارہ آخری سورۃ اقرا)

حضرت باقی باللہؒ کی ایسی تاثیر ہے اسی طرح خدا کے بندے خدا کو یاد کرنے والے دنیا میں ہر وقت موجود رہتے ہیں جب دنیا میں کوئی بھی اللہ تعالیٰ کو یاد کرنے والا نہ رہے گا تو فنا ہوجائے گی۔

جب حضرت خواجہؒ کی عمر مبارک چالیس سال کی ہوگئی۔ اس کے بعد ایک دن اپنی بیوی صاحبہ سے فرمایا اب میری عمر چالیس سال ہوگئی ہے اب مجھ پر عظیم واقعہ پیش آئے گا۔ پھر ایک روز فرمانے لگے کہ خواب میں ایک شخص مجھے کہتا ہے کہ جس غرض کے واسطے تجھے لائے تھے وہ پوری ہوگئی ہے۔

پھر ایک دن فرمانے لگے کہ تھوڑے دنوں میں سلسلہ نقشبندیہ میں

marfat.com

Marfat.com

سے کسی کا انتقال ہوگا۔ اور ایک دن فرمانے لگے کہ کوئی کہتا ہے کہ قطب وقت کا انتقال ہوگیا اور ایک دن فرمانے لگے کہ میں قصیدۂ غرّاء اپنے مرثیہ میں پڑھتا ہوں اور اس میں میری تعریف درج ہے۔

غرضیکہ وسط جمادی الثانی میں آپ کو مرضِ موت شروع ہوئی۔ پھر ایک دن فرمایا کہ حضرت خواجہ احرارؒ کو میں نے خواب میں دیکھا کہ فرماتے تھے کہ پیراہن پہنو اس کے بعد آپ نے مسکرا کر فرمایا اگر زندہ رہیں گے تو پہنیں گے ورنہ پیراہن کفن ہی ہے پھر ایام مرض میں آپ کو استغراق و استہلاک اس قدر ہوگیا کہ حاضرین یہ سمجھے کہ یہ نزع کی حالت ہے جب افاقہ ہوا تو آپ نے فرمایا اگر مرنا ایسا ہی ہوتا ہے تو موت بڑی نعمت ہے کہ ایسے حال سے نکلنے کو دل نہیں چاہتا۔ شنبہ کے دن ۲۵ جمادی الثانی ۱۲۔۱۱ھ کو اللہ اللہ کہتے ہوئے جان بحق تسلیم کردی۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ مزار شریف قطب روڈ پرانی دہلی میں ہے۔

ایک دفعہ حضرت خواجہؒ جمعہ اپنے اصحاب کے اس جگہ تشریف لے گئے جہاں پر مدفون ہیں۔ وہاں وضو کر کے دو رکعت نماز پڑھی وہاں کی کچھ خاک آپ کی دامن سے لگ گئی۔ فرمایا یہاں کی خاک دامنگیر ہوتی ہے پھر جناب وہاں ہی دفن کئے گئے۔

marfat.com

Marfat.com

بیسواں باب (۲۰)

حضرت خواجہ امام ربّانی مجدّد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ

آپ کو حضرت خواجہ باقی باللہ رحمۃ اللہ علیہ سے انتساب ہے حضرت کی پیدائش ۱۴ شوال جمعہ بوقت نصف شب ۹۷۱ھ کو بمقام سرہند شریف میں ہوئی۔ آپ کا نسب نامہ حضرت امیر المومنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ملتا ہے۔ روضۃ القیومیہ میں ہے کہ آپ کے والدِ بزرگوار حضرت مخدومؒ نے فرمایا کہ آپ کی ولادت سے پہلے میں نے ایک خواب دیکھا کہ تمام جہان میں ظلمت پھیلی ہوئی ہے۔ خوک اور بندر و سگ وغیرہ لوگوں کو ہلاک کر رہے ہیں۔ اسی اثنا میں میرے سینے سے ایک نور نکلا ہے اور اس میں سخت ظاہر ہوا اور اس تخت پر ایک شخص تکیہ لگائے ہوئے بیٹھا ہے۔ اس کے سامنے تمام ظالموں و ملحدوں کو بکری کی طرح ذبح کیا جاتا ہے اور کوئی شخص بآواز بلند کہتا ہے۔

قُلْ جَآءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ اِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوْقًا

ترجمہ: آپ کہہ دیجئے آیا حق اور گم ہوا باطل تحقیق باطل تھا گم ہونے

marfat.com

Marfat.com

والا ہے اس خواب کی تعبیر حضرت مخدومؒ نے حضرت شاہ کھتیلیؒ سے چاہی انہوں نے توجہ کے بعد فرمایا تھا کہ تمہارا لڑکا پیدا ہوگا - اس سے ظلمت و الحاد اور بدعت کا خاتمہ ہوگا پس ویسا ہی ہوا جیسا کہا تھا.

ایک دفعہ آپ ایام رضاعت میں شدید بیمار ہوگئے - اتفاقاً شاہ کمال کھیتلیؒ کا وہاں گذر ہوا آپ کے والد صاحب حضرت شاہ صاحب کے پاس دم کرانے کو لے گئے حضرت شاہ صاحب نے اپنی زبان مبارک حضرت خواجہؒ کے منہ میں دی - آپ اس کو بڑی دیر تک چوستے رہے پھر حضرت شاہ صاحب نے آپ کے والد صاحب کو تسلی دی اور فرمایا خاطر جمع رکھو اس لڑکے کی عمر دراز ہوگی اور عالم و عارف کامل ہوگا جب آپ سن تعلیم کو پہنچے تو آپ کو مکتب میں داخل کیا گیا - تھوڑی مدت میں آپ نے قرآن کریم حفظ کرلیا - پھر تعلیم علوم میں مشغول ہوگئے - زیادہ تر علم کا حصہ والد سے پڑھا اور دیگر کچھ علماء کبار سے حاصل کیا -

پھر سیالکوٹ میں جاکر حضرت مولانا کمال کشمیری جو جید علماء وقت سے تھے - ان سے علوم حاصل کیا بعض کتب احادیث مثلاً مشکوٰۃ - صحیح بخاری شمائل ترمذی - جامع صغیر سیوطی اور تفاسیر مثلاً بیضاوی - تفسیر واحدی قصیدہ بردہ وغیرہ دیگر علمائے کبار سے پڑھی تھیں - سترہ سال کی عمر میں فارغ تحصیل ہوکر آپ درس و تدریس میں مشغول ہوئے - طلباء کو نہایت سعی و کوشش سے پڑھایا کرتے تھے - اس اثنا میں ایک دفعہ آپ کا آگرہ جانے کا اتفاق ہوا جو اس زمانے میں دارالخلافہ تھا - پھر واپس آکر اپنے والد کی خدمت میں رہے تھے اور فوائد باطنیہ اخذ کرکے سلسلہ چشتیہ

marfat.com

Marfat.com

کی اجازت حاصل کی کیونکہ کمال تقویٰ اور اتباع سنت کی سخت پابندی تھی۔ اس لئے طریقہ نقشبندی کی تلاش تھی۔

ابیات

مطلع نور ہے سنت خیر الورے
مشعلِ راہ خدا ہے سنت خیر الورے
کیوں نہ ہو نامِ محمدؐ کلمۂ توحید کے ساتھ
شرحِ توحیدِ خدا ہے سنتِ خیر الورے
ہم کو بس کافی ہیں دو ہادی ہدایت کے لئے
ایک قرآں دوسرا ہے سنتِ خیر الورے

ان دنوں میں ایک دفعہ جناب خلیل ہو گئے۔ آپ کی بیوی صاحبہ نے دو رکعت نماز پڑھ کر آپ کی صحت کے واسطے دعا کرنے کے بعد نہایت گریہ وزاری کرتے کرتے اونگھ آ گئی۔ معلوم ہوا کہ کوئی کہتا ہے کہ تم خاطر جمع رکھو اس شخص سے بہت کام لینے ہیں ابھی ہزاروں سے ایک بھی سرانجام نہیں ہوا بی بی صاحبہ کو بڑی تسلی ہوئی پھر آپ جلدی صحتیاب ہو گئے۔

حضرت محمدؐ کو ہمیشہ طواف کعبہ مکرمہ اور روضۂ مطہرہ کی زیارت کا شوق رہتا تھا لیکن اپنے والد کی کبرسنی کی وجہ سے انکی خدمت میں رہتے تھے۔ آخر کار ۱۳۱۷ھ میں والد صاحب کا انتقال ہو گیا۔ پھر ۱۳۱۸ھ میں حج کے ارادے سے روانہ ہوئے۔ جب دہلی میں پہنچے تو مولانا حسن کشمیریؒ نے جو حضرت کے دوستوں میں سے تھے حضرت خواجہ باقی باللہ کی تعریف

marfat.com
Marfat.com

کی اور ان سے ملنے کی رغبت دلائی۔ چونکہ حضرت مجددؒ کو نقشبندیہ سلسلے کا شوق تھا حضرت خواجہ باقی باللہؒ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ حضرت نہایت بشاشت سے ملے اور ارادہ قصد دریافت فرمایا۔ حضرت مجددؒ نے اپنا عزم ظاہر فرمایا۔ حضرت باقی باللہؒ نے فرمایا اگرچہ آپ کا عزم مبارک ہے اور دن تھوڑے ہیں کم از کم مہینہ یہاں قرار کے ساتھ قیام کرو تو کیا حرج ہے۔

حضرت مجددؒ نے حسب الارشاد ایک ہفتہ رہنا اختیار کیا۔ ابھی دو دن گذرے تھے آپ کو طریقہ نقشبندیہ حاصل کرنے کا شوق زیادہ ہو گیا چنانچہ حضرت مجددؒ نے حضرت خواجہ باقی باللہؒ سے عرض کر دی۔ حضرت خواجہؒ نے فی الفور بلا استخارہ خلوت میں لے جا کر اجازت دے دی اور توجہ فرمائی حضرت کا دل اسی وقت ذاکر ہو گیا۔ پھر ایسے معاملے پیش آئے کہ دیکھنے اور سننے سے باہر تھے۔ اور دو ماہ کی مدت میں تمام نسبت نقشبندیہ حاصل ہو گئی چنانچہ انہی دنوں میں حضرت خواجہؒ نے حضرت مجددؒ کو خلوت میں بلایا اور ابتدا واقعہ بیان کیا کہ مجھ کو حضرت خواجہ امکنگیؒ نے فرمایا کہ تم ہندوستان جاؤ۔ یہ طریقہ تم سے وہاں جاری ہو گا۔ میں نے قابلیت نہ پانے کی وجہ سے عذر پیش کیا تو انہوں نے استخارہ کا فرمایا۔ پھر استخارہ میں مجھے معلوم ہوا کہ گویا ایک طوطی ایک درخت کی شاخ پر بیٹھی ہے۔ میرے دل میں خیال آیا کہ اگر یہ طوطی اڑ کر میرے ہاتھ پہ آ کر بیٹھ جائے تو مجھ کو سفر ہندوستان میں کشائش ہو گی۔ پھر وہ طوطی میرے ہاتھ پہ آ کر بیٹھ گئی۔ میں نے اپنا لعاب دہن اس کے منہ میں ڈالا پھر اس طوطی نے منہ میں شکر

marfat.com

Marfat.com

ڈالی۔ صبح کو اٹھ کر میں نے یہ خواب خواجہ امکنگی سے بیان کیا۔ انہوں نے سن کر فرمایا کہ طوطی ہندوستانی جانوروں میں سے ہے۔ ہندوستان میں تم سے ایک ایسے شخص کا ظہور ہوگا کہ جہان اس سے روشن ہوگا اور تم بھی اس سے بہرہ یاب ہوگے۔

فرمایا کہ جب میں سرہند میں پہنچا تو معلوم ہوا، کوئی شخص کہتا ہے کہ قطب کے پڑوس میں آکر ٹھہرے ہو اور اس قطب کا حلیہ بھی دکھایا صبح کو اٹھ کر میں اس جگہ کے درویشوں اور گوشہ نشینوں سے ملنے گیا لیکن کسی میں وہ قابلیت نہ پائی لیکن اب تم کو دیکھا تو وہی حلیہ پایا اور نشان قابلیت بھی موجود ہے نیز ایک دن میں نے دیکھا ایک بڑا چراغ جلایا ہے اور اس چراغ کی روشنی بڑھتی جاتی ہے اور لوگ اس چراغ سے بہت چراغ روشن کرتے ہیں۔ جب میں سرہند کے قرب و جوار میں پہنچا تو وہاں کے دشت و صحرا کو مصلوں سے بھرا ہوا پایا اور وہ بھی تمہارے ہی ذریعے ہے۔

غرض یہ ہے کہ حضرت خواجہ نے حضرت مجددؒ کو کمال و تکمیل کی بشارت دے کر سرہند کو رخصت کیا۔ تھوڑی مدت حضرت وہاں مقیم رہے پھر حضرت باقی باللہؒ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ پھر مزید ترقی کے رخصت ہوئے اور حضرت باقی باللہؒ نے خاص خاص اصحاب تربیت کے واسطے حضرت کے سپرد کئے۔ اور خلعت خلافت عطا فرما کر رخصت فرمایا۔

حضرت مجدد سرہند میں پہنچ کر تربیت و تہذیب میں مشغول ہوگئے اور اثر عظیم ظاہر ہوا کہ کئی سالوں کا کام گھڑی اور ساعت میں ہو جاتا تھا اور

marfat.com

Marfat.com

خلقت مور اور ملخ کی طرح آپ کے گرد ہو گئی - اسی اثنار میں حضرت خواجہ باقی باللہؒ کا خط شوقِ ملاقات میں پہنچا حضرت مجددؒ اس کو پڑھتے ہی دہلی روانہ ہو گئے آپ کی تشریف آوری کی خبر جب حضرت خواجہؒ کو پہنچی تو کابلی دروازہ تک پا پیادہ بمع خدام استقبال کے واسطے تشریف لائے ملاقات کر کے حضرت کو بڑی عزت سے لے گئے اور سب خدام کو حکم دیا کہ ان کی خدمت اور تعظیم کریں -

پھر جب حضرت مجددؒ دہلی سے واپس ہوئے تو حضرت خواجہ باقی باللہؒ اکثر خطوط میں اپنے اصحاب کا حال و مقام حضرت مجددؒ سے دریافت کیا کرتے تھے اور ان کے واسطے دعا اور توجہ کی خواستگاری کیا کرتے تھے - حضرت مجددؒ حضرت خواجہ کے حکم پر بڑی گہری توجہ کرتے تھے کہ مبادا عدم تعمیل حکم سے ترک ادب تک نوبت نہ پہنچے - کامل تواضع احترام کے ساتھ حکم کی تعمیل کرتے تھے جو معاملہ حضرت باقی باللہؒ اور مجددؒ کے درمیان گذرا ہے وہ نہ کہیں دیکھا نہ سنا اور نہ کتابوں میں پڑھا حضرت خواجہ باقی باللہؒ نے ایک دن فرمایا کہ ان کی مانند آج زیرِ فلک کوئی بھی نہیں ہے -

حضرت مجددؒ فرماتے تھے کہ حضرت کی تربیت سے سالکوں کی سرگرمی اسی وقت تک رہی کہ جب تک میرا معاملہ انتہا کو نہیں پہنچا تھا اور جب میرے کام سے فارغ ہوئے تو معلوم ہوتا تھا کہ مشیخیت سے اپنے آپ کو علیحدہ کر لیا اور طالبانِ حق کو میرے سپرد کر دیا اور فرمایا کہ یہ تخم بخارا اور سمرقند سے لا کر ہند میں بویا اور جب تیسری دفعہ حضرت مجددؒ سرہند سے دہلی میں خواجہؒ کی ملاقات کے واسطے گئے تو حضرت خواجہؒ نے فرمایا ضعفِ بدن بہت معلوم ہوتا

marfat.com

Marfat.com

ہے۔ اُمیدِ حیات کم ہے۔ پھر اپنے دونوں صاحبزادوں خواجہ عُبیداللہ
و خواجہ عبداللہ کو کہ اس وقت شیر خوار تھے طلب فرما کر اپنے رُوبرو
توجہ کرائی بلکہ ان کی والدہ کو بھی غائبانہ توجہ کرائی۔ پھر حضرت مجددؒ
سرہند شریف تشریف لے گئے۔ پھر حضرت خواجہؒ سے ملاقات نہ ہوئی۔
یہ آخری ملاقات تھی۔ حضرت مجددؒ سرہند سے پھر لاہور تشریف لے
گئے۔ وہاں بڑے اکابر علماء و فضلاء داخل طریقہ ہوئے اس اثنا میں
حضرت خواجہؒ کی وفات کی خبر پہنچی۔ پھر آپ باضراب تمام دہلی کو روانہ
ہوئے وہاں پہنچ کر صاحبزادگان اور پیر بھائیوں سے اظہارِ تعزیت
کیا۔ حضرت خواجہؒ کے اصحاب نے آپ کا تشریف لے جانا نعمتِ غظمیٰ
سمجھا اور حضرت مجدد پیر بندگ وار کی وصیت اور یارانِ دیرینہ
کی خواہش کے مطابق ان کے حال پر دل سے متوجہ ہوئے۔ دو تین
مرتبہ آگرہ تک بھی جانے کا اتفاق ہوا۔ حضرت شیخ مجددؒ کے اس قدر
فضائل و خصائص ہیں کہ جس کی تفصیل مشکل ہے۔

حکایت ایک دن حضرت مجددؒ کو نہایت انکساری سے یہ خیال آیا کہ جو کچھ
میں لکھتا ہوں خدا کی مرضی اور مقبولیت میں ہے یا نہیں۔ اسی اثنا میں
ندا آئی کہ یہ علوم جو کچھ تم نے لکھے ہیں تمام مقبول ہیں۔ حضرت نے یہ بھی فرمایا
کہ مجھ پر ظاہر ہوا ہے کہ تمام مرقومات حضرت مہدی آخری الزمان کی نظر
سے گذریں گے اور مقبول ہوں گے اور امام مہدی علیہ السلام اسی طریقے
کی نسبت حاصل کریں گے۔ حضرت مجددؒ نے فرمایا کہ نبوت کے سوا جو کمالات
کے نوع بشر میں ممکن ہیں وہ اللہ تعالیٰ نے مجھے عطا فرمائے ہیں حضرت

marfat.com

Marfat.com

مجددؒ نے یہ بھی فرمایا کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ تشریف لائے ہیں اور فرماتے ہیں کہ تجھ کو علمِ سموٰت سکھانے آیا ہوں اور حضرت نے یہ بھی فرمایا کہ علم لدنی مجھے حضرت خضر علیہ السلام کی روحانیت سے پہنچا ہے۔

حکایت

خرقہ پوش مجددؒ

ایک دن حضرت مجددؒ حلقے میں مع یاران بیٹھے تھے، حضرت شاہ سکندرؒ نبیرہٗ وحضرت شاہ کمال کتھیلی قدس سرہٗ دونوں تشریف لائے اور ایک خرقہ آپ کے دوش مبارک پر ڈال دیا۔ حضرت نے جب آنکھ کھول دیکھا شاہ سکندرؒ موجود ہیں۔ جلدی سے اٹھے اور بتواضع معانقہ کیا۔ حضرت شاہ سکندرؒ نے فرمایا کہ میرے جدامجد حضرت شاہ کمالؒ نے اپنے وصال کے نزدیک یہ جُبّہ جو کہ حضرت شیخ عبدالقادرؒ سے پشت بہ پشت ہمارے پاس چلا آیا ہے میرے سپرد کیا تھا اور فرمایا تھا کہ اس کو امانتاً اپنے پاس رکھو جس کو میں کہوں گا اس کے حوالے کردو اب چند مرتبہ مجھ سے حضرت جدامجد نے تمہارے حوالے کرنے کا فرمایا چنانچہ حضرت مجددؒ وہ خرقہ پہن کر خلوت میں تشریف لے گئے وہاں آپ کے دل میں خطرہ پڑ گیا۔

پھر حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ بمع تمام خلفاء تا حضرت شاہ کمال کتھیلی تشریف لائے اور اپنی خاصہ نسبت و انوار سے مالا مال کردیا۔ اسی وقت آپ کے دل میں یہ خیال گذرا کہ میں نقشبندیوں کا پرورش یافتہ ہوں، اور یہاں یہ کیسا معاملہ ہے اسی اثنائیں حضرت عبدالخالق

marfat.com

Marfat.com

مجددیؒ سے لے کر تا حضرت خواجہ باقی باللہؒ سب تشریف لائے۔
خواجہ نقشبندؒ حضرت شیخ عبدالقادرؒ کے برابر بیٹھے۔ باقی اکابر نقشبندیہ
نے فرمایا کہ شیخ مجددؒ ہماری تربیت سے کمال و تکمیل کو پہنچے ہیں۔ آپ
کو ان سے کیا علاقہ ہے۔ پھر اکابر قادریہ نے فرمایا کہ انہوں نے اول چاشنی
ہمارے خوان سے کھائی تھی۔ اس کی طرف اشارہ ہے کہ حضرت شاہ کمالؒ
حضرت کے ایام شیر خواری میں اپنی زبان مبارک حضرت خواجہ مجددؒ کے دہن
شریف میں دی تھی آپ نے اس کو محبوب چوسا تھا اسی خرقہ بھی ہمارا پہنے گا۔
اسی بحث میں حضرت چشتیہ و سہروردیہ بھی تشریف لائے اور کہا کہ
ان کے ہم بھی دعویدار ہیں کیونکہ ان کے خاندان حضرت مجددؒ کو اپنے والد بزرگوار
سے حضرت باقی باللہؒ سے قبل خلافت ملی تھی۔ مولانا بدرالدین سرہندیؒ
خلیفہ حضرت مجددؒ نے حضرت مجددؒ کی زبانی لکھا ہے کہ اس وقت اس قدر
اولیاء کرام جمع ہوئے تھے کہ تمام مکان گلی اور دشت صحرا بھر گیا اور مناظرہ
کو صبح سے ظہر کا وقت ہو گیا اسی اثناء میں جناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم
تشریف فرما ہوئے اور کمال کرم و نوازش سے سب کو تسلی و دلاسہ فرمایا اور ارشاد
فرمایا کہ چونکہ احمد مجددؒ کی تکمیل طریقہ نقشبندیہ میں ہوئی ہے اس واسطے
اس کو ترجیح دیں اور دیگر سلاسل کی نسبت بھی اظہار کریں کہ ان کا حق بھی ثابت
ہے پھر اسی پر فاتحہ پڑھی گئی پھر سب رخصت ہو گئے۔
کرامت۔ حضرت مجددؒ نے یہ بھی فرمایا کہ مجھ پر یہ راز کھولا گیا ہے کہ ہندوستان
میں بھی انبیاء گذرے ہیں لیکن کسی کا ایک آدمی تابعدار ہے اور کسی کے دو'
غرض یہ ہے کہ تین سے زیادہ کسی کے تابعدار نہ تھے اور اگر میں چاہوں تو

marfat.com
Marfat.com

ان کے مکان اور جلائے بشت بھی بتادوں اور ان کی قبروں پر انوار نظر آتے ہیں۔

ایک دن حضرت مجدد نے فرمایا کہ میں نے دیکھا کہ جناب سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور فرمایا کہ تو مجتہد علم کلام ہے۔ فرمایا کہ میری رائے جُدا ہے لیکن اکثر موافق امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے ہے اور فرمایا کہ مذہب حنفی کی نورانیت نظر کشفی میں مثل دریائے عظیم کے معلوم ہوتی ہے اور دوسرے مذہب مثل حوض کے ہیں۔ حضرت مجددؒ کی کرامات بیشمار ہیں یہاں صرف ایک دو واقعات بیان کرنے پر اکتفا کیا جاتا ہے۔

حضرت جب اجمیر میں تشریف رکھتے تھے۔ برسات کے دنوں میں رمضان شریف تھا۔ حضرت کو ایک تنگ مسجد میں تراویح پڑھنے کا اتفاق ہوا۔ گرمی اور پسینے سے لوگ تنگ آگئے۔ حضرت مجددؒ نے فرمایا کہ جس قدر ختم قرار دیے ہیں اگر بکرم الٰہی بارش فرصت دیتی پھر ہم مسجد کے صحن میں سُنا کرتے تو بڑی نعمت تھی۔ چنانچہ بفضل تعالیٰ ایسا ہی ہوا تراویح کے وقت ستائیس رمضان تک چار ختم ہوگئے۔ بارش بالکل بند ہوگئی۔ آرام تمام ختم ہُوئے اور اُسی مسجد کی ایک دیوار جھک کر گرنے والی تھی۔ حضرت مجددؒ نے فرمایا کہ جب تک فقرا اس جگہ ٹھہرے ہیں نہ گرے گی۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ جب حضرت وہاں سے گئے ایک میل کے فاصلے پر پہنچے تو دیوار گر گئی۔

وفات

حضرت مجددؒ کو ذی الحجہ کے درمیان میں ضیق النفس کا مرض شروع ہوا ۱۲ محرم ۱۰۳۴ھ کو حضرت نے مجمع میں فرمایا کہ مجھ کو آگاہ کیا گیا ہے چالیس یا پچاس دن کے درمیان میں اس جہان سے تم کو جانا ہوگا اور

marfat.com

Marfat.com

قبر کی جگہ بھی دکھلائی ہے چنانچہ اس کے بعد ہر روز شمار کیا جاتا تھا یہاں تک کہ ۲۲ صفر کو حضرت نے فرمایا کہ اس میعاد کے چالیس دن گذر گئے ہیں اب دیکھیں ہاتی سات دنوں میں کیا ہوتا ہے اور یہ بھی فرمایا کہ ان ایام میں وہ کمال جو نوع بشر میں ممکن تھے وہ مجھ کو اللہ تعالیٰ نے بطفیل اپنے حبیب کے عطا فرمائے ہیں پھر حضرت پر مرض کا غلبہ شروع ہو گیا حالت مرض و ضعف میں نماز تہجد و فرائض بجماعت ادعیۂ ماثورہ اور ذکر و مراقبہ بدستور جاری تھا کسی بات میں فرق نہ آیا تھا۔ اتباع سنت کی پابندی تھی اور فرماتے کہ سُنّت نبویؐ کو دانتوں سے پکڑنا چاہیئے۔ اور کتب فقہ کی متابعت کا طریقہ کامل حاصل کرنا چاہیئے۔ جس رات کی صبح کو آپ کا انتقال ہوا تھا۔ اسی رات خدام سے فرمایا کہ تم نے بڑی تکلیف اُٹھائی ہے پھر اسی رات کے ثلث شب کو تہجد کے واسطے اُٹھے۔ وضو کر کے نماز پڑھی پھر فرمایا کہ یہ آخری تہجد ہے۔ صبح کو اشراق کے بعد پیشاب کے واسطے طشت منگوایا اس میں ریت ڈالنے کا فرمایا تاکہ چھینٹے نہ لگیں اسی طرح بلا پیشاب کئے فرمایا الٹا دو داہنا ہاتھ رخسار مبارک کے نیچے رکھ کر داہنی کروٹ پر لیٹے ذکر میں مشغول ہو گئے۔ صاحبزادوں نے دریافت کیا کہ اب کیا حال ہے۔ فرمایا جو دو رکعت پڑھی ہیں وہ کافی ہیں حضرت نے پھر کوئی کلام نہیں کی۔ اسم ذات میں مشغول ہو گئے۔ اسی مشغولی میں جان بحق تسلیم کر دی۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ط

آپ کا انتقال بتاریخ ۲۸ صفر ۱۳۲۴ھ کو بمقام سرہند میں ۷۲ سال کے

فرزند ثانی حضرت خواجہ محمد سعید صاحب نے نماز جنازہ پڑھائی اور حضرت کے

marfat.com

Marfat.com

بڑے فرزند خواجہ محمد صادقؒ کی قبر کے محاذ میں جن کا انتقال حضرت کی حیات میں ہو چکا تھا دفن کیے گئے۔ حضرت نے اسی جگہ کا انتخاب خود فرمایا تھا رحمۃ اللہ تعالےٰ علیہ

مدحِ روضۂ مبارکؒ

ساقیٔ نشاندپر تو خوش آ بیکہ اہلِ دہر — عاقل بہ ہوش آمدہ مخمور رفتہ اند
سترِ ز خاک خلد تو داری کہ اہلِ ارض — یک نغمہ از تو یافتہ بر چرخ رفتہ اند

حضرت علامہ اقبال نے حضرت شیخ مجددؒ کی قبر مبارک پر حاضر ہو کر یہ نذرانہ پیش کیا۔

حاضر ہوا میں شیخ مجدد کی لحد پر — وہ خاک جو ہے زیرِ فلک مطلعِ انوار
اس خاک کے ذرّوں سے ہیں شرمندہ ستارے — اس خاک میں پوشیدہ ہے وہ صاحبِ اسرار
گردن نہ جھکی جس کی جہانگیر کے آگے — جس کی کُلہِ فقر سے ہے زینتِ دستار
وہ ہند میں سرمایۂ ملت کا نگہبان — اللہ نے بروقت کیا جس کو خبردار

حضرت مجدد الف ثانی کے مرید حضرت سید آدم بنوری صاحب تھے ان کے مرید اور خلیفہ حضرت سعدی لاہوری صاحب تھے ان کے مرید اور خلیفہ حضرت یحییٰ صاحب تھے حضرت سید آدم بنوری اور حضرت سعدی صاحب کے حالات کمترین کو ملے نہیں اس لیے ان کا کوئی ذکر نہیں کیا گیا۔

marfat.com
Marfat.com

حضرت خواجہ محمد یحییٰؒ

پہلی کرامت

۱۔ محمد یحییٰ صاحب حضرت سعدی لاہوریؒ کے مرید تھے۔ آپ کی ولادت اور دیگر واقعات معلوم نہیں۔ صرف تین واقعات بیان کئے جاتے ہیں۔ ایک دفعہ آپ تبلیغی دورہ میں بخارا پہنچے۔ دو مرید بھی ساتھ تھے۔ دارالخلافہ کے شہر کے دروازے پر بیٹھ گئے اور ایک درخواست لکھ کر اپنے مریدوں کے ہاتھ بادشاہ کو دی کہ ہم تین درویش چند دن آپ کے شہر میں رہنا چاہتے ہیں اگر آپ اجازت فرمائیں اور مریدوں کو فرمایا کہ اگر بادشاہ اجازت دے دے تو بادشاہ سے دستخط کرا کر لانا۔ جب وہ درخواست بادشاہ کو پہنچی تو بادشاہ نے کہا کہ شہر میں کئی فقیر پہلے ہی تم بھی رہو۔ پھر مریدوں نے عرض پیش کی کہ ہمارے شیخؒ نے فرمایا ہے کہ اگر بادشاہ دستخط کر دے تو میں چند دن بادشاہ کے شہر میں رہنا چاہتا ہوں ورنہ میں شہر میں بغیر اجازت کے نہیں داخل ہوتا۔ بادشاہ نے دستخط کر دیا تو حضرت خواجہ محمد یحییٰؒ شہر کے اندر گئے۔ ایک مکان کرائے پر لیا۔ پھر حضرت خواجہ صاحب نے دو مزدور بلائے اور مزدوروں سے کہا کہ پہلے تم اپنے کپڑے پاک کر لو اور غسل وضو کر کے بیٹھ جاؤ۔ جب سارے اللہ اللہ کرتے رات کے وقت ان کو مزدوری دے کر رخصت کیا اور فرمایا کل تم اپنے ساتھ دو مزدور اور لے آؤ۔ صبح پہلے والے مزدور تو اللہ اللہ کر رہے ہیں اور جو نئے آئے تھے ان کو کپڑے دھونے کے بعد غسل کرا کے بٹھا دیا اللہ اللہ

marfat.com

Marfat.com

کرتے رہے رات کے وقت سب کو مزدوری دے کر فرمایا کل تم اپنے ساتھ چار اور مزدور لے آؤ ہر تیسرے دن سب مزدور رقم واپس کرتے رہے چنانچہ اسی طرح تقریباً اکثر لوگ مسلمان ہو گئے بلکہ حضرت خواجہ صاحب کے مُرید بن گئے۔ بادشاہ تک یہ خبر پہنچی کہ ایک فقیر شہر میں رہتا ہے اکثر لوگ اس نے اپنے تابعدار بنا دیئے ہیں۔ بادشاہ نے پولیس کو حکم دیا کہ اس فقیر کو شہر سے نکال دو۔ پولیس کے افسروں کو حضرت خواجہ رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ہمارے پاس بادشاہ کا دستخط موجود ہے بادشاہ خود ہم کو کہدے تب ہم جائیں گے جب وہ درخواست بادشاہ نے دیکھی بادشاہ کو اتنا اثر ہوگیا کہ اس نے کہا اتنا اچھا آدمی جو میرے دستخط کے سوا میرے شہر میں داخل نہ ہوتا تھا اب اس کے رہنے سے مجھے کیا ڈر ہے۔ اس کے بعد بادشاہ بمع سب وزراء اور رعیت کے مُسلمان ہو گیا۔ حضرت خواجہؒ رخصت ہونے لگے بادشاہ نے عرض کی کہ جناب چند دن ٹھہر جائیں کہ ہم آپ کی خدمت سے بہرہ مند ہو جائیں لیکن حضرت خواجہ صاحب نے فرمایا یہاں ہمارا اتنا ہی کام تھا وہاں سے رخصت ہو گئے۔

دوسری کرامت

خواجہ رحمتہ اللہ علیہ اٹک میں رہتے تھے اور آپ لوہار کا کام بھی کرتے تھے۔ اس زمانے میں کارخانے وغیرہ نہ تھے۔ مستورات کی بڑی کاری گری وہ ہوتی تھی کہ جو چرخے پر باریک سوت کاتے وہ بڑی لائق شمار کی جاتی تھی۔ اس وقت ہندو بہت زیادہ تھے۔ ایک ہندو بنیا نوجوان خوبصورت لڑکی کے چرخے کا تکلا ٹیڑھا ہو گیا تھا اس کو سیدھا

marfat.com

Marfat.com

کرانے کے واسطے حضرت محمد یحییٰ صاحبؒ کی خدمت میں پہنچی جناب آرام آرام سے تکلا ٹھیک کرتے اور نظر مبارک اس کے چہرے کی طرف لگا رکھی تھی۔ اس لڑکی نے برا محسوس کیا پھر کہنے لگی ہمارے مذہب میں کبھی بیگانی عورت کی طرف نظر اٹھا کر دیکھنا گناہ ہے اور تمہارے مذہب میں تو اس سے بھی بڑھ کر گناہ ہے اور تم میری طرف کیوں نظر جما کر دیکھ رہے ہو۔

حضرت خواجہ صاحبؒ نے اس تکلے کے دونوں طرف آگ میں سرخ کر کے فرمایا کہ نظر اگر برے خیالات سے دیکھتی ہے تو یہ آنکھیں ہی نہ ہو وہ سرخ لوہا ایک طرف ایک آنکھ میں ملا اور دوسرا دوسری طرف آنکھ میں کہا یہ نظر تو خداوند تعالےٰ کی جناب میں دیکھ دیکھ کر عرض کر رہی ہے کہ پروردگار عالم ایسی خوبصورت شکل تو نے بنائی ہے۔ یہ آگ میں جلنے کے قابل نہیں۔ حضرت خواجہؒ کی آنکھیں صحیح سالم رہیں اور وہ لوہا دونوں طرف سے ٹھنڈا ہوگیا۔ اس عجیب واقعہ کو دیکھ کر لڑکی فوراً مسلمان ہوگئی لیکن ہندوؤں کا زور تھا خفیہ اسلام میں رہی اور حیلوں کے بہانے آکر حضرت کے دربار سے فیض یاب ہو کر جاتی۔ ایک دن لڑکی نے عرض کر دی کہ جناب اگر میری موت جلدی آجائے تو مجھے ہندوؤں کے جلانے سے بچا لیں۔ چنانچہ وہ لڑکی فوت ہوگئی اور ہندو اپنے طریقے کے موافق اٹھا کر جلانے لے جا رہے تھے۔ حضرت خواجہ کو خبر ہوگئی کہ یہ تو وہ ہی لڑکی ہے جو یہاں مسلمان ہوئی تھی حضرت محمد یحییٰؒ فوراً گئے۔ راستے میں ہندوؤں کو روکا کہ یہ لڑکی مسلمان ہے ہندوؤں نے کافی جھگڑا کیا کہ یہ فلاں ہندو کی لڑکی ہے اس کا فلاں نام ہے۔ حضرت

marfat.com

Marfat.com

خواجہؒ نے فرمایا سب ٹھیک ہے لیکن یہ میرے پاس آکر مسلمان ہوئی ہے پھر بھی بات ختم نہ ہوئی ۔ آخر حضرتؒ نے فرمایا کہ یہ لڑکی خود اسلام کی گواہی دیدے تو مان لوگے ۔ خدا تعالےٰ نے لڑکی کو زندہ کر دیا کلمہ شہادت پڑھ کر پھر فوت ہوگئی ۔ ہندو بھاگ گئے ۔ حضرت خواجہ کے حکم سے لڑکی کو گھر لے جایا گیا اور وہاں حضرت خواجہ رحمۃ اللہ علیہ کے قرب وجوار میں دفنائی گئی یہ ہے کرامت حضرت خواجہؒ کی ۔ وہاں اٹک کے پُل کے قریب حضرت جی باباکی زیارت مشہور ہے۔ اردگرد کے لوگ جناب کو حضرت جی بابا کہتے ہیں ۔

تیسری کرامت

اٹک کے پُل سے پار جناب کا ایک خلیفہ حضرت محمد عمرؒ رہتا تھا۔ اس نے اپنے دل میں یہ خیال کیا کہ حضرت کی ایک خدمت اٹھاتا رہوں جو سب سے آسان ہو لیکن ہمیشہ حاضری ہوتی رہے حضرت محمد عمرؒ کو جناب کی حاجت قضا کا وقت معلوم تھا اس نے یہ ہی خدمت اٹھائی کہ حاجت قضا کے وقت ڈھیلے وغیرہ ملے جاتے جب جنابؒ فارغ ہوجاتے تو جنابؒ کے ساتھ واپس آکر رخصت ہوجاتے ۔ ایک دن پل سے جب حضرت عمر گذر رہے تھے تو دیکھا ایک بزرگ بیٹھا ہے ۔ ملاقات کے بعد بزرگ نے کہا کیا مانگتا ہے کہ میں دے دوں ۔ حضرت عمرؒ نے جواب دیا کہ میرا پیر ہے میں تجھ سے کچھ نہیں مانگتا جب حضرت عمرؒ اپنے مرشد کے پاس پہنچے تو حضرت خواجہؒ نے فرمایا اے عمرؒ راستے میں کیا دیکھا اس نے کہا جناب ایک بزرگ تھا ۔ حضرت خواجہؒ نے فرمایا کہ وہ خضر علیہ السلام تھے

marfat.com

Marfat.com

خداوند تعالےٰ نے تیرے واسطے بھیجے ہیں تاکہ خدا کے حکم سے تجھے کچھ عنایت کرے۔ اب میری خدمت ختم ہوگئی۔ لوگ تیری خدمت کے واسطے آئیں گے اور خضر علیہ السلام اب بھی وہاں بیٹھے ہیں جو کچھ عنایت وہاں سے ملے وہ بھی لے لے۔ جب حضرت عمرؓ واپس گئے تو حضرت خضر علیہ السلام وہاں ہی تھے۔ انہوں نے فرمایا میری طرف سے جو بیمار تیرے پاس آئیں گے خدا کے حکم سے ٹھیک ہوکر جائیں گے۔ ویسا ہی ہوا۔

یہ تین مختصر واقعات حضرت خواجہ محمد یحییٰؒ کے اس کتاب میں درج کئے گئے ہیں ان کے خلیفہ حضرت عبدالشکور صاحب ہیں اور ان کے مُرید حافظ عبدالرزاق صاحب اور ان کے مُرید حضرت بابا محمد صاحب ہیں اور ان کے مرید حضرت فقیر محمد اشنغزی صاحب ہیں اور ان کے مُرید اور کامل خلیفہ حضرت خواجہ شمس الدین رحمۃ اللہ تعالےٰ علیہ

ان میں حضرت عبدالشکورؒ اور حضرت عبدالرزاقؒ اور حضرت بابا محمدؒ ابن عبدالرزاقؒ کے واقعات اور حالات معلوم نہیں حضرت فقیر محمدؒ حضرت بابا محمدؒ کے مرید اور خلیفہ کامل ہیں۔

marfat.com

Marfat.com

حضرت خواجہ فقیر محمدؒ

حضرت خواجہ صاحبؒ علاقہ ہشنغر پشاور سے بحکم خداوند کریم کے چل کر کشمیر میں جگہ جگہ ہوتے ہوئے سید پور میں سکونت پذیر ہوئے حضرت ہشنغریؒ کو اکثر استغراق رہتا تھا حضرت خواجہ شمس الدینؒ نے فرمایا کہ ایک دن حضرت ہشنغریؒ نماز پڑھ رہے تھے جب اس آیت پر پہنچے کہ قُلْ اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُوحٰى اِلَيَّ (سورہ کہف) تو آپؒ پر استغراق آگیا بار بار یہی آیت پڑھتے پڑھتے، آپ کے سر مبارک سے پگڑی کھل کر گر گئی آپ وجد میں آگئے اتنے میں حضرت خواجہ شمس الدینؒ تشریف لائے پھر آپ نے فرمایا شمس الدین تم کس وقت آئے ہو۔

کرامت :۔ ایک دفعہ حضرت پیر صاحبؒ نے راقم کو فرمایا کہ حضرت خواجہ فقیر محمد صاحبؒ کے فرزند نے کسی سے کشمیر میں زمین خریدی انتقال وغیرہ نہ تھے زبانی بات ہوئی تھی تو جس سے زمین خریدی تھی اس کو دوسرے کسی نے کہا کہ مجھ سے بیس روپیہ زیادہ لے لو اور زمین مجھے دے دو۔ زمین والے نے حضرت خواجہ فقیر محمدؒ کی خدمت میں حاضر ہو کر کہا کہ آپ کے بیٹے نے میرے سے زمین خریدی ہے اور یہ دوسرا آدمی مجھے بیس روپیہ زیادہ دیتا ہے حضرت فقیر محمدؒ نے فوراً اپنے بیٹے کو بلایا پھر فرمایا کہ بیٹے یہ آدمی غریب ہے اس کو دوسری طرف سے بیس ۲۰ روپیہ زیادہ مل رہے ہیں یا تو اس کو بیس ۲۰ روپیہ

marfat.com

Marfat.com

اور دیدے یا اس کی زمین واپس کردے ۔ آپ کے صاحبزادے نے بیس روپیہ اس کو مزید لاکر دیدیئے جب وہ واپس گیا تو اس دوسرے آدمی نے کہا کہ بیس روپیہ اس پر مجھ سے زیادہ لے لو ۔ زمین والا پھر فقیر محمدؒ کے پاس آیا کہ جناب مجھے وہ آدمی اس پر بھی بیس روپیہ زیادہ دیتا ہے جناب فقیر محمدؒ نے پھر اپنے بیٹے کو بلایا پھر فرمایا بیٹے اس شخص کی ایک زبان ہوتی تو ہم اس کے ساتھ سودا کرتے اگر دو زبانیں ہوتیں تو پھر بھی ہم اس کے ساتھ سودا کرتے اس کی تین زبانیں ہیں لہذا اس کے ساتھ ہم سودا نہیں کرتے اس سے رقم واپس لے لے ان کے صاحبزادے نے رقم واپس لے لی دوسرے تیسرے دن اس کی تین زبانیں ہوگئیں زبان کے نیچے دو زبانیں اور پیدا ہوگئیں جس کو پڑجیب کہتے ہیں دو تین دن کے بعد وہ مرگیا اور وہ زمین پھسل کر بیکار ہوگئی ایسے صاحب لفظ تھے۔

دوسری کرامت :- اسی طرح ایک دفعہ احقر کے سامنے حضرت پیر محمد اسحٰق صاحبؒ نے فرمایا کہ ایک دفعہ حضرت فقیر محمدؒ کشمیر میں کسی پل پر سے اپنے مریدوں کے ساتھ گذر رہے تھے کسی مرید نے کہا کہ یہ انگریزوں نے مضبوط قسم کا پل بنایا ہے حضرت فقیر محمدؒ نے فرمایا کہ اگر خدا چاہے تو یہ بہہ جائیگا چنانچہ رات کو پیچھے دریا کے بالائی علاقہ میں سخت بارش ہوگئی وہ پل بہہ کر دریا میں چلا گیا خواجہ فقیر محمد صاحبؒ بہت ہی کشف و کرامت والے اور صاحب لفظ تھے لیکن ان کے پورے واقعات معلوم نہیں اسی پر اکتفا کیا جاتا ہے ان کی زیارت مبارک حضرت خواجہ شمس الدینؒ کی زیارت سے قریب اونچی جگہ ایک گلی میں ہے ان کو گلی والے باباجی کہتے ہیں۔ نور اللہ مرقدہٗ

marfat.com

Marfat.com

اکیسواں باب ۲۱

حضرت خواجہ شمس الدین سیدپوریؒ

آپ کی پیدائش آزاد کشمیر سیدپور شریف ہے علوم ظاہری و باطنی میں نہایت کامل اور ارفع درجہ کے کامل ولی اللہ تھے آپ حضرت خواجہ فقیر محمد ہشنغریؒ کے مرید اور خلیفہ تھے۔ حضرت خواجہ شمس الدینؒ نے ان سے بیعت فرما کر ولایت معرفت حاصل کی پھر اپنے مرشد ہی کی خدمت میں رہ کر درجہ کمالیت پر فائز ہوئے مرشد کی آپ پر بڑی محبت تھی آپؒ اپنے پیر کے بڑے خلیفہ تھے آپؒ کی محبت سے بے شمار لوگ فیضیاب ہوئے آزاد کشمیر ہزارہ ڈویژن بالائی علاقہ کوہستان الائی نندھاڑ سوات پکھل کے لوگ آپ کے فیض بے انتہا سے فیض یاب ہوئے۔

شعر

ہرگز نمیرد آنکہ دلش زندہ شد بعشق
ثبت است ہر جریدۂ عالم دوام ما

حضرت خواجہ شمس الدینؒ ایسے کامل و اکمل اولیاء عظام میں سے تھے اور سنت نبویؐ کی پیروی کرنے والے حق شناسی جن کا ہر فعل سنت نبوی کا آئینہ دار تھا جو کہ حقیقی معنوں میں سردار عالم صلی اللہ علیہ وسلم

marfat.com
Marfat.com

کے خصائل وشمائل کے مظہر وعکس تھے۔

شعر

در سخن پنہاں شدم چوں بوئے گل در برگ گل
ہر کہ میلِ دید دارد در سخن بیند مرا

حضرت خواجہ شمس الدینؒ کے نکاح بھی سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے موافق ہوئے تھے۔ سب سے پہلی شادی ایک نیک پارسا بیوہ سے ہوئی جن کے بطن مبارک سے دو صاحبزادے ہوئے تھے ۱ مولوی محمد حسین صاحب ۲ مولوی محمد حسن صاحب اور ایک صاحب زادی ہوئی تھی جو آپ کی وفات کے بعد اٹھارہ سال زندہ رہی تھیں دوسری شادی اپنے پیر جناب خواجہ فقیر محمد صاحبؒ کی بیٹی سے ہوئی تھی ان کے بطن سے مولوی مظفر دین صاحب و مولوی غلام رسول صاحب پیدا ہوئے تھے۔ ان کی وفات حضرت خواجہ شمس الدینؒ کی زندگی میں ہوئی تھی تیسری شادی ایک نیک پارسا بیوہ سے ہوئی جن کے بطن مبارک سے حضرت خواجہ مولوی عبدالحی صاحب پیدا ہوئے جو کہ پکھل کے علاقہ گیر دال کی مسجد کے خطیب ہیں، اللہ تعالےٰ ان کی زندگی میں برکت کرے ۱۲ مین یہ مائی صاحبہ بھی حضرت خواجہ شمس الدینؒ کی وفات کے بعد دنیا سے رخصت ہوئی تھیں حضرت حضرت شمس الدینؒ ہر وقت ذکر و فکر اور مراقبہ میں مشغول رہتے تھے آپ بڑے مہمان نواز تھے ہر وقت آپ کا دسترخوان مہمانوں سے خالی نہ ہوتا تھا۔ کوئی سوالی خالی نہ جاتا آپ کی نظر کیمیا تھی اور آپ کی دعا کی بدولت کئی نادار غریب لوگ خوشحال ہو گئے اور بہت لوگ آپ کی توجہ و دعا کی

marfat.com

Marfat.com

بدولت مقام ولایت سے نوازدیئے گئے اور نور معرفت نصیب ہوا اور یسا اوقات نماز تہجد پڑھ کر اپنے دوستوں کی قبروں پر جاکر دُعا فرماتے تھے ذکر فکر مراقبہ میں کبھی کبھی عشاء کی نماز کے بعد سحری تک مشغول رہتے اور فرماتے ماسوائے اللہ تعالےٰ کے سب کچھ ختم کرنے سے اللہ تعالےٰ مل جاتا ہے اور اللہ تعالےٰ کا قرب حاصل کرنے کے واسطے اسم ذات کا تصوّر رکھنا معرفت کی کُنجی ہے نقشبندی کی یہ تعریف ہے کہ تمام باطل نقوش کو لوح دل سے مٹاکر ایک ذات باری تعالےٰ کا اپنے دل پر نقش قائم کرلے تاکہ انوار الٰہیہ سے اس کا دل منور ہوجائے۔

(شعر مثنوی)

چشم بند و گوش بند و لب ببند گر نہ بینی سرِ حق بر ما بخند

آنکھوں کو اور کانوں اور ہونٹوں کو ناجائز سے روکے تو ضرور اسرار ربّی کا انکشاف ہوگا اور حضرت شمس الدینؒ کا فرمان تھا کہ ذکر قلبی بڑی دولت ہے مرتے وقت اللہ تعالےٰ جل جلالہٗ اسے نوری جامہ پہناکر حاضر کریں گے اور فرمائے گا کہ میں وہی نام ہوں جو تیرے دل میں قیام پذیر تھا اب میں خود ہی شیطان سے مقابلہ کروں گا اور نوری جسم قبر میں حاضر ہوگا اور فرمائے گا کہ نہ ڈرنا میں منکر نکیر کا جواب کروں گا قلبی ذکر والے کی مٹی بھی اللہ اللہ کرتی ہے اور قیامت تک کرتی رہے گی اور فرمایا عروج و نزول ایک بڑی دولت ہے جس کا سیر الی اللہ بند ہوجائے صرف قلبی حرکت رہ جائے تو ڈر ہے کہ یہ حرکت

marfat.com

Marfat.com

قبر تک جائے یا نہ سیر الی اللہ دولت عظمیٰ ہے سیر الی اللہ لطائف خمسہ و مقامات سالک میں حال کے عروج و نزول ہونے کا نام ہے حال کی یہ کیفیت ہے کہ جو خیال کے ساتھ تیز رہتی ہے مقامات خمسہ سے گذر کر حدا کی طرف عروج کرتی ہے یہ ہے سیر الی اللہ۔

شعر

سیر زاہد ہر شب یک روز راہ
سیر عارف ہر دم تا تخت شاہ

آپ نے یہ اشعار نفس کشی کے بارے میں بیان فرمائے تھے۔

اشعار

نفس نتواں کشت جز فضلِ خدا — با تو گویم یا دگیر اے مرد راہ
من بدیدم نفس در ہر صورتے — گاہِ سگ گاہِ فرس دیدم مورتے
گاہ دیدم اژدہا گاہ شیر نر — گاہِ ایں را زاغ دیدم گاہ خر
نفس سرکش ہست چوں پیلِ دماں — کے کند زیرش یکے از مردماں
عرض کن پیشِ خدا تو ہر زماں — تاں شود زیرِ تو ایں پیلِ دماں
مختیاری ہست بندہ را و لیک — جز بفضلِ حق نہ باشد کار نیک
گر شود فضلِ خدا یار من مدام — تا شود ایں نفسِ سرکش من بدام
عرض کن در بارگاہِ ذوالجلال — تا شود ایں نفس سرکش پائمال

شعر دیگر

شمس الدین گر خیر خواہی وصل جو با ذات پاک
نفس و شیطاں حرص دنیا ایں ہمہ را دہ طلاق

Marfat.com

حضرت خواجہ شمس الدینؒ کبھی کبھی نماز تہجد کے بعد وہیں مصلے پر مراقبہ میں ہوتے صبح کی نماز تک اور دوپہر کو قیلولہ فرماتے عشار کی نماز کے بعد فوراً سو جاتے تاکہ تہجد کی نماز ناغہ نہ ہو جائے آپؒ ہر نقل و حرکت میں سنت نبوی کے پابند رہتے تھے۔ اوروں کو بھی سنت کی پابندی کی تلقین فرماتے اور فرمایا کہ دل کی صفائی ذکر فکر سے ہوتی ہے زبانی ذکر سے ثواب تو ملتا ہے لیکن دل کی صفائی نہیں ہوتی اور فرمایا خاموشی میں سلامتی ہے مَنْ عَرَفَ رَبَّهٗ فَقَدْ كَلَّ لِسَانُهٗ جس نے اپنے رب کو پہچان لیا اس کی زبان بند ہو جاتی ہے بے ضرورت ایک کلمہ کہنے سے بھی دل سیاہ ہو جاتا ہے پھر بیہودہ گوئی کا کیا کہنا حضرت خواجہ شمس الدینؒ کامل عارف تھے آپ کو بے فائدہ باتوں سے مضر اثرات کا مشاہدہ تھا اس لئے کوئی بے کار بات نہ کرتے دل بیدار اور منہ سے خاموشی تھی۔ آپ کا ہر وقت تعلق اللہ تعالیٰ جل جلالہٗ کے ساتھ تھا اس لئے ہمیشہ یک سوئی اختیار کرتے تھے ایک دفعہ حضرت شمس الدینؒ حضرت نانگا باباجن کا نام نور محمد ہے نانگاہ بابا کی اہلیہ محترمہ کو بیعت کی نانگاہ بابا اور ان کی اہلیہ ذکر فکر میں بیٹھے انتالیسا مراقبہ کیا گیا کہ سحری کا وقت ہو گیا پھر اٹھ کر تہجد کی نماز ادا کی اور آپؒ کبھی کبھی عشار کے وضو سے صبح کی نماز ادا کرتے ساری رات عبادت میں گذارتے آپ کی مجلس میں آپ کے احباب بیٹھے بسمل کی طرح تڑپ جاتے تھے قلبی ذکر نور خداوندی ہے جو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی وساطت سے سینہ بسینہ منتقل ہوتا ہوا چلا آ رہا ہے قلبی ذکر ایسی حرکت ہے جو چلتے پھرتے اٹھتے بیٹھتے کھاتے پیتے کھڑے بیٹھے لیٹے

marfat.com

Marfat.com

ہوئے بھی حرکت رہتی ہے جس سے اللہ، اللہ کی آواز پیدا ہوتی ہے سو جائے تو سپہ بھی قلب ذکر الٰہی میں مشغول رہتا ہے جو مرنے کے بعد بھی یہ حرکت بند نہیں ہوتی ایسے بندوں کو ہر وقت عبادت کا ثواب ملتا رہتا ہے اس کے جسم کو مٹی نہیں کھاتی۔ اس کی جان بدن سے تب نکلتی ہے روحِ جنت میں اپنا مقام دیکھ لیتی ہے اور خوش خبری مل جاتی ہے سورۂ حٰمٓ سجدہ رکوع چار میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے اِنَّ الَّذِیْنَ قَالُوْا سے تا غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ تک حضرت خواجہ شمس الدینؒ کے بارے میں ان کے خلیفہ حاجی محمد عظمؒ نے فرمایا ہے۔

شعر

علم ظاہر کے وہ عالم علم باطن کے ولی
ناقصوں کے پیر کاملوں کے راہبر

ایک دفعہ حضرت خواجہ شمس الدینؒ علاقہ الائی کوہستان میں تشریف فرما تھے ایک مقام پر کھڑے کھڑے فکر عمیق میں ڈوب گئے پھر سر مبارک اٹھا کر فرمایا کہ اس جگہ پر کسی نیک بندے خدا کا ذکر کیا ہے جس کے اثرات اب بھی موجود ہیں خدا کی رحمت کی بارش برستی ہے اور آپؒ نے یہ بھی فرمایا ہے تصوف و سلوک والے جو قلبی صفائی رکھنے والے ہوں گوشت میں سے انتڑیاں یا ادھجڑی کھائیں تو دل مکدر ہو جائے گا اور عقلت پیدا ہو جائے گی آپؒ کی (کشف و کرامات) ایک دفعہ ایک پرانے قبرستان سے گذرتے وقت آپؒ گہری فکر میں ڈوب گئے جب آپ فکر سے فارغ ہوئے تو فرمایا کہ یہ ایک خدا کے بندہ کی قبر ہے جو

marfat.com

Marfat.com

کئی سال پہلے گذرا ہے ہم نے اس کی روح سے ملاقات کی اس خدا کے بندہ نے اپنا نام عبدالقادر بتایا ہے۔

خواجہ شمس الدینؒ پر کشف قبور جب کھل گیا تو تمام اہل قبور کو ان عذاب میں نظر آنے لگے پھر آپ نے خدا سے دعا کی کہ الٰہی میں نے تیری درگاہ سے تیری معرفت طلب کی ہے یہ چیز میں نے نہیں مانگی پھر وہ منظر آپ سے پوشیدہ ہوگیا۔

کرامت ۴ :- ایک دفعہ آپ کی بکری کے بال کسی نے کترلئے آپ نے اس کے بارے میں بددعا کی وہ آدمی اپنے گھر جاتے وقت ایک نالہ پر پہنچا آگے شیر نمودار ہوا شیر نے اس پر حملہ کیا وہی ہاتھ اس کا توڑ دیا جس سے بکری کے بال کترے تھے۔

کرامت ۵ :- ایک دفعہ آپؒ گھر میں تشریف فرما تھے آپ کے گھر میں بلی تھی آپؒ نے بلی سے فرمایا کہ ہم کو شکار تو لاکر دیدے وہ بلی گھر سے نکل گئی تھوڑی دیر میں ایک تیتر منہ میں پکڑا ہوا لائی اور حضرتؒ کے سامنے رکھ دیا آپ نے پھر اس کو ذبح کرلیا بلی نے تیتر کو زخمی تک نہ کیا تھا۔

آپ کی بصیرت :- ایک دفعہ احقر خود گبرڈال گیا وہاں میری خالہ صاحبہ رہتی تھی وہ بھی جناب حضرت خواجہ شمس الدینؒ سے اجازت دار نہایت پارسا تہجد گذار تھیں میں پیادہ گیا تھا بٹل سے تھکا ماندہ میں عشاء کے بعد چارپائی پر لیٹ گیا مجھے خالہ صاحبہ نے فرمایا کہ تم سید پور شریف چلے جاؤ۔ جناب حضرت پیر صاحب سے بھی شرف حاصل کرلو کیونکہ میں اس سے پہلے شتی شریف والے پیر محمد اسحٰقؒ سے اجازت حاصل کرچکا تھا۔ میں

marfat.com

Marfat.com

رات کو سو گیا خالہ صاحبہ نے تہجد کی نماز ادا کر کے میرے راستے کے
واسطے روٹی پکا کر مجھے بیدار کیا اور فرمایا وضو کر لو اور روانہ ہو جاؤ
جہاں پر صبح کی نماز کا وقت ہو گیا تو نماز پڑھ لو پھر گڑھی حبیب اللہ
کا راستہ پوچھ لینا پھر وہاں سے سید پور شریف کا راستہ کسی سے دریافت
کر لینا کیونکہ مجھکو گڑھی حبیب اللہ بھی معلوم نہ تھی خیر گڑھی حبیب اللہ
کو جب میں پہنچا تو میں نے کسی سے راستہ نہ پوچھا خود اپنے خیال سے
گڑھی کے سامنے پہاڑی کے سر پر دُب نام جگہ ہے بڑی چڑھائی ہے
میں چلتے چلتے وہاں پہنچ گیا وہ جگہ کشمیر کی سرحد تھی سکھوں کی وہاں چوکی
تھی مظفر آباد کا شہر وہاں سے سامنے نظر آیا مظفر آباد کے راستے میں
ایک جگہ مجھے بہت مخلوق نظر آئی میں نے چوکیدار سکھ سے دریافت کیا کہ یہ
لوگ کیوں جمع ہیں اس نے کہا کہ یہاں ایک پیر ہے یہ لوگ اس کے پاس جمع ہیں
میں نے اس سکھ سے سید پور شریف کا نہ پوچھا بلکہ اپنے دل میں یہ خیال کر لیا،
کہ سید پور شریف سے ہی ہوا میں وہاں پہنچا دیکھا وہی کوئی اور تھا کیونکہ خواجہ شمس الدین
کی مجلس مبارک کا پہلے مجھے شرف حاصل ہوا تھا وہاں سے میں نے سید پور
شریف کا پوچھا سید پور کی طرف والے کچھ لوگ مجھے ملے میں ان کے ساتھ
ہو گیا دوبارہ چڑھائی کا راستہ جنگل میں اختیار کیا راستے میں رات گذاری
دوسرے دن ظہر کے وقت مجھے سید پور شریف میں جناب حضرت خواجہ کی
خدمت میں قدم بوسی حاصل ہوئی آپ نے تبسم فرما کر فرمایا کہ بڑی تکلیف
سے دور دراز راستے سے آئے ہو پھر مجھے نئے طریقے سے اجازت دی۔
اگرچہ پہلے میں نے شہنشاہ بلا شریف میں حضرت خواجہ پیر محمد عاقل صاحبؒ

marfat.com
Marfat.com

سے بیعت حاصل کی تھی اس وقت آپ کے پاس مہمان تھے ان کی روٹی میں بھی جناب حضرت خواجہ شمس الدینؒ نے تاخیر کی کہ ایک مہمان آنے والا ہے وہ بھی آجائے تب روٹی لائی جائے گی جب میں پہنچا تب روٹی لائی گئی مہمانوں نے اور میں نے ملکر کھائی یہ تھی جناب کی بصیرت آپؒ کے خلیفہ حاجی محمد عظمؒ نے آپؒ کی شان میں یہ اشعار فرمائے ہیں۔

اشعار

محبت ہے نہیں دنیا دوں سے — خدا کا راستہ جب سے دکھایا
رگ وجاں میں سمائی تیری الفت — تصور کا مزہ تونے چکھایا
تیری مجلس میسر جس گھڑی ہو — عبادت سالہا سے بڑھ کے پایا

ے ایک دفعہ آپؒ کا خلیفہ مولانا عبدالرحمنؒ جو ضلع انبالہ کے ایک گاؤں میں خطیب تھے بیمار ہوگئے ان کے بڑے صاحبزادے مولانا محمد یوسفؒ جبوڑی والے سید پور شریف میں حضرت خواجہ شمس الدینؒ کی خدمت میں تہجد کی نماز کے بعد عرض کی کہ حضرت آج کل میرے والد صاحب انبالہ میں بیمار رہتے ہیں ان کی صحت کے واسطے دعا فرما دیں آپؒ نے توجہ کر کے فرمایا آپ کے والد صاحب کا آج کل سیر بند ہوگیا ہے اس لئے بیمار رہتے ہیں یہ سیر کسی گناہ کی وجہ سے بند نہیں ہوا بلکہ مریدوں کے ساتھ توجہ فکر کرنے سے یہ نقصان ہوا ہے پھر آپؒ نے مولانا عبدالرحمنؒ کی جانب اپنی خاص توجہ فرمائی کچھ وقفے کے بعد فرمایا اب مولوی صاحب کا حال آزاد ہوگیا پھر معلوم ہوا کہ مولانا صاحب تندرست ہیں یہ تھی آپ کی توجہ۔

marfat.com
Marfat.com

۵ ایک دفعہ آپ علاقہ الائی میں تشریف فرما تھے ایک شخص آپ کے مرید سکندر خان آپ کو دعوت پر لے گئے سکندر خان کا راہِ سلوک میں سلطان ذکر کا مقام تھا سلطان ذکر ایسا مقام ہے کہ سالک پر ایک قسم کی کیفیت محسوس ہوتی ہے کہ سالک کو ہر چیز سے ذکر الٰہی کی آواز آتی ہے خود سالک کو نہایت لذت اور سرور حاصل ہوتا ہے اتنا دوسرے مقامات پر نہیں حاصل ہوتا جب سکندر خان کی یہ کیفیت اور مستی تھی اسی لذت میں اس نے اپنے چھوٹے بچے کو حضرت خواجہ شمس الدینؒ کی خدمت میں لے آیا پھر عرض کی کہ جناب کہ اس میرے بچے کو بھی بیعت کر دو آپ نے فرمایا یہ بچہ نابالغ بیعت کے قابل نہیں یہ نہیں برداشت کر سکتا اس کی حقیقت جل جائے گی بچے نے خود بھی عرض کی کہ مجھے بیعت کر دو میں خالی نہیں جاتا حضرت خواجہ شمس الدینؒ نے مسکرا کر بچے کی پیٹھ پر ہاتھ رکھ کر تسلی دی کہ جاتو میرا مرید ہو گیا آپ کے آنا فرمانے سے بچے کا دل ذاکر ہو گیا دل اللہ اللہ سے دھڑکنے لگا کچھ عرصہ بعد وہ بچہ کشف و کرامت والا ہو گیا لیکن والد سے پہلے ہی وفات پا چکا۔

۶ ایک دفعہ الائی کے ایک گاؤں میں آپ کی دعوت کی گئی مرید بھی ساتھ تھے وہاں مسجد میں آپ آرام فرمانے لگے تھوڑا وقفہ گزرنے کے بعد آپ فوراً مسجد سے نکل کر ایک نالہ کی طرف روانہ ہو گئے مرید بھی ساتھ ہی تھے فرمایا یہ دعوت میں نہیں کھاتا اور نہ اس مسجد میں نماز پڑھوں گا کیونکہ یہ مسجد غصب شدہ زمین پر بنائی گئی ہے یہاں خدا کی ناراضگی برس رہی ہے۔

marfat.com

Marfat.com

۱۰ ایک دفعہ آپ اپنے گھر سیدپور سے بنگی جا رہے تھے آپ کا
وہاں بھی گھر تھا ایک بیوی صاحبہ وہاں رہتی تھیں آپ کے ساتھ صاحبزادہ
مولوی مظفر دین صاحب بھی تھے راستے میں نالہ پر ایک پن چکی تھی وہاں ایک
آدمی سے ملاقات ہوئی اس آدمی کو فرمایا کہ اس پن چکی پر آج کے بعد تیسرے
دن عصر کے بعد کوئی بھی نہ ٹھہرے اور نہ رات گذارے اتنی بات کہہ کر
چلے گئے جیسا کہ آپ نے فرمایا تھا تیسرے دن رات کو ایسی طوفانی بارش
ہوئی کہ اس نالہ کے کنارے جتنی پن چکیاں تھیں اور پل سب بہہ گئے۔
حتیٰ کے مظفر آباد کے مغربی جانب والا پل بھی سیلاب میں چلا گیا یہ تھی آپ
کی پیشگوئی۔

۱۱ ایک دفعہ بارش بند ہو گئی فصلیں جھلس گئی تھیں آپ نے اپنے
گھر کے پاس والے نالہ میں کپڑے اتار کر ایک چادر باندھ کر بیٹھ کر دعا
فرمائی اسی وقت آسمان پر بادل ظاہر ہوا فوراً پھیل گیا ابھی دعا
ختم نہ ہوئی تھی کہ بارش ہو گئی۔ آپ کو چادر کھول کر کپڑے پہننے کی فرصت
نہ ملی کپڑے ہاتھ میں لے کر چادر باندھی ہوئی گھر پہنچے بڑے زور کی بارش
پروردگار عالم نے نازل فرمائی۔

حضرت خواجہ شمس الدینؒ کی وفات

آخری ایام میں آپ بیمار ہو گئے باوجود علاج معالجہ کے کوئی افاقہ
نہ ہوا عقیدت مندوں نے صدقہ کے واسطے ایک بیل ذبح کرنے کا ارادہ
کیا اور پھر حضرت خواجہؒ سے صدقے کی اجازت مانگی تو آپ خاموش

marfat.com
Marfat.com

ہو گئے پھر لوگ حضرت نور محمد نانگاہ بابا کے پاس پہنچے کیونکہ نانگا بابا اور ان کی اہلیہ بڑے کشف کرامت والے تھے مشاہدہ اور فراست رکھتے والے تھے عقیدت مندوں نے اپنا ارادہ ظاہر کیا صدقہ کے بکرے میں تاکہ یہ معلوم کریں کہ ہمارا صدقہ قبول ہوتا ہے یا نہ حضرت نانگا بابا اور ان کی اہلیہ نے دُعا کرنی شروع کی حضرت نانگا بابا کی اہلیہ محترمہ رونے لگی اور فرمایا میری دُعا قبول نہ ہوئی واپس آگئی حضرت نانگا بابا نے فرمایا میری دعا بھی واپس آگئی معلوم ہوا کہ ہمارے پیر صاحب حضرت خواجہ شمس الدینؒ ہم سے جدا ہونے والے ہیں یہ لوگ سب جلدی سے حضرت پیر صاحب کے پاس پہنچے حضرت خواجہؒ کی بیماری زیادہ ہوتی گئی آخر یہ درخشان و تابان سورج شمس الدینؒ اپنی عرفانی شعاعوں سے لوگوں کے دلوں پر عرقِ ریزی کرنے والا فضائے الٰہی سے ۱۴ھ کی رات بوقت سحری بمطابق پارہ مئی ۱۹۲۴ء کو اس دارِ فانی سے دارِ بقا کو رحلت فرمائی (اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ) آپ کے دو بڑے خلیفے علاقہ کھلی والے بیماری پر پہنچ آئے تھے ایک صاحبزادہ محمد اسحٰقؒ نے بڑے عقیدت سے اپنے شیخ طریقت کی نماز جنازہ پڑھائی اور مولانا عبدالرحمٰنؒ نے اپنے شیخ کے روضہ مبارک پر کھڑے ہو کر تلقین فرمائی آپ کا مزار مبارک سید پور کے ایک بلند ڈھیری پر واقع ہے آپ کی وصیت کے مطابق آپؒ کو اپنے شیخ خواجہ فقیر محمد ہشنفریؒ کے قریب چند قدموں پست جگہ پر دفن کیا گیا ہے آپؒ کے ایک خلیفہ حاجی محمد اعظمؒ گیروالی نے آپ کی وفات حسرت آیات پر سوز میں مندرجہ ذیل مرثیہ لکھا تھا۔

marfat.com

Marfat.com

مرثیہ

یاد آتے ہیں وہ فخرِ سالکاں شام و سحر
جن کی صحبت میں مزہ تھا جن کی باتوں میں اثر
دید جن کی ہر گھڑی تھی نورِ ایماں کی ضیا
مشعلِ نورِ ہدایت جا بجا در خشک و تر
علم ظاہر کے وہ عالم علم باطن کے ولی
ناقصوں کے پیرِ کاملوں کے راہبر
سنّتِ نبوی ؐ کی تھی تقلید ہر صبح و مسا
شیوہ اخلاصانِ حق دکھلا رہی تھی چشمِ تر
راز دارِ رازِ حق تھے عارف و کامل ولی
سینۂ بے کینہ تھا معمورۂ لعل و گوہر
یک زمانہ صحبتِ با اولیا کا رنگ تھا
بے ریا طاعت کا جلوہ آ رہا تھا در نظر
جلوۂ آرا تھے کبھی در محفلِ خاص و عام
گاہ فکرِ دائمی میں غرق تھے نیکو سیر
قدسیوں کی سیر بھی تھی غیر ممکن جس جگہ
اس چمن کی بادہ نوشی ہو رہی تھی سر بسر
اللہ اللہ کیا عجب تھی ان کی محفل ہر زماں
صیقلِ زنگارِ دل ہوتا رہا از یک نظر
ہائے ہم سے ہو گیا روپوش نورِ شمس الدین
عالمِ دارِ فنا میں پھر رہے ہیں در بدر

marfat.com
Marfat.com

شومیٔ قسمت ہی اپنا رنگ لائی خاکسار
داغ ہائے سینہ بڑھ کر بن گئے داغِ جگر
انوار ولایت شمیہ)
(مزید تفصیلات کے واسطے یہی کتاب ملاحظہ کی جائے)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بائیسواں باب

مختصر حالات وکرامات قدوۃ السالکین زبدۃ العارفین جناب الحاج پیر صاحبزادہ محمد اسحاق صاحب المعروف بہ جی صاحب سجادہ نشین شکی بالا تحصیل وضلع مانسہرہ۔ ہزارہ
حاصل کردہ از صاحبزادہ عبدالقیوم صاحب برادر زادہ جی صاحب موصوف۔

ابتدائی حالات

آپ کا اسم گرامی محمد اسحاق لقب صاحبزادہ عرف جی صاحب تھا۔ آپ قومی لحاظ سے مشوانی خاندان کے چشم وچراغ ہیں۔

marfat.com
Marfat.com

ذوق ایں بادہ ندانی بخدا تا نچشی

واقعہ اس طرح بیان کیا جاتا ہے کہ آپ بحالت جذبہ وشوق اپنے مہمان خانہ میں داخل ہوئے ۔ مہمان خانہ میں چارپائی پر آپ کا برادر زادہ صاحبزادہ عبدالقیوم لیٹا ہوا کسی کتاب کا مطالعہ کر رہا تھا کہ آپ نے بہ آواز بلند ارشاد فرمایا ؎

آمد بمن جوش اے آمین تعجیل کن کاغذ بیں
بنویس دردے ایں چنیں افشا کنم ایں راز را

مگر ان کے برادر زادہ صاحب متوجہ نہ ہوئے ۔ آپ کے مکرر سہ کرر دہرانے پر ان کا خیال ہوا تو یہ شعر اسی کتاب کے سفید خالی حاشیہ پر لکھ دیا۔ بعد میں معاً باقی چھ شعر بھی اسی لفافہ کے ایک منٹ کے اندر کہدیئے اور انہوں نے اسی کتاب کے حاشیہ پر تحریر کئے ۔ جواب تک موجود ہیں اس کے بعد آپ گھر تشریف لے گئے ۔ اور ان کا برادر زادہ بھی ان کے ہمراہ تھا ۔ چونکہ وہ سمجھ گئے تھے کہ معاملہ نازک ہے اور اپنی والدہ محترمہ کے ارشاد کے مطابق حضرت صاحب کے ہمراہ دن رات رہے یہاں تک یہ دیوان دو دن میں مکمل ہوا ۔ جس کی تصدیق کے لئے دیوانِ مبارک کا یہ شعر پیش کرتا ہوں ۔

دو روز با تو چنیں کار اختتام کنم
کہ تا یقین نکند ہر کہ ہست اہل خرد

اس کے بعد راز نامہ اور شرح دیوان بھی ظہور پذیر ہوئے ۔ دیوان کے مطالعہ سے ہر ایک گم گشتہ راہ راہنمائی حاصل کر سکتا ہے اور داعی ہر سالک کے لئے مشعل راہ ہے ۔

marfat.com
Marfat.com

آپکا نسب نامہ چیاسٹھویں پشت میں حضرت علیؓ اور ستروِیں پشت میں حضرت عبدالمناف سے ملتا ہے ۔ آپ کے آبا، واجداد علمائے دین اور صاحب طریقت و صاحب تصنیف گذرے ہیں۔ صرف آپ کے والد اور جدِ امجد بزرگوار کے حالات سے مختصراً قارئین کرام کو روشناس کراتا ہوں۔ جن کا تذکرہ باعثِ تبرک خیال کرتا ہوں ۔ آپ کے جدِ امجد کا اسم گرامی حضرت محمد ظرف ہے المعروف بہ فیضی بابا جو طریقہ نقشبندیہ مجددیہ میں حضرت محمد امیر صاحب ساکن کوٹہ تحصیل صوابی کے خلیفہ مجاز تھے اور حصولِ علم کے لئے افغانستان و بدخشاں کا سفر اختیار کیا اور عرصہ دراز تک ان ممالک میں رہ کر علم دینیہ حاصل کرکے تدریس علوم دینیہ کے لئے وطن مالوف واپس ہوئے اور ساتھ کتب دینیہ کے قلمی نسخے اونٹوں پر لاد کر لائے اور بمقام شیرپور و گیدڑپور درس تدریس کا آغاز فرمایا اور عرصہ دراز تک تشنہ گان علوم دینیہ کو مستفیض فرماتے رہے ۔ آپ نے شیرپور کے مقام میں اس دارفانی سے کوچ فرمایا ۔ اور شیرپور و خواجگان کے درمیان پر فضا مقام پر دفن ہوئے ۔ آپ کا مزار مبارک مرجع خاص و عام ہے حضرت جی صاحب کے والد بزرگوار کا اسم گرامی صاحبزادہ حبیب اللہ ہے اور طریقہ قادریہ میں حضرت سجادہ نشین پائمال شریف علاقہ بنگرام کے خلیفہ مجاز تھے اور علم دینیہ میں بے مثال عالم دین تھے اور موضع شنی بالا شریف میں درس و تدریس کے شغل میں مصروف رہتے تھے ۔ دور دراز سے طالبان علم درس میں شامل ہوکر علم حاصل کرتے تھے ۔ آپ حلیم الطبع اور اخلاق

marfat.com

Marfat.com

حسنہ کے مجسمہ تھے۔ آپ بمقام شئی بالا شریف میں دنیا سے رخصت ہوئے۔ آپ کے تین لڑکے جو علم دینیہ سے مزین تھے چھوڑے۔ اور آپ بمقام شئی بالا شریف میں مدفون ہیں۔ آپ کے بڑے بیٹے حضرت صاحبزادہ عبیداللہ حبیؒ اور درمیانہ بیٹے حضرت حبی صاحبؒ۔ اور چھوٹے بیٹے محمد الیاس صاحب ہیں۔

حضرت حبی صاحب کی ولادت

آپ کی ولادت باسعادت بمقام شئی بالا شریف میں سنہ ۱۸۹۰ء کو ہوئی۔ آپ نے ابتدائی تعلیم اپنے نانا صاحب۔ حضرت بلال صاحبؒ سے حاصل کی۔ ان کے انتقال پر اپنے والد بزرگوار اور برادر بزرگ صاحبزادہ عبیداللہ حبی صاحب سے درس نظامی۔ فقہ اور صرف ونحو کی ابتدائی کتابیں پڑھیں اور والد بزرگوار کی رحلت پر علاقہ کے مروجہ درسگاہوں میں اپنے برادر زادہ صاحبزادہ عبدالرؤف کی معیت حصول علم دینیہ کے اعلیٰ تعلیم کے سلسلہ میں تشریف لے گئے اور کئی درسگاہوں میں بلند پایہ کے علماء کرام سے تکمیل علم کے مدارج طے کئے اور علم تفسیر۔ وحدیث وفقہ۔ اصول فقہ۔ صرف ونحو۔ منطق وغیرہ میں کمال حاصل فرمایا۔ حصول علم دینیہ کے بعد اپنے گاؤں ہی میں درس وتدریس میں مشغول ہوئے اور دور دراز کے طلباء کو علم دین سے آراستہ کرکے تبلیغ وتدریس کے لئے واپس اپنے وطن لوٹ آئے۔ ان کو مسائل دین میں ایسی مہارت حاصل تھی کہ دقیق سے دقیق مسائل

marfat.com

Marfat.com

ایسے طرح پر حل فرماتے کہ بڑے بڑے جید علماء بھی دنگ رہ جاتے اور متنازعہ مسائل میں فریقین کو خوش اسلوبی سے راضی فرمالیتے۔ اور وہ خوش ہوکر واپس لوٹتے۔ آخر کار علم باطنی کا خیال جو آبائی ورثہ کا ایک جز عظیم تھا دامنگیر ہوا۔ جس کا اظہار صاحب موصوف نے اپنے برادر بزرگ صاحبزادہ عبیداللہ جی صاحب سے اور اپنے پھوپھی زاد بھائی سید محمود شاہ صاحب سے فرمایا چونکہ سید محمود شاہ صاحب ہر چہار طریقوں میں کامل و اکمل تھے۔ مگر خود بیعت کرنے سے پرہیز فرماتے۔ کیونکہ یہ مجرد اور گوشہ نشینی کی زندگی بسر کرتے تھے۔ انہوں نے سلسلہ نقشبندیہ میں تین ہستیوں کا جو اس وقت میں اوج کمال پہ تھے نشاندہی فرمائی (۱) شرق پور لاہور (۲) کاشیاں علاقہ بالاکوٹ (۳) سید پور علاقہ کوٹلہ آزاد کشمیر، ان حضرات میں سے مشورہ حضرت باباجی صاحب کاشیاں والے کو بوجہ قرب کے منتخب فرمایا۔ اور آپ اپنے برادر زادہ صاحبزادہ عبدالرؤف صاحب اور ایک طالب علم غلام محی الدین کی معیت میں عازم کاشیاں ہوئے۔ وہاں پہنچ کر آپ حضرات باباجی صاحب سے ملاقی ہوئے۔ اور اظہار مدعا فرمایا۔ حضرت باباجی صاحب نے نہایت مہربانی سے مشورہ دیا کہ آپ قریب کے حضرت صاحب یعنی سید پور شریف چلے جائیں۔ چونکہ میں اس وقت بوجہ کبر سنی کے آپ کو بیعت نہیں کرسکتا۔ کیونکہ ہوسکتا ہے۔ آپ کے مقامات و منازل ادھورے رہ جائیں۔ مجھے خوشی ہوتی کہ میں آپ کی باطنی آبیاری کرتا

marfat.com

Marfat.com

کیونکہ آپ کے نانا صاحب نے میری ظاہری آب یاری فرمائی ہے یعنی
میں نے علم تفسیر کی تکمیل اُن سے کی ہے۔ اور شاگردی کا حق ادا کرتا۔ آپ
باباجی صاحب کے مشورہ پر عمل کرتے ہوئے اپنے ہمراہیوں سمیت
پہاڑ کی دشوار گذار گھاٹیاں طے کر کے سید پور پہنچے۔ اور حضرت پیر قاضی
شمس الدینؒ سے شرف ملاقات حاصل کیا۔ چونکہ حضرت جی صاحبؒ تازہ
حصول علم سے فارغ ہوئے تھے۔ پاس شریعت کا خاص خیال فرماتے پیر صاحبؒ
مسوڑھوں کی بیماری کے سبب نسوار ڈالتے تھے آپ کو یہ بات ناگوار گذری
اور بغیر اظہار مدعا واپس تشریف لائے اور تمام ماجرا اپنے ہر دو بزرگوں
سے بیان فرمایا۔ آپ کے برادر بزرگ صاحبزادہ عبیداللہ جیؒ اور سید محمود
صاحب نے پھر سید پور شریف کا مشورہ دیا۔ اپنے ہر دو بزرگوں کے مشورہ پر
آپ پھر سید پور شریف گئے اور ساتھ نسوار اور دیگر اشیاء خوردنی بھی
لے گئے اور جناب پیر صاحبؒ سے ملاقات کر کے نہایت عاجزی وانکساری
سے معذرت طلب کرتے ہوئے اظہار مدعا فرمایا۔ پیر صاحبؒ آپ میں
رشد وہدایت کے آثار ملاحظہ فرما چکے تھے۔ مسکراتے ہوئے فرمایا کہ پھر واپس
آگئے ہو۔ حضرت خواجہ شمس الدینؒ کشف وکرامت سے معلوم کر چکے تھے
فرمایا میں نسوار نشے اور لذت کے لئے نہیں استعمال کرتا بلکہ میرے دانتوں
میں مرض ہے مسوڑھے پانی چھوڑ دیتے ہیں نسوار سے وہ پانی خشک
ہوتا ہے اس بیان سے آپؒ کے دل کا شبہ دور ہو گیا پھر آپ نے حضرت
خواجہ شمس الدینؒ کے سامنے اپنا مدعا ظاہر کیا۔ پھر حضرت خواجہ سید پوریؒ
سے بیعت ہو گئی اس کے بعد حضرت صاحبزادہؒ نے اپنے پیر طریقت کی

marfat.com
Marfat.com

صحبت و مجلس اختیار کی پھر تھوڑے عرصہ میں منازل سلوک طے کر لئے
پوشیدہ راز کھل گئے حضرت صاحبزادہؒ بہ مقام سکر و حیرت چالیس روز
رہا اور آپ ایک خاص کمرہ میں رہتے تھے دن رات وہاں ہی رہتے
آپؒ کے واسطے کھانا باوضو ہو کر بسم اللہ شریف پڑھ کر تیار کیا جاتا تھا
اگر کوئی کھانا وغیرہ بسم اللہ شریف پڑھنے کے بغیر تیار کر کے آپؒ کی خدمت
میں حاضر کیا جاتا تو آپؒ اسے واپس کر دیتے تھے فرماتے کہ اس پر بسم اللہ
شریف نہیں پڑھا گیا۔ سکر و حیرت میں آپؒ نہایت جوش عشق میں ڈوبے
ہوئے تھے۔

ایک دفعہ حضرت پیر صاحب محمد اسحٰقؒ کے بڑے دوسرے بھائی
عبید اللہ صاحب بیعت ہونے کے واسطے سید پور شریف گئے جب حضرت
خواجہؒ نے ان کو بیعت فرمایا تو پہلی ہی صحبت میں ان کا حال عرش مجید تک
عروج کر گیا۔ آپؒ نے ان کو مبارک باد دی مگر خود ان پر یہ حال پوشیدہ
رہا جب عبید اللہؒ شتی میں پہنچے تو حضرت صاحبزادہ پیر محمد اسحٰقؒ نے
فرمایا اپنے بڑے بھائی سے کہ تم کو مبارک ہو تمہارا حال تو عرش مجید تک
عروج کرتا ہے، کیونکہ یہاں سے پہلے بیعت ہو کر خلافت سے نواز دیئے
گئے تھے حضرت عبید اللہؒ کو ان کے کہنے پر اور یقین آ گیا لیکن خود نہ
سمجھتے تھے لیکن درد اشتیاق زیادہ پیدا ہو گیا کچھ دنوں کے بعد ان کو
بھی سمجھ آ گئی، اپنے حال کو عرش مجید تک عروج کرتے ہوئے دیکھا۔

ایک دفعہ آپؒ اپنے پیر حضرت خواجہ شمس الدینؒ کے سامنے
بیٹھے مراقبہ فرما رہے تھے آپؒ کی جانب متوجہ ہو کر فرمایا کہ محمد اسحٰق تم نے

marfat.com

Marfat.com

تحت الثریٰ میں کیا دیکھا حضرت پیر محمد اسحٰقؒ نے فرمایا کہ میں نے تو تحت الثریٰ میں سُرخ رنگ کا پتھر دیکھا ہے آپ نے فرمایا ٹھیک ہے تم نے اس کو نورِ جلالی سے دیکھا ہے مجھے سبز نظر آیا ہے در اصل سبز اور سُرخ رنگ کا پتھر نہیں بلکہ نور جمالی اور نور جلالی کا رنگ نظر آتا ہے جب اس پہ نورِ جمالی کا عکس پڑتا ہے تو سبز نظر آتا ہے اور جب نور جلالی کا عکس پڑتا ہے تو سُرخ نظر آتا ہے۔

چونکہ آپ پر حقیقت میں جلالیت کا غلبہ تھا۔ جس پر توجہ فرماتے لطائف خمسہ جاگ جاتے تھے۔ یہ عالم دیکھ کر خواص و عوام میں ایک تہلکہ مچ گیا اور مخلوق دور دراز و قرب جوار سے جوق در جوق آکر بیعت ہونے لگے آپ کے پیر بھائی جو عرصہ سے حضرت پیر صاحبؒ سے بیعت تھے، رشک کرنے لگے کہ کل کے مرید آج پیر بن گئے اور ہم ویسے ہی رہے جب حضرت پیر صاحبؒ کو علم ہوا تو انہوں نے فرمایا۔ ذَالِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ اور عام اعلان فرما دیا کہ اب اس طرف کے لوگ بیعت ہونے کے لئے اِدھر نہ آیا کریں۔ اب صاحبزادہ صاحب سے شنی بالا میں جا کر فیض حاصل کریں۔ اب وہاں ہی پانی کا چشمہ پھوٹ پڑا ہے۔ آپ لوگوں کی آب یاری وہاں ہی ہوگی۔

آپ کے برادر زادے صاحبزادہ عبدالقیوم صاحب نے ایک رجسٹر رکھا ہوا تھا جس میں بیعت ہونے والے کا مکمل پتہ درج ہوتا۔ مگر جب لوگوں کی کثرت ہوئی اور گاؤں کے گاؤں زمرہ بیعت میں آنے لگے۔ تو یہ سلسلہ بند ہوگیا۔ دور دراز علاقوں سے شائقین آتے، اور

marfat.com
Marfat.com

فائز المرام ہوکر واپس جاتے ۔ ہندوستان ۔ لنکا ۔ افغانستان ۔ سوات ایران ۔ بدخشاں ۔ دیر سے طالبان حق آتے اور کامران ہوکر لوٹتے ۔ چند گاؤں ۔ مثلاً کوٹلی ترلی ۔ علاقہ بٹل ۔ کونش ۔ الائی ۔ نگینہ بجنور یلگ ۔ دوگہ اور تمام آزاد کشمیر کی وادی جہلم کے باشندے آپ کے سلسلہ میں شمولیت کی سعادت حاصل کر چکے تھے ۔ اور بیعت کا سلسلہ رحلت سے چند گھنٹے قبل تک جاری رہا ۔ اور مخلوق خدا ہدایت حاصل کرتی رہی ۔ آپ قریباً ۸ سال تک بعارضۂ فالج صاحب فراش رہے مگر رشد و ہدایت کا سلسلہ جاری رہا ۔ آپ نے فریضۂ حج ادا کیا اور حجاز مقدس میں سلسلہ نقشبندیہ مجددیہ کی بنیاد قائم فرمائی ۔ آپ کے ہمراہ آپ کے خلیفہ مجاز عبدالغفور صاحب مرحوم سوات اور ہندوستان کے دیگر زعماء بھی گئے تھے ۔

کرامات

۱۔ ایک دفعہ آپ راولپنڈی سے بذریعہ بس براستہ خانپور گھر تشریف لا رہے تھے ۔ اور آپ کے ساتھ آپ کے داماد صاحبزادہ شمس الحق صاحب بھی تھے ۔ خانپور سے دو تین میل جانب ہری پور نماز چاشت کا وقت آیا ۔ آپ نے بس ٹھہرانے کے لئے شمس الحق صاحب سے کہا ۔ انہوں نے بذریعہ کنڈیکٹر یہ بات سنائی ۔ ڈرائیور نے مذاق اڑاتے ہوئے کہا کہ یہ کونسی نماز کا وقت ہے دفعتاً بس کا پچھلا ٹائر پھٹ گیا اور گاڑی رک گئی ۔ حضرت صاحبؒ بس سے اترے اور سڑک سے نشیب کی طرف چلے ۔ جیسا کہ انہیں معلوم ہوا کہ اس طرف پانی ہے ۔

marfat.com

Marfat.com

وہاں چشمہ تھا۔ آپ نے وضو بنایا اور نہایت اطمینان سے نماز چاشت ادا کی۔ آپ کی فراغت تک بس والے بھی گاڑی کی مرمت کر چکے تھے۔ لوگ بس میں سوار ہوئے اور بس روانہ ہوئی۔ لوگ معہ ڈرائیور حضرت صاحبؒ کو حیرت کی نگاہ سے دیکھ رہے تھے۔

۲ ایک دفعہ آپ کے عقیدت مند شاہ محمد صاحب ہری پور سے تشریف لائے جو وہاں ٹیلیفون کی فیکٹری کے سپروائزر ہیں۔ حضرت صاحبؒ نے ان سے پوچھا۔ آپ کا کیا نام ہے۔ وہ صاحب رونے لگے۔ آپ نے فوراً ارشاد فرمایا روتے کیوں ہو۔ آپ کا نام یہ دیوار پر لکھا ہوا ہے۔ اس نے دیکھا اور خوش ہوا۔

اپنے حالات

۳ راقم الحروف عبدالعزیز اگرچہ ایک علمی خاندان کا چشم و چراغ ہے مگر بذات خود علم مروجہ سے عاری رہا کیونکہ میرے بائیں کان میں بچپن سے درد و پیپ جاری رہتی رہی جواب بھی باقی ہے معمولی تعلیم ہوئی پھر سر میں چکر آنے لگا تعلیم رہ گئی، معمولی جگہ پر امامت کرتا رہا واہ فیکٹری سولہ ایریا میں تین سال خطیب بھی رہا۔ آخر چکر کی وجہ سے استعفےٰ دے دیا پھر ٹیل میں دس سال دوکانداری کی اور ساتھ ہی معمولی امامت بھی کرتا رہا چکر کی وجہ سے دوکان میں نقصان ہوا جس کی وجہ سے بہت زیادہ قرضدار ہو گیا۔ چکر ایسے آتے کہ دوران چکر کسی سے بات بھی نہیں کر سکتا آخر مجبور ہو کر جناب حضرت پیر صاحبؒ روشن ضمیر کی خدمت میں آ کر عرض کیا آپؒ نے فرمایا تبلیغ شروع کر دو میں حیران ہوا کہ میں کسی سے بات نہیں کر سکتا تبلیغ کیسے کی جائے لیکن

marfat.com

Marfat.com

جناب کے ارشاد کی تعمیل پر کمربستہ ہو کر روانہ ہوا لیکن کسی جگہ چکر کے ڈر سے کام شروع نہ کیا حتیٰ کہ لاہور پہنچ آیا آخر سوچا کہ کہاں تک جاؤں گا توکل خدا پر کر کے لاہور قلعہ گوجر سنگھ کی جامع مسجد میں تقریر شروع کی، معلوم ہوا کہ آپ کی کرامت تھی چکر وغیرہ نہ تھا پنجاب میں تبلیغ شروع کی تبلیغ ہی کے دوران ایسا فیض جاری ہوا کہ نماز کے بعد تقریر کر کے دوسری جگہ جاتا جب تک نماز کا وقت نہ ہوتا تو کاپی پنسل میرے پاس ہوتی کتاب وعظ عبدالعزیز لکھنی شروع کی نہ میرے پاس کوئی کتاب تھی اور نہ کوئی بتانے والا خود بخود قرآنی آیتیں بھی یاد آتیں اس کے مطابق احادیث یاد ہو جاتی اور اشعار بھی بنتے ایسے تبلیغ کرتے کرتے کراچی پہنچا حضرت پیر صاحبؒ کی اجازت سے تبلیغی دوران میں کراچی ایئر فورس ماری پور کی ملے مسجد میں خطیب ہو گیا پورے نو سال وہاں رہا۔ اب بھی ماری پور کے راستے گلبائی جامع مسجد اگلے میں خطیب ہوں اس بندہ ناچیز کو حضرت پیر صاحبؒ روشن ضمیر کے ارشاد کی تعمیل کی وجہ سے اللہ تعالیٰ جل جلالہٗ نے علم لدنی عطا فرمایا جس کی وجہ سے بندہ ان کتابوں کا مصنف ہے، ۱ سیرت مصطفیٰؐ ۲ سفینۃ الواعظین ۳ تجلیات نقشبندیہ ۴ وعظ عبدالعزیز ۵ یہی کتاب سفینۃ العارفین ۶ سی حرفی عبدالعزیز ۷ سی حرفی بے نظیر۔ ۸۔ تذکرۃ النبیین۔ ۹۔ المواعظ حسنہ

جب مجھے اپنے مرشد خواجہ محمد اسحٰق صاحب نور اللہ مرقدہٗ کی ملاقات کا خیال آجاتا تھا تو میں سچ ٹھہر نہ سکتا تھا اور نہ دوسرے دن تک رک سکتا تھا ایک رات حضرت پیر صاحب کی طرف خواب میں جا رہا تھا بیداری پر صبح کی نماز کے بعد خیال میں آیا کہ اب جناب حضرت پیر صاحب کی ملاقات

marfat.com

Marfat.com

کے واسطے جاتا ہوں میں گھر سے روانہ ہو کر گیا۔ میں ٹبل میں رہتا تھا۔ ٹبل سے شنئی بالا شریف تک تقریباً بیس میل کا فاصلہ ہے جب عصر کے وقت جناب کے پاس پہنچا تو حضرت پیر صاحب نے فرمایا کہ آج رات کو میں نے خواب دیکھا کہ تم آئے ہو اور تم نے کدو لائے ہیں۔ اور تم نے یہ کہا کہ جناب میں اچانک آیا ہوں۔ یہ کدو قبول فرمائیں آپ کا مہمانوں کا گھر ہے۔ پھر میں نے تم کو کہا کہ اس کھڑکی سے اندر داخل ہو جاؤ تم نے کہا کہ میں اندر داخل ہوا تو کیا ملے گا۔ میں نے کہا مُلکاً کبیرا ملے گا۔ پھر تم اندر داخل ہو گئے ہو اب تم کو کچھ درجہ مل جائیگا اس کے بعد حضرت پیر صاحب نے مجھے خلافت دے دی۔

دوسرا واقعہ

جب ہندوستان و پاکستان جُدا ہوئے تھے تو اس دوران میں سردی کا موسم تھا۔ میں پیادہ حضرت پیر صاحب کی ملاقات کے واسطے روانہ ہوا عصر کے وقت میں شنئی بالا شریف کی مسجد میں پہنچا تو میں نے کسی سے دریافت کیا کہ جناب پیر صاحب کہاں ہیں۔ کسی نے کہہ دیا کہ جناب تو کشمیر چناری چلے گئے ہیں۔ یہ سُن کر میری ایسی حالت ہو گئی کہ زمین و آسمان مجھ پر تنگ ہو گئے میں مانسہرہ کی طرف بھاگنے لگا تو جناب پیر صاحب کے دو صاحبزادے ہیں ان دونوں نے مجھے بڑے زور سے روکنے کی کوشش کی لیکن میں نے اُن سے جان چھڑا کر ڈھوڈیال چلا گیا جو شنئی شریف سے نصف میل کے فاصلے پر روڈ کے کنارے ہے تاکہ کوئی بس موٹر وغیرہ مل جائے تو میں مانسہرہ چلا جاؤں۔ ادھر سورج ڈوبنے کے قریب ہو گیا مجھے کوئی چیز بھی نہ ملی میں دیوانوں کی طرح مانسہرہ کو پیادہ روانہ ہو گیا جناب حضرت پیر صاحب کی ایک کرامت ظاہر ہو گئی۔ وہ یہ ہے جب میں

marfat.com

Marfat.com

ڈھونڈیال سے روانہ ہوا تھا تو سورج ڈوبنے پر تھا پھر تین میل کا سفر میں نے طے کیا بلند دوراہے سے میں نے سورج کی طرف دیکھا تو سورج جیسا تھا وہاں ہی ہے آگے چار میل کا سفر اور بھی پیادہ ماپ کیا خاکی دوراہے پر پہنچا سورج کو دیکھا ویسا ہی ہے وہاں سے پھر روانہ ہوا اب مانسہرہ کے قریب ایک پرانی سڑک ہے اور ایک نئی سڑک ہے جب میں وہاں پہنچا تو اچانک سورج غائب ہوگیا ایسا اندھیرا ہوگیا کہ مجھے سڑک بھی نہیں نظر آتی تھی۔ پیچھے سے ایک روشنی نظر آئی۔ جب وہ روشنی میرے قریب ہوگئی تو میں نے اشارہ کیا تو وہ فوجیوں کی جیپ تھی وہ میرے قریب ٹھہر گئی۔ میں نے دیکھا کہ وہ سب فوجی سکھ تھے میں نے دل میں سمجھ لیا کہ میرا آخری دم ہے کیونکہ اس وقت حالت یہ تھی کہ اکیلا کوئی مسلمان ہندوؤں یا سکھوں کو مل جاتا یا مسلمانوں کو کوئی ہندو یا سکھ مل جاتا قتل کر دیتے تھے۔ میں خاموشی سے کلمہ توحید و کلمہ شہادت پڑھتا تھا لیکن ان سکھوں نے میرے ساتھ کوئی بات بھی نہیں کی۔ مانسہرہ پہنچ کر مجھ سے پوچھا کہاں اترو گے میں نے کہا یہاں ہی اتار دو۔ پھر مجھے وہاں اتار دیا۔ پھر مجھے اپنے حالات کی کوئی خبر بھی نہیں کہ میں کب گھر کو واپس ہوا ہوں اور کہاں گیا تھا۔ پھر میری واپسی کا علم خداوند تعالےٰ نے ہمارے گھر والوں اور رشتہ داروں سے بھی بھلا دیا۔ کسی کو کوئی علم نہیں میری واپسی کا۔ اس قسم کی کرامت حضرت پیر صاحب کی ظاہر ہوئی۔

دوسری کرامت

جناب حضرت پیر صاحب روشن ضمیر کی وفات سے اگلے سال میں حج کو گیا کراچی سے میں نے کچھ کفن خریدا تاکہ آب زمزم سے دھولاؤں ایک ایک

marfat.com

Marfat.com

کفنی تبرکاً دوستوں کو دیدی جائے گی اور اپنے لئے کفن رکھ لیا جائے گا حج کے بعد میں نے مکہ معظمہ سے بھی بیس گز لٹھا خرید کر آب زمزم سے دھویا کہ خاص خاص آدمیوں کے کام آئے گا۔ واپسی پر میں جناب پیر صاحب کی ملاقات کے واسطے گیا اور اُن کے لئے لائے ہوئے تبرکات پیش کئے۔ رخصتی کے وقت انہوں نے فرمایا میں نے خط تمہاری طرف روانہ کیا تھا میں نے کہا حضرت مجھے تو خط نہیں ملا۔ میں نے نہ پوچھا اور نہ انہوں نے بتایا کہ خط کا مضمون کیا تھا۔ دوسرے سال میرا داماد مولوی فضل الرحمٰن حج کو گیا تو میرے معلم یوسف سیف الدین صاحب کے دروازے کے آگے سے گزرا اس کے دروازے پر چھوٹا سا لیٹر بکس تھا جس میں سے حاجیوں کو آنے والے خط روزانہ نکال لئے جاتے تھے لیکن پیر صاحب کی کرامت دیکھو پورے ایک سال سے لیکر تک اُن کا خط لیٹر بکس میں پڑا رہا۔ مولوی فضل الرحمٰن نے واپسی پر وہ خط مجھے دیدیا حضرت نے خط میں دعا سلام کے بعد لکھا تھا کہ میرے لئے مکہ مکرمہ سے بارہ گز لٹھا خرید کر آب زمزم سے دھو کر لے آنا۔ میں نے فوراً اُس بیس گز کفن میں سے بارہ ۱۲ گز جدا کر کے بذریعہ ڈاک پارسل ارسال کر دیا۔ حضرتؒ نے اپنے ہاتھ سے خود کفن تیار کیا۔ دوسرے تیسرے دن نماز کے سجدہ میں وفات پائی اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ط۔ جناب خود حج کو گئے تھے تو کفن لائے تھے اور ہزاروں مریدوں کے کفن بھی ان کے پاس پڑے تھے لیکن ان کو مجھ سے محبت تھی مجھ سے منگوایا ہوا کفن استعمال فرمایا۔ نوّر اللّٰہ مرقدہٗ۔

marfat.com
Marfat.com

کرامت

حضرت پیر صاحب روشن ضمیرؒ نے خود فرمایا کہ گلگت میں ایک ڈاکٹر خواب میں ملا اس کو میں نے اجازت دی ذکر جاری ہوا پھر اس نے میرے سے شئی بالا کا پتہ دریافت کیا میں نے پتہ بتا دیا پھر اس نے وہاں سے اُونی گرم جُبہ بارسل کیا جس کو حضرت پیر صاحبؒ سردیوں میں پہنا کرتے تھے احقر نے بھی وہ جُبہ دیکھا تھا اور وہ ڈاکٹر صاحب وہاں ہی پہ کامل خلیفہ ہوئے ایک دفعہ احقر تبلیغی دورہ میں بالاکوٹ اور گلگت کے درمیان ایک خطرناک گھاٹی ہے اس کے قریب تک گیا اور گلگت جانے کا ارادہ کیا تھا لیکن وہاں کے لوگوں نے مجھے واپس کر دیا کہ خطرناک گھاٹی میں سردی کی وجہ سے خطرہ ہے میں واپس آ گیا حضرت پیر صاحبؒ سے میں نے ذکر کیا آپؒ نے ارشاد فرمایا اگر جاتے تو اس ڈاکٹر سے ملاقات ہو جاتی۔

کرامت

آپؒ حج شریف کو جاتے یا آتے وقت ہندوستان میں نگینہ شہر میں آپؒ کا ایک خلیفہ تھا اس کے پاس ٹھہرے اس شہر میں تین بدکار عورتیں تھیں جنہوں نے بدکاری کی دوکان لگائی ہوئی تھی جتنے دن آپؒ وہاں پہ ٹھہرے تھے وہ سب بدکار لوگ آپؒ کے مُرید بن کر اللہ اللہ کرنے لگے اُن بدکار عورتوں کے پاس کوئی نہ گیا انہوں نے کسی سے دریافت کیا کہ کیا وجہ ہے ہمارے پاس آنے والے کہاں گئے کسی نے بتایا کہ یہاں سرحد کی طرف سے ہزارہ کا ایک پیر آیا ہوا ہے وہ لوگ تو سب اُس کے مُرید ہو کر اللہ اللہ کرنے لگے ہیں حضرت

marfat.com

Marfat.com

پیر صاحبؒ نے خود ارشاد فرمایا کہ ان عورتوں نے میرے پاس اپنا نوکر بھیجا کہ اجازت ہو تو ہم آپ کو سلام کرنے آئیں حضرت پیر صاحبؒ نے فرمایا میں نے اجازت دے دی۔ اُن تینوں نے آکر سلام عرض کیا۔ دروازے کے باہر خاموش بیٹھی رہیں میں نے کہا اب جاؤ اُن تینوں نے بیک بار عرض کیا یا حضرت ہم کو اسلام سکھاؤ میں نے کہا کہ اسلام سکھاتا ہوں لیکن تم جو کام پہلے کر رہی تھیں اس سے سچی توبہ کر لو۔ بلکہ میں اس پر بھی اکتفا نہیں کر سکتا، میں اسی مجلس میں تم کو شادی کر کے دوں گا۔ انہوں نے عرض کیا یا حضرت منظور ہے حضرت پیر صاحبؒ نے فرمایا میں نے ان تینوں کو اسلام سکھایا پھر اسی مجلس میں تینوں کی شادی کرادی اور فرماتے تھے کہ آج تک نگینہ شہر میں پھر کنجر خانہ نہیں قائم ہوا یہ تھی آپ کی کرامت۔ آپ اونچے درجہ کے ولی اللہ تھے۔

کرامت

ایک دفعہ ٹنل شہر کی جامع مسجد میں آپؒ نے جمعہ کی نماز پڑھائی کیونکہ اس وقت حضرت مولانا محمد حسین صاحب اور ان کا بیٹا غلام نبی صاحب اور باقی کے ٹنل کے علاقے کے علماء کرام آپ کے مرید تھے نماز کے بعد مسجد میں مراقبہ کے واسطے حلقہ بن کر تمام لوگ بیٹھے۔ احقر بھی اس مراقبہ میں موجود تھا۔ بہت مخلوق تھی مسجد کی چار دیواری میں بیٹھا کر ابھی فکر ذکر شروع نہ کیا تھا۔ حضرت پیر صاحب روشن ضمیرؒ مسجد کے محراب میں مصلّے پر بیٹھے تھے کہ ایک دیہاتی کالے کپڑوں والا آدمی آیا سیدھا حلقہ کے اندر جا کر حضرت پیر صاحبؒ سے باادب ملا پھر باادب دونوں ہو کر آپؒ کے آگے بیٹھا سر سے پگڑی

marfat.com

Marfat.com

اُتاری جو کالے رنگ کی اور پُرانی تھی اس میں دو روٹیاں گندم کی تھیں روٹیوں میں تقریباً ۲ ٹھڑیا دس پکے ہوئے گوشت کی بوٹیاں لپٹی ہوئی تھیں وہ کھول کر جناب حضرت پیر صاحبؒ کی خدمت میں پیش کیں جناب حضرت پیر صاحب روشن ضمیر نے روٹیوں پر اپنا کپڑا ڈال کر ایک دو لقمے اور ایک دو بوٹیاں لے کر ساتھ والے کو دیں پھر ایک دو لقمے اور بوٹیاں جدا کرتے گئے اور ان صاحب کے ہاتھ میں دیتے گئے کہ سب پر تقسیم کرتا جا، چنانچہ پھر زیادہ زیادہ لقمے اور بوٹیاں دیتے دیتے تقریباً اسی یا سو آدمیوں کو وہ دو روٹیاں اور سات آٹھ بوٹیاں پوری ہو گئیں بعد میں مراقبہ کیا گیا لیکن اس کے بعد میں نے وہ آدمی کبھی نہیں دیکھا اور نہ پہلے دیکھا تھا یہ تھی آپؒ کی کرامت آپ کا خود فرمان ہے۔

کرامت

ایک دفعہ بخارا کی طرف کا ایک ولی اللہ مجذوب شکی بالا شریف میں آیا اس وقت آپؒ ایک مجلس میں تشریف فرما تھے اس مجذوب نے جذبے میں آکر کہا کہ تو بیٹھا ہے اُٹھ میرے لئے چلائے ۲ جناب حضرت پیر صاحب فرماتے تھے کہ میں نے کوئی گفتگو نہ کی فوراً اُٹھ کر میں اپنے گھر چلا گیا گھر میں ایک بہت چھوٹی کیتلی تھی جس میں مشکل سے دو پیالیاں چائے سما سکتی ہونگی وہ لائے اور اس بزرگ کے ہاتھ میں پیالی دی اسی بزرگ نے کہا کہ یہ دُنبے کا حصّہ لایا ہے آپؒ کو بھی جذبہ آیا فرمایا کہ لو پیا ہوا اس سے چلائے ٹپکتی جائے گی فرمایا میں کیتلی لے کر کھڑا رہا وہ پیتا گیا میں ڈالتا گیا جب گیارہ پیالیاں پی چکا تو معافی مانگ کر چلا گیا بعد میں لوگوں

marfat.com

Marfat.com

نے دریافت کیا یہ کون تھا فرمایا ایک قطب تھا مجھے آزمانے کے واسطے آیا اب زیر ہو کر چلا گیا۔

کرامت

ایک دفعہ حضرت پیر صاحبؒ کو آزاد کشمیر میں مقام چناری کے خطیب صاحب لے گئے چناری میں جمعہ جاری کرنے کے واسطے اس وقت مانسہرہ سے سیدھی سری نگر بس جاتی تھی کشمیر سب ایک تھا جس بس میں جناب حضرت پیر صاحبؒ تشریف فرما تھے اس بس میں فرنٹ سیٹ پر ایک میم بیٹھی تھی جو سری نگر جا رہی تھی اس میم نے دیوان حافظ کا ایک شعر بلند آواز سے پڑھا. حضرت پیر صاحبؒ نے فرمایا تو نے دیوان حافظ پڑھا ہے اس نے کہا میں نے اس کا امتحان دیا ہے حضرت پیر صاحبؒ نے اس کو اپنا دیوان تحفہ عجب دیا اس نے تھوڑا سا پڑھ کر کہنے لگی یہ دیوان تم نے خود مرتب کیا ہے محمد اسحٰق آپ کا نام ہے۔ آپؒ نے فرمایا ہاں یہ میری تصنیف ہے اس میم نے کہا اس وقت میرا ٹکٹ سری نگر کا ہے میں وہاں جا رہی ہوں پھر ملاقات کروں گی بس میں جاتے جاتے حضرت پیر صاحبؒ چناری میں اتر گئے میم آگے چلی گئی لیکن کچھ بیقرار ہوتی گئی چناری سے آگے جو اڈہ ہے مجھے نام. نہیں آتا وہاں میم اتر گئی کہنے لگی میں اب آگے نہیں جا سکتی۔ اس کے ساتھ اس کا ایک نوکر بھی تھا جس کا نام عبدالقادر تھا اس نے بھی بہت اصرار کیا کہ سری نگر کا ٹکٹ ہے سری نگر جائیں، لیکن میم نے کہا میں آگے ہرگز نہیں جا سکتی میں واپس جا کر حضرتؒ کے پاس مسلمان ہوتی ہوں اب خدا کی قدرت دیکھئے کہ واپسی پر ان کو کوئی سواری نہ ملی کچھ سامان اس مسافر عورت نے

marfat.com
Marfat.com

خود اٹھایا اور کچھ اس نوکر نے اٹھایا پیادہ واپس آئے جب چناری پہنچے تو حضرت پیر صاحبؒ فرماتے تھے کہ ہم بمع مریدوں کے نماز کے بعد مراقبہ کر رہے تھے دیکھا وہ میم بمع نوکر کے سامان اٹھائے ہوئے دروازہ پر آکر عرض کرنے لگی یا حضرت اسلام سکھاؤ میں نے اس کو اس خطیب صاحب کے گھر بھیجا کہ کپڑے تبدیل کرنے جب کپڑے تبدیل کر کے آئی تو اس کو میں نے کلمہ پڑھایا اسلام لائی پھر دل ذکر بتایا۔ اس نے اپنے نوکر عبدالقادر کو بھی بیعت کرائی پھر عرض کیا یا حضرت ہمارے پادریوں نے دو شک ہمارے دلوں میں ڈالے ہیں ان کا حل فرمایئے۔

۱ اگر آخر زمان نبی بڑی شان والا ہوتا تو سب سے آخر میں کیوں آتا۔

۲ اگر آخر زمان نبی بڑی شان والا ہوتا تو زمین میں کیوں ہوتا ہمارا نبی آسمان پر زندہ ہے۔

حضرت پیر صاحب روشن ضمیرؒ نے فرمایا کہ عقلی دلیل چاہیے کہ قرآن و حدیث سے۔ اس نے کہا عقلی ہو حضرت پیر صاحبؒ نے فرمایا کہ میں نے کہا کہ آخر زمان نبی بڑی شان والا ہے تمام نبی ان کی آمد کی خبر اپنی اپنی امتوں کو دیتے آئے ہیں اس لئے سب سے آخر میں آئے ہیں۔ میم نے تسلیم کر لیا، دوسرے سوال کا جواب حضرت پیر صاحبؒ نے اس طرح دیا کہ ایک بڑے پانی کے حوض میں پتھر پھینکو، جہاں پتھر پھینکا وہاں پانی پر ایک بلبلا پیدا ہو جاتی ہے اب میں تجھ سے پوچھتا ہوں کہ وہ پتھر اصل ہے یا کہ وہ بلبلا۔ میم نے کہا کہ پتھر اصل ہے اگر پتھر نہ پھینکا ہوتا تو بلبلا نہ پیدا ہوا ہوتا۔ پیر صاحبؒ نے فرمایا کہ وہ پتھر کہاں ہے میم نے کہا وہ تو نیچے

marfat.com

Marfat.com

زمین میں ہے پیر صاحبؒ نے فرمایا کہ یہ فرق ہے ہمارے نبی اور تمہارے نبی کا۔ حضرت پیر صاحبؒ فرماتے تھے کہ وہ میم پھر چلی گئی اس نے کہا کہ میں عورتوں کو تبلیغ کرنے پر مقرر ہوں اپنی تقریر کے آخر میں میرا کام تھا کہ حضرت عیسےٰؑ کی تعریف بیان کرتی تھی کہ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ لوگوں کو عیسےٰؑ پر اعتقاد ہو، اب میں عیسےٰؑ کی تعریف چھوڑ دوں گی، جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف بیان کروں گی حضرت پیر صاحب فرماتے تھے کہ چند سال تک اس کے خطوط آتے رہتے تھے جہاں ہوتی وہاں سے خطوط آتے تھے یہ تھی آپؒ کی کرامت۔ آپؒ حاجت مندوں کی حاجت روائی اور خدمت کرتے۔ ریاکاری اور نمائش سے بالکل پرہیز کرتے۔ اپنے تمام کام خود انجام فرماتے۔ آخر عمر میں بوجہ عارضہ فالج معمولات میں کافی فرق آگیا تھا آپ سے جب تک ہو سکا۔ خود امامت فرماتے۔ اپنے بزرگوں اور پیروں کے مزارات پر حاضری دیتے۔ اور ایصال ثواب کے لئے کافی دیر تک پڑھتے رہتے۔ وضو کرنے کے لئے رو بقبلہ ہو کر بیٹھتے اور وضو سنت کے مطابق کرتے کوئی کام خلاف سنت نہ کرتے ہر کام میں سنت کی پیروی کرتے۔ جماعت کے بعد احباب کے ہمراہ دائرہ بنا کر ذکر و فکر و مراقبہ فرماتے۔ ہر ایک سے اُس کے حالات کے مطابق گفتگو فرماتے اور ہر ایک کو اتباع سنت نبوی صلعم کی تاکید فرماتے۔ اور مراقبہ میں حالات کے منکشف ہونے پر اخفاء حال کی تاکید فرماتے۔ کلمہ طیبہ کے ورد کا فرماتے اور فرماتے کہ تمام دنیا و مافیہا اس کلمہ کے مقابلہ میں مثل قطرہ ہے۔

حضرت جی صاحبؒ نے ردّ مرزائیت و چکڑالویت پر مدلل و معقول طور پر منظوم الفاظ میں اظہار خیال فرمایا ہے۔ جو غیر مطبوعہ ہے۔ خلاف شرع ہر امر کا

marfat.com
Marfat.com

سختی سے تردید کرتے اور مخالفت فرماتے۔ ہر کام میں توسط کو مدنظر رکھتے اور افراط و تفریط میں نہ پڑتے۔ دل آزاری سے کلی طور پر احتراز فرماتے۔

حضرت صاحب کے اخلاق عادات معمولات

آپ کا خُلق سراپا محمدی تھا۔ صبر۔ شکر۔ حلم و تواضع۔ قناعت۔ تسلیم و رضا۔ توکل آپ کے عادات میں داخل تھے۔ مریضوں کی عیادت فرماتے اور مسنون دُعائیں پڑھ کر اُن پر پھونکتے۔ ہر امر میں آداب سنت ملحوظ اور اجتناب از بدعت مدنظر رکھتے۔ لباس مبارک ہمیشہ سادہ زیب تن فرماتے۔ اور عمامہ استعمال کرتے آپ ہمیشہ استغفار پڑھتے۔ نعمتوں پر شکر اور تکالیف پر صبر کرتے کبھی کسی بات پر رنجیدگی کا اظہار نہ فرماتے اور نہ ہی کسی سے کسی امر کی نسبت گلہ و شکوہ فرماتے۔ آپ کا چہرہ مُبارک ہمیشہ چودھویں کے چاند کی طرح چمکیلا رہتا۔ جو شخص آپ سے ایک دفعہ ملاقی ہوتا وہ ہمیشہ کے لئے گرویدہ ہو جاتا۔ آپ نے کبھی بھی کسی ملکی و سیاسی تحریکات میں حصہ نہیں لیا۔ اور نہ ہی کسی حاکم وقت کی مدح میں لب کشائی فرمائی۔ تقریباً ساٹھ ستر سال تک توحید و رسالت کا درس و تلقین فرماتے رہے۔ منبر پر کسی دنیاوی امر پر بحث نہ فرماتے۔ بلکہ اللہ تعالیٰ اور حضور پاک صلعم کے احکام سناتے۔ ہر کام خدا کے سپرد کرتے۔ اپنے ملاقاتیوں سے خندہ پیشانی سے پیش آتے۔

آپ نے تقریباً ساٹھ سال تک اپنے مواعظ حسنہ سے مخلوقات خدا کو راہ راست پر لانے کی تبلیغ فرمائی۔ نتیجہ کے طور پر ہزاروں افراد آپ کے مواعظ حسنہ کی بدولت راہ راست پر آئے اور وہ بھی آپ کے خلیفہ مجاز بن کر باعث ہدایت مخلوقات ہوئے

marfat.com

Marfat.com

۔اس سے زیادہ کرامت اور کونسی ہوسکتی ہے۔آپ کے عقیدتمندوں سے معلوم ہوا ہے کہ آپ سے بیعت ہونے والا پابند صوم وصلوٰۃ ہوجاتا ہے۔ چونکہ کرامات کا ظہور راہ معرفت وسلوک ہیں۔ حجاب کا درجہ رکھتے ہیں اس لئے اکثر صوفیائے کرام اور بالخصوص مشائخ سلسلہ عالیہ نقشبندیہ کے لوگوں سے پوشیدہ رکھتے تھے۔

حضرت صاحب کی اولاد نرینہ

آپ کے دو صاحبزادے ہیں (۱) صاحبزادہ محمد عارف صاحب (۲) صاحبزادہ عبدالظاہر صاحب۔

آپ کے بھائی

حضرت صاحبؒ کے دو بھائی ہیں۔ایک بھائی صاحبزادہ عبیداللہ جی صاحبؒ عرصے دنیا سے روپوش ہوچکے ہیں۔ دوسرے بھائی صاحبزادہ محمد الیاس صاحب حیات ہیں اور ایبٹ آباد میں مقیم ہیں۔

آپ کے برادرزادے

حضرت صاحبؒ کے برادر بزرگ مرحوم کے تین صاحبزادے ہیں (۱) صاحبزادہ عبدالرؤف صاحب راحت مرحوم (۲) صاحبزادہ عبدالرزاق صاحب مرحوم (۳) صاحبزادہ عبدالقیوم صاحب حیات ہیں اور حضرت صاحب کی جگہ خطیب جامع مسجد شئی بالا شریف میں ہیں اور صاحبزادہ محمد الیاس صاحب

marfat.com
Marfat.com

کے دو صاحبزادے ہیں ۱ صاحبزادہ محمد یونس صاحب ۲ صاحبزادہ محمد ادریس صاحب۔

نوٹ :۔ جناب حضرت جی صاحبؒ کے حالات نہایت مختصر طور پر حضرت صاحبؒ کے برادر زادہ صاحبزادہ عبدالقیوم نے اس فقیر کی درخواست پر تحریر کر کے میرے حوالے کئے جو یقیناً مبالغہ وغیرہ سے بالکل پاک صاف ہیں۔

گر قبول اُفتد زہے عزّ و شرف

وفات :۔ آپؒ آخر عمر میں بوجہ بیماری کے کمرے میں رہتے دروازہ بند رکھتے تہجد آخری دم تک ادا کرتے رہے آخر ستائیس ۲۷ ماہ محرم بمطابق اٹھارہ جنوری* دُنیائے ناپائیدار کی بے ثباتی کے شکار ہوئے آپ کی وفات کی خبر بجلی کی طرح علاقہ میں گوشہ گوشہ میں پہنچ گئی عقیدت مند جمع ہو گئے وفات صبح منگل در سجدہ نماز دنیائے فانی سے رحلت فرمائی اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیہِ رَاجِعُونَ

دیوان تحفہ عجب کے چھ شعر یہ ہیں جو کتاب کے حاشیہ پر لکھے تھے۔

آمد بمن جوش اے امیں تعجیل کن کاغذ بیں
بنویس در دے ایں چنیں افشا کنم ایں راز را

ایں قلب مومن اے اخی گویم اگر تو بشنوی
ایں راز را روزن بیں افشا کنم ایں راز را

ایں در بمن بکشادہ شد حالم بمن گوشادہ شد
پس نفس من آمادہ شد افشا کنم ایں راز را

ایں نفس را سرکوب شد بسیار بروے رُعب شد
پس بر سرش یک چوب شد افشا مکن ایں راز را

* سنہ ۱۳۹۷ھ ۔ سنہ ۱۹۷۷ء

marfat.com

Marfat.com

وعدہ بکردش گو بگو آنرا کہ من گویم بگو
باغیرمن ہرگز مگو افشا کنم مَن راز را
اسحٰق تو خاموش شو تو ایں سخن ازمن شنو
با ایں چنیں رلہے برد افشا کنم من راز را

ب کی پٹی سے تین شعر یہ ہیں۔

گفت گوش خود نزدیک کن ازمن شنو تو ایں سخن
با عام وخاص ایں راز کن ازہر سرِ سرم طلب
ہر چیز را ظاہر منم ہر چیز را باطن منم
ہر چیز را موجد منم خلاق من دارم لقب
ایں راز باتو گفتہ شد درسلک چو دُر سفتہ شد
اغیارا زوے خفتہ شد ایں راز از خاصان طلب

پ کی پٹی سے دو شعر ہیں

خود دوست را بیارم دعوت دہم بدارم
دشمن کنم بنارم مردود راست وچپ
ایں راز شد بالا کردم بتو حوالہ
اسحٰق ہمچو ہالہ گردید راست وچپ

ت کی پٹی سے یہ شعر ہیں

ایں گوش راشنوا منم ایں چشم را بینا منم
ایں نطق را گویا منم اظہار ما را خوش رواست
ایں قلب را جاروب کن اغیار ازوے دور کن
ایں تخت من معمور کن اظہار ما را خوش رواست

marfat.com
Marfat.com

آمد بگوش اسحٰق را راز کہ تو گفتی خدا
کردم قبول ایں ما جرا اظہار ما را خوش رواست

ش کی پٹی سے چار شعر ہیں

دراں میخانہ می رفتم دراں خمخانہ میدیدم
مرا از ہر طرف گفتند ایں یک جرعہ زینہا نوش
بدو گفتم کہ یک جرعہ چرا نوشم کہ بسیار است
بگفتا گر زیک قطرہ بشد زائد شوی مدہوش

شراب عشق کل را اگر من میکنم تقسیم
بباید تا کہ دیوانے دگر گویم و تو بنیوش
شراب عشق را مستی و مخموری دگر باشد
نہ آں مستی و مخموری کہ اغیاراں کنند در گوش

ض کی پٹی سے یہ تین شعر ہیں

میکنم اغیار را در نار دوزخ دائما — زانکہ مے بود ند از ہستی من بس بے غرض
میبرم احباب را در خلد و انعام مقیم — زانکہ میجستند مارا ہر طرفی بے غرض
میدہم حور و قصور و نیز غلماں میدہم — لیک میگویند بدہ دیدار ما را ایں غرض

ع کی پٹی سے یہ تین شعر ہیں

ایں چنیں کس را تماشا میدہم در باغ خود
دیگراں بیہودہ دعوٰی میکنند نالند چو زاغ
سرِ وحدت آشکارا میکنم بر عاشقاں
عاشقاں پرواز در وے میکنند بلبل بباغ

marfat.com
Marfat.com

ایں چنیں رازے کہ من گویم کرا طاقت بود
گوش کن اسحٰق بلبل را جدا کردم ززاغ

م کی پٹی سے یہ تین شعر ہیں

من زراز خود یکے رشتہ بتو بگشادہ ام
زاں سبب درجوش میگوئی تو ایں شیریں کلام

راز دارِ خود منم ہرگز تو در دے شک مدار
گرچہ مے آید بیروں از فمِ تو شیریں کلام

ایں چنیں رازے کلیم اللہ با من کردہ بود
تو مشو ترسندہ اسحاقا خدا گوید کلام

ھ کی پوری پٹی تحریر ہے

ہر آں کارے کہ من کردم کسے دیگر نمیکردہ
زمیں را تختہ کردم سمآ را بے ستوں کردہ

شمارا میکنم مخلوق از ماءِ مہیں امشاج
جدت را بے پدر مادر ہم عیسےٰ بے پدر کردہ

خروج المیّ را از حی خروج الحیّ را از میّ
خروج الحیّ لبعد المیّ مقرر ایں چنیں کردہ

دخول الیل را بنگر طلوع الشمس را بنگر
کہ ایشاں دخل ایشاں طلع گو دیگر کسے کردہ

ہر آں کارے کہ من کردم ومن دانم ومن گویم
کسے دیگر نمے گوید نمے داند نمے کردہ

بگوشِ سمع من آمد قبولست ایں چنیں کارے
کہ میکردی ومے بینی کسے دیگر نمے کردہ

شرح مانسے

چیست آں رازے کہ آں پوشیدہ بر من میرود
ہست آں رازے ازل کزوے خبر کردم ترا

گفتمت من کیستم گفتی کہ رب ما تویٰ
ایں چنیں رازے کہ می گفتم خبر کردم ترا

marfat.com
Marfat.com

راز نامہ کا ایک شعر

راز باطن آشکارا میکنم در پیش تو — تا کہ اغیاراں زجوشت میشوند قائل ترا

ب چار شعر

تو مرا بشناس من پروردگار عالمم — ایں چنیں رازے کہ میگویم میشنوی عجب
پس الٰہی من خطا کردم و میگفتم خطا — ایں چنیں رازے کہ میگوئی و گستاخم عجب
نیست گستاخی بگو از ہر چہ میبینی بپرس — من جوابت امید ہم پرسندۂ خود باشم عجب
ایں چنیں کارے کہ تو کردی مرا مقبول شد — خود بخود پرسی و میگوئی و مے بینم عجب

دیگر

راز داری را بکوہم ختم بر مستیٔ خود — زانکہ خود ہستیم و خود ہستیم و خود گویم راز
گر تو شک داری تو در اطراف عالم بنگریں — ایں چنیں جلوہ ہم ایں چشمے تماشا را کرد
من نہ میگفتم کہ اے اخلاق تو خاموش شو — چوں شوی خاموش من روئیدہ میگویم ترا
چوں شدی خاموش پس دیواں بتو دارم عیاں — آنچناں دیواں کہ تو ظاہر بگفتی مرا
آنچناں دیواں کہ گفتم ظاہر و باطن منم — گرچہ میدانند بظاہر حال ہم موجد ترا
من بتو گفتم کہ ہم خلاق ہم موجد منم — خاص میدانند و نادان میکنند مضطر ترا
من بتو گفتم کہ من پروردگار عالمم — حال من یکساں بود موجود ہر جاداں مرا

پروردگار عالم کے دربار میں عرض

خواست آں دارم کہ بر آں گنبد خضریٰ بروم — از وصال آں شفیع محروم مے مانم چرا
کن اجابت یا الٰہی خواست را بکنم ز تو — تا کہ چوں بلبل درود در فشاں گویم ورا
گنبد خضرا کہ در وے سرور ہر دو جہاں است — او شفیع المذنبیں از بہر خود خواہم ورا
تا کہ من بد کار را می در درت استادہ ام — او شفیع آید شفاعت میکند بر د مرا

marfat.com
Marfat.com

او شفیع آمد شفاعت میکند گوید بمن
لیک بُرقعہ دارد او بر رُخ چساں بینی ورا

من نمیدانم کہ ایں بُرقعہ چرا از من کند
عرض میدارم حضورش را کہ میگوید مرا

گر ز افعالِ بدم بُرقعہ برخ داری زمن
تو شفیع المذنبیں بہر ایں خواہم ترا

یا شفیع المذنبیں درماندہ ام در ماندہ ام
دست من درگیر در بکشا کہ بینم ترا

من شفاعت میکنم لیکن نمے گردد قبول
زانکہ فسقِ تو ز حد بگذشتہ بنمایند مرا

من ہمیدانم کہ فسقِ من ز حد بگزشتہ است
لیک چوں شافع توئی از فسق من ترسم چرا

من شفاعت کردہ ام ایں در بتو بکشادہ شد
لیک میگویم بیروں بنشیں دروں ہرگز میا

ایں چہ رازست من نمیدانم چرا گوئی میا
چونکہ در بکشادہ شد بیروں ز در باشم چرا

تو نمیدانی و من دانم ترا گویم ضرور
تو بدرگاہ معلّےٰ بے طلب ہرگز میا

گر درونے در ترا خواہند ہم عذرے بکن
چوں نہ میخواہند بے اذنش دروں ہرگز میا

من ندائے اِرجِعی از گوش خود بشنیدہ ام
در ازاں بگرفتہ ام بیروں ز در باشم چرا

اِرجِعی را معنی ایں باشد کہ از فسق و فجور
توبہ کن زاں بعد در درگاہ من گوید بیا

(راز نامہ) در عشقِ الٰہی

پوزشِ خود را بمن بنما کہ من عفوش کنم
جلوۂ خود را بتو از ہر طرف پیدا کنم

تو دریں دُنیائے ہستی تو بر عرشِ بریں
جلوۂ مارا ببیں من ہر طرف پیدا کنم

یا اِلٰہی من کجا بینم کہ مارا چشم نیست
تو بدہ توفیق تا در ہر طرف جلوہ کنم

جلوہ من باشد تو نے گشتی غلط در کارِ خود
ایں چنیں گفتی کہ دہ توفیق تا جلوہ کنم

marfat.com
Marfat.com

یا الٰہی من خطا گشتم مرا معذور دار

زانکہ در ہستی تو گفتم کہ من جلوہ کنم

ہستیٔ ما را چساں طاقت بود در پیش تو

تا کہ تو باشی و میگوئیم کہ من جلوہ کنم

ایں چنیں لغزش ز انساں پیش شاہاں میشود

لیک شاہاں را بباید گفت تا عفوش کنم

ایں چنیں لغزش کہ در بار دگر ہم مے کنی

میکنی جرم و میگوئی کہ من عفوش کنم

یا الٰہ العٰلمیں گو من چساں گویم بتو

گو کہ مغفوریم و مرحومم بجود احسان کنم

ایں چنیں گفتم مرا ہرگز نمے آید بقال

ایں چنیں گفتن ترا شاہد کہ من عصیاں کنم

یا الٰہ العٰلمیں تو خود بکن کار چنیں

تو بکن عفوہ کہ من ہم جرم ہم عصیاں کنم

ایں چنیں لغزش مدہ مارا کہ من رسواشدم

خود بخود قائل بجلوہ خود بخود عفوش کنم

نیست ایں لغزش کہ می کردی و میگفتی بخود

زانکہ ایں راز لیست از خود خود تماشا میکنم

راز حق داری بہ خاصاں ایں چنیں باشد کلام

کہ بلغزش گسیرم دگاہے بخود عفوش کنم

marfat.com

Marfat.com

راز دیگر

عاشقاں را نردباں من ساختم دیوان را
عاشق صادق بہ ہر منزل منور میشود

عاشقاں را دہ خبر از نردبانِ ایں چنیں
تاکہ ہر عاشق ز بوئے او معطر مے شود

چوں معطر مے شود گر شک کند در حال تو
پس برائے حل آں گردت مدور مے شود

حالِ خود معلوم میگردد ز قالِ ایں چنیں
گرچہ ایں اظہار از مشکل تصور مے شود

حال را بر قال گفتند آں بداں مانند بود
چونکہ بر کودک بلوغے حال ظاہر میشود

من بشارت دادہ ام از جنت و خلد و مقیم
تاکہ ہر طالب ز شنویدن مبشر مے شود

نار را از نور تفریق است مے گفتم بتو
نار میسوزد بنورے دل مطہر مے شود

چوں شود تطہیر دل پس راز را در راز داں
ایں چنیں رازے ازاں رازے معنبر میشود

ورنہ آں رازے کہ مدخل میشود در راز تو
بے خبر زد و بے خبر گر عقل و پاء سر مے شود

عقل را با شرع ضم کن رازے گویم بتو
شرع قول و افعال محبوبم مقرر مے شود

marfat.com
Marfat.com

ہرچہ او گفتست او راحق بداں از سوئے من
ہرچہ میکرد او رضائے من مدلّل مے شود

ہر کہ او را منع کرد او امتناع من بداں
شرع قرآنم حدیثِ او مفسر مے شود

ہرچہ میکرد م ورا وحی جلی وحی خفی
جملہ برحق است زو کافر مشکک مے شود

کافراں را گو کہ ایں دینِ محمدؐ برحق است
ایں بود غالب بہر دینے کہ عارض میشود

دین او ناسخ بکر دستم لِاَدْیَان قدیم
دین او باقی بود تا حشر قائم مے شود

رازِ محبوبی کہ در قرآں بکر دستم باؤ
غیر را اشکال در وے نیز پیدا میشود

او نمیداند کہ ایں رازِ قدیم ست و قدیم
گرچہ با اعراب حرف و صوت حادث میشود

راز در ایں راز را لبس ختم کردم ایں قدر
بعد ازیں شرحِ دیگر از بہر دیواں میشود

بُلبلِ در جستجوئے گل رود سوئے چمن
زاغ در بیشہ کند غوغا کہ جینے نیست اُف

ہر طرف غوغا بکردے تا کہ زر حاصل شود
سیم و زر چوں جمع گردد حیلہ دیگر بود اُف

marfat.com
Marfat.com

دیگر ردیف ۔ ۶

در مقامِ احمدی وعده ازل آرد بیاد
آنچناں وعده که تو با شاه بکردستی ورا

شاه چنیں پرسید از ارواحِ آدمَ اجْمَعِین
کیستم من یعنی ربّکُم یا نه رب گوئی مرا

در جواب ارواح ما گفتند کہ ربّ ما توئی
ایں چنیں وعده کہ میکردی بیاد آرد ترا

یا رسُول اللہ نمیدانم چرا یاد آورد
من فراموش کرده ام پس یاد چوں آید مرا

تو فراموش کرده ای زاں میکنم یاد او بتو
پنبۂ غفلت ز گوش آور کہ یاد آید ترا

پنبۂ غفلت نمیدانم چساں آرم بیروں
گر بدانستم بیروں از گوش مے آرم ورا

پنبۂ غفلت تمنا غیرِ حق در دل بداں
چوں شود بیروں ز دل وعده بیاد آید ترا

یا الٰہی ایں چنیں توفیق مے خواہم ز تو
یا رسُولُ اللہ مدد کن تو شفاعت کُن مرا

تا تمنا غیرِ حق در دل نمے آید دروں
در جمالِ نورِ تو ایں روحِ من گردد فنا

در جمالِ نورِ من روحِ خود فانی بداں
زاں سبب پروردگارم یار میگوید ترا

ردیف ۔ ی

یا رسُولُ اللہ یکے رازِ دگر در دل رود
مَن نمیدانم چساں تعبیرِ مے بکنیم زِ وَے

ایں چنیں تعبیر کُن گوئیم بتوائے رازدار
گو کہ روحم گُم شود در جلوۂ اوصاف وَے

من نمیدانم کہ ایں روحم چساں گُم میشود
گر بدانستم پسِ تعبیر ایں بکنیم زِ وَے

تو نمیدانی کہ روحت در کدامی منزل است
در جمالِ من کُند پرواز در اوصاف وَے

من نمیدانم ازیں پُرسم ز تو عالی جناب
تو مرا آگاه کُن از جلوۂ اوصاف وَے

من ترا آگاه کنم بشنو ز من ایں راز را
گوش کُن در گوش تا شنوی ز من اوصاف وَے

گوش را در گوش کردم ایں چنیں آید ندا
روحِ خود را جز بداں از دیدنِ اوصاف وَے

marfat.com
Marfat.com

شرح کُن ایں عجز را در پیش عاجز یا شفیع — تا کہ در تسکیں در آید ایں دلم شیدائے وے
شرحِ دیواں بشنیدیں ایں قدر کافی بود — شرح از رازِ شود زیں بعد ہم ہمراہ وے
ہر کہ با دانش بود عبرت ازیں گیرد مگر — ہر کہ بے راہ میرود گو تو ہدا اللہ بوے

تبرکاً اتنا لکھا گیا ہے زیادہ معلومات کے واسطے تحفہ عجب ملاحظہ کیا جائے تاکہ جناب حضرت پیر صاحب روشن ضمیر کے کمالات کا پتہ معلوم ہو نور اللہ مرقدہٗ

تیئیسواں باب

حضرت نور محمدؒ المعروف نانگا بابا

یہ حضرت خواجہ شمس الدینؒ کے بڑے خلیفہ تھے آپ کا مسکن بھی سید پور میں تھا نانگا بابا اس لئے کہتے تھے کہ سفر کی حالت میں تو لباس پہنتے لیکن جب گھر ہوتے تو احرام کی طرح ایک بڑی چادر باندھ لیتے اور سردی میں آگ جلا کر سینکتے اس لئے نانگا بابا کہتے تھے جب حضرت خواجہ شمس الدینؒ سے بیعت ہوئے ہر وقت آپؒ کی خدمت میں رہتے جب تک اپنے مرشد کا دیدار نہ کر لیتے چین نہ آتا تھا کبھی کبھی اپنا کام کاج کرتے کرتے جب اپنا پیر یاد آتا فوراً کام چھوڑ کر اپنے مرشد کی خدمت میں حاضر ہو جاتے اور فرماتے جناب آپ کے دیدار کے بغیر چین نہیں آتا کبھی کبھی آپؒ سے رخصت

Marfat.com

ہوکر گھر پہنچے پھر اپنا مرشد" یاد آجاتا اسی وقت پھر واپس حاضر خدمت ہو جاتے آپ کو علم معرفت میں کمال مقام حاصل تھا جب آپ کا سکر و حیرت کا مقام تھا تو آپ نے تمام لوگوں سے بات کلام کرنا چھوڑ دیا تھا ہر وقت بے خودی اور غلبہ ہیبت و جلال میں رہتے تھے گھر سے باہر ایک پتھر پر بیٹھے رہتے جب اس حالت سے حضرت خواجہ شمس الدین" باخبر ہوئے تو آکر بٹھا کر توجہ دی تو آپ حیرت کے مقام سے آگے نکلے پھر ہوش میں آگئے یہ مقام ایسا ہے کہ سالک ہوش سے ہاتھ دھو بیٹھتا ہے ہیبت اور حیرت کا عالم چھایا ہوتا ہے عقل و فکر جواب دے بیٹھتے ہیں جلال الٰہی کا سمندر موجزن ہوتا ہے سالک حالت مجذوبیت میں بدل کر اپنے آپ کو گم پاتا ہے اور زبان سے ایسے کلمات نکلتے ہیں کہ لوگوں کو خلاف شرع نظر آتے ہیں جیسا کہ شاہ منصور" نے حالت سکر و حیرت میں پھنس کر انا الحق کا نعرہ لگایا۔ چونکہ نانگا بابا کے پیر خواجہ شمس الدین" موجود تھے انہوں نے اپنی توجہ کے ساتھ نانگا بابا کو نکال دیا حضرت نانگا بابا فرماتے تھے کہ سکر کے دوران مجھے اپنی جان مردہ معلوم ہوتی تھی اور حیران تھا باوجود مردہ ہونے کے چل پھر رہا ہوں۔

کشف و کرامات

۱ بڑی کرامت آپ کی یہ بھی تھی کہ سنت نبوی کے پابند تھے ۲ آپ کی اہلیہ محترمہ پاکدامن نیک پارسا جو طریقت میں ہم خیال آپ کی طرح صاحب فراست و کرامت تھیں ۳ ایک دفعہ علاقہ پکھل کے بارہ مہمان حضرت خواجہ شمس الدین" کے دولت خانہ پر سید پور شریف چلے گئے اس وقت

marfat.com
Marfat.com

حضرت خواجہؒ حضرت نانگا باباؒ کے گھر تشریف فرما تھے مہمانوں کا باورچی نزدیک جاکر تھوڑی دیر بھی جدائی برداشت نہ کر سکی فوراً اسی وقت مہمان بھی مغرب کے وقت حضرت نانگا باباؒ کے گھر پہنچ گئے گھر کے افراد کے واسطے تھوڑا کھانا تیار تھا حضرت نانگا باباؒ نے اپنی اہلیہ محترمہ سے فرمایا کہ آج ہنڈیا میرے حوالے کر دو آپ نے ہنڈیا پر کپڑا ڈال کر نیچے سے کھانا نکال نکال کر دیتے رہے حتیٰ کہ سب گھر والے اور بارہ مہمان بھی سیر ہو گئے اور ہنڈیا میں اسی طرح کھانا باقی تھا ۵ ایک دفعہ جناب نانگا باباؒ نے فرمایا کہ میں مراقبہ میں تھا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے پل صراط دکھائی اپنی تین انگلیاں جوڑ کر اشارہ سے فرمایا کہ اس طرح لٹک رہی ہے پھر انگلیاں سیدھی کر کے فرمایا کہ مومنوں کے لئے اس طرح ہو جاتی ہے اور یہ بھی فرمایا کہ پل صراط کو قرار نہیں ہلتی رہتی ہے اور جب میں نے قدم رکھا تو میرے لئے دونوں پہلوؤں میں انگور کی شاخ یعنی پودا سہارے کے لئے مل گیا میری گھبراہٹ دور ہو گئی ۵ ایک دفعہ حضرت خواجہ شمس الدینؒ کے پاس کچھ بچھل کے مہمان آ گئے اور کچھ دراوہ کے علاقے سے آئے تھے ان سے دریافت کرنے کے بغیر حضرت خواجہؒ نے نانگا بابا سے فرمایا کہ بچھل والے مہمان تو اللہ اللہ کرنے کو آئے ہیں لیکن یہ دراوہ والے مہمان کیوں آئے ہیں حضرت نانگا باباؒ نے اپنی فراست سے معلوم کر کے فرمایا یہ دراوہ والے دعا کے واسطے آئے ہیں ان کی ایک عورت گم ہو گئی ہے یہ بات سن کر مہمان حیران ہو گئے کہ ہماری دلی مراد بھی ان کو معلوم ہے حضرت نانگا باباؒ نے کشف کرامت سے معلوم کر لیا تھا حضرت یعقوب چرخیؒ جو کہ شیخ عطارؒ کے پیر بھائی اور خواجہ بہاؤالدین نقشبندیؒ کے خلیفہ تھے فرماتے تھے کہ اللہ والوں کی صحبت میں صاف دل ہو کر

marfat.com

Marfat.com

جاؤ کیونکہ وہ تمہارے دلوں کے جاسوس ہیں حدیث شریف میں آیا ہے کہ اِتَّقُوْا بِفِرَاسَةِ الْمُؤْمِنِ فَاِنَّهٗ يَنْظُرُ بِنُوْرِ اللّٰهِ یعنی مومن کی فراست سے ڈرو کیونکہ وہ خدا کے نور سے دیکھتا ہے۔ ۱۲ حضرت نانگا بابا کو کشف قبور بھی تھا مُردوں کے حالات معلوم کر لیتے تھے خوشی میں ہوں یا تکلیف میں۔ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث کا مفہوم بھی ہے کہ قبر جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے یا جہنم کے گڑھوں میں سے ایک گڑھا ہے گنہگاروں بدکاروں کے واسطے عذاب اور ہلاکت کا گڑھا ہے اور نیکوکاروں کے لئے جنت کا باغ ہے ۱۱ ایک دفعہ بارش بند ہو گئی لوگوں نے آپ سے دُعا کی استدعا کی آپ پانی میں بیٹھ کر دُعا کرنے لگے شدید بارش ہو گئی ۱۲ ایک دفعہ راستہ پر جاتے وقت گرمی میں حضرت نانگا بابا نے آسمان کی طرف دیکھ کر عرض کی خدایا بارش برسا دے چند قدم آگے بڑھے تو آسمان پر ابر آگیا پھر زور کی بارش ہو گئی ۱۳ جب آپ کے سامنے کھانا حاضر کیا جاتا تو آپ کھانے میں انگلی ڈال کر حلال کھانا اور مشکوک کھانا وغیرہ معلوم کر لیتے یہ بھی بتا دیتے کہ اس میں فلاں فلاں چیز حرام ہے یا مشکوک ہے اور فلاں پاک ہے ۱۴ ایک دفعہ آپ کی دعوت ایک عقیدت مند نے بڑی کوشش سے تیار کی۔ حضرت نانگا بابا نے کھانے سے ہاتھ اٹھا لیا اس دعوت والے نے عرض کی جناب یہ تو میں نے بڑے احتیاط سے بالکل تسلی بخش حلال چیز سے دعوت تیار کی ہے حضرت نانگا بابا نے فرمایا کہ ہلدی کہاں سے لائے تھے جب ہلدی کی تحقیق کی وہ پڑوسیوں سے مانگ کر لائے تھے وہ ہلدی کچھ مشکوک تھی کھانا نہ کھایا ۱۵ ایک دفعہ اپنے گھر میں ساگ پکایا گیا مائی صاحبہ سے فرمایا کہ یہ حرام ساگ ہے انہوں نے فرمایا کہ اپنی باڑی سے لایا ہے نانگا بابا نے جا کر اپنے

marfat.com
Marfat.com

کھیت میں پھر کر دیکھا کہ پڑوس والوں کے کھیت سے ایک بیل گھاس میں ان کے کھیت میں آگئی تھی اس کا ساگ مکس ہو گیا تھا پتہ چلا تو پڑوسی نے وہ بھی معاف کر دیا اور آئندہ کے واسطے کھلی اجازت دیدی ۱۱ ایک دفعہ آپ کو کسی عقیدت مند کی طرف توجہ کرنے سے معلوم ہوا کہ اس کی حقیقت غصہ سے بگڑی ہوئی ہے. حال ٹوٹ گیا اس آدمی نے عرض کی کہ میری نئی چادر کسی نے چرالی ہے مجھے اس آدمی پر بڑا غصہ ہے اگر مل جائے ۔ پھر اس آدمی نے غصہ سے توبہ کی تو اس کا حال کشادہ ہو گیا اُدھر خداوند کریم کے حکم سے چور جب چارپائی پر لیٹتا ہے تو کوئی آدمی اس کو چارپائی سے نیچے پھینک دیتا ہے جب چارپائی پر جاتا تو نیچے پھینکا جاتا ہے صبح کے وقت اس نے چادر واپس کسی طریقے سے پہنچادی ۱۳ ایک دفعہ نانگا باباؒ کے بھائی نے آپ کی دعوت کی اور عمدہ عمدہ کھانے کھلائے جب وہاں سے روانہ ہوئے جنگل میں خدا کا شکریہ ادا کیا ہاتفی آواز آئی کہ وال لسی پر شکریہ ادا کر نازیادہ محبوب ہوتا ہے ۱۴ ایک دفعہ آپ نے فرمایا کہ میری حقیقت اس مقام پر پہنچی ہے کہ جہاں پر واضح الفاظ میں اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ لکھا ہوا تھا ۱۵ ایک دفعہ آپ کی حقیقت ایسی جگہ پہنچی جہاں پر صرف اِلَّا اللّٰہُ لکھا ہوا تھا ۱۶ آپ کو اللہ تعالیٰ نے خوابوں کی تعبیر کا علم بھی عطا فرمایا تھا اور آپ سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی پوری پیروی کرنے والے تھے ۱۷ آپ کی اہلیہ محترمہ بھی بڑی کشف وکرامت والی تھیں اور دعا کے قبول ہونے اور نہ قبول ہونے میں بڑی بصیرت رکھتی تھیں کسی بیمار کے واسطے کوئی دعا کراتا اگر دعا قبول ہوتی تو فرما دیتیں کہ فکر نہ کرو اللہ تعالیٰ صحت عطا فرمائے گا اور اگر

marfat.com

Marfat.com

دعا قبول نہ ہوتی تو وارثوں سے فرمادیتیں کہ بیمار کو اکیلا نہ چھوڑنا پڑا ایک دفعہ دُور سے دو آدمی آرہے تھے اُن کے آگے مائی صاحبہ نے ایک آدمی بھیجا کہ فلاں شخص کو بولیں کہ وہاں ہی بیٹھ جائے اور اپنے غصہ کو ختم کرکے آئے اور دوسرے کو آنے دو غصہ والے نے خود اقرار کیا کہ واقعی اس کو کسی پر غصہ تھا تو یہ کرکے حاضر ہوا ۱۹ ایک دفعہ مائی صاحبہ اور نانگا بابا ایک پتھر پر نماز پڑھ رہے تھے پہلے وہاں دوسرا آدمی نماز پڑھ کر روانہ ہوا تھا مائی صاحبہ نے فوراً نماز توڑ کر فرمایا کہ اس آدمی نے غصہ کی حالت میں نماز پڑھی ہے یہاں خدا کا غضب برستا ہے نانگا بابا نے فوراً آدمی کو غصہ کی خبر دی اس نے کہا کہ واقعی مجھے اپنی بیٹی پر غصہ ہے اسی وقت اس نے توبہ کی تب نانگا بابا اور مائی صاحبہ نے نماز ادا کی۔

وفات: حضرت نانگا باباؒ کی اہلیہ محترمہ ہر وقت رجوع الی اللہ رہتی تھیں سوز و گداز اور درد محبت میں رہتی تھیں اور مستجاب الدعوات اور صاحب حال تھیں نانگا باباؒ کی وفات بتاریخ سات دسمبر سنہ ۱۹۵۱ء بروز جمعہ شریف سات ربیع الاوّل سنہ ۱۳۷۱ھ کو ہوئی ان کے بعد حضرت مائی صاحبہ کی وفات غالباً ۱۹۶۵ء یا سنہ ۱۹۶۶ء میں ہوئی تھی اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

حضرت صاحبزادہ مولانا عبدالحیؒ صاحب گیروال مدظلہ

آپ حضرت خواجہ شمس الدینؒ کے سب سے چھوٹے صاحبزادے ہیں حضرت خواجہؒ کو آپ سے بڑی محبت تھی علوم ظاہری اور باطنی میں کامل ہیں حضرت خواجہ شمس الدینؒ کی دُعا، اور فرمان کے مطابق علاقہ پکھل گیروال میں رہائش پذیر اور جامع مسجد گیروال کے خطیب ہیں حضرت نقشبندیہ

marfat.com

Marfat.com

سلسلہ میں اپنے والد ماجد کے مرید اور خلیفہ ہیں اور تعلقِ بیعت رکھنے والے آزاد کشمیر ہزارہ ڈویژن وغیرہ کے لوگ کراچی لاہور راولپنڈی اور دیگر اکثر مقامات کے لوگ بھی آپ کے عقیدت مند ہیں اور غیر ممالک برطانیہ سعودی عرب میں بھی آپ کے عقیدت مند موجود ہیں آپ کو اللہ تعالےٰ جل جلالہٗ بیت اللہ شریف اور روضۂ اطہر سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم پر دو دفعہ حاضر ہونے کی توفیق عطا فرمائی اور امید ہے کہ اللہ تعالےٰ اپنے فضل وکرم سے پھر حاضری کی توفیق فرمائے نیز احقر کو بھی پروردگار عالم نے ایک دفعہ یہ سعادت عطا فرمائی ہے اور اللہ تعالےٰ اپنے فضل وکرم سے پھر پھر ہمیشہ تا زندگی بیت اللہ شریف اور روضۂ اطہر کی حاضری نصیب فرمائے آمین پہلی دفعہ حضرت صاحبزادہ مولوی عبدالحی صاحب پانچ جنوری ۱۹۷۳ء کو بسوں کے ذریعہ خشکی کے راستے سے براستہ عراق بیت اللہ اور روضۂ اقدس سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم پر حاضری ہوئی تھی اور روضۂ اطہر کی طرف سے جب آئے تو کیفیت بدل رہی تھی بیقراری کی حالت میں جا رہے تھے بے ساختہ اشعار ذیل زبان مبارک سے جاری ہوئے جو قلم بند کر دیے گئے۔

اشعار

خدایا یہ کیا ہی مبارک سفر ہے — تیرے در پہ حاضر غریب ہو رہا ہے
دلِ مضطرب کو قرار آگیا ہے — تیرا گھر مبارک قریب ہو رہا ہے
کرم ہی کرم ہے نوازش ہے تیری — کہ دیدارِ بیت اللہ نصیب ہو رہا ہے
کارواں بڑھ رہا ہے تڑپ بڑھ رہی ہے — میرے دل کا منظر عجیب ہو رہا ہے
سمجھتا نہیں خواب ہے یا حقیقت — کہ دامانِ رحمت قریب ہو رہا ہے

Marfat.com

درِ مصطفیٰ پر بھی جانا ہے لازم
یہ ارشادِ پاکِ حبیب ہو رہا ہے

مَنْ زَارَ قَبْرِیْ حدیثِ نبیؐ ہے
یہ اعلانِ حضرت عجیب ہو رہا ہے

شفایاب فرما مریضِ گناہ کو
جو زیرِ علاج طبیب ہو رہا ہے

آپ جب سفرِ حج سے واپس آئے تو آپ کی پیاس بجھنے کی بجائے اور تیز ہوگئی اور دل کو مدینہ طیبہ اور خانہ کعبہ کی محبت زیادہ ہوگئی دل کی بے قراری بڑھتی گئی خانہ کعبہ اور مدینہ منورہ کا منظر ہر وقت آنکھوں کے سامنے پھر رہا تھا چنانچہ اس یاد میں آپ نے انتیس ۲۹ ستمبر ۱۹۷۵ء کے رمضان المبارک کے آخری عشرہ میں بحالت اعتکاف یہ نظم قلم بند کی۔

نظم

احرام میں عاشق خوردکلاں سرگرمِ طوافِ کعبہ میں

وہ چومنا حجرِ اسود کا وہ یاد ستاتی رہتی ہے

وہ گردِ بیت اللہ شام و سحر سیلابِ رواں انسانوں کا

تسبیح و ثنا، زبانوں سے وہ یاد ستاتی رہتی ہے

خطیم کے اندر زاری کی ملتزم سے چمٹ کر رونے کی

وہ رُکنِ یمانی منظر کی وہ یاد ستاتی رہتی ہے

کیا شانِ منیٰ اب رحمت کی قربان نگاہیں ہوتی ہیں

غلافِ خانۂ کعبہ کی وہ یاد ستاتی رہتی ہے

وہ لُطف نمازِ دو رکعت میں مقامِ ابراہیمیؑ پر

وہ سجدے قدموں کی ٹھوکر میں وہ یاد ستاتی رہتی ہے

marfat.com

Marfat.com

وہ چشمۂ آبِ زمزم کا وہ مشربِ پسرِ خلیل اللہؑ

ہجوم خلائقِ قدرت کی وہ یادستانی رہتی ہے

صفا سے وہ دوڑ دیوانوں کی مروہ سے اُداسی نگاہیں کی

نشیب و فراز سعی کی وہ یادستانی رہتی ہے

وہ چیخ پکار کا عالم بھی وہ شانِ خدا کی بخشش کی

دن رات باران رحمت کی وہ یادستانی رہتی ہے

آپ کے یہ دردِ محبت کی صدا خدا کے دربار میں پہنچ گئی رحمت خداوندی کو جوش آیا آپ کی دلی مراد پوری ہونے لگی دوبارہ پروردگار عالم جل جلالہٗ نے اپنے گھر بیت اللہ شریف کے دیدار سے مشرف فرمایا ۹ نومبر ۱۹۷۶ء کو آپ راولپنڈی سے بذریعہ ریل کراچی روانہ ہوئے تو انتہائی مسرت اور محبت کے ساتھ آپ کی زبان مبارک سے بے ساختہ چند اشعار صادر ہوئے جو کہ قلمبند کر دیئے ہیں۔

اشعار

بلایا دوبارہ خدا نے کرم سے — مہمان بیت اللہ چلے جا رہے ہیں

یہی آرزو تھی میری زندگی کی — جو ایک ساتھ ہم سب چلے جا رہے ہیں

عجب قافلے ہیں یہ احباب حج کے — بشوقِ زیارت چلے جا رہے ہیں

عقیدت کے اشکوں سے منہ دھونے والے — الوداع کہتے کہتے چلے جا رہے ہیں

الٰہی یہ بندے تیرے گھر کے مہماں — تڑپتے تڑپتے چلے جا رہے ہیں

تیرے شوق عالی سے برپا دل ہیں — دلوں کو یہ تھامے چلے جا رہے ہیں

محبت تمہاری ہی زادِ سفر ہے — محبت کو لے کر چلے جا رہے ہیں

خدا کی محبت عطیہ خدا کا — محبت کے گھر کو چلے جا رہے ہیں

marfat.com

Marfat.com

یہاں بھی محبت وہاں بھی محبت
محبت کے مجنوں چلے جارہے ہیں

تو راضی ہو جس سے بلاتا ہے در پہ
یہ پیغام لے کر چلے جارہے ہیں

خدایا سفر کو تو آسان کر دے
یہ بندے تیرے گھر چلے جارہے ہیں

پھر کراچی پہنچ کر آپ بذریعہ ہوائی جہاز خانہ کعبہ کی جانب روانہ ہوگئے۔ جوں جوں ہوائی جہاز خانہ کعبہ کی طرف بڑھتا گیا دل کی کیفیت بدلتی گئی اور بیت اللہ شریف کے دیدار کے شوق میں دل بیقرار تھا کہ کب طیارہ جدہ شریف کے ہوائی اڈہ پر اترے گا کہ ہم دیوانوں کی طرح دوڑتے ہوئے خانہ کعبہ کے دامن اقدس میں پہنچ جائیں اسی کیفیت و اضطراری میں ہوائی جہاز کے اندر چند اشعار صادر ہوئے جو کہ قلمبند کر دیئے گئے۔ وہ اشعار یہ ہیں۔

اشعار

رواں ہیں دو ابھی بیت اللہ کو ہم بھی
کسی کی طرف سے بلایا گیا ہے

جدھر سے یہ رحمت کے جھونکے ہیں آتے
اُدھر ہی کو ہم کو بلایا گیا ہے

کرم ہے خدا کا عنایت خدا کی
فضاؤں میں ہم کو اڑایا گیا ہے

سعودی طیارہ اُڑا جارہا ہے
ہمیں اس کے گھر میں بلایا گیا ہے

گناہوں پہ اپنے شرمسار تھے ہم
یہ اعلان بخشش سنایا گیا ہے

ہوا میں صدائے لبیک آرہی ہے
عجب جشن حج یہ منایا گیا ہے

وہ لَا تَقْنَطُوْا کی صدا آرہی ہے
کہ روٹھے دلوں کو منایا گیا ہے

تیری بے نیازی و رحمت پہ قرباں
کہ اُجڑے دلوں کو بسایا گیا ہے

دو ٹکڑے ہیں کافی کفن زندگی کا
نہلا کر دھلا کر پہنایا گیا ہے

فقط اپنی شانِ کریمی کے صدقے
ہمیں اپنے در پہ بلایا گیا ہے

marfat.com
Marfat.com

آپ کا طیارہ چار گھنٹے اور دس منٹ کے بعد جدہ کے ہوائی اڈے پر اُتر گیا پھر آپ خانہ کعبہ کی طرف روانہ ہو گئے دلی مُراد پوری ہوئی مگر پھر بھی پیاس تا زندگی باقی ہے پروردگار عالم اپنے فضل و کرم سے مجھے اور جناب صاحبزادہ صاحب عبدالحی صاحب کو تا زندگی ہر سال حج کی دولت سے سرفراز فرمائے۔ آمین ثم آمین۔

حضرت شاہ منصورؒ

آپ کو جب فنا فی اللہ کا درجہ ملا تو آپ کو بغیر خدا اور کچھ بھی نظر نہ آتا تھا اپنی ہستی بالکل فنا ہو چکی تھی ہر جگہ اللہ ہی اللہ نظر آتا تھا اپنے وجود میں بھی بغیر اللہ کے اور کچھ نظر نہ آیا اس لئے انا الحق کا نعرہ لگا دیا موجودہ وقت کے بادشاہ نے شاہ منصورؒ کو قید کر دیا اور علماء وقت نے فرمایا کہ اس لفظ سے تائب ہو جائیے لیکن حضرت شاہ منصور شوق وصال میں انا الحق ہی کہتے رہے اور ہاتھ پاؤں زنجیروں میں جکڑے ہوئے تھے علماء اور حکومت نے حکم دیا کہ جو کوئی آئے وہ حضرت کو تھپڑ مارے تاکہ تائب ہو جائیں حضرت شیخ شبلیؒ جو آپ کے رازِ واقف تھے انہوں نے بھی چنبیلی کا پھول لے کر شریعت کا حکم مانتے ہوئے شاہ منصورؒ پر پھینکا جب پھول دوست کی طرف سے لگا تو نعرہ مار کر رو پڑے شبلیؒ نے دریافت کیا کہ لوگ بڑے تھپڑوں سے مارتے ہیں تو تم خوشی سے ہنستے ہو اور میں نے شریعت کا حکم مانتے ہوئے پھول پھینکا اس سے تم رو پڑے شاہ منصورؒ نے فرمایا کہ لوگوں کو میری حالت سے خبر نہیں اور تم کو سب کچھ معلوم تھا اس لئے تمہاری ضرب اگرچہ پھول کی تھی مجھ پر سخت لگی پھر شاہ منصورؒ کو جیل میں بند کر کے حکم سُنایا کہ فلاں دن تجھے سُولی دی جائے گی وہاں کوئی خدا کا بندہ

marfat.com

Marfat.com

چار مسائل کا جواب پوچھتا پھر رہا تھا کسی سے اس کا جواب حل نہ ہوا وہ سوال یہ ہیں ۱ سخاوت کی حد ۲ عشق کی حد ۳ شریعت کی حد ۴ نیک لوگوں کے مراتب کی حد۔ ان سوالات کا جواب کسی عالم سے حل نہ ہوا، حضرت شاہ منصورؒ کو ان سوالات کا پتہ لگا تو اس سوالی کو اپنے پاس بلا کر دریافت کیا اسی وقت شاہ منصورؒ کے واسطے کسی نے کھانا لایا تھا جب کھانے کے واسطے تیاری کی اسی وقت باہر سے ایک سوالی نے کھانا مانگا۔ شاہ منصورؒ نے اپنے آپ کو بھوکا چھوڑ کر کھانا سوالی کو دیدیا اور فرمایا کہ سخاوت کی حد یہ ہے پھر مسئلہ کے سوالی سے شاہ منصورؒ نے کہا کہ آنکھیں بند کر کے دیکھ جب سوالی نے آنکھیں بند کیں تو شاہ منصورؒ بالکل آزاد نظر آئے نہ جیل ہے اور نہ کوئی زنجیریں ہیں اور جس طرف چاہے جا سکتا ہے فرمایا یہ ہے شریعت کی حد۔ بیشک میں ہر طرف جا سکتا ہوں لیکن شریعت کا حکم مانتے ہوئے میں پابند ہوں کہ خدا کے حکم اور شریعت کی تعظیم کے واسطے میں نے اپنی جان قید میں رکھی ہے ۳ عشق کی حد جس دن مجھے سولی پر چڑھایا جائے گا آ کر دیکھ لینا کہ خدا کے عشق میں جان کو قربان کر دوں گا۔ ۴ نیکوں کے مراتب کسی کو معلوم نہیں پروردگار عالم نیکوں کو کیسے مراتب عطا فرمائے گا القصہ جب سولی کی تاریخ پوری ہوئی سب فوجیں اور بادشاہ وقت اور علماء کرام جمع ہوئے تو شاہ منصورؒ نے دعا فرمائی کہ پروردگار عالم جس نے شریعت کے قانون کے موافق حکم دیا ہے اور اس حکم کو پورا کرنے والے سب کی مغفرت فرما اب کوئی حضرت منصورؒ کی سولی کا حکم دینے والوں کو برا کہے گا وہ خدا کے نزدیک سخت گنہگار ہے کیونکہ انہوں نے شریعت کے موافق حکم دیا تھا اس کے بعد شاہ منصورؒ نے سولی پر تیار ہو کر خوشی سے فرمایا کہ شریعت حق ہے شریعت حق ہے

marfat.com
Marfat.com

اور یہ بھی فرمایا کہ خدایا میری سولی کے تماشا کرنے والوں کو بھی جنت میں داخل فرما رحم اللہ تعالےٰ علیہ

بیت

اے مرغ سحر عشق ز پروانہ بیاموز — کاں سوختہ را جاں شد آواز نیامد

(سعدیؒ)

حضرت دیوان راجا باباؒ

آپ کا اصلی نام مبارک فقیر محمد ہے عرف دیوان راجا باباؒ ہے آپ قوم ترک سے تھے غالباً آپ حضرت خواجہ احمد مجدد سرہند الف ثانیؒ کے خلفاء میں سے تھے آپ کو فنا فی اللہ کا اعلیٰ درجہ ملا تھا آپ کا مزار شریف علاقہ پکھل کے بفہ شہر کے تقریباً اڑھائی میل مغرب کی طرف مقام گلی باغ میں ہے آپ کے درجات آپ کے اشعار سے بخوبی معلوم ہوتے ہیں آپ کے اشعار

شہباز شاہ سوارم پرواز قدس دارم — آنجا شکار آرم مستِ الست ہستم
رفتم بعرشِ اکبر خوردم شرابِ اطہر — واصل شدم کہ اظہر مست الست ہستم
بے دوست در عذابم بے روئے او خرابم — بے وصل او کبابم مست الست ہستم
جز نام او نہ نام است جز عشق او حرام است — جز ایں شرف کدام است مست الست ہستم
از خویشتن پریدم با دوست خود رسیدم — جز عین خود نہ دیدم مست الست ہستم
گشتم ز خویش فانی رفتم بدو عیانی — دیدم بے نہانی مست الست ہستم
از غیر خود شکستم کون و مکان گذشتم — در لامکان نشستم مستِ الست ہستم
با غیر او نسازم آتش بدل فروشم — کونین را بسوزم مست الست ہستم
در روئے خوبرویاں در چشم مست غلطاں — دیدم جمال سلطاں مستِ الست ہستم

marfat.com

Marfat.com

در نور دل رسیدم عین العیاں بدیدم — سرِ نشاں شنیدم مستِ الست ہستم

دیگر

روئے کہ من بدیدم اندر جہاں نگنجد — لذت جمال آں رُو اندر بیاں نگنجد
آں روئے محض مطلق بیچوں و بیچگوں است — از وہم و فہم بیروں صورت دریں نگنجد
گر کس مرا بپرسد چیزے بدہ نشانی — از روئے بے نشاں است اندر نشاں نگنجد
پروازِ مرغ قدسی جز لامکاں نباشد — ایں مُرغ لامکانی اندر مکاں نگنجد
سرمست لاابالی پروائے کس ندارد — آنکس کہ کس نباشد اندر کساں نگنجد
ہمت بلند باید عشاق مستمے را — مردے حریص ہمت در عاشقاں نگنجد
بسیار زور باید در کار پہلوانی — مردے ضعیف لاغر در پہلواں نگنجد
پیشِ قضا و قدرت صلحے ز حق گرفتم — ایں قیل و قال کسبے ہرگز دراں نگنجد
الوانِ ہر طعامے اندر زخواں در آید — اِلّا طعامِ سری اندر زخواں نگنجد
تیرے ز دست دلبرِ جاناں جگر بدوزد — آں تیر ناگہانی اندر کماں نگنجد
ایں خاکِ بے ادب را نسبت بآدمی چہ باشد — اما چوں او نواز د کس را زیاں نگنجد
بلبل چو گل ببیند گویا بگل نشیند — بیچارہ زاغِ مسکیں در بلبلاں نگنجد
دائم وصال دارم جز ایں حرام بادا — بادے وصالِ دائم اندر نشاں نگنجد
آں دم کہ یک زمانے با دوست خود بباشم — آں دم دمے است باقی اندر دماں نگنجد
در آستانِ شیراز رو باہ را چہ مدخل — آنکس کہ نیست محرم در دوستاں نگنجد
اندر جمالِ جاناں راجا دوام عزت — از فرق ایں مراتب اندر جہاں نگنجد

صد ہزاراں شکرِ واجب پیشِ جانا بارشد — دیگر رُوئے خنداں با جمالِ نازنیں دیدارشد
درد و عالم کے تواند وصلِ جانا بارشد — وصلِ جاناں یافتم چوں بخت من بیدارشد

marfat.com
Marfat.com

بہر دیدن روئے جاناں مردہ بودم سالہا
زندہ گشتم ناگہاں دیدار او پُر بار شد

در جدائی ماندہ بودم کردیکجا کارساز
بعد یکجا ناز نازی با صنم بسیار شد

چوں بخوردم آں شراب لایزالِ حمدِ او
بعد خوردن جاہا ہم مست ہم ہشیار شد

چوں تجلّی کرد جاناں بر دلِ من ناگہاں
ایں دلم بعد از تجلّی مخزنِ اسرار شد

چوں ز فضلش جان ما در سترِ اعظم در رسید
یک بیک آں سترِ اعظم پیش من اظہار شد

مطربان را زود گو تا طبل شاہی بر زنند
بخت را جا گشت میموں یار ے را یار شد

دیگر

گفت را جانِ گہاں جانانِ رُخ را مینمود
صد ہزاراں جُست کردم حسن او را یافتم

در میانِ عارفاں ایں سترِ پنہاں یافتم
ہر کرا من جُست کردم عین اولیا فتم

دیگر

تا نیاید یک جذبہ ترک دنیا کے بود
باوجودِ ما سوی اللہ روئے مولیٰ کے بود

اے جواں تا بر نیائی از میانِ لا الٰہ
صد ہزاراں جاں ببازی وصل اللہ کے بود

ترک دنیا سر عبادت حُبِ دنیا سرِ خطاست
آں جمالِ نازنیں جز ترک دنیا کے بود

مردماں در چاہ نندان در جہاں افتادہ اند
بے بناو عشقِ او از چاہ بالا کے بود

نزد مرداں حُبِ دنیا زہر قاتل آمدہ
زہر خوردن اے جواں جز کارِ احمق کے بود

عاشقاں را در دو عالم جز خدا محبوب نیست
پیشِ مجنوں ہیچگہ جز نفسِ لیلا کے بود

دیگراں را زیب باشد زیوراں از حیلہا
صادقاں را جائے باشد کاذباں را جائے نیست

صدق باشد ورنہ عدل کارِ ملّا کے بود

تا بہ تیغ دلربا مقتول نشوی در جہاں
در میانِ بہشت خاصہ جائے شہدا کے بود

قلبِ مومن حرم خانہ دخلِ غیر شُد حرام
یک زنے را با دو شوہر عقد یکجا کے بود

marfat.com

Marfat.com

یک ولایت چود و سلطاں بادشاہی میکنند — در ولایت دائما جز شور غوغا کے بود
ایجواں باغیر ماذن ظلم کردن برخود است — ظلم کردن برتن خود کار بینا کے بود
ہرچہ داری جز خدا بگذار یک یک اے رفیق — چاکری مخلوق کردن کار دانا کے بود
بر در مخلوق رفتن غیر موزوں پیش نیست — آنکہ خواری خویش عمدا کار عقلا کے بود
ایں چنیں نقش در نگے چند روز پیش نیست — چوں بچوئی نقش راجا آں مہیا کے بود

(دیوان راجہ)

اشعار

از سقا ہم رتبہم داں جملہ ابرار مست
در جمالِ لایزالی ہفت و پنج و چار مست
تن چو سایہ بر زمین جان پاک عاشقاں
در بہشتِ عدن تجری تحتہا الانہار مست
خود چہ جائے عاشقاں ہر جائے توحید خدا
کوہ صحرا جبال و جملہ اشجار مست

حضرت خواجہ معصومؒ

حضرت مجدد الف ثانیؒ کے تیسرے فرزند تھے۔ جب خواجہ معصومؒ سن تعلیم کو پہنچے تو تھوڑی مدت میں حفظ قرآن کر کے دیگر علوم حاصل کرنے میں کوشش شروع کی بچپن سے مجددؒ کی ان پر نگاہ تھی اکثر علم اپنے والد بزرگوارؒ سے پڑھے اور کچھ بڑے بھائی خواجہ محمد صادقؒ سے کچھ شیخ محمد طاہر لاہوریؒ سے جو مجددؒ کے خلیفہ اعظم تھے خواجہ معصومؒ کو عروۃ الوثقیٰ کا

marfat.com
Marfat.com

نقب ملا ہے۔ گیارھویں سال کی عمر میں خواجہ معصومؒ نے طریقہ کیا تھا۔ چودھویں سال جناب نے خواب دیکھا کہ ایک نور میرے بدن سے نکلا ہے کہ تمام جہان اس سے منور ہو گیا۔ جب سولہ ۱۶ سال کے ہوئے تو تمام علوم ختم کر کے ہمہ تن متوجہ بالحق ہوئے بعنایت الٰہی اپنے والد بزرگوار سے اسرار کی بہرہ مندی ہوئی حضرت معصومؒ کے بارے میں مجدد کا فرمان ہے

ابیات

مجدد بتوصیف ادب کشاد — بفرمود کائے پور عرفاں نژاد
ز عرفاں نوشتم ورق در ورق — ہمہ خواندی از من سبق در سبق
تو یک نقطہ زیں لوح نگذاشتی — ہر آنچہ نہادم تو برداشتی
تو آخر چوں من قطب دوراں شوی — زمن ایں بشارت بیاد آوری

اپنے بزرگوار کے سب کمالات خواجہ معصومؒ کو حاصل تھے حضرت مجددؒ نے فرمایا کہ خواجہ معصوم زمرۂ سابقین سے ہے اور خواجہ معصومؒ جب حج کو گئے تو گیارھویں ذی الحجہ طواف سے فارغ ہوئے تو فرمایا کہ ادائے ارکان سے اجر قبولیت مجھ کو عنایت ہو گئے ہیں۔

وفات : وفات سے پہلے ایک دن بروز جمعہ نماز جمعہ کے بعد فرمایا کہ امید نہیں کہ کل اس وقت دنیا میں رہوں سب کو پند و نصیحت کر کے خلوت میں تشریف لے گئے صبح کی نماز پورے ارکان تعدیل سے پڑھی پھر مراقبہ کیا اشراق پڑھ کر بعد ازاں سکرات موت شروع ہوئی سورہ یٰسین پڑھتے پڑھتے دوپہر کے وقت بروز ہفتہ ۱۰ ربیع الاول ۱۰۷۹ھ کو وفات پائی۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ مزار شریف سرہند میں ہے۔

marfat.com
Marfat.com

حضرت شیخ سیفُ الدّین

خواجہ معصومؒ کے پانچویں فرزند ہیں ولادت جناب کی سرہند شریف میں سنہ ۱۰۴۹ھ کو ہوئی تھی تعلیم کی سن کو پہنچے تو تھوڑی مدت میں قرآن پاک حفظ کرلیا باقی علوم بھی بہت تھوڑی عمر میں حاصل کرلئے۔ ایام طفلیت ہی میں باطنی کمالات کے حاصل کرنے میں کوشاں ہوگئے۔ عین ایام شباب میں سب کمالات حاصل کرکے درجہ قبولیت کو پہنچ گئے۔ عالمگیر بادشاہ اور اس کے وزرا آپ کے مرید تھے۔ حضرت حجۃ اللہ نقشبند آپ کے بھائی بھی بڑے بزرگ تھے۔ شیخ سیف الدینؒ کی عادت تھی کہ ظہر اور عصر کے درمیان مستورات کو حدیث سنایا کرتے تھے۔ ایک دن مقررہ وقت سے پہلے وعظ ختم کردیا۔ مستورات نے عرض کی جناب ابھی وقت تو بہت ہے۔ فرمایا اب محمد عظم سے پڑھوانا محمد عظم آپ کے صاحبزادے تھے۔ بعد ازاں علیل ہوگئے پھر آپ کو حدیث سنانے کا موقعہ نہ ملا آپ نے سینتالیس ۴۷ سال کی عمر میں ۲۶ جمادی الاول سنہ ۱۰۹۶ھ میں انتقال پایا آپ کا مزار شریف سرہند شریف میں ہے۔

حضرت حافظ محمد حسن دہلویؒ

آپ کو حضرت شیخ سیف الدینؒ سے انتساب تھا۔ آپ ظاہر باطن یکساں پُرنور تھے۔ آپ حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلویؒ کی اولاد میں سے تھے۔ سلوک کے بلند مقامات و کمالات عالیہ پر فائز تھے آپ کی ولادت اور وفات معلوم نہیں۔

marfat.com

Marfat.com

ابیاتِ فارسی

از ذات حق تعالیٰ الہام ہر گدارا
گر طالب تو مائی کُن دُور ما سوارا

میان عاشق و معشوق رمزست
کرامًا کاتبین راز دخبر نیست

اے دریغا ایں چشم من دریا بودے
تا ں نثارے دلبر زیبا شدے

اے دریغا مرغ خوش پرواز من
زنتھا پریدہ تا آغاز من

روح البیان میں سیوطیؒ کی جامع الصغیر اور سخاوی کی مقاصد سے بروایت حضرت ابن عمرؓ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کیا ہے کہ میری امت میں ہر وقت پانچسو برگزیدہ بندے اور چالیس ابدال رہتے ہیں جب کوئی ان میں سے مرجاتا ہے تو فوراً دوسرا اس کی جگہ لے لیتا ہے صحابہ کرامؓ نے دریافت کیا کہ ان لوگوں کے خصوصی اعمال کیا ہیں تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ ظلم کرنے والوں سے درگذر کرتے ہیں اور برائی کا معاملہ کرنے والوں سے بھی احسان کا برتاؤ کرتے ہیں اور اللہ تعالےٰ کے عطا فرمائے رزق میں لوگوں کے ساتھ ہمدردی اور غمخواری کا برتاؤ کرتے ہیں۔

Marfat.com

ابدال وغوث میں فرق

غوث فریادرس وہ شخص ہے جس سے مدد طلب کی جائے اور وہ فریاد سُن کر مدد دینے والا ہو۔ اصطلاح صوفیہ میں غوث ولایت کے درجوں میں سب سے بڑے درجہ کا ولی ہوتا ہے۔ بعض صوفیہؒ کے نزدیک غوث سے بھی بڑا درجہ قطب کا ہوتا ہے۔ غیاث اللغات میں منقول ہے کہ قطب کے دائیں بائیں دو غوث ہوتے ہیں پس اس لحاظ سے قطب کا درجہ غوث سے بڑا ہوتا ہے۔ واللہ اعلم)

ابدال الف کے زبر سے بدل اور بدیل کی جمع ہے یہ لفظ دو معنوں پر بولا جاتا ہے (۱) وہ لوگ جو بُری صفتوں کو چھوڑ کر اچھی صفتیں اختیار کرلیں (۲) ایسے لوگ جو روحانی طور پر نظام عالم کا انتظام کرتے ہیں اور جن کے وجود پر تمام دنیا کی بقا ہے۔ بعض کہتے ہیں کہ ابدال اور اوتاد الگ الگ ہیں اور بعض اوتاد کو ابدال میں شمار کرتے ہیں۔ ان کو ابدال اس لئے کہا جاتا ہے کہ اگر ان میں سے ایک کہیں چلا جائے تو اس کی جگہ دوسرا ابدال جو اس سے نچلے درجے کا ہوتا ہے قائم ہوکر اسکا کام انجام دیتا ہے یا اس لئے ان کا نام ابدال پڑ گیا ہے کہ خداوند کریم نے انہیں اتنی قوت دی ہے کہ اپنی جگہ ایسے اشخاص کو چھوڑ کر جو بعینہٖ ان کی شکلوں کے مشابہ ہوتے ہیں جہاں چاہیں وہ جاسکتے ہیں (ماخوذ از: حاشیہ نفحات مولوی عبدالغفور)

ابو معیدؒ سے کسی نے پوچھا اوتاد افضل ہیں یا ابدال جواب دیا کہ اوتاد کیونکہ ابدال روحانی مدارج کو طے کرنے میں مشغول رہتے ہیں اور اوتاد باطنی

marfat.com

Marfat.com

مدارج کے اعلیٰ رُتبے پر پہنچے ہوئے ہوتے ہیں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میری اُمت میں سے سات ابدال سات اقلیموں میں رہیں گے۔ پہلی اقلیم کا ابدال حضرت ابراہیم علیہ السلام کی طرز پر ہے جس کا نام عبدالحی ہے۔ دوسری اقلیم کا ابدال حضرت موسیٰ علیہ السلام کی طرز پر ہے جس کا نام عبدالعلیم ہے۔ تیسری کا حضرت ہارون علیہ السلام کی طرز پر ہے جس کا نام عبدالمرید ہے۔ چوتھی اقلیم کا ابدال عبدالقادر نام ہے اور وہ حضرت ادریس علیہ السلام کی طرز پر ہے۔ پانچویں اقلیم کا ابدال حضرت یوسف علیہ السلام کی طرز پر ہے اور اس کا نام عبدالقاہر ہے۔ چھٹی اقلیم کے ابدال کا نام عبدالسمیع ہے اور وہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام کی طرز پر ہے۔ ساتویں اقلیم کے ابدال کا نام عبدالبصیر ہے اور وہ حضرت آدم علیہ السلام کی طرز پر ہے۔

یہ سارے ابدال اسرارِ الٰہیہ سے بخوبی واقف ہوتے ہیں ان میں عبدالقادر اور عبدالقاہر کے فرائض یہ ہیں کہ اگر کسی شہر یا ملک پر عذاب نازل ہو تو وہ اس کے مہتمم ہوتے ہیں ان میں سے جب ایک مرجاتا ہے تو عالمِ ناسوت سے ایک اور شخص اس کا قائم مقام کیا جاتا ہے اور پہلے ابدال کے نام پر پکارا جاتا ہے۔ ان کے علاوہ ۳۵۰ اور ابدال ہیں جو پہاڑوں جنگلوں اور بیابانوں میں رہتے ہیں ان کی خوراک درختوں کے پتے اور میوے وغیرہ ہوتے ہیں۔

ایک حدیث سے پایا جاتا ہے کہ ۳۰۰ ابدال حضرت آدم علیہ السلام کی طرز پر ہیں اور چالیس حضرت موسیٰ علیہ السلام کی طرز پر اور ۷ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی طرز پر اور پانچ حضرت جبرئیل علیہ السلام کی طرز پر اور تین حضرت میکائیل علیہ السلام کی طرز پر پیدا کیے گئے ہیں اور ایک ابدال آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرز پر پیدا کیا گیا ہے۔ (مرآۃ الاسرار)

marfat.com

Marfat.com

چوبیسواں باب

بیعت کا طریقہ

شیخ کو چاہیے کہ طالب کو اس طرح بیعت کرے طالب کے ہاتھ اپنے ہاتھ میں پکڑے اگر اجازت والے بہت ہوں تو سب کا دایاں ہاتھ ملا کر پکڑ کر کہے کہ تیری کفر سے توبہ ہے شرک سے توبہ ہے۔ وہ کہیں کہ توبہ ہے ہر بُرے کام سے توبہ ہے وہ اقرار کرے خدا کی سب منہیات سے توبہ ہے وہ اقرار کریں خدا کے سب حکم مانتے ہو وہ کہیں مانتے ہیں نماز بغیر عذر شرعی کے نہ قضا کرو گے وہ اقرار کریں انسان عاجز ہے اگر قضا ہو گئی قضا لوٹاؤ گے وہ اقرار کریں پھر طالب اپنی آنکھیں بند کریں اور دل سے بغیر خدا کے سب خیالات دور کریں اور دل کی طرف دھیان کریں کہ بغیر اللہ تعالےٰ کے اور کچھ بھی نہیں، طالب اپنے ہاتھ رانوں پر رکھیں شیخ طالب کے ہاتھوں پر اپنے ہاتھ رکھے اور شیخ پڑھے۔

اِنَّ الَّذِیْنَ یُبَایِعُوْنَكَ اِنَّمَا یُبَایِعُوْنَ اللّٰهَ یَدُ اللّٰهِ فَوْقَ اَیْدِیْهِمْ فَمَنْ نَّكَثَ فَاِنَّمَا یَنْكُثُ عَلٰی نَفْسِهٖ وَمَنْ اَوْفٰی بِمَا عٰهَدَ عَلَیْهُ اللّٰهَ فَسَیُؤْتِیْهِ اَجْرًا عَظِیْمًا شَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ وَالْمَلٰٓئِكَةُ وَاُولُوا الْعِلْمِ قَآئِمًا بِالْقِسْطِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ

پڑھ کر پھر طالب سے یہ مختصر استغفار تین دفعہ پڑھائے اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ رَبِّیْ مِنْ كُلِّ ذَنْبٍ وَّاَتُوْبُ اِلَیْهِ پھر تین دفعہ اللہ حافظ بے کیف حاضر پڑھا کر ہونٹ آنکھیں بند کرا کر اس کی طرف پوری توجہ کرے اور طالب اپنے دل سے غیر اللہ کے سب خیالات دور کر کے اپنے دل کی طرف متوجہ

marfat.com
Marfat.com

ہوئے انشاء اللہ شیخ کے سامنے بیٹھے بیٹھے طالب کا دل اللہ کے نام سے زندہ ہو جائے گا۔ زبان سے اللہ اللہ نہ کہے بلکہ دل میں اللہ اللہ کا خیال رکھے پھر دل اللہ اللہ کرے گا اور مستورات کو پردہ میں بٹھائے۔ مستورات اور شیخ کے درمیان ایک چادر باندھ کر رومال یا چادر کا حصہ شیخ کے ہاتھ میں پکڑا ہو اور دوسری طرف پردہ نشین بی بی کے ہاتھ میں پکڑا ہو اور مستورات سے ان الفاظ سے توبہ کا اقرار لے جو اس آیت کریمہ میں ہے یہ حکم جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو ہوا تھا۔

يَآيُّهَا النَّبِيُّ اِذَا جَآءَكَ الْمُؤْمِنٰتُ يُبَايِعْنَكَ عَلٰٓى اَنْ لَّا يُشْرِكْنَ بِاللّٰهِ شَيْـًٔا وَّلَا يَسْرِقْنَ وَلَا يَزْنِيْنَ وَلَا يَقْتُلْنَ اَوْلَادَهُنَّ وَلَا يَاْتِيْنَ بِبُهْتَانٍ يَّفْتَرِيْنَهٗ بَيْنَ اَيْدِيْهِنَّ وَاَرْجُلِهِنَّ وَلَا يَعْصِيْنَكَ فِيْ مَعْرُوْفٍ فَبَايِعْهُنَّ وَاسْتَغْفِرْ لَهُنَّ اللّٰهَ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝

ترجمہ: اے نبی جس وقت آجائیں تیرے پاس مسلمان عورتیں بیعت کرتی ہوں اُنسے یہ وعدہ لو نہ شریک کریں ساتھ اللہ کے کسی چیز کو اور نہ چوری کریں اور نہ بدکاری کریں نہ ماریں اپنی اولاد کو اور نہ کسی پر بہتان باندھیں اور نہ نافرمانی کریں تیری حکم شرع میں پھر بیعت قبول کر۔ ان سے یہ چھ وعدے مستورات سے لے کر پھر اسی طرح جو کچھ مردوں کی بیعت میں گذرا ہے پورا کرے چادر یا رومال پر شیخ بھی اچھا زور کر کے توجہ دے۔ وہ بی بی بھی زور سے رومال وغیرہ کو پکڑے تاکہ اچھی تاثیر ہو جائے۔ اس کے علاوہ طالب تو ہر رات سوتے وقت ۲۵ دفعہ یہ استغفار پڑھے اور صبح ۲۵ دفعہ کوئی درود پڑھے اور ہر نماز کے بعد جتنی دفعہ ہو سکے تو دفعہ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ

Marfat.com

اور دسویں دفعہ پورا کلمہ پڑھے چند دن تک تاکہ فکر ذکر میں تقویت ہو اور ہر نماز کے بعد تین دفعہ یہ استغفار اور تین دفعہ اللہ حاضر بے کیف حاضر پڑھ کر آنکھیں ہونٹ بند کرکے فکر ذکر کرے اور اس کتاب کو پڑھتا رہے تو جلدی کامیابی ہوگی سلسلہ نقشبندیہ روزانہ پڑھنے سے بڑی ترقی ملے گی۔ فارغ وقت میں آنکھیں ہونٹ بند کرکے فکر ذکر کرے مولانا روم کا فرمان ہے۔

بیت

چشم بند و گوش بند و لب ببند
گر نہ بینی سترِ حق بر ما بخند

دل سے ہر قسم کے خیالات دور کرکے فکر ذکر کرے اور شیخ کی خدمت میں جتنا جلدی ہو سکے حاضر ہوتا رہے تاکہ آگے ترقی ہوتی جائے گی۔ فکر ذکر کے واسطے وضو کی شرط بھی نہیں سوتے وقت فکر ذکر کرکے سو جائے، ساری رات دل اللہ اللہ کرتا رہے گا۔ جب آنکھ کھلے پھر فکر ذکر شروع کر دے ترقی ہوتی جائے گی۔

اس طرح بہت جلدی کامیابی ہوتی ہے نیز ہر وقت خداوند تعالےٰ جل جلالہٗ کی رضا جوئی میں رہے اور خداوند قدوس سے مانگتا رہے کیونکہ خداوند تعالےٰ کی رضا کے بغیر کچھ حاصل نہیں ہوتا اور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کی پیروی سے کامیابی ہوتی ہے یا اللہ اپنے فضل و کرم سے اپنے حبیب محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی طفیل اس احقر عبدالعزیز کو اپنا عشق کامل عطا فرما الٰہی تیری رحمت کا کوئی انتہا نہیں اپنے حبیب پاک کی سنت کی پیروی کرنے کی توفیق عطا فرما الٰہی اس ناچیز کے قلب کو روشن کر آمین

marfat.com
Marfat.com

اللہ تعالےٰ جَلّ جلالہٗ کا فرمان ہے۔

وَيَهْدِيْٓ اِلَيْهِ مَنْ اَنَابَ ۝ اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَتَطْمَئِنُّ قُلُوْبُهُمْ بِذِكْرِ اللّٰهِ ۝ اَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ ۝ اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ طُوْبٰى لَهُمْ وَحُسْنُ مَاٰبٍ ۝

(پارہ ۱۳ سورۃ الرعد رکوع ۴)

ترجمہ :۔ اللہ تعالیٰ راہ دکھاتا ہے طرف اپنے اس کو جو رجوع کرتا ہے۔ جو لوگ ایمان لائے اور آرام پکڑتے ہیں دل اُن کے ساتھ یاد اللہ تعالیٰ کے خبردار ! اللہ تعالیٰ ہی کی یاد سے دل آرام پکڑتے ہیں۔ یہ وہ لوگ ہیں کہ ایمان لائے اور اچھے کام کئے خوشحالی ہے واسطے اُن کے اور اچھی ہے جگہ اُن کے انجام کی۔

(فریدالدین عطارؒ) فرماتے ہیں۔

ابیات

عام را نبود بجز ذکر زبان
ذکر خاصاں باشد از دل بیگمان
ذکر خاص الخاص ذکر سر بود
ہر کہ ذاکر نیست او خاسر بود

عام لوگوں کا ذکر زبان سے ہوتا ہے اور خاص لوگوں کا ذکر دل سے اور خاص الخاص کا ذکر سری لطیفہ سے۔ جو ان تینوں میں نہیں وہ خسارے میں ہیں۔

marfat.com

Marfat.com

شعر

تصور میں پڑا رہنا عبادت اس کو کہتے ہیں
خودی کو چھوڑ کر جانا ریاضت اسکو کہتے ہیں

قلبی ذکر کے واسطے لطیفہ قلب بائیں پستان کے نیچے دو انگل کے فاصلے پر ہے اور لطیفہ روح دائیں پستان کے نیچے دو انگل کے فاصلے پر ہے۔ اور لطیفہ سری بائیں پستان کے برابر سینے کی جانب دو انگل کے فاصلے پر ہے اور لطیفہ خفی دائیں پستان کے برابر سینے کی جانب دو انگل کے فاصلے پر ہے اور لطیفہ اخفی وسط سینہ ہے لطیفہ نفس وسط پیشانی ہے اور لطیفہ قالبیہ تمام بدن کے بال بال سے ذکر جاری ہوتا ہے اس کو سلطان ذکر کہتے ہیں۔

بیت

دست از طلب نہ دارم تا کام من برآید
یا تن رسد بجاناں یا جاں زتن برآید

مُرید کو چاہیئے کہ تمام خیالات سے توجہ ہٹا کر دل میں یہ دھیان رکھیں کہ اللہ کا لفظ سنہری خط سے لکھا ہوا دل کی نظر سے بنائیں اور جس طرح اپنے مرشد کے آگے بیٹھ کر اجازت لی تھی ایسا ہی سمجھے کہ میں اپنے مرشد کے آگے بیٹھا ہوں اس کیفیت سے دل خود بخود اللہ کے نام سے حرکت میں آئے گا لیکن یہ کیفیت بغیر کامل مرشد کی اجازت کے نہیں ہو سکتی۔ پہلے کامل مرشد سے مرید ہو کر اس طرح ذکر فکر کرے دل کے زندہ ہونے کے بعد پھر روح کا لطیفہ زندہ ہو جاتا ہے اس طرح کوشش کرتے کرتے سب لطیفے اللہ کے نام سے زندہ ہو جاتے ہیں پھر تمام بدن کے بال اللہ اللہ کرنے لگ جاتے ہیں پھر سر سے اوپر جاتی ہوئی کوئی چیز نظر آتی ہے دل کی آنکھوں سے دیکھے گا یا درخت کی شکل یا تارا یا کچھ دھاگا وغیرہ

marfat.com
Marfat.com

کوئی چیز بھی بلند ہوتی نظر آئے تو اس چیز کو آگے لے جانے کی کوشش کرے ترقی ہوتی جائے گی یا کسی چیز پر اپنے آپ کو سوار ہوا دیکھے گا یا پیادہ دوڑتا ہوا ہوگا یا اڑتا ہوا پرواز میں آپ کو دیکھے گا ہر حالت میں آگے ترقی کی کوشش کرے لیکن اگر دل میں تکبر آگیا تو کچھ بھی نہیں جتنی ترقی ہو اتنی ہی عاجزی اور انکساری کرے دن بدن ترقی ہوتی جائے گی خدا کی طرف سے فیض جاری رہتا ہے انوار برستے رہتے ہیں سالک کو ترقی ہوتی جاتی ہے قسم قسم کی اعلیٰ خوابیں دیکھتا ہے مراقبے میں قسم قسم کے حالات دیکھتا ہے لیکن کسی سے حالات بیان نہ کرنا چاہئیں ہاں اپنے مرشد کو بتایئے تو مضائقہ نہیں۔

بیت

عمل سے زندگی بنتی ہے جنت بھی جہنم بھی
یہ خاکی اپنی فطرت میں نہ نوری ہے نہ ناری ہے

(اقبال)

مراقبہ

جب آنکھیں بند کرے اور زبان کو تالو سے لگا کر دل سے اللہ اللہ کہے زبان کو نہ ہلائے اللہ اللہ کا مفہوم خیال میں رکھے یعنی وہ ذات تمام کامل صفات سے متصف ہے اور تمام ناقص صفات سے پاکیزہ ہے زیادہ اوقات اسی طرح ذکر فکر میں مداومت کرے یہاں تک کہ ذکر قلب سے جاری ہو جائے پھر لطیفۂ روح میں اسی طرح ذکر فکر کرے جو دائیں پستان سے دو انگل نیچے ہے پھر لطیفۂ سری میں ذکر فکر کرے جس کی جگہ بائیں پستان کے برابر دو انگل کے فرق سے سینہ کی طرف ہے پھر لطیفۂ خفی میں ذکر کرے جس کی جگہ وسط سینہ ہے

marfat.com
Marfat.com

پھر لطیفۂ نفس سے ذکر کرے جس کی جگہ پیشانی ہے پھر قالبیہ لطائف عناصر اربعہ سے ذکر کرے جس کی جگہ تمام جسم ہے بال بال سے ذکر جاری ہوگا اس کو سلطان الاذکار اور سلطان ذکر کہتے ہیں۔ جب یہ کیفیت ہو جائے کہ بال بال تمام بدن ذکر کرنے لگ جائے تو پھر لطیفۂ قلب کا ذکر اس طرح کرے کہ اپنے قلب کو جناب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے قلبِ مبارک کے سامنے تصور کرے، جناب باری میں دل سے عرض کرے کہ اے میرے اللہ تجلی افعالی کا فیض جو قلب محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے قلب آدم علیہ السلام میں پہنچا ہے میرے قلب میں بھی پہنچا پھر لطیفۂ قلب کی فنا تجلی افعالی میں ہو جائے گی۔ اس مرحلہ میں سالک کے افعال اور تمام مخلوقات کے افعال اللہ تعالےٰ کے ماسوا مخفی ہو جاتے ہیں اس ولایت قلب کو ولایت آدم علیہ السلام کہتے ہیں اور اس کو آدمی المشرب کہتے ہیں اور پھر لطیفۂ روح کے مراقبے کا طریقہ یہ ہے کہ اپنے لطیفۂ روح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لطیفۂ روح کے سامنے تصور کر کے جناب باری تعالےٰ میں دل سے عرض کرے اے اللہ تجلیات نبوی کا فیض و تجلیات کہ جو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لطیفۂ روح سے حضرت نوح علیہ السلام و حضرت ابراہیم علیہ السلام کے لطیفہ روح میں پہنچا ہے پیرانِ کبار کے طفیل میری روح میں بھی پہنچا۔ اس وقت سالک اپنی صفات اور تمام مخلوقات کی صفات کو اپنی ذات اور تمام ممکنات سے سلب کر کے اللہ تعالےٰ کی طرف منسوب دیکھے گا اس کو ابراہیم المشرب کہتے ہیں اسی طرح لطیفۂ سری کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لطیفۂ سر کے مقابل سمجھ کر عرض کرے کہ شیونات ذاتیہ کا فیض و تجلیات کو جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سرِ مبارک سے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے سر میں پہنچا ہے

۴ بمعنی: پانی پینا۔ فیض جاری ہونا ۔ ۱ بمعنہ: حالات و امور اور خبریں

marfat.com
Marfat.com

میرے سر میں پہنچا جو کوئی یہ درجہ حاصل کرلے اس کو موسوی المشرب کہتے ہیں سالک اس وقت اپنی ذات کو ذاتِ حق سبحانہٗ وتعالےٰ میں فنا پاتا ہے پھر اپنے لطیفۂ خفی جناب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے خفی کے مقابل سمجھ کر عرض کرے کہ صفات سلبیہ کا فیض وتجلیات جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے خفی مبارک سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے خفی مبارک میں پہنچا ہے میرے خفی لطیفہ میں پیرانِ کبار کے طفیل پہنچا جو سالک اس مقام کو پہنچتا ہے اس کو عیسوی المشرب کہتے ہیں حق سبحانہٗ وتعالےٰ کا تمام عالم سے منفرد و مجرد ہونا اس مقام پر سالک کو مشہود ہوتا ہے پھر لطیفہ اخفیٰ کو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لطیفۂ اخفیٰ کے مقابل سمجھ کر باری تعالیٰ کے دربار میں عرض کرے کہ شان جامع کا فیض جو کہ اللہ تعالیٰ نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اخفیٰ میں پہنچایا ہے پیرانِ کبار کے طفیل میرے اخفیٰ میں بھی پہنچا جو سالک کہ اس راستہ میں واصل ہوتا ہے اس درجہ کے حاصل کرنے کے بعد اس سالک کو محمدی المشرب کہتے ہیں اللہ تعالیٰ کے اخلاق سے آراستہ ہوجاتا ہے اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے ہم کو یہ درجہ نصیب فرمائے آمین۔ اپنی توجہ قلب کی طرف اور قلب کی توجہ ذاتِ ربانی کی طرف ہونا ضروری ہے یہ بھی ضروری ہے کہ دل کو خیالاتِ پراگندہ اور وسوسوں سے دور رکھے۔ جس وقت ذکر میں مستغید ہوجائے تو دل میں ذوق وشوق ورقت ومحبت پیدا ہوجائے گی۔

مراقبہ دوم

دوسرا طریقہ مراقبہ کا یہ ہے کہ بغیر رابطۂ شیخ خیالات فاسدہ سے اپنے دل کو محفوظ رکھ کر اللہ تعالےٰ کی طرف دھیان رکھے پھر عاجزی فروتنی

م بمعنہ: چھینلینا اور جذب کرنا

marfat.com

Marfat.com

کے ساتھ ذاتِ الٰہی کی طرف ہر وقت متوجہ ہے تاکہ توجہ الی اللہ بلا مزاحمت اس کی عادت بن جائے ذکر سے یہ ہی مقصود ہے۔

مراقبہ سوم

شیخ کامل و مکمل سے استفادہ ہے شیخ کی توجہ اور اخلاص کی برکت سے دل غفلت سے پاک ہوتا ہے جذبۂ محبت اور مشاہدۂ الٰہی کے انوار کی شمع مرید میں روشن ہو جاتی ہے شیخ کی موجودگی میں تو اس کا ادب اور خوشنودی کا خیال رکھے اور غیر موجودگی میں اس کا تصور کر کے مُرید فیض پاتا ہے یہ طریقہ مقصد تک آسانی سے پہنچانے والا ہے اس کو رابطہ کہتے ہیں شیخ کے پاس آتے جاتے جلدی کامیابی کا باعث ہے شیخ اسباق بھی بدلتا رہتا ہے پھر جلدی کامیابی ہوتی ہے جیسا کہ علم ظاہری کی تعلیم آگے بڑھتی جاتی ہے اسی طرح علم باطنی میں بھی شیخ مرید کے حال کو دیکھ کر سبق تبدیل کر دے گا۔ نقشبند خاندان اکثر تو اسباق نہیں بتاتے لیکن احقر کے پیر حضرت محمد اسحٰق صاحبؒ نے ہمیں یہ اسباق بتلائے ہیں جو یہاں تحریر کئے جاتے ہیں۔

اسباق نقشبندیہ

نمبر ۱ : اللہ حاضر بے کیف حاضر

نمبر ۲ : ذکر قلب فنا ولایت صُغریٰ۔

نمبر ۳ : ذکر قلب بقا ولایت کُبریٰ

نمبر ۴ : نور حقیقت کعبہ ولایت اولیاء

استغفر اللہ ربی من کل ذنب واتوب الیہ

marfat.com
Marfat.com

نمبر۵ : نورحقیقت قرآن ولایت اولیا

نمبر۶ : نورحقیقت صلوٰۃ ولایت اولیا

نمبر۷ : نورحقیقت دعوتِ ولایت اولیا

نمبر۸ : نورحقیقت شہود ولایت اولیا

نمبر۹ : نورحقیقت سُکر ولایت اولیا

نمبر۱۰ : نورحقیقت احدی ولایت اولیا

نمبر۱۱ : نورحقیقت محمدیؐ ولایت اولیا

نمبر۱۲ : نورحقیقت معرفت صفات ولایت اولیا

نمبر۱۳ : نورحقیقت حیات محمدیؐ ولایت اولیا

نمبر۱۴ : نورحقیقت معرفت ذات ولایت اولیا

نمبر۱۵ : نورحقیقت اُحدیّت ولایت اولیا

نمبر۱۶ : نورحقیقت وَحدت ولایت اولیا

نمبر۱۷ : نورحقیقت مَعِیَّتْ وَھُوَ مَعَکُمْ اَیْنَمَا کُنْتُمْ

نمبر۱۸ : نورحقیقت اَقْرَبِیَّتْ نَحْنُ اَقْرَبُ اِلَیْہِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِیْدْ

نمبر۱۹ : نورحقیقت مُحِبِّیَتْ ھُوَ یُحِبُّھُمْ وَھُمْ یُحِبُّوْنَہٗ

نمبر۲۰ : نورحقیقت اِسم ظاہر ولایت اولیا

نمبر۲۱ : نورحقیقت اِسم باطن ولایت اولیا

نمبر۲۲ : نورحقیقت کمالات نبوت ولایت اولیا

نمبر۲۳ : نورحقیقت رسالت ولایت اولیا

نمبر۲۴ : نورحقیقت اُولوالعزم ولایت اولیا

marfat.com

Marfat.com

نمبر۲۵ : نورحقیقت عیسویہ ولایت اولیا

نمبر۲۶ : نورحقیقت موسویہ ولایت اولیا

نمبر۲۷ : نورحقیقت ابراہیمیہ ولایت اولیا

نمبر۲۸ : نورحقیقت لَاتَعِیْن ولایت اولیا

نمبر۲۹ : نورحقیقت سَیْفِ قَاطِعْ ولایت اولیا

نمبر۳۰ : نورحقیقت قَیُّوْمِیَّتْ ولایت اولیا

نمبر۳۱ : کُلُّ مَنْ عَلَیْهَا فَانٍ وَّیَبْقٰی وَجْهُ رَبِّكَ ذُوالْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ ط

نمبر۳۲ : کُلُّ شَیْءٍ هَالِكٌ اِلَّا وَجْهَهٗ ط

ان اسباق کے ختم کرنے پر مُرید کامل ہوجاتا ہے۔ خلافت حاصل ہوجاتی ہے۔

سب سے پہلے سبق اللہ حاضر بے کیف حاضر میں یہ تصور کرے کہ اللہ تعالےٰ بے مثل میرے دل میں اللہ اللہ سنہری خط سے منقش ہے ایسا تصور رکھے اسی طرح قلب فنا قلب بقا کا ذکر کرے۔

نمبر۴ میں کعبہ معظمہ کا نور برستا ہے۔

نمبر۵ میں قرآن کی حقیقت کا نور حاصل ہوتا ہے۔

نمبر۶ میں نماز کا نور برستا ہے۔

اسی طرح ہر ایک سبق میں ترقی ہوتی رہتی ہے۔ نورحقیقت معیت کا مراقبہ آیت کریمہ وَهُوَ مَعَكُمْ اَیْنَمَا كُنْتُمْ یعنی جہاں کہیں ہو تم وہ خدا تمہارے ساتھ ہے کا مضمون ملحوظ خاطر رکھ کر صمیم قلب سے تصور کرے کہ اسی ذات سے فیض آرہا ہے جو میرے ساتھ اور موجودات کے ہر ذرہ کے ساتھ ہے اس

marfat.com

Marfat.com

فیض کے شروع ہونے کی جگہ ولایت صغریٰ ہے جو ولایتِ عظام کی ولایت ہے اور آیت کریمہ وَنَحْنُ اَقْرَبُ اِلَیْہِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِیْدِ یعنی ہم تم سے تمہاری رگِ جان سے بھی زیادہ نزدیک تر ہیں کے مضمون کو ملحوظِ خاطر رکھتے ہوئے باطن میں اس کو جانے کہ اس ذات سے فیض و تجلیات آرہا ہے جو میری شہ رگ سے بھی زیادہ نزدیک ہے اس شان کے ساتھ جو حق سبحانہٗ کی مراد ہے مورد فیض میرے لطیفۂ نفس اور عالم امر کے لطائف خمسہ ہیں جو انبیاء علیہ السلام کی ولایت ہے ثانیہ آیت کریمہ یُحِبُّھُمْ وَیُحِبُّوْنَہٗ یعنی وہ خدا ان سے محبت رکھتا ہے اور یہ بھی خدا سے محبت رکھتے ہیں کے مضمون کو ملحوظِ خاطر رکھتے ہوئے کہ اس ذات سے فیض آرہا ہے جو مجھے دوست رکھتی ہے اور میں اسے دوست رکھتا ہوں یہ وہ فیض ہے جو ولایت انبیاء عظام ہے۔

مراقبہ اسم ظاہر

یہ خیال رکھے کہ مجھے اس ذات سے فیض آرہا ہے جس کا نام الظاہر ہے۔

مراقبہ اسم باطن

یہ خیال رکھے کہ مجھے یہ فیض اس ذات سے آرہا ہے جس کا نام الباطن ہے یہ ولایت عُلیا ہے جو ملائکہ اعلیٰ کی ولایت ہے۔

مراقبہ

کمالات نبوت یہ خیال کرے کہ مجھے فیض و تجلیات اسی ذات سے آرہا ہے کہ جو کمالات نبوت کا منشا ہے --- بمعنی: مراد۔ ارادہ۔ غرض۔ طریقہ۔ دین

مراقبہ

کمالات رسالت یہ خیال کرے کہ مجھے اس ذات محض سے فیض آرہا ہے

marfat.com

Marfat.com

جو کمالات رسالت کا منشار ہے۔

مراقبہ

کمالات اُولوالعزم یہ خیال ہو کہ مجھے اس ذات واجب سے فیض آرہا ہے
جو کمالات اُولوالعزم کا منشار ہے۔

مراقبہ

حقیقت ربانی یہ خیال رکھے کہ مجھے اس ذات واجب سے فیض آرہا ہے
جس کی طرف سب ممکنات سجدہ کرتے ہیں اور وہ ہی سب کا مسجود ہے۔

مراقبہ

حقیقت قرآن مجید یہ خیال رکھے کہ مجھے اس ذات بے مثل سے فیض آرہا ہے
جو ہر فراحی کا مبداء ہے اس فیض کا مقصد قرآن مجید ہے۔

مراقبہ

حقیقت صلوٰۃ یہ خیال رکھے کہ مجھے فیض اس ذات بیچون کمال کی وسعت
سے آرہا ہے جو حقیقت صلوٰۃ کا منشار ہے۔

مراقبہ

حقیقت ابراہیمیہ یہ خیال رکھے کہ اس ذات سے مجھے فیض آرہا ہے جو
حقیقت ابراہیمی کا منشار ہے۔

مراقبہ

حقیقت موسوی علیہ السلام یہ خیال ہو کہ مجھے اس ذات سے فیض آرہا
ہے جو حقیقت موسوی کا منشار ہے۔

مراقبہ

حقیقت عیسوی یہ خیال ہو کہ مجھے اس ذات سے فیض آرہا ہے جو

marfat.com
Marfat.com

حقیقت عیسویؑ کا منشار ہے۔

مراقبہ

حقیقت محمدی صلی اللہ علیہ وسلم یہ خیال رکھے کہ مجھے اس ذات سے فیض آرہا ہے جو حقیقت محمدی کا منشار ہے۔

پروردگار عالم ہم کو مع سب مسلمانوں کے یہ فیض و تجلیات عطا فرمائے آمین ثم آمین۔ یہ دو جہان کی کامیابی ہے۔ فرمان ربانی ہے۔

اَلَآ اِنَّ اَوْلِيَآءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ۝ اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَكَانُوْا يَتَّقُوْنَ ۝ لَهُمُ الْبُشْرٰى فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِي الْاٰخِرَةِ ۝ لَا تَبْدِيْلَ لِكَلِمٰتِ اللّٰهِ ۝ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۝

(پارہ ۱۱، سورۃ یونس، رکوع ۷)

ترجمہ: خبردار ہو تحقیق خدا کے دوستوں پر نہ ڈر ہے اور نہ وہ غمگین ہونگے وہ لوگ ہیں جو ایمان لائے اور پرہیزگاری کرتے رہے واسطے ان کے دُنیا و آخرت میں خوشخبری ہے، نہیں بدلنا خدا کے کلام کو یہی کامیابی بڑی ہے۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے کہ اولیاء اللہ وہ لوگ ہیں جو ایمان لانے کے بعد پرہیزگاری اختیار کریں ایسے لوگوں کو جب آخرت سے سابقہ پڑے گا ان کو کوئی خوف و ہراس دامنگیر نہ ہوگا اور نہ دنیا میں انہیں کوئی غم و حزن ہوگا۔

حضرت ابن مسعودؓ و ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ اولیاء اللہ وہ لوگ ہیں جو ہر وقت ذکر فکر خداوندی میں رہتے ہیں۔

ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ خدا کے

marfat.com

Marfat.com

بندے ایسے بھی ہیں کہ انبیاء و شہداء بھی ان پر رشک کرتے ہیں۔ دریافت کیا یارسول اللہ وہ کون لوگ ہیں۔ فرمایا نہ مال سے تعلق نہ نسب سے لگاؤ صرف اللہ کے واسطے ایک دوسرے کو چاہتے ہیں۔ وہ نورانی چہروں والے ہوں گے۔ نور کے منبروں پر ہوں گے۔ جب لوگ خوف زدہ ہوں گے اُن پر ذرا بھی اثر نہ ہوگا۔ اُن پر کوئی رنج طاری نہ ہوگا۔ لوگ تھرا جائیں گے اور یہ لوگ اطمینان سے ہوں گے۔ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی اچھے عمل کرے اور لوگ اس کی تعریف کریں تو گویا یہ اس کے واسطے دنیا میں بشارت ہے۔

کامیابی کی شرط نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کی پیروی ہے جیسا کہ خدا تعالےٰ جل جلالہٗ کا فرمان ہے قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ یعنی آپ فرما دیجیے کہ اگر اللہ سے محبت کرنا چاہتے ہو تو میری اتباع کرو۔ ایسا کرنے سے خدا تعالےٰ تم سے محبت کرے گا اور تمہارے گناہ بھی معاف فرمادے گا۔ تمام کاموں میں آنجناب صلی اللہ علیہ وسلم کی حمیدہ اخلاق عادات کی اقتدا کرے شریعت کے انوار برسیں گے طریقت و حقیقت کا جمال جلوہ گر ہوگا تا کہ قضا و قدر اس کو عزت دیں۔ پھر اس کے اقبال کا آفتاب سعادت کے افق سے اوپر چڑھ کر دل کو معانی کے نور سے روشن کردے پھر یقینی انوار کے جواہر اور اسرار کے گوہر سردار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کی برکت سے حاصل ہو جائیں گے۔ سب نعمتوں سے بڑھ کر آنجنابؐ کی اتباع ہے ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ط یہ خدا تعالےٰ جل جلالہٗ کا فضل ہے جس کو عطا فرمائے۔

آنجنابؐ کا مخدوم خادم حق تعالےٰ کا مقبول ہے۔ عزت و اقبال کا تاج

marfat.com

Marfat.com

آنجنابؐ کی اتباع سے ملتا ہے ۔ ولایت کے رتبہ پر فائز ہو جاتا ہے بے زوال دولت حاصل ہو جاتی ہے۔ غفلت کے اندھیروں سے نکل جاتا ہے۔ ابدی زندگی حاصل ہو جاتی ہے۔ محبوبی کے مراتب اور مدارج کو حاصل کر لیتا ہے۔ یہ شریعت محمدی صلی اللہ علیہ وسلم سیڑھی ہے اور ذریعہ ہے عشق الٰہی کا اس لئے کہ محبوبوں کی مجلس کے سردار اور مقبولوں کے دفتر کے صدر اعظم جناب سردار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم ہیں جو کوئی جنابؐ کی ذات اقدس کی صفات میں اپنے آپ کو فنا کرتا ہے وہ محبی کے رتبہ سے آگے بڑھ کر محبوبی کے عالیشان محل میں پہنچے گا اور آنجنابؐ کے دسترخوان سے ایسی نعمت سے حصہ پائے گا کہ کل نعمتیں اس کے مقابلے میں کچھ نہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی ضروری ہے ہر سعادت مند راہ رو کو سنت نبوی کی اتباع ضرور بضرور کرنی ہوگی کامیابی تب ہوگی ۔ اس حدیث کو مدنظر رکھا جائے جیسا کہ ارشاد ہے مَنْ ضَيَّعَ سُنَّتِي حُرِمَتْ عَلَيْهِ شَفَاعَتِي جس نے میری سنت کو ضائع کیا اس پر میری شفاعت حرام ہے اور دوسری حدیث میں ہے مَنْ اَحَبَّ سُنَّتِي فَهُوَ مِنَ الْفَآئِزِيْنَ وَمَنْ تَرَكَ سُنَّتِي فَهُوَ مِنَ الْخَاسِرِيْنَ (الحدیث) جس نے میری سُنّت پر عمل کیا وہ کامیابوں سے ہے اور جس نے میری سُنّت کو ترک کر دیا وہ خسارے والوں سے ہے ۔

ابیات

کیوں نہ ہو نام محمد کلمۂ توحید کے ساتھ
شرح توحید خدا ہے سُنّتِ خیر الورا ہے

ہم کو بس کافی ہیں دو ہادی ہدایت کے لئے
ایک قرآں دوسرا ہے سُنّتِ خیر الورا ہے

marfat.com
Marfat.com

شجرۂ نقشبندیہ مجددیہ

یا الٰہی عشق کامل دے محمد مصطفیٰ ﷺ کے واسطے
سید الکونین شاہ انبیاء کے واسطے
کر عطا اپنی محبت یا الٰہ العٰلمین
حضرت صدیقؓ شاہ اولیاء کے واسطے
حضرت سلمان فارسیؓ کی طرح کر تو عطا
حضرت قاسم امام رہنما کے واسطے
جعفرِ صادق کی خاطر فضل کر یاربِ من
بایزید بسطامیؒ پارسا کے واسطے
ابوالحسن خرقانی کے لئے تو فضل کر
حضرت خواجہ فضیلِ بوعلی کے واسطے
یوسف ہمدان کی خاطر فضل کر یاربِ من
حضرت خواجہ عبدالخالق مہتدا کے واسطے
خواجہ عارف ریوگری سا فضل کر یارب من
حضرت محمود فغنوی رہنما کے واسطے

marfat.com

Marfat.com

حضرت خواجہ بو علی رامتینی سی حُبّ دے
حضرت بابا سماسی مقتدا کے واسطے
سیّد امیر کلال سی حُبّ کر مجھکو عطا
خواجہ بہاؤ الدین تاجِ اولیا کے واسطے
خواجہ علاؤ الدین عطار چغنیانی کے لئے
حضرت یعقوب چرخی اولیا کے واسطے
حضرت خواجہ عبیدُ اللہ احراری کے لئے
خواجہ محمد زاہد بخاری رہنما کے واسطے
محمد درویش امکنگی کی خاطر فضل کر
خواجہ آدم عارف رہنما کے واسطے
حضرت خواجہ باقی باللہ جہان آبادی کے لئے
حضرت خواجہ احمد مجدد سرہندی کے واسطے
سیّد آدم بنوری کے لئے تو فضل کر
خواجہ سعدی بلغاری اتقیا کے واسطے
حضرت خواجہ محمد یحییٰ کی طرح کر تو عطا
حضرت عبدالشکور پارسا کے واسطے
حافظ عبدالرزاق کے لئے تو کرم کر
حضرتِ بابا محمد رہنما کے واسطے
حضرت خواجہ فقیر محمد کی طرح کر تو عطا
اُن کی خلق اُن کی شانِ خوش لقا کے واسطے

marfat.com
Marfat.com

حضرت خواجہ مولانا شمس الدین سا رحم کر
اُن کی برکت اُن کی بخشش بے ریا کے واسطے
حضرت خواجہ مولانا رہمائی مرشدی
جو ہیں پھل بالاشنیٰ میں خوش لقا کے واسطے
اِسمُہٗ مُبارک اِسحٰق اَعلےٰ شانُہٗ
ردے شاں رحمت علیٰ نورضیا کے واسطے
اُن کی شان اُن کی عظمت اُن کی خلق باصفا
اُن کی برکت اُن کی بخشش بے ریا کے واسطے
اُن کی رنگت اُن کی قامت اُن کی خُلقِ خوش سیر
اُن کی صورت اُن کی توجہ حق نما کے واسطے
یا الٰہی ان بزرگوں کے لئے تو رحم کر
اور شہید کربلائے مُعتدا کے واسطے
یا الٰہی دے مجھے تو عشق صادق حُبِّ خود
اپنی بخشش اپنی رحمت جُود وسخا کے واسطے
دُور کر دل کی کدورت صاف کر سینہ مرا
اُن شفیع المذنبین خیر الوریٰ کے واسطے
اور خاص الخاص میں داخل تو کر مجھ کو خدا
اُس شہ ہر دوسرائے انبیا کے واسطے
یا اِلٰہ العٰلمین شیطان کے پنجے سے چھُڑا
دے مجھے یک سوئی شاہِ دوسرا کے واسطے

marfat.com
Marfat.com

اور میرے دل سے تو دوئی کے پردے کو ہٹا

سیدالابرار شاہ انبیاء کے واسطے

عبدالعزیز ہے سب جہاں سے پُر قصور و پُر خطا

اس پر کر تو رحم یارب مصطفیٰؐ کے واسطے

رو سیاہ ہوں پُر خطا ہوں یا الٰہ العٰلمین

دُور کر رنج والم سب مصطفیٰ کے واسطے

در شان جناب حضرت پیر روشن ضمیر گرامی قدر

پیر محمد اسحٰق نور اللہ مرقدہٗ

کیسی شان و شوکت میرے پیر کی — عجب شان صورت میرے پیر کی

نظر ان کی ادنیٰ سے اعلیٰ کرے — یہ ہے شان دولت میرے پیر کی

مصور نے ایسا وہ نقشہ بنایا — عجب قد و قامت میرے پیر کی

عجب اُنکی صورت عجب شان ہے — کیسی شان و شوکت میرے پیر کی

بنے کیمیا جس طرف وہ دیکھیں — یہ ہے شان دولت میرے پیر کی

علم ظاہری میں انکو پہنچے نہ کوئی — بے مثل یہ دولت میرے پیر کی

حقیقت میں ادنیٰ سے اعلیٰ بنانا — یہ ہے کان دولت میرے پیر کی

جو ظاہر میں دیکھو امیر انا ہے — عجب ہے حقیقت میرے پیر کی

خدا نے انہیں ایسی طاقت ہے بخشی — نظر ایک ہے کافی میرے پیر کی

marfat.com

Marfat.com

میں عاجز بھی ان سے امیدوار ہوں ۔ جو ہوئے نظر ایک میرے پیر کی
اگر قطرہ بخشیں تو دُر دانہ ہوں ۔ نہیں کم یہ دولت میرے پیر کی
کرشمہ ہے کافی عنایت کریں ۔ کہ اعلیٰ ہے دولت میرے پیر کی
اگر ہو رضائے خداوندکی ۔ تو ہوگی عنایت میرے پیر کی
بنوں کیمیا میں لولو کی طرح ۔ اگر ہو توجہ میرے پیر کی
حقیقت کی رو سے صدقہ مانگتا ہوں ۔ اگر ہو عنایت میرے پیر کی
اور صدقہ میں چاہتا ہوں اس فضل کا ۔ جو ہے شان و شوکت میرے پیر کی
مصور کے اس فضل کا صدقہ دہ ۔ جو ہے شان صورت میرے پیر کی
میرا دل تو اس آگ سے جل رہا ہے ۔ اگر ہو عنایت میرے پیر کی
وہ ظاہر نہیں ہے کہ دکھلاؤں میں ۔ اگر ہو بخشش میرے پیر کی
جو ظاہر میں دیکھو مرض لادوا ہے ۔ مگر ہو عنایت میرے پیر کی
نبض اپنی میں کس کو دکھلاؤں گا ۔ توجہ ہے کافی میرے پیر کی
میری طرف اگر آپ توجہ کریں ۔ وہ شافی نظر ہے میرے پیر کی
حقیقت کی رو سے اگر دیکھیں گے ۔ وہ کافی دوا ہے میرے پیر کی
عبدالعزیز ہے سب ہی سے بہت پُر خطا ۔ مگر عین عنایت میرے پیر کی

ابیاتِ عاشقانہ
بزبانِ فارسی

بیا ساقی بدہ تا مے فروشم
کہ حتی الوسع در اصلاح کوشم

marfat.com

Marfat.com

بیک جُرعہ نے سیم کہ نوشم
بدہ آں جام پرتاثیر نوشم
مے خوش رنگ دہ تا شاد باشم
بدہ ساقی کہ تا پُرجام نوشم
بیار آں شربت نامیر باشم
چنیں شربت کہ پُرتاثیر نوشم
بفرمان تو لَاتَقْنَطُوا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ
امیدت دہ پیالہ نوشم
ایں عبدالعزیز پُرتقصیر خجلست
بحرمت آں شہ ابرار نوشم

ابیات اُردو

خوش ہوں جس سے شاہ دیں اُس فعل کی توفیق دے
قول وہ آئے زباں پر جس میں ہو تیری رضا
ترک قولی ہو نہ فعلی ہو نہ تقریری کبھی
سنت نبوی کا ایسا دلدادہ بنا
اللہ اللہ ہو رواں ہر موئے تن سے بیگماں
ایسا ذوق و شوق یارب کردے تو مجھ کو عطا
بس یہی اب التجا ہے عبدالعزیز مسکین کی
کلمہ توحید کی تکرار پر ہو خاتمہ

marfat.com
Marfat.com

پچیسواں باب

حکایت

بشر حافی قدس سرہٗ سے منقول ہے کہ ایک رات جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے خواب میں ملاقات ہوئی آنجنابؐ نے فرمایا بشر حافی تجھے اس رُتبہ کو کس چیز نے پہنچایا۔ عرض کی خدا کے رسولؐ مجھے کوئی خبر بھی نہیں۔ جناب رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تو میری سنت بجالانے میں بڑی کوشش کرتا ہے اور نیک لوگوں کی حرمت میں تیری نگاہ ہے۔ اس لئے تجھے خدا تعالیٰ نے اس اعلیٰ مقام کو پہنچایا ہے۔

جیسا کہ حدیث میں آیا ہے۔ مَنْ تَمَسَّكَ بِسُنَّتِيْ عِنْدَ فَسَادِ اُمَّتِيْ فَلَهٗ اَجْرُ مِائَةِ شَهِيْدٍ یعنی جو کوئی میری سنت کو پکڑے جس وقت فساد میں پڑ جائے میری امت۔ پس اس کے واسطے سو شہید کا درجہ ہے۔

اب ہر قسم کے فسادات شروع ہیں اس وقت سنت کی پیروی بہت ضروری ہے۔ اگر شریعت سے خلاف کسی قسم کا تصرف نظر آئے اس پر ہرگز ہرگز فریفتہ نہ ہو جانا وہ اولیاء اللہ نہیں وہ استدراج ہے۔ اسی طرح اگر سالک مراقبہ کی حالت میں یا خواب میں سُرخی دیکھے یا آگ تو وہ شیطانی وسواس سے ہے لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ پڑھتا رہے کہ وہ حالت گم جائے پھر نئے طریقے سے مراقبہ شروع کرے۔

استدراج ریاضت تزکیہ نفس سے اہلِ ہنود اور جوگیوں کو بھی حاصل ہو سکتا ہے جس کا عمل آیات قرآن و احادیث و اقوال مشائخ و مجتہدانِ اہلسنت والجماعت کے موافق نہ ہو۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی نہ ہو تو اس کے کسی واقعات کشف و کرامات وغیرہ پر اعتبار نہ کرنا کیونکہ اولیاء اللہ

marfat.com

Marfat.com

کی کرامات اور ولیوں کی ولایت نبوی تابعداری سے ہوتی ہے جو کوئی نبی کی متابعت کو ترک کرے گا اس کا منصب بحال نہ رہے گا۔ ولایت کا اصلی منصب اعلیٰ اکمل درجہ جس پر سیر کی بنیاد ہے باطنی سلوک اور ولایت کا قیام جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی متابعت ہے۔ ہر قسم کے امورات میں آنجنابؐ کی تابعداری کے بغیر جیسا کہ درخت بغیر جڑوں کے سرسبز یا چھت بغیر ستون کے پائیدار نہیں رہ سکتا اور جس پر کوئی راز کھل جائے تو وہ ضرور شریعت کی پابندی اختیار کرے کہ پائیداری حاصل ہو۔ اولیاء اللہ وہ ہی ہو سکتا ہے جو سنت نبی کی پابندی کرے۔ جو محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقے پر چلتا ہو وہ خدا کو پہنچ جاتا ہے۔ بزرگان دین نے تجربہ کیا ہے کہ دل کی صفائی سینہ کی کشادگی شرح صدر اس وقت حاصل ہوتی ہے کہ سالک سنت کی پیروی کرتا ہے اور بدعات سے پرہیز کرتا ہے۔ بزرگانِ دین میں سے جنہوں نے اس راستے میں قدم رکھا ہے انہوں نے فرمایا ہے کہ سلوک کی چند شرطوں کو جاننا اور ان پر عمل کرنا ہے اور سب اچھے برے کاموں میں پوری احتیاط رکھنا واجب ہے اور کوئی ان شرطوں میں قصور کرے گا تو اس کی ولایت میں فتور پڑ جائے گا اور اپنے مقصد سے دور ہو جائے گا۔

کامیابی

پہلی شرط یہ ہے کہ گذشتہ گناہوں کو یاد کر کر نادم اور پشیمان ہوتا ہے اور توبہ استغفار کرتا ہے۔ کمال عجز و نیاز سے فریاد زاری و گریہ کر کر توبہ کرتا ہے۔ اپنے پیر طریقت کا تابعدار رہے۔ اپنے پیر سے محبت کرے۔ اسی کے

marfat.com

Marfat.com

رنگ میں رنگا جائے ۔ اس کے فرمان کو دل وجان سے قبول کرے اور اپنی توجہ کا قبلہ بجز ایک مقصود کے اور نہ بنائے ۔ صرف ایک عشق خدا اختیار کرنے والا ہو ۔ جب سالک کا دل ماسوا اللہ کی طرف لگا ہوتا ہے اتنا ہی وصالِ حقیقی سے دور و مہجور رہتا ہے جو کچھ مانگے خدا سے مانگے ۔ موت کو بہت یاد کرتا رہے اور اپنے آپ کو مسافر رہ گذر سمجھے ۔ اپنے آپ کو اہلِ گورستان سے شمار کرے تاکہ لمبی چوڑی خواہشیں دامنگیر نہ ہوں جیسا کہ حدیث شریف میں وارد ہے کُنْ فِی الدُّنْیَا غَرِیْبًا اَوْ کَعَابِرِ سَبِیْلٍ اَوْ کَمَا قَالَ ۲ اور خوش خلقی اختیار کرے ضعیفوں کمزوروں درماندوں شکستہ دل والوں پر رحم کرے شفقت نرمی اختیار کرے سختی اور غصے سے جان بچائے ۔ غصہ غضب عبادت کے واسطے آگ ہے ۔ نور کو غصہ اس طرح جلاتا ہے جیسا کہ دُنیا والی آگ خاشاک کو ۔ اپنے آپ کو ہر کسی سے کمتر جانے ۔ مشہور ہے کہ خوردبین خدابین نہیں ہوسکتا ۔ مجرد ہے تعلقات قطع کرنے کے بغیر وحدانیت کی پوشیدگیوں کے محل کا راستہ نہیں پاسکتا ۔ نفس کی مراد پر چلنا کفر کی جڑ ہے شریعت سے خلاف ریاضت ملنے کے واسطے درگاہِ الٰہی کا راستہ نہیں کھلتا کینہ حسد دل سے دُور کرے ۔ کسی کا دل آزردہ نہ کرے ۔ بُرائی کے بدلے نیکی کرے جوانمردی یہ ہے اور کامیابی اس میں ہے ۔ جو کوئی کسی کا قصور معاف کرے گا پروردگار عالم اس کے سب گناہ معاف کرے گا (الحدیث)

حضرت بسطامی قدس سرہٗ سے سوال کیا گیا کہ کمالات کا درجہ کب مل سکتا ہے فرمایا جب اپنے عیوب کو پہچان لے اور لوگوں کو اپنے عیوب بیان کرنے کی اجازت دے ۔ کسی کا گلہ بدگوئی نہ کرے ۔ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے

marfat.com

Marfat.com

فرمایا غیبت کرنے والے سے دور ہو جاؤ جب تک وہ غیبت سے توبہ نہ کرلے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام پر پروردگار عالم نے وحی نازل فرمائی کہ غیبت کرنے والا بغیر توبہ کے مر جائے تو یہ سب سے پہلے دوزخ کو جائے گا۔ اگر غیبت سے توبہ کر کے مر گیا تو سب سے آخر میں جنت میں جائے گا۔

ہر حالات میں خدا تعالیٰ سے راضی رہے پھر خدا تعالیٰ بھی اس سے راضی ہوگا کسی کے سامنے گلہ شکایت نہ کرے۔ ہر حالت میں صابر و شاکر رہے۔ توکل قناعت اختیار کرے۔ جو کچھ ملے قانع اور صابر رہے۔ سب کام خدا کو سونپ دے کسی گداگر حاجتمند کو محروم نا امید نہ کرے۔ جو کوئی سوالی کو اپنے در سے محروم کرتا ہے ہفتہ تک فرشتے اس کے گھر نہیں آتے جو کچھ دے اس کا ذکر نہ کرے۔ احسان نہ رکھے۔ جو کوئی کسی کی مراد پوری کرتا ہے خدا تعالیٰ اس کی مراد پوری کرتا ہے۔ سینکڑوں بندگیوں اور ہزاروں عبادتوں سے بہتر ہے کسی کو راضی کرنا۔

بیت

دل بدست آور کہ حج اکبر است
از ہزاراں کعبہ یک دل بہتر است (رومی)

ہر عمل میں خدا کی خوشنودی اختیار کرے جو کام دنیا دی کرے اس میں آخرت کی بہتری دیکھے۔ تقویٰ اور پرہیزگاری اختیار کرے۔

اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰہِ اَتْقٰکُمْ۔ تم میں وہ ہی اللہ تعالیٰ کے نزدیک عزت دار ہے جو پرہیزگار ہے۔

ہر وقت ذکر فکر میں لگا رہے یہ ہی کامیابی ہے۔ خدا کو بہت بہت یاد کرنا نور بخشتا ہے۔ محبت بڑھاتا ہے۔ غفلت دور کرتا ہے اور غفلت کے پردوں

Marfat.com

کو دور کرتا ہے جیسا کہ فرمان باری تعالےٰ ہے۔

اَلَّذِیْنَ یَذْکُرُوْنَ اللّٰہَ قِیَامًا وَّقُعُوْدًا وَّعَلٰی جُنُوْبِھِمْ ۔ وہ لوگ جو یاد کرتے ہیں اللہ تعالےٰ کو کھڑے اور بیٹھے اور اپنی کروٹوں پر۔

یعنی ہر وقت ذکر فکر میں لگا رہے پھر فیض عالم قدس اُس کے دل پر وارد ہوتا ہے۔ اس کو اپنے اعمال سے نہ سمجھے بلکہ خدا تعالےٰ کی عنایت اور فضل سے سمجھے اور اپنی شہرت پر نہ خوش ہو۔ جو کوئی شہرت کا طالب ہوتا ہے، وہ اخلاص سے دور ہو جاتا ہے اور نیچی نگاہ رکھے تاکہ آنکھوں کا نور گناہوں سے آلودہ نہ ہو۔ اگر نگاہ ناجائز پر پڑ جاتی ہے تو دل کو زخمی کر دیتی ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ انسان کی نظر زہر آلودہ تیر ہے۔ شیطان کے تیروں سے حرام اور شبہ والے کھانے پینے سے پرہیز کرے۔ جو کوئی ایک لقمہ حرام کھاتا ہے چالیس ۴۰ دن تک عبادت قبول نہیں ہوتی اور نہ دُعا قبول ہوتی ہے سالک کو پیٹ بھر کر کھانا جائز نہیں۔ پیٹ بھر کھانا دل پر زنگار کرتا ہے۔ سالک اگر حلال بھی پیٹ بھر کھائے گا دل پر تاریکی آجاتی ہے۔

زبان کو فضول اور بیہودہ گوئی سے بچائے زیادہ خاموشی اختیار کرے مَنْ سَکَتَ سَلَمَ وَمَنْ سَلَمَ نَجَا (الحدیث) جو خاموش رہا وہ سلامت رہا جو سلامت رہا وہ بچ گیا۔

رات کو جاگنے کی عادت پکڑے۔ تہجد پڑھے۔ رات کی بندگی میں بڑی لذت ملتی ہے۔ نیک بختیوں کے خزانے رات کو جاگنے والوں کو حاصل ہوتے ہیں۔ سالک کو چاہیئے کہ غیروں سے الگ خلوت میں رہے اور رات کو جاگے اسرار و انوار کا ظہور ہوگا۔ کوئی وقت اگر غفلت میں گذرے تو اس کی

marfat.com

Marfat.com

تلافی کرے اور نادم اور پشیمان ہے۔ جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ عقلمند وہ ہے جو ہر وقت اپنے نفس کا حساب کرے (الحدیث)

حرص و ہوا اور تکبر وغیرہ سے اپنے ظاہر و باطن کو پاک کرے۔ سالک پر ضروری ہے کہ پنج وقتی نماز با جماعت تحمل آرام سے خضوع خشوع اور حضور دل سے رکوع و سجود قومہ و جلسہ ترتیب کے ساتھ ادا کرے غافلوں اور بے ادبوں کی طرح اگر پڑھے گا۔ وہ نماز قبول نہ ہوگی۔ لَا صَلٰوۃَ اِلَّا فِیْ تَعْدِیْلِ الْاَرْکَانِ (الحدیث) نماز کے ارکان کی برابری کے سوائے نماز ہوتی ہی نہیں۔

حکایت

زید بن واہبؒ نے ایک آدمی کو نماز میں دیکھا جو رکوع و سجود ٹھیک نہ کرتا تھا۔ اس کو بلا کر حضرت زید نے دریافت کیا کہ کب سے تو ایسی نماز پڑھ رہا ہے۔ اس نے کہا کہ چالیس برس سے۔ جواب فرمایا گویا کہ تو نے نماز پڑھی ہی نہیں۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کو دیکھ کہ ایک آدمی کو مسجد نبوی میں نماز پڑھتے دیکھا۔ فرمایا قُمْ فَصَلِّ فَاِنَّکَ لَمْ تُصَلِّ یعنی اٹھ نماز پڑھ گویا تو نے نماز نہیں پڑھی۔ تین دفعہ اس کو حکم دیا آخر فرمایا رکوع اس طرح کر کہ تیرا بدن آرام میں ہو جائے جلسہ ایسا کر کہ بدن آرام میں ہو جائے دوسرا سجدہ بھی ایسا ہی کر یعنی آرام سے نماز پڑھ۔

شیخ برہان الدین رحمۃ اللہ نے فرمایا ہے کہ جو کوئی تعدیل ارکان بجا نہ لائے اس کو چاہیئے کہ نماز دوبارہ پڑھے۔ رسول اللہ کا ارشاد ہے قَالَ

marfat.com

Marfat.com

النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ حَفِظَ عَلَی اللّٰہِ الصَّلٰوۃَ بِقِیَامِہَا وَرُکُوْعِہَا وَسُجُوْدِہَا حَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی جَسَدَہٗ عَلَی النَّارِ
جس نے نماز کے قوموں رکوع وسجود کو خاص اللہ تعالیٰ کے لئے حفاظت کی اللہ تعالےٰ اس کے بدن کو دوزخ کی آگ پر حرام کر دیتا ہے۔

جب سیدالمرسلینؐ نے معراج کی رات خداوند تعالےٰ سے مراجعت کی تو فرمایا اے خداوند کریم یہ سعادت کہ مجھے جس سے مالا مال کیا ہے یہ میری اُمّت کو بھی نصیب ہوگی۔ فرمایا تیری اُمّت کے واسطے معراج نماز باجماعت ہے۔ جب جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم معراج سے واپس ہوئے تو اپنے صحابیوں یاروں سے فرمایا اَلصَّلٰوۃُ مِعْرَاجُ الْمُؤْمِنِیْنَ نماز مومنوں کے واسطے معراج ہے۔ (تفسیر کبیر)

نماز تمام عبادتوں کی جامع ہے جیسا کہ تکبیر وتسبیح وتہلیل وتحمید وتمجید وتقدیس وتعظیم ودُعا وثنا وذکر وفکر قرأت ودرود وخضوع وخشوع و رکوع وسجود وقومہ وجلسہ اور سلام سب کی سب جزوی وکلی عبادت موجود ہے۔ جو کوئی نماز کو کماحقہٗ ادا کر لیتا ہے وہ حقیقت میں سب فرشتوں اور آدمیوں کی عبادت کا ثواب پالیتا ہے۔ قرآن پاک میں ہے کہ سجدہ کر اور نزدیکی تلاش کر۔ پس سالک کو چاہیئے کہ دل کی توجہ سے خدا کو حاضر سمجھ کر نماز ادا کرے۔ اگرچہ تو خداوند تعالیٰ کو نہیں دیکھ سکتا لیکن خداوند تعالےٰ تجھے دیکھتا ہے۔ نمازی حقیقت میں خدا کے آگے کھڑا ہوتا ہے جیسا کہ شبِ معراج میں جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے خدا کے قرب کے بغیر کسی طرف توجہ نہیں فرمائی۔ جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے مَا زَاغَ الْبَصَرُ وَمَا طَغٰی

marfat.com

Marfat.com

میرے حبیب کی نظر نے نہ کجی کی نہ سرکشی سیدھے اپنے مطلب کے طالب تھے۔

اسی طرح سالک نماز اور ہر ذکر فکر میں عشقِ الٰہی کا طالب ہوگا تب کامیابی حاصل ہوگی۔ میرے عزیزو جس نماز کو معراج کہتے ہیں وہ یہ ہے حضرت جنید بغدادی قدس سرہٗ فرماتے ہیں کہ اگر نماز میں مجھے غیر اللہ کا خیال آتا تھا تو میں دوبارہ نماز پڑھتا تھا۔ یہ ہے بزرگانِ دین کی نماز اگر نماز میں غیر اللہ کا خیال آگیا تو وہ کامیاب نماز نہیں کامیابی تب ہے کہ سب نماز میں اللہ ہی کی طرف توجہ ہو۔

حکایت

ایک بزرگ نماز پڑھ رہے تھے کہ بارش لگ گئی۔ ان کے دل میں خیال آگیا کہ حجرے میں پانی ٹپکتا ہوگا۔ مسجد کے کونے سے آواز آئی کہ اے فقیر تو جو نماز پڑھ رہا ہے اس کا ہم پر کوئی احسان نہیں اس کو تو اپنے گھر کو روانہ کر رہا ہے۔

پس جب نمازی کے دل میں خیال موجزن ہوتا ہے وہ تاریکی لاتا ہے خدا کو ایسی نماز کی کیا ضرورت ہے۔ طالب راہ کو خیال کرنا چاہیئے کہ جب ظاہری آلودگی سے نماز شریعت میں نہیں ہو سکتی۔ وضو غسل کر کے پاک کپڑے پاک مکان پر شریعت میں نماز ہوتی ہے پلیدی سے نہیں ہوتی پھر دل جو انوارِ معرفت الٰہی کا مقام ہے وہ دنیا کی حرص و ہوا اور غیر اللہ کے خیال میں بھی ہو پھر وہ حقیقی نماز کب ہو سکتی ہے۔

حکایت

ایک دن ابو جہمؓ بن خذیفہ ایک صوف کا کپڑا جس پر سفید دھاریاں

marfat.com

Marfat.com

تھیں تحفے کے طور پر جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو پیش کیا۔ نماز کے وقت اس کو نیچے ڈال دیا۔ نماز میں آنجناب کی نظر پڑی ہوگی۔ نماز سے فارغ ہو کر فرمایا۔ اے عائشہ اس پارچہ کو ابوجہم کو واپس کر دے۔ جب نماز میں اس کپڑے پر میری نظر جا پڑی قریب تھا کہ مجھے غیر اللہ کی طرف مائل کر دیتا۔

پس ہر نمازی غیر حق سے اپنے خیالات کو بچائے اور سالک پر واجب ہے کہ نماز میں صرف خدا کی طرف توجہ ہو۔ جس سالک کے دل میں نماز کا نور نہ چمکے اہل طریقت کے نزدیک اس کا سلوک ابتر ہے۔

نماز کی تین قسمیں ہیں

نمبر ۱: عام لوگوں کی نماز جو رسم اور عادت کے طور پر پڑھی جاتی ہے، غافل دل سے بغیر توجہ کے۔ اگرچہ ظاہر شریعت میں وہ نماز ہو جاتی ہے لیکن اس کی حقیقت اس اخروٹ کی طرح ہے جس میں مغز نہ ہو یا وہ شکل صورت جس میں جان نہ ہو جو غافلوں بے ادبوں کی طرح پڑھتے ہیں۔

مثنوی

میگذاری از نمازِ غیر آں — لیک یک ذرہ نداری ذوق جاں
ذوق باید تا دہد طاعات بر — مغز باید تا دہد دانہ شجر
دانۂ بے مغز کے گردد نہال — صورتِ بے جاں نہ باشد جز خیال

نمبر ۲: خاص لوگوں کی نماز: نیک لوگ جب ظاہری طہارت کرتے ہیں تو استغفار سے اپنے باطن کو بھی دھو لیتے ہیں اور ذوق و شوق کے متاع کی حلاوت تلاش کرتے ہیں اور جب جائے نماز پر یا مسجد میں قدم رکھتے ہیں تو اپنے دل کو جو خداوند تعالےٰ کے انوار اسرار کے محل کا ظہور ہے

marfat.com

Marfat.com

ماسوا اللہ کے باقی خیالات سے پاک کرتے ہیں جس طرح اپنا ظاہری منہ اور توجہ قبلہ کی طرف کرتے ہیں اسی طرح باطن میں اپنے دل کی توجہ حقیقی قبلہ کی طرف کرکے نظر جماکر دونوں جہانوں سے منقطع ہوکر خدا کی بڑائی کو تسلیم کرکے اللہ اکبر کہتے ہیں۔ سب کچھ چھوڑ کر خدا کی بڑائی کا اقرار کرتے ہیں۔ بڑے ادب و انکساری سے رکوع کے واسطے سر جھکاتے ہیں۔ اسی طرح سب نمازوں میں صرف خداوند تعالےٰ کی جلالیت اور عظمت اور بلندی کے پورے پورے لحاظ سے غفلت بے ادبی کو دُور کرکے ہوشیار دل سے سب نمازوں کو پوری توجہ سے ادا کرکے جب سلام پھیرے تو اپنی خودی کو وداع کردے اور خدائے لایزال کے جمال کے مشاہدہ میں غرق رہے تاکہ نماز کے ذریعہ سے نمازی کی روح عالم قدس پر عروج کرے۔ نماز کی حقیقت یہ ہے۔

مثنوی

ایں نمازت تاج شاہی میدہد　　بل ترا از خود رہائی میدہد
نقد ہستی محو کن تو در نماز　　تا بگوئی پیشِ حق راز و نیاز

نمبر ۳ : خاص الخاص کی نماز جس کا بدن عبادت میں ہوتا ہے اور دل حضور میں اور جان محبت الٰہی میں اور نفس فنا میں۔ جب ایسا کامل اللہ اکبر کہتا ہے تو اپنی ہستی کو وداع کرکے عشق الٰہی کے سمندر میں ڈوب جاتا ہے۔ اس وقت اپنی بشریت و ذات کا پتہ نہیں ہوتا کیونکہ نماز کے سمندر میں ڈوب جاتا ہے

کیونکہ نماز کے ہر رکن میں عالم قدس سے اتنا فیض اُس کے دل پر پڑتا ہے کہ اس کو خودی سے لے جاکر عالمِ بالا کی طرف سیر کراتی ہے۔ ایسی نماز اپنی

marfat.com
Marfat.com

ذات سے فانی کر کے بقا کو پہنچا تی ہے۔ مُبتدی نو آموز کو ذکر فکر سے ترقی حاصل ہوتی ہے اسی طرح منتہی کا عروج بھی نمازوں ہی سے وابستہ ہے اور سالکانِ اہلِ کمال کی عبادت کا نہایت درجہ عاجزی کے ساتھ نماز پڑھنا ہے۔

جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی وہ نعمت عظمیٰ اور دولتِ کبریٰ ہے کہ ہر قسم کے کمالات مقامات و درجات وغیرہ سالکوں کو حاصل ہوتے ہیں سب کے سب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کی برکت سے ہی ہیں اُس میں سُستی اور کوتاہی کرنا جہل اور نادانی ہے پس جو کوئی ظاہر اور باطن میں اپنی ذات ستودہ صفات خدا کے حضور میں پسند کرے اور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت اور پیروی کے قدر پر ولایت کی کمالات سے مستفید ہو کر کامل صفتوں سے موصوف ہو جاتا ہے پھر نیک سالک تمام شرعی امور پر مضبوط اور مستقل ہو کر جناب سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے اوصاف پسندیدہ و اخلاق حمیدہ سے خلعت پہن کر اُس درگاہ رب العزت کا مقرب و مقبول ہو جائے گا پھر قضا و قدر خلافت کا تاج اس کے سر پر رکھتے ہیں سورج کی طرح اندرون منور اور روشن ہو جاتا ہے۔ جہاں تک خدا کو منظور ہوتا ہے اس کا فیض پہنچتا ہے لیکن یہ درجہ اس جوانمرد کو پہنچتا ہے جو شریعت طریقت حقیقت کے حکموں پر قائم ہوتا ہے پھر شریعت کے حکموں کو طریقت کے انوار کے مکاشفہ اور حقیقت کے اسرار کے مشاہدہ کے ساتھ نگاہ رکھتا ہے یہ بہت بڑا عظیم الشان کام ہے۔ شریعت میں امر اور نواہی پر جناب سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت پر مستقیم رہنے کا نام ہے اور حقیقت میں اپنے دل کو غیر اللہ سے خالی کرنا اور اپنی ذات کو خودی کی قید سے چھڑانے کا نام ہے۔ اللہ

marfat.com

Marfat.com

تعالےٰ اپنے فضل وکرم سے احقر کو اس درجہ پر پہنچنے کی توفیق عطا فرمائے۔
بمع سب مسلمانوں کے۔ آمین۔ ثم آمین یارب العالمین۔

ابیات

مطلع نورِ ھدےٰ ہے سنتِ خیر الورےٰ
مشعلِ راہِ خدا ہے سنتِ خیر الورےٰ

کیوں نہ ہو نامِ محمد کلمۂ توحید کے ساتھ
شرحِ توحیدِ خدا ہے سنتِ خیر الورےٰ

ہم کو بس کافی ہیں دو ہادی ہدایت کے لئے
ایک قرآں دوسرا ہے سنتِ خیر الورےٰ

جب تمام صفتیں اور اخلاق اس میں موجود ہوں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اعمال و افعال و حرکات و سکنات و عادات و ریاضات و عبادات ٹھیک حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جیسا کہ فروتنی۔ بردباری خدا پر بھروسہ کرنے والے صبر و قناعت رحم دلی عہد کے پکے وعدوں کے سچے سخاوت و احسان والے جو ان اوصاف میں موصوف ہوں پھر وہ فنا فی الرسول کا درجہ حاصل کر لیتے ہیں۔ پھر جناب سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعے فنا فی اللہ کا درجہ حاصل ہو جاتا ہے جو عاشقوں کے مقام کی نہایت ہے۔

حکایت

ایک دفعہ حضرت خواجہ بسطامی قدس سرہٗ نے فرمایا کہ مجھے حج ہوا قدرتی عطا ہوئی کہ بسطامی تو میرے حبیب محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی متابعت میں رہ اور اس کے قدموں کی خاک کو اپنی آنکھوں کا سرمہ بنا اس کی پیروی

marfat.com
Marfat.com

اپنی ذات پر ہر وقت لازم رکھو تیری طلب دستیاب ہو جائے گی خدا تعالےٰ کے دربار میں جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی کتنی بڑی شان ہے ۔

حکایت

حضرت موسیٰ علیہ السلام کے زمانے میں ایک آدمی نے پورے دو سو سال فسق و فجور میں اور مردم آزاری میں گذارے جب مر گیا تو لوگوں نے خدا کا شکریہ ادا کیا اور اس کو پاؤں سے رسہ ڈال کر گھسیٹتے گھسیٹتے کوڑے کرکٹ میں پھینک دیا حضرت موسےٰ کی طرف وحی آئی کہ میرا ایک بندہ فوت ہو گیا ہے اور دشمنوں نے اس کو کوڑے کرٹ میں پھینک دیا ہے جا کر اس کی تکفین و تجہیز کرا اور بنی اسرائیل کو اس کے جنازے کی رغبت دلا ۔ جب موسیٰ علیہ السلام خدا کے حکم کی تعمیل کرنے کے لئے گیا تو جا کر دیکھا وہی بدمعاش ہے ۔ موسےٰ علیہ السلام خدا کے حکم کو بجا لائے پھر عرض پیش کی خداوند کریم یہ تو وہ بدمعاش ہے کہ پورے دو سو سال فسق و فجور میں گذارے ہیں ۔ پروردگار عالم نے فرمایا بے شک یہ سخت سزاوار تھا لیکن ایک دن اس نے توریت کو کھولا تو میرے حبیب جناب سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف دیکھی پھر اس ورق کو چوم کر اپنے چہرے پر ملا آنجناب کی تعریف پڑھی پھر محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت نے اس کے بدلے میں وہ دو سو سال کے گناہ معاف کرا دیئے ۔

بے شک سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت جس کے دل میں ہو اس کو ایسی سعادت نصیب ہوتی ہے ۔

بیت

درود اور سلام عبدالعزیز گناہگار کا
بر روحِ محمدؐ و آلِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم

marfat.com
Marfat.com

(از مثنوی مراد العاشقین)

غزل

(در عشقِ الٰہی)

تیری طلب میں ہم پھرے ملک و بملک و کُو بکُو
شہر بہ شہر دہ بہ دہ خانہ بہ خانہ کُو بہ کُو

جوشِ جنوں میں سالہا وحشی تیرا پھرا کیا
کُو بہ کُو بر بہ بر بحر بہ بحر جُو بہ جُو

دل جو گیا لگا نہ ہاتھ زُلف میں ڈھونڈا ساری رات
پیچ بہ پیچ خم بہ خم تار بہ تار مُو بہ مُو

دل ہو کسی پہ مُبتلا جبکہ وہ بھی ہو تیرے سا
شکل بہ شکل قد بہ قد عین بہ عین ہُو بہ ہُو

مثنوی

بیا اے سلقۂ فرخ بچینے
بدہ جامِ لبشق ناز نینے

مرا زیں مے اگر مستانہ سازی
حقیقت جویم از عشق مجازی

حقیقی را مجازی نردبان است
بر اقوالم گواہ ایں داستان است

مرا درآموز علم عشق بازی
کہ خویش میری و خود را زندہ سازی

رہائی جوز دامِ عقل مکار
برآرا زقید ننگ و نام یکبار

بدہ ساقی چناں جامِ شرابم
کہ در خود گم شوم خود را نیابم

marfat.com
Marfat.com

شود محو از دلم فکرِ کم و بیش — نیامیزم بحس بگریزم از خویش
زغمہائے جہاں فارغ نشینم — بکنجِ بے خودی خلوت گزینم
زباں بربندم از ہم کلامی — بیروں آیم زقیدِ ننگ و نامی
بسر بُردم بہر ہیودہ کارے — نہ فکر خود نہ ذکرِ وصل یارے
کنوں ہاں فکرِ کارِ خود نمایم — بہردم ذکرِ یارِ خود نمایم
بامرِ فا ذکرُ وفیٰ بر نہم سر — سپارم وعدۂ دلبر بدلبر
بہ اَذکرُوکم اگر فرمود کارے — نماید یاد ما دلدار آرے
دگر نہ من بیادش خویش بمیرم — بہ محشر دامنِ اورا بگیریم
بگویم الغیاث اے شاہِ خوباں — بدل داغِ غم است اے ماہ خوباں
فراموشم چرا کردی تو از یاد — زبے پروائیت پیش تو فریاد
بفریادم رسی و دیدار خود دہ — یکے جامِ بایں سرشار خود دہ
سقٰہُم ربُّہُم فرمودۂ خود — مرا ایں رہ بخود بنمودۂ خود
شرابِ پاک در پیمانہ ام کُن — نمارُوئے خود دمستانہ ام کُن
زمستی گر بہشیاری گرایم — رُباید باز دیدارت زجایم
اگرچہ وعدۂ دیدارت آنجاست — ولیکن دلِ دریں جا نا شکیباست
بدل دردِ فراق از حد فزوں شد — بجانم اشتیاق از حد فزوں شد
شکیبائی نہ دل دارد نہ جاں صبر — بجز تو نیست ممکن ایں زماں صبر
ازیں بے صبری ار باشد امانم — کنوں بیتِ غنیمت را بخوانم
برافگن پردہ از رُخ بے محابا — یکے کن وعدۂ امروز کہ فردا
بدہ دیدار خود ہر آن و ہر دم — بود دیدار تو دارو ے دردم

marfat.com

Marfat.com

کجا رفتی کجا بینم دیدار — بخود باز آ دمے وقت خود نگاہدار
بود موقوف ہر کارے بہر وقت — نہ ہر کارے تواں میکرد ہر وقت
بود مرہون وقت خویش ہر کار — اگر مردی تو وقت خود نگاہدار
اساس کار صوفی پاس وقت است — رقیب وقت خیر الناس وقت است
اگر فوتید ہاں وقت عزیزت — جہاں خندد بریں عقل و تمیزت
پشیمانی ندارد سود ہیہات — دراں حالت کہ ضائع گشت اوقات
چو از قالب برآید جان بتیاب — چہ خواہی کرد اینک وقت دریاب
ادار عاقلی در کار خویش باش — بخاموشی ازیں گفتار خود باش
بزق زق عمر بیہودہ مکن صرف — مزن زیں نکتہ از ہر باب صد حرف
چہ خوش فرمود آں شیریں کلامے — ولے عارف عالی مقامے
سخن باکس مگو الّا ضرورت — خلل تا در نیفتد در حضورت
بیا ساقی بدہ اکنوں دو سہ جام — کہ گیرد دل قرار و جانم آرام
خرد اندر سرم روزن کشاید — حواس خمسہ برجائے خود آید
شہ ملک بقا لشکر کشد باز — با قلیم فنا سازد تگ و تاز
فنا را چوں فنا سازد پس آنگہ — بہ تخت دل نشست آرد بصد جاہ
رعایا وجودم را بہ یک بار — تقاوی دادہ بگمارد بہر کار
ہمہ درگشت کار محنت آیند — بامر شاہ کار خود نمایند

دیگر

ہر نکتہ کو سکوت گزیند کہ بعد ازیں — در بزم گفتگوئے جہاں نکتہ داں نماند
اے دوستاں بگریہ و زاری بسر برید — عمریکہ آں مراد دل دوستاں نماند

Marfat.com

من چوں دریں جہان بمانم کرائے دریغ
آں یارِ من کہ بود بمن ہر زماں نماند

خواہے بمصر و خواہ بکنعاں رویم آہ
آں یوسف کہ بود دریں کارواں نماند

کو عیش زندگانی و کو لذت حیات
کاں مالیۂ مسرتِ ما زندگاں نماند

گریم تا بکے بہ غمِ فرقتِ نگار
اے چشمِ اشکبار کہ تاب و تواں نماند

جز خاموشی و صبر چہ چارہ کنیم ما
حالا کہ تاب و طاقتِ آہ و فغاں نماند

غزل

آں شاہ کہ در جمال عدیم المثال بود
ملکِ عدم گرفت و بکون و مکاں نماند

آں طوطیٔ کہ بود شکر ریز و خوش کلام
پروانہ کرد آہ کہ یک در جہاں نماند

مرغانِ باغ شعر و سخن جملہ تلخ کام
گشتند زانکہ بلبلِ شیریں زباں نماند

* * * * * * * * *

یکے میخواہد از تو جنت و حور
یکے خواہد کہ از دوزخ شود دور

marfat.com

Marfat.com

ولیکن ما نخواہم ایں وآں جنت
مراد ما ہماں خوشنودی تست
چو تو خوشنود گشتی در دو عالم
ہمیں مقصود بس واللہ اعلم
ماہر چہ داشتم فدائے تو کردہ ایم
جان اسیر بند ہوائے تو کردہ ایم
ہر کہ را از بود او فانی کنی
پُر ز گوہر ہائے روحانی کنی
ما ترک کردہ ایم خود و ہر دو کون نیز
دیہا کہ کردہ ایم برائے تو کردہ ایم
کشتگاں را شربتِ حیواں دہی
بعد کشتن جان جاویداں دہی
ز قعر بحر فنا گوہر بتابی
دگرنہ غوطہ خوری ایں گوہر کجا یابی
باغ فردوس از برائے دیدنش باید مرا
بے جمالش روضۂ جنت چہ کار آید مرا
کار گر دشوار گر آساں شود
پیش قدرت جملگی یکساں شود
بذکرش جملہ موجودات گویا
ہمہ او راز روئے شوق جویا

marfat.com

Marfat.com

بتیغم گر زنی بامے ندارم
بہجرانم کشی طاقت نیارم
ندارد فعل من آنروز بازو
کہ با فضل تو گردد ہمترازو
بہ فضل خویش و لطفِ شو مرا یار
بعدلِ خود مکُن با فعل من کار
در فضل خُداوندِ دل خویش مدام
تافضل نہ باشد نشود کار تمام
تا بعباں را وعدۂ حَسن المآب
مسنکراں را وعدۂ ذوق العذاب
جو بد بینی زخلق درگذاری
ترا زیبد طریقے بردباری
اگرچہ دامنت را مید رد خار
توگل باش و دہاں پُرخندہ میدار

مثنوی

سخن اَقرَبُ گفت مِن حَبل الورید
تو فگندہ تیر فکرت رالبعید

اے کمان تیر ہا برساختہ
صید نزدیک تو دور انداختہ
قرب بیچون است جانت را بتو
قرب حق راچوں بدانی اے عمو
قرب حق از قید ہستی رفتن است
قرب نے بالا و پستی رفتن است
تدبیر خود امروز کن اے خواجہ کہ فردا
ہرچند کہ فریاد کنی سود ندارد
جزا آئینۂ فعل است گوئی
کہ در روے ہرچہ کردی مینماید
دگر کردی نیکوئی نیک بینی
دگر بد کردۂ بد پیشت آید
بیندیش ازاں روزے کہ دروے
جگرہا خون و دلہا ریش بینی
دہندت نامۂ اعمال گویند
بخواں تا کردہائے خویش بینی
اے بسا بلبل کہ پیش از نوبہار
میسرا ید بہر گل بر شاخ سار
بلبلے برگِ گلِ خوش رنگ در منقار داشت
و ندراں برگ نو خوش نالہائے زار داشت

marfat.com
Marfat.com

چیست توحیدِ خُدا آموختن
خویشتن را پیش واحد سوختن
چناں درکش مکش گشتم کہ جانم بے تنے آید
بیا شاہا ببالینم فدا سازم دل و جانرا
جدائی آتشِ تیز است میسوزد دل و جانرا
خدا ہرگز نصیب کس ندارد روز ہجراں را
اگر دانستم از روز ازل داغِ جُدائی را
بدل روشن نمی کردم چراغ آشنائی را
مرادے من در دل است اگر گویم زباں سوزد
اگر دم درکشم تو جسم و مغز و استخواں دزد
بے ثنائے خود میسر نیست دیدارِ شما
می فروشد خویش را اول خریدار شما
تو بہر حالِ کہ باشی روز شب
یک نفس غافل مباش از ذکر رب
تا نشُد مغلوب کس سرِّ نیافت
گر تو خوانی آں طرف باید شتافت
مَا رَمَیْتَ اِذْ رَمَیْتَ گفتِ حق
کار حق برکار ہا دارد سبق
دردمندانِ گناہ را روز و شب
شربت بہتر ز اِستغفار نیست

marfat.com

Marfat.com

آرزومندانِ وصل یار را
چارہ غیر از نالہائے زار نیست
گر نہ گرید ابر کے خندند چمن
گر نہ گرید طفل کے جوشد لبن
گر نہ گرید طفل آں حلوہ فروش
رحمتِ حق بہر نے آید بجوش
دلِ دارم میلِ سینۂ تنگ
چو مرغِ نو قفس با خویش در جنگ
چراغِ روشن از نورِ الٰہی
جہاں را داد از ظلمت رہائی
جُدائی یار دلجان نشانِ دوزخی دارد
معاذ اللہ غلط گفتم کہ دوزخ زر نشان دارد
دو روز حذر کردن از مرگ روا نیست
روزے کہ قضا باشد روزے کہ قضا نیست
روزِ کہ قضا باشد کوشش نہ کند سود
روزے کہ قضا نیست در مرگ روا نیست
چوں ترا اندر حریم قرب خود راہ داد شاہ
از نفیر پردہ دار طعن در باں غم مخور
سخت اے طالب از جملہ بگذر و بد و آور
کزاں حضرت ندا آید کہ اے سرگشتہ راہ این ست

marfat.com
Marfat.com

مرد عارف چوں بداں پرمیپرد
دردے از نہ فلک میں بگذرد
سیر زاہد ہر دم یک روز را
سیر عارف ہر زماں تا تخت شاہ
گفت حق کامرزش از من می طلب
کاں طلب مر عفوہ را باشد سبب
از پئے ہر گناہ ار بشنوی
ہست استغفار تریاقِ قوی
چند صورت بینی اے صورت پرست
جاں پئے معنی است کز صورت برست
درگذر از صورت معنی نگر
زانکہ مقصود از صدف باشد گہر

مثنوی

ذرہ ذرہ کاندریں ارض وسماست
جنس خود را ہمچو کاہ کہربا ست
ناریاں مر ناریاں را جاذبند
نوریاں مر نوریاں را طالبند

marfat.com
Marfat.com

اہل باطل باطلان را میکشند
اہل حق از اہل حق ہم سرخوشند
طیبات آمد برائے طیبین
لِلخبیثات اَلخبیثون است یقین
نیک مرداں را نعیم اندر نعیم
حِصّہ آنہا وصالِ حورعین
عشق بازاں را لِقا اندر لِقا
بہرۂ اینہا جمالِ کبریا
مومناں از تیرگی دور آمدند
لاجرم نورٌ علےٰ نور آمدند
کافر تاریک دل را نکبت است
حال کارش ظلمت اندر ظلمت است
از سقاہُم رَبّہُم داں جملۂ ابرار مست
در جمالِ لایزالی ہفت و پنج و چار مست
تن چو سایہ بر زمین و جان پاک عاشقاں
در بہشتِ عدن تجری تحتہا الانہار مست
خود چہ جائے عاشقاں کز جلوۂ توحید خدا
کوہ صحراء جبال و جملۂ اشجار مست

بحساب ابجد یعنی زار
الٰہی بر تو ہے خود دار ما را
دمے با نفس ما مگذار ما را

marfat.com
Marfat.com

الٰہی فریاد ما منظور گرداں
الٰہی تربتم پُر نور گرداں
خدایا من گنہ گاریم بسیار
ترحم کن برے مسکین لاچار
تو رحمٰن و رحیم نام داری
منم عصیاں کردم بے شماری
خدایا من شرمساریم بسیار
بخش اے عالم الغیوب غفّار
تعالے اللہ توئی برمن کرم کُن
منم مسکین تو برمن رحم کُن
خُداوندا تو برمن ایں کرم کُن
محمد مصطفےٰ برمن شفیع کُن
توئی برمن رحم کُن یارحیما
توئی برمن کرم کُن یا کریما
چو من عصیاں کردم بے شمارم
بجز تو اے خدا یاکس ندارم
خداوندا توئی برمن رحم کن
بحق مصطفےٰ برمن کرم کن
منم مسکین عبدالعزیز گنہگار
بجز فضل تو گشتم تنگ لاچار

marfat.com
Marfat.com

قلب مومن حرم خانہ دلبر شد حرام
یک زنے را بادو شوہر عقد یکجا کے بود
ترک دنیا سر عبادت حب دنیا سر خطاست
آں جمال نازنین جز ترک دنیا کے بود

ابیات بزبانِ فارسی

شاہ زکرم برمن درویش نگر
بر حال من خستہ دلے ریش نگر
ہرچند نیم لائق بخشائش تو
برمن منگر بکرم خویش نگر
یا من زگنہ زشت خویش منفعلم
زقول کژو فعل بد خود خجلم
سے بمعنی شرمندہ
فیض بدلم زعالم قدس رساں
تا گم شود خیال فاسد زدلم
(پیر حضرت جی صاحبؒ)

---

marfat.com
Marfat.com

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

چھبیسواں باب ۲۶

سی حرفی عبدُالعزیز

ا : الف اُٹھ بندیا ذرا فکر کریں پہلے صفت کر لے پاک ذات والی
جس نے کہہ دتا کُنۡ ہو جانویں دیر نہ لگی ایک پلک والی
فَیَکُوۡن ہو یا سب جہان ظاہر اتے کھیل ساری دن رات والی
عبدالعزیز ہے بہت گنہگار ربا آس رکھدا ہے لَاتَقۡنَطُوۡا والی

ب بہت درود رسول تائیں جسدا نام مبارک محمدؐ ہے جی
جس دے دین دے بعد نہ دین ہوسی جو ہوسی اومردُود ہے جی
جس نے اُسدی تابعداری چاتی اوخوشی دیوے مسرور ہے جی
عبدالعزیز تو بھی اُس دا پکڑ دامن اوخاص رسول حضور ہے جی

ت تُو بھی دیوے سوچ کریں تیری عمر گزری بُرے خیال اندر
تیری زندگی بیفائدہ ہوگئی پھس گئیں تو وچ جنجال اندر
تھوڑے دِن ہُن باقی رہ گئے بیٹھ رانئی تو استغفار اندر
عبدالعزیز تو بھی ذرا خیال کریں ڈاہڈی پچھ ہوسی سرکار اندر

ث ثابتی نال یقین جانئی بہت سخت ہوسی سکرات میاں
جس دن تیرا رُوح کڈھ لیسن بُھل جاسی تینوں دن رات میاں
عزرائیل آکے رُوح کڈھ لیسی سارے کھڑے رہسن مائی باپ میاں
عبدالعزیز او وقت گران ہوسی فضل آپ کرے اللہ پاک میاں

marfat.com

Marfat.com

ج جہالت دیوچ عمر گذری کچھ خیال نہیں تینو بندگی دا
کہ جواب دے سیں اللہ پاک لگے کہہ پھل پایا اُدھر زندگی دا
جیکر نیکی کیتی اوہی بلجاسی ورنہ بھار چایا شرمندگی دا
عبدالعزیز تو بھی ذرا خیال کریں بڑا پھل ہوسی بری زندگی دا

ح حال کو بے حال ہوسیں جد موت تیرے سامنے آوسی جی
تیرا رنگ مثل زعفران ہوسی ملک الموت کا روائی چلاوسی جی
تیریاں اکھیاں نظر نوں چھوڑ دیسن کن رہ جاسن شنوائی تھی جی
عبدالعزیز اوقت ہے بہت مشکل پتہ تد لگسی جد آوسی جی

خ خودی تکبر دچ عمر گزری مرتے بڑا گناہ دا ہے بھار ربا
میں عاجز تے ناچیز ہاں جی تیرا نام ستار غفار ربا
میرے جیہا نہ کوئی گنہگار ہوسی تیرے جیہا نہ کوئی بخشن ہار ربا
عبدالعزیز نے بھار گناہ دا چایا تیرے فضلاں دا ہے امیدوار ربا

د درد تے دکھ ایک طرف رہن اتھے آن شیطان گھنڈ پاسی
تیرے ڈھان روڑے نوں زور لاسی قسم قسم دے مکر تے فریب لاسی
جیکر دنیا دیوچ تابعدار حق ہیں تاں ایمان اپنا صاف ثابت پاسی
عبدالعزیز جہڑا تابعدار رب ہے اوہدا شیطان کجھ نہ جاسی

ذ ذوق اتے شوق سب دنیا دے اتھے رہ جاسن تیرے جیونے تے
تیرے اردگرد سب روسن جی تیرے موت پیالہ پیونے تے
پھر تینوں تختے دے اتے پاسن سب تیار ہوسن غسل دیونے تے
عبدالعزیز تیرا بدن در در کرسی وجہ سخت سکرات دی ہونے کے

marfat.com
Marfat.com

ر رو رو کے تینوں غسل دین اگے ہوسی کفن تیار میاں
تینو کفن دے وچ لپیٹین گے اُتھے روسن سب زار و زار میاں
تیری منجی نوسر دے اُتے چاسن اگے ہوسی قبر تیار میاں
عبدالعزیز تو بھی ذرا خیال کریں اگے ہور سختیاں بیشمار میاں

ز زود ہوسن صفاں تیار اُتھے فاتحہ پڑھ کے سب جمع ہوسن جی
تینو قبر دے وچ اُتارن گے تیرے ملنے سکھی ہتھ دھوسن جی
تینو جلدی دفن کرسن جی نال حسرت دے سب روسن جی
عبدالعزیز او قبر گلزار ہوسی فضل جس بندے اُتے ہوسن جی

س سب جہان فناہ ہوسی باقی رہ سی ذات پروردگار والی
کُلُّ شَیْءٍ هَالِكٌ اِلَّا وَجْهَهٗ ط نظر کر کے دیکھ قرآن عالی
سخت عذاب ہوسی گنہگار تائیں قبر ہوسی رات کولو بہت کالی
عبدالعزیز جہڑا گنہگار ہوسی اُسدی جان عذاب تھی نہیں خالی

ش شرع کے کران میں قبر ان دی نکیرین پچھسن سارا حال میاں
کہڑا رب تیرا کون نبیؐ ہے جی کہڑا دین رکھیں تو دسال میاں
کہڑا قبلہ تے کون امام تیرا کہڑے بھرا ہیسن تیرے نال میاں
عبدالعزیز جہڑا ایمان دار ہوسی او جواب دیسی فی الحال میاں

ص صاف کہسی اللہ رب میرا نبی پاک محمدؐ نوجان یارو
دین رکھدا ہاں میں اسلام والا قبلہ کعبے نوں سی پیچھان یارو
قرآن میرا امام ہے جی بھرا ہیسن میرے مسلمان یارو
عبدالعزیز جیکر تالعبدا رحق ہیں تاکریسیں اُتھے ایہ بیان یارو

marfat.com
Marfat.com

ض ضرور ہوسی وچ خوشیاں دے وچ قبر ملے آرام اُسنو
کھڑکی کھُل جاسی سجے طرف کو نو ہو اجنت دی ملے مدام اُسنو
وچ بہشتان دے جلکے سیر کرسی ہر وقت ملے آرام اُسنو
عبدالعزیز جہڑا ایماندار ہوسی ایہ عیش خوشی مُدام اُسنو

ط طرز سکھیں تابعداریاں دی ہوسی راضی رب رحمٰن میاں
جہڑے ہوندے ہن تابعداریار واہ پاوندے دوین جہان میاں
روز حشر دے تابعدار اُتے ہوسی رب ڈاھڈا مہربان میاں
عبدالعزیز جہڑا تابعدار ہوسی اُسنو ملن درجے عالی شان میاں

ظ ظاہر لباس امیرانہ پہنی باطن رہیں فقیرانہ لباس اندر
خودی دور کریں ہر وقت میاں آخر پوسیں تو اس خاک اندر
رنگ عاشقاں دا ظاہر سدا مے باطن وچ ہوسی سینہ چاک اندر
عبدالعزیز جہڑے ہن طلبدار مولا باطن وچ ہوسن صدا چاک اندر

ع علم سکھیں نالے عمل بھی کر عمل باہج نہیں درکار میاں
علم باہج عمل درخت باہج ثمر بنی پاک دی ہے گفتار میاں
علم سکھ کے عمل کمانا ہے ہوسی درخت تانئی میوے دار میاں
عبدالعزیز جہڑا بے عمل ہوسی اُس دا علم نہیں ثمر دار میاں

غ غفلت نو ذرا چھوڑ غافل وچ غفلت عمر گذار گیو
عمر گئی برباد تمام تیری جس کم آیو اُہ ولیار گیو
اُسنے قالو بلیٰ بتلایکے تے ہتے وعدہ میثاق ولیسار گیو
عبدالعزیز تو بھی ورا خیال کریں عمر صاف برباد گذار گیو

marfat.com
Marfat.com

ف فلکان تے وچ زمیناں دے جو ہے ساری مخلوقات میاں
جمادات، نباتات وچ ذکر رب دے تھکن نہ سارے دن رات میاں
غرض سب چیزاں وچ ذکر رب دے نہ کرن کسی طرف ایک جھات میاں
عبدالعزیز تو بھی وراخیال کرکے کہڑا حکم منیاں دسیں بات میاں

ق قلب دے وچ کریں ذکر رب دا پرنور کریں ایہ مکان یارا
اہی ذات ملے قلبی ذکر اندر جیدا شیدا ہے سب جہان یارا
ہر دم دے نال تو ذکر کریں خالی رہ نہ کوئی زمان یارا
عبدالعزیز جہڑے ہن طلبدار رہندے غیر ذکر نہ رہن کوئی آن یارا

ک کلمے دا تو ورد کریں کرسی مومناں وچ شمار تینو
جیکر کلمے تے پورا عمل کیتا کرسی دوزخوں پار اتار تینو
جیکر دل وچ کھوٹ منافقی دی کرسی دوزخاں وچ اتار تینو
عبدالعزیز رب آگے کجھ عذر نا ئیں بند مل گئی ہے بے شمار تینو

ل لمان سفر دور اڈا ہے درپیش تیرے ایک وار میاں
خرچہ کرلیویں اس سفر دالا اتھے سخت ہوسی لاچار میاں
پاس بنا ئیکے ٹکٹ تیار کریں اگے ہوسی بڑا تکرار میاں
عبدلعزیز بن ٹکٹ جو پار جادن بابو پکڑکے کرسی آتار میاں

م ملک بیگانے وچ جاونا جی بن خرچوں کم سوکھل نا ئیں
نہ چھٹی آوے اس ملک کولو نہ تار دا کم پھر چل دائی
جو کجھ کرنا ہے اتھے کرلیویں پھر قبر وچ پاس نہ ہل دائی
عبدالعزیز جہڑے گئے اس ملک کولو پھر اندا وس نہ چلدائی

marfat.com

Marfat.com

ن نال یقیں دے جان لیویں ذرے ذرے دا اُتھے حساب ہوسی
ہر دم دے نال قلبی ذکر کریں قیمت دماں دی اُتھے آپ ہوسی
اتھے وِرد رکھیں توحید والا اُتھے دفتر صاف شتاب ہوسی
عبدالعزیز جس کے چنگے عمل کیتے اُتھے راضی آپ جناب ہوسی

و ورد میرا اسم ذات دا ہے اسی واسطے خاص یقین ہے جی
میں در تیرے کُتے آن ڈگیاں تیرا فضل تے کرم عظیم ہے جی
اپنے حبیب دی شفاعت نصیب کریں تیرا نام رحیم کریم ہے جی
عبدالعزیز نے خاص یقین کیتا تیرا کرم تے فضل عظیم ہے جی

ھ ہور جگ نظر آوندی نہیں ربا زندگی تو بیکار کیتا
میں سخت گناہگار سیاہ کار ہاں جی غفلت نال گناہ بیشمار کیتا
ڈگیاں دعا دربار دے یا اللہ عمل نامہ اپنا بیکار کیتا
عبدالعزیز تے نظر کرم دی کر وغافل رہیاں تے گناہ بیشمار کیتا

ع اللہ سائیاں تو فضل کریں تیرے فضل بغیر علاج نہیں
جس تے فضل تے رحم کمال تیرا اوہو رکسی دا محتاج نہیں
میں سخت گنہگار لاچار ہاں جی میرے جیا بھی کوئی محتاج نہیں
عبدالعزیز جس تے رب فضل کرے بن اس دے کوئی تاراج نہیں

ی یارب سائیاں کرم کریں میں دم دم عرض گذار داہاں
میں اگرچہ ہاں گنہگار ربا تیری مخلوق دے وچ شمار داہاں
میں در تیرے کُتے آن ڈگیاں گنہگار تیرے دربار داہاں
عبدالعزیز تے کرم تے رحم کریں میں استغفار پکار داہاں

Marfat.com

مے یا اللہ تو فضل کر کے اپنے عشق دے وچ بیمثال کر دے
میں در تیرے تے بیٹھ رہیاں بخش گناہ میرے تے نہال کر دے
میں استغفار پکار دا ہاں اپنی بخشش دے نال کمال کر دے
عبدالعزیز غریب گناہگار تائیں اپنی رحمت دے نال نہال کر دے

ابیات بزبان اُردو

تصور میں پڑا رہنا عبادت اس کو کہتے ہیں
خودی کو چھوڑ کر دینا ریاضت اس کو کہتے ہیں
مٹا دے اپنی ہستی کو اگر کچھ مرتبہ چاہے
کہ دانہ خاک میں مل کر گل گلزار ہوتا ہے
منتظر ہر دم کھڑا ہوں یار کے دیدار کا
شاید آجائے نظر وہ جلوۂ چمکار کا
گُل چمن میں خاک پر ٹوٹے پڑے ہیں جابجا
اب تماشا سیر گُل کرنا عبث گلزار کا
میں عاشق ہوں دلبر کے چمکار کا
نہ طالب ہوں زر کا نہ زردار کا
تیری ہی اشتیاق میں پڑا ہے رات دن عاجز
دکھا دیدار تو اپنا کہ دیکھوں چشم سے ظاہر
میرا دل جل گیا مولا اسی کو سرد کر دے تو
تیرے انوار کا ہے شوق میرے سینے کو بھر دے تو

marfat.com

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سی حرفی بے نظیر

ا اُس محبوب نو حمد پہلے جس دے ٹھیاں عیش آرام ملے
اُس دی ہجر نشان جہنم دی اس دے جلوے کو لو احترام ملے
اُہی ذات کمال جمال والی اُس دی یاد دے کو لو اکرام ملے
عبدالعزیز بھی دیکھ بیمار ہو یا دسیں جلوہ اپنا تاں آرام ملے

ب بہت بلند تیری شان سجناں تیرے یاد والے عزت دار ہوئے
رکھیں یاد اپنی وچ سدا سجناں تیری درد والے دولت دار ہوئے
دسیں جلوہ اپنا سانوں شاد کریں جہڑے دور ہوئے گرفتار ہوئے
عبدالعزیز نو تو شوق کمال دیویں تیرے عشق وچ تیز رفتار ہوئے

ت تُدھ نوں دیکھ بیمار ہویاں لیویں خبر تے دیویں دیدار مینو
دیویں شربت وصال کمال والی پیالے کر دیویں تو ہوشیار مینو
صحت یاب ہو ساں بیماریاں تھی جد دیوسیں تے تو دیدار مینو
عبدالعزیز نو تو عشق کمال دیویں کریں دارد نہ چھوڑیں بیکار مینو

ث ثابت رکھیں سدھے راہ اُتے کچ راہ کولو کریں دور سجنا
رکھیں ثابت قدم رستے سدھے اُتے آواں جاواں میں پیش حضور سجنا
ہر دم دے نال تیرا ورد ہوے میرا سینہ کریں پُر نور سجنا
عبدالعزیز ہر دم ایہو طلب کرے وچ عشق دے رہواں میں فرور سجنا

marfat.com

Marfat.com

ج جان اتے دل بے آرام میرا جلوہ اپنا توسجنا دیکھا دینا
واسطہ تیرے حبیب دا پا وندا ہاں کوئی اسرار بقار توبتا دینا
مینو نوڑ نہیں کچھ ہور سجنا کوئی راز نہانی سُنا دینا
عبدالعزیز ہر دم ایو طلب کرے کوئی جام وصال چکھا دینا

ح حال نہیں معلوم ہوندا کتھے ڈھوڈیے تے کس مکان اندر
کوئی خوشی نہیں بن یار دے جی دل لگدا نہیں اِس جہان اندر
کسی وقت دِسا نہیں یار بابجو کوئی مِشدا نہیں اِس دہلان اندر
عبدالعزیز دی قسمت بیدار ہوسی جد ملسی بھی کسی مکان اندر

خ خلقت سب اپنے کم کردی میرا دل نہ لگے کسی کم نو جی
تیر لگ گیا میرے سینے اندر جوڑ ہوسی بھی کسی دم نو جی
ایو زخم ہے یار دے ہجر کو لو ہر دم رُواں میں اسی غم نو جی
عبدالعزیز نو تو دیویں وصال اپنا کر کے فضل تے لُطف تے کرم نو جی

د دوری نہیں منظور مینو رہواں ہر دم میں پیش حضور سجنا
ہر دم میں یار دے پیش ہواں ایو عرض کریں منظور سجنا
ہر وقت نہ بھلیں تو دل کو لو کسی وقت نہ کریں تو دور سجنا
عبدالعزیز ہر دم ایو عرض کرے میرا سینہ روے پُر نور سجنا

ذ ذوق اتے لذت تیری یاد والی بے مثال ہے جی شہد تے شیر کو لو
ہر دم رہوے ایو لذت سجنا ڈالی ملی ہے اساں نو پیر کو لو
تیری یاد دی لذت ہے شیرین بہتی باہر حد اتے تحریر کو لو
عبدالعزیز نوا یہ لذت ہمیشہ ملے چھُٹے جان دنیا دی زنجیر کو لو

marfat.com
Marfat.com

ر رو روکے میں عرض کراں مینو یار دے نال ملا دینا
بند یوان ہاں میں کسی دم توڑی مینو وعدہ ملاپ سُنا دینا
لوگ خبراں دیون اُتے بھید دیکھن مینو بھی کوئی راز دکھا دینا
عبدالعزیز دی عرض قبول کرنی کوئی حال حقیقت سُنا دینا

ز زور دے نال نہ منع ہوئے ایو عشق ہے ذوالجلال والا
لگیا شوق ہے یار دے ملن والا نالے حُسن تے شان جمال والا
لگے درد ہر دم میرے دل نوں جی ملسی کدوں او شان کمال والا
عبدالعزیز دا شوق کمال ہے سجنا دیو سیں کدوں دیدار جمال والا

س سنگ میرے ہر دم رہوے تیری یاد اتے ورد نال شوق دے جی
کسی وقت نہ بھلیں تو دل کو نو گردن رہوے میری وچ طوق دے جی
سدا یاد تیری وچ مشغول ہاں رہاں دم دم وچ اس ذوق دے جی
عبدالعزیز دی عرض منظور کرنی ضائع نہ ہواں بن تیرے شوق دے جی

ش شر شیطان اتے نفس کو نو بچوا کے غریباں نو پار کرنا
ہواں میں ہر وقت تیرے فضل اندر مینو ہر گز نا بیکار کرنا
کریں مہربانی سدا میرے اُتے اپنے فضلاں دے نال سانو پار کرنا
عبدالعزیز غریب نمانے تائیں فضلی بندیاں دے وچ شمار کرنا

ص صبر نہیں ہے وصال کو لو اپنا جلوہ دکھا سانو شاد کر دے
رہاں ہر وقت تیرے پیش سجنا سانو جلوے دے نال آباد کر دے
کدے دوری نہیں منظور سانو اپنے فضلاں دے نال سانو یاد کر دے
عبدالعزیز نو غیر دی حُب تھی چھڑا اپنے جلوے دے نال سانو شاد کر دے

Marfat.com

ض ضرب لگی میرے دِل اندر داروں نہیں بچن تیرے جلوے دے جی
مرہم لگدا نہیں زخم بیمار اُتے بِن دیکھے حقیقی طبیب دے جی
لیویں خبر نہ کریں بیکار مینو داروں دیویں لحاظ حبیب دے جی
عبدالعزیز ہر وقت ایو طلب کرے نظر کرنی طرف غریب دے جی

ط طرفوں شش جہات دیو جی سانو فیض دے کے آباد کرنا
اسی ہاں غریب ہر وقت منگاں ساڈا دل ہر وقت تُساں شاد کرنا
ساڈی جگہ نہیں کوئی دوسری جی سدا رحمت دے نال امداد کرنا
عبدالعزیز غریب دے سینے نو جی پُرنور کرکے آباد کرنا

ظ ظاہر دی مطلب کچھ بھی نہیں باطن وچ ہر دم تیری یاد ہوے
بُھلن ہر طریقے دل کو لو تیری یاد دے نال دل شاد ہوے
ایو عرض کریں منظور سجنا ساڈا دل ہر وقت آباد ہوئے
عبدالعزیز غریب مسکین بھی جی تیری یاد دے نال دلشاد ہوے

ع عشق تیرے زنجیر پائی وچ قدماں دے وچ میدان اندر
نہ اِدھر دارِ ہاں نہ اُدھر دا جی دل لگدا نہیں اس جہان اندر
نظر فضل تے رحم دی ہمیشہ کریں نہ ڈالیں تو کسی امتحان اندر
عبدالعزیز تے کرم تے لُطف کرکے نا چھوڑیں تو اس میدان اندر

غ غیر دی حُب میرے دل تھی ہٹا تیری یاد دے نال دلشاد ہاں جی
سدا جاری رہوے ایو ورد سجنا تیرے جلوے دے نال آباد ہاں جی
ساڈے سینے دے وچ تیرا نور چمکے اسی فیض دے نال آباد ہاں جی
عبدالعزیز کہے سدا ایسا ہی رہے تیری رحمت دے نال اسی شاد ہاں جی

marfat.com

Marfat.com

ف فوق ملے تیرنی شوق دے نال سدا رحمت تیری سڈے نال ہوے
سدا درد دے نال تیری یاد ہوئے اسی فیض دے نال کمال ہوے
میرے دِل نو توایسی ہی رغبت دِلا تیری یاد دے وچ ہر حال ہوے
عبدالعزیز غریب ہمیشہ کہے تیرا جلوہ سانو فی الحال ہوے

ق قلب میرے نو تو زندہ رکھیں تیری یاد دے وچ ہر حال رہے
کسی وقت نہ غفلت دے وچ ہوئے تیرا شوق اتے ذوق کمال رہے
غافل نہ رکھیں میرا ایدن سجنا تیرا شوق ہمیشہ میرے نال ہوے
عبدالعزیز دی عرض منظور کرنی تیرے وِرد دے وچ ہر ہر حال ہوے

ت کُل جہان دا مالک ہیں تو تیری شان کمال جمال والی
اسی دردماں دے مارے دے رماں سجنا تیری قدرت سخاوت کمال والی
رحم کریں ہمیشہ تو میرے اُتے پانویں چادر وصال جمال والی
عبدالعزیز دی عرض منظور کریں دیویں گھُٹ شراب وصال والی

ل لذت لگے شوق تیری یاد والی بھُلے نا ئیں مینو کسی حال اندر
تو زبان میری نو شرین رکھیں بھلاں نا میں تینو کسی حال اندر
کریں مہربانی سدا میرے اُتے تانکے پھُس نہ جا واں کسی جال اندر
عبدالعزیز تے نظر کرم دی کریں سجنا فضل تے رحم ہر حال اندر

م منگدا ہاں ہر حال اندر کریں مہربانی سدا میرے اُتے
دیویں شربت وصال کمال والی کریں فضل تے رحم سدا میرے اُتے
کریں جلوے دے نال خوشحال سجنا کریں فیض جاری سدا میرے اُتے
عبدالعزیز دے سینے تو روشن کریں ایو کرم کریں سدا میرے اُتے

marfat.com
Marfat.com

ن نرم کریں سدا دل میرا توایو عرض میری تو منظور کریں
رہواں میں ہر وقت تیری یاد اندر میرے دل نوتو ظاہر ہو کریں
مینو شوق اتے ذوق اپنے عشق والا نازل سینے دے وچ تو ضرور کریں
عبدالعزیز نوتو عشق کمال بخشیں ایو عرض میری تو منظور کریں

و واسطے لحاظ حبیب دے جی اپنے عشق دے وچ بے مثال کریں
وچ مقام سرور اتے خوشی دے جی اُس جناب دا مینو پائمال کریں
کریں خدمت گزار اُس حبیب دا مینوا یو عرض میری تو فی الحال کریں
عبدالعزیز غریب مسکینے نو جی اُس دی نوکری دے وچ تو نہال کریں

ھ ہر ایک غرض ستی ہے مینو جی غم اپنا فضل تے رحم کمال کر دے
ہر ایک غم کو لو مینو بے غم کریں دیویں شوق اپنا تے نہال کر دے
کریں عاجزی میری تو منظور سجنا اپنے فضل دے نال کمال کر دے
عبدالعزیز ناچیز نمانے نو جی اپنے شوق دے وچ پائمال کر دے

ء اُس مطلوب دی طلب دے وچ سانو دیویں تو ہمت بلند سجنا
ناکریں بیکار اپنے ذوق کو لو میں تے مدت تھی ہاں آرزو مند سجنا
دل و جان قربان تیری شان کو لو کتنے دناں تھی ہاں درد مند سجنا
عبدالعزیز نوتو عشق کمال بخشیں تا یکے پھس نہ جاوے وچ کمند سجنا

ی یار نہیں کوئی دوسرا جی بن خالق حقیقی طبیب دے جی
اپنے شوق دے وچ مینو محو کریں مینو لوڑ نہیں شوق وجود دی جی
میری ہستی تو مدھ نے مٹا دینا مینو شوق ہے وصال حبیب دی جی
عبدالعزیز تو ہے شوق وصال والا ہو سن کدوں ایہ شان نصیب دے جی

marfat.com

Marfat.com

مے یاری دے قابل ہے یار میرا اے ہے شان کمال جمال والا
اس دی مثل دانا ہیں جہاں اندر اس دی قدرت ہے کامل کمال والا
اسی شیدا ہان اس دی ہی شان اتے پیدا ہوندا نہیں اس دی مثال والا
عبدالعزیز نو کمالی جمالی اندر کامل سر نا کمال جمال والا

تمام شد سی حرفی بے نظیر

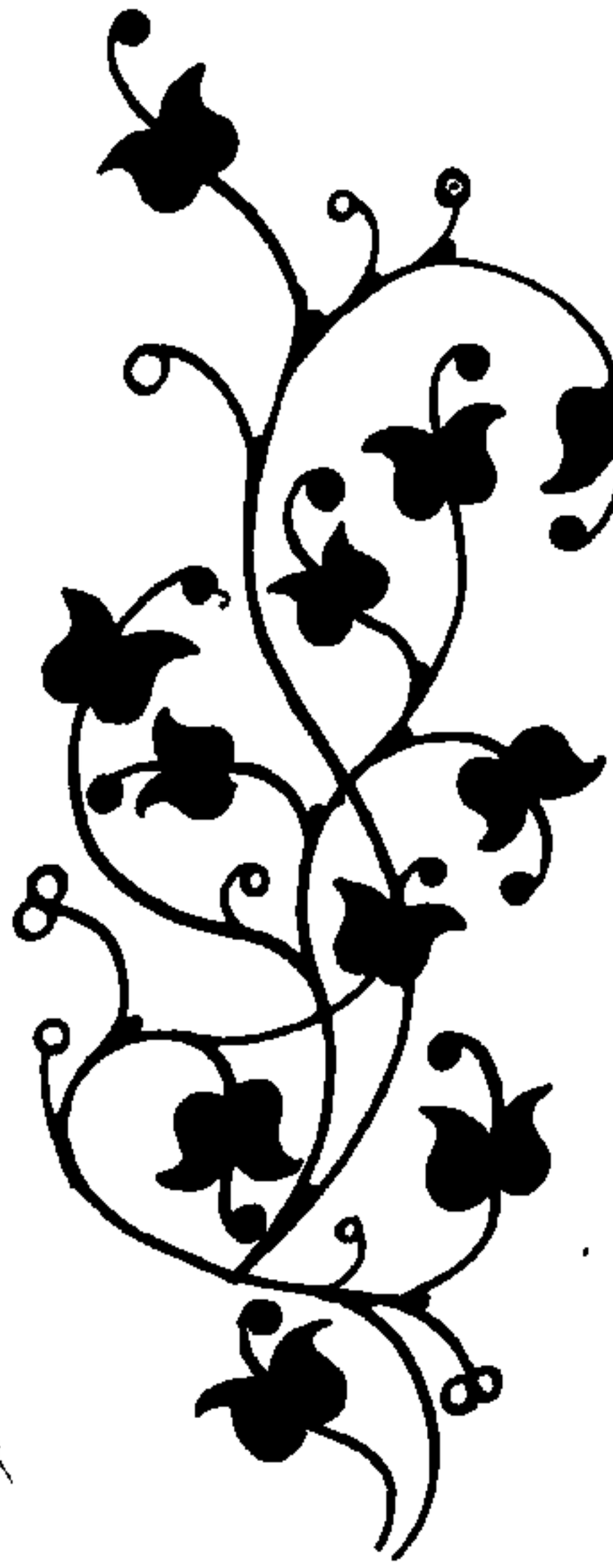

marfat.com
Marfat.com

مناجات بدرگاہ قاضی الحاجات

بزبان پنجابی

میں عاجز عبدالعزیز بیچارا ہردم عرضاں کردا
تیرے باہجو ہور نہ رتا تکیہ کسی دردا
تو ہیں بخشنہارا ربا میں عاجز دے تائیں
حرمت نال رسول اللہ دے میریاں سن دعائیں
وقت سوال سکھا دیں سانوں آپ جواب رحیما
بخشیں عیب تمامی ساڈے کرکے کرم کریما
فضل کریں تو میرے اُتے یا رحمٰن رحیما
کرم کریں تو میرے اُتے ہردم آپ کریما
یارب سایاں عرض کراں میں تیری خاص جنابوں
تلخی جان کدن تھی رکھیں نالے قبر عذابوں
فضل تیرے تے ناز اساڈے عملاں دے تائیں آس نہ کائی
بخش طفیل رسول اللہ دے جو کچھ عیب خطا ئی
فضل کریں اولاد میری تے یا ستار غفارا
عبدالقیوم تے عبدالستار، عبدالمتین پیارا

marfat.com

Marfat.com

عبدالرزاق تے عبدالرؤف عبدالودود بھی جانی
بی بی رقیہ تے مہرالنساء، زینت نساء پہچانی
علم دیویں باعمل انہانوں یارب پاک خدایا
عملے باہجہ نہ ہوون ربا تیرا فضل سوایا
ہر ہر وقت فضل کریں تو یارب پاک رحیما
فضل کریں تو اُپر اُنہانڈے کرکے کرم کریما
بخشیں یارب والد میرا نالے والدہ تائیں
اُپر روح والدین میرے تے ہر دم فضل کمائیں
سنہ تیران سو شصت تو نجہ ہجری وچ والد رخصت ہویا
پنجویں جمادی الاول جانی روز شنبے دا آہا
وقت پیشیں دے رُخصت ہوے میرے آقا جانی
فضل کریں تو اُپر اُنہانڈے تیری ہے مہربانی
سنہ تیران سو ایکہتر ہجری وچ والدہ رخصت جانی
پندرہ رجب مبارک ہیسی روز جمعہ پہچانی
وقت دوپہر دے رخصت ہوئی چھوڑایہ دنیا فانی
دیگر ویلے دفن کیتی سی رحمت کرے ربانی
یارب بخش تو برادر میرے دوسن خاص حقیقی
ہارون، عباس دو بھائی میرے سن ہر وقت رفیقی
زندہ ہے ہارون برادر فضلِ نالِ خدا دے
ہویا شہید عباس کشمیر وچ رب دے نال ارادے

المعروف بدلبرجان

marfat.com
Marfat.com

سنہ تیران سو ستاسٹھ ہجری وچ رخصت ہویا بھائی ۱۳۶۷ھ
چودان رمضان مبارک کولوں اس وچ شک نہ کائی ۱۴
روز بُدھار تے وقت دوپہر دے ہویا شہید بھائی
کُفاراں تھی گولی لگی سر دے وچ نشانی
فضل کریں تو رُوح اُسدی تے یارب پاک خدایا
ہر دم قبر اُسدی تے رحمت نازل کریں خدایا
بخشیں یارب گوانڈی میرے کرکے فضل کریما
بخشیں یارب محبّی میرے جمہن یار رحیما
بخشیں یارب اس مجلس نوں تے ایہ عاجز سارے
حُرمت نال رسول اللہ دے سب نوں لالکنا رے
یارب بخش سب اُمت نبیؐ دی مرد زنانے سارے
کلمہ گو سب بخشیں ربا ہین ایہ عاجز سارے
کریں دُعا قبول عاجز دی یارب پاک خُدایا
عبدالعزیز مسکینے دُتے رحمت کریں خُدایا

ابیات محققانہ

میرے خالق میرے مالک وہی جلوہ دکھا مجھ کو
وہ جلوہ جو بیاں ہوتا نہیں جلوہ دکھا مجھ کو

marfat.com
Marfat.com

وہ جلوہ جو کہ دیکھا تھا وہی جلوہ دکھا مجھ کو
وہ جلوہ جو بیاں ہوتا نہیں جلوہ دکھا مجھ کو
میں تیرے در سے مانگتا ہوں وہی جلوہ دکھا مجھ کو
وہ جلوہ جو بیاں ہوتا نہیں جلوہ دکھا مجھ کو

میں کیا مانگوں گا غیروں سے وہی جلوہ دکھا مجھ کو
وہ جلوہ جو بیاں ہوتا نہیں جلوہ دکھا مجھ کو
میں در تیرے پہ آیا ہوں وہی جلوہ دکھا مجھ کو
وہ جلوہ جو بیاں ہوتا نہیں جلوہ دکھا مجھ کو

میں ہوں لاچار یا مولا وہی جلوہ دکھا مجھ کو
وہ جلوہ جو بیاں ہوتا نہیں جلوہ دکھا مجھ کو
وہ جلوہ جو نظر آیا وہی جلوہ دکھا مجھ کو
وہ جلوہ جو بیاں ہوتا نہیں جلوہ دکھا مجھ کو

میرا دل جل گیا مولا وہی جلوہ دِکھا مجھ کو
وہ جلوہ جو بیاں ہوتا نہیں جلوہ دِکھا مجھ کو
میں سب کچھ چھوڑ دیتا ہوں وہی جلوہ دکھا مجھ کو
وہ جلوہ جو بیاں ہوتا نہیں جلوہ دکھا مجھ کو

میں عبدالعزیز عاجز ہوں تیری در پہ خداوندا
میری درخواست ہو منظور وہی جلوہ دکھا مجھ کو

marfat.com
Marfat.com

مناجات

بزبانِ اُردو

گداگر ہوں تیرے در پہ تیری شاہی قدیمی ہے
مجھے وہ وصل کا اِک جام تری وصفِ رحیمی ہے

میں تیرے در پہ آیا ہوں خداوندا کرم کرنے
میرے پر ٹِک رحم کرنے تیری وصفِ رحیمی ہے

میں کرتا ہوں تیری در پہ دما دم عرض یا ربّا
میں ہوں رنجور تیرے در پہ تیری وصف علیمی ہے

تعالی اللہ کرم کرنا میں ہوں دریوزہ تیرا
میری جگہ نہیں دوسری تیری وصفِ لطیفی ہے

میں ہوں دریوزہ بے صبر رحم کرنا کرم کرنا
تو ہی عَلّام دانا ہیں تیری وصفِ علیمی ہے

خداوندا غنی کرنے میری حالت گداگر ہے
غنی کرنا گداگر کو تیری وصفِ کریمی ہے

میں عبدالعزیز گداگر ہوں تیرے در پر خداوندا
مجھے تو کیمیا کر دے تیری وصفِ علیمی ہے

تیری ہی اشتیاق میں پڑا ہوں رات دن مولا
دکھا دیدار تو مولا تیری وصفِ رحیمی ہے

marfat.com

Marfat.com

مرثیہ

بنام برادرم محمد عباس مرحوم شہید در کشمیر

نہ پھر مغرور عمر ساری ہے مرنا یار ہک واری
خدا کے پیش کرزاری ہے مرنا یار ہک واری

گئے آدم تے نوح عیسیٰ رہا نہ شیث تے موسیٰ
سبوں پر موت ہوئی طاری ہے مرنا یار ہک واری

پیمبر اولیا رسالے خدا سب شاہ گدا مالے
رہی اُن کی سرداری ہے مرنا یار ہک واری

محمد مصطفےٰ ؐ نالے گئے پی موت کے پیالے
رہے رب کا حکم جاری ہے مرنا یار ہک واری

میری بُلبل شہید ہوئی بھی ہے کشمیر جنگ اندر
ہے نام بلبل کا محمد عباس ہے مرنا یار ہک واری

مزار بُلبل کی پانڈو پردہ جگہ سب سے اونچی ہے
کوئی دیکھے اگر اس کو ہے مرنا یار ہک واری

بہادر اور دلاور تھا کفاروں کے مقابل میں
سبھوں سے وہ آگے جاتا ہے مرنا یار ہک واری

سبھوں سے جب آگے گیا تو مارو مار کرتے تھے
کئیوں کو اُس نے ہے مارا ہے مرنا یار ہک واری

marfat.com
Marfat.com

وہ پانڈو کی جو مسجد تھی کفار اس میں بھی رہتے تھے
تو مسجد کو کیا خالی ہے مرنا یار تک واری
وہاں پر سب جمع ہوئے تو مارو مار کرتے تھے
لگا سر پر زخم اُس کے ہے مرنا یار تک واری
مشین گن کی لگی گولی کفاروں کی طرف سے جب
گرا اُس دم زمین اوپر ہے مرنا یار تک واری
ہوا ہوئی رُوح بلبل کی اُسی دم میں بہت جلدی
کیا پرواز طرف رب کے ہے مرنا یار تک واری
عمر تھی سال چھبیس جان لو تم یارو بلبل کی
چھوڑا اُس نے جب جہاں فانی ہے مرنا یار تک واری
ستاسٹھ سال ہجری تھی اور تیراں سو بھی جانوں تم
ماہِ رمضان سے چودواں تھی ہے مرنا یار تک واری
مطابق اس کے عیسوی سے اٹھتالی سال اُنی سو تھے
اکیس تاریخ جولائی سے ہے مرنا یار تک واری
بروز بدھ بوقت باراں بجے دن کے جانوں تم
ہوئی بلبل رخصت اسدم ہے مرنا یار تک واری
ہمارے سب قبیلے میں جتنا درد و الم ہے اب
اتنا کبھی نہیں ہوا ہے مرنا یار تک واری
خداوندا تو رحمت کر مدام بلبل کی روح اوپر
سدا اس پر رحم کر تو ہے مرنا یار تک واری

marfat.com

Marfat.com

تو بھی اے عبدالعزیز احقر سدا اللہ سے ڈر کر
رہا کر بس تو بدکاری ہے مرنا یار ہک واری

ایک واقعہ

ضلع و تحصیل مانسہرہ درہ بگڑ منگ پنجول کی مسجد کے خطیب ہمارے رشتہ دار ہیں جب خطیب صاحب مولوی احمد صاحب نے وفات پائی مجھے خبر ہوئی فاتحہ خوانی کے واسطے میں وہاں گیا فاتحہ کرنے کے بعد رات وہاں گذاری صبح ساڑھے آٹھ بجے کے وقت پنجول کی مسجد میں تلاوت قرآن کرتے کرتے مجھے نیند آگئی وہاں میری آنکھ لگ گئی خواب میں ایک ہوائی جہاز آیا یا لکل میرے آگے ٹھہر گیا سب جہاز میں اچھے لباس والے لوگ تھے وہ سب کے سب مجھے السلام علیکم پیش کرتے ہیں اور میں بھی یہی کلمہ یعنی السلام علیکم، السلام علیکم کہتا ہوں اچانک مجھے ان میں اپنے والد بزرگوار بھی نظر آئے ان کو میں نے السلام علیکم جی بڑی مدت سے لمبا جی کہا اسی جی کے کہنے میں میری آنکھ کھل گئی نہ وہ جہاز تھا نہ لوگ، میں افسوس سے اٹھا پھر وضو کیا۔ دوگانہ پڑھا پھر تلاوت قرآن میں مشغول ہوگیا۔

marfat.com
Marfat.com

ستائیسواں باب ۲۷

فضائل وضو

حافظ محمد صدیق

جب ابوالبشر حضرت سیدنا آدم علیہ السلام نے اجتہادی خطا کی تو ان ہی چار عضوؤں کے ذریعے یہ خطا ظہور پذیر ہوئی۔ چنانچہ ممنوع درخت کی طرف اپنے پاؤں پر سوار ہوکر روانہ ہوئے تھے اور اپنے ہاتھوں سے میوہ توڑا تھا اور اپنے منہ سے اس درخت ممنوعہ کی طرف متوجہ ہوکر کھایا تھا۔ بنابریں باری تعالیٰ سے حکم ہوا کہ اے آدمؑ ان اعضاء کو جن کی امداد سے تونے ہمارے حکم کی خلاف ورزی کی ہے اس لئے کہ تمہارے یہ اعضاء ارتکاب خطا کے باعث نجاست سے ملوث ہو گئے ہیں۔ کیونکہ حضرت آدم علیہ السلام اس حکم الٰہی کی حکمت سے واقف نہ تھے اس لئے آپ نے حضرت جبرائیل علیہ السلام سے کہا کہ اے جبرائیلؑ، منہ جو جسم کے سب اعضاؤں سے زیادہ لطیف اور پاک ہے اس کے دھونے میں کیا حکمت الٰہیہ مضمر ہے؟ جبرائیلؑ نے فرمایا کہ اے آدم علیہ السلام چونکہ تمہارے منہ سے چار ناپسندیدہ امر ظہور میں آئے ہیں اس لئے انہیں دھونا فرض ہے۔ چنانچہ تمہاری آنکھوں نے طمع کی نظر سے ممنوعہ درخت کو دیکھا تھا۔ تمہارے دماغ نے اس کی بو سونگھی تھی۔ تمہارے منہ نے اس ممنوعہ میوے کو کھایا تھا اس واسطے اس کے دھونے کی فرضیت کا حکم تمہارے نام پہ صادر ہوا۔

marfat.com

Marfat.com

پھر حضرت آدم علیہ السلام نے ہاتھ پاؤں اور سر کی بابت دریافت کیا۔ تو جبرائیل علیہ السلام نے کہا۔ اے آدمؑ چونکہ تم نے ممنوعہ پھل کو انہی ہاتھوں سے توڑا تھا اور انہی پاؤں سے اس کی طرف چل کر گئے تھے اور اسی خاطی ہاتھ کو بہشتی لباس اتر جانے کے وقت سر پر رکھا تھا۔ اسی واسطے اس کا دھونا تم پر فرض ہوا۔ مطلب یہ ہے اگرچہ تیرا سر بلا صالہ خطا کا مرتکب نہیں ہوا مگر بباعث ہم نشینی اور ہمسائیگی جوارح گنہگار کے اس پر بھی مسح کا حکم ہوا،

حضرت آدم علیہ السلام نے فرمایا اے جبرائیلؑ ! مجھ پر اپنی خطا کی شامت سے جو کچھ میری تقدیر میں تھا وہ ظہور میں آگیا مگر مجھ کو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہ تکلیف جس کا میں آج مکلف ہوں۔ میری اولاد میں قیامت کے دن تک ضرور رہے گی۔

آپ مجھے اس تکلیف کے ثواب سے آگاہ فرمایئے۔ حضرت جبرائیلؑ نے فرمایا اے آدمؑ ! اس عمل کے ثواب میں چار چیزیں تم کو اور تمہاری اولاد کو عطا ہوں گی۔ اوّل یہ کہ وضو کرنے سے ـــــ وضو کرنے والے کے تمام گناہ اس کے بدن سے اس طرح گر جاتے ہیں جیسے موسم خزاں میں درختوں کے پتے گر جاتے ہیں۔ دوم۔ قیامت کے دن وضو کرنے والے کو اس کا نامۂ اعمال اس کے داہنے ہاتھ میں دیا جائے گا۔ سوم۔ وضو کرنے والے کا چہرہ آفتاب کی طرح سفید اور چمک دار ہو جائے گا۔ چہارم۔ وضو کرنے والے کا قدم پل صراط پر گزرنے کے وقت ڈگمگانے اور پھسلنے سے محفوظ رہے گا۔ (ماخذ کلید بہشت)

marfat.com

Marfat.com

بغیر وضو کے قصداً نماز پڑھنے سے حکم تکفیر ہے اگر کوئی شخص بغیر طہارت کے قصداً نماز پڑھے یا لوگوں کی شرم کے باعث بغیر وضو کئے نماز پڑھے تو ان دونوں صورتوں میں وہ شخص کافر ہو جاتا ہے کیونکہ اس نے شریعت کی بے حرمتی کی۔ (ماخذ مظاہر حق)

وضو کا طریقہ

نماز چونکہ یہ بڑی عبادت ہے اس کے واسطے بدن پاک، جامہ پاک، جس جگہ نماز پڑھی جاتی ہے وہ جگہ پاک ہو۔ بدن سے پیپ یا خون یا ہوا یا پیشاب ٹٹی جو کچھ نکلے وضو ٹوٹ جاتا ہے جہاں سے کوئی چیز نکلی ہو وہ جگہ بھی دھونی ضروری ہے، پھر وضو کرنا چاہیئے۔ وضو فرض ہے، فرض وہ ہوتا ہے جو دلیل قطعی سے ثابت ہو، ٹٹی پیشاب کیا ہو تو پہلے دونوں ہاتھ گٹوں تک دھولیوے یہ ہاتھوں کا دھونا سنت ہے پھر استنجا کرے جب تک وہ جگہ پاک نہ ہو دھوئے پھر ہاتھ دھوئے پھر بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ط والحمد للہ علیٰ دین الاسلام الاسلام حق والکفر باطل پڑھے، یہ پڑھنا سنت ہے، سب یاد نہ ہو تو صرف بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ط پڑھے پھر دونوں ہاتھ گٹوں تک دھوئے یہ سنت ہے، سنت رسول اللہ علیہ وسلم کا فعل ہے جس کا ترک کرنا گناہ ہے پھر تین دفعہ منہ میں پانی ڈال کر کلی کرے یہ سنت ہے جس کے دانت ہوں مسواک کرے، مسواک کرنا سنت ہے بغیر مسواک ستر نمازیں ہوں اور مسواک والی

marfat.com

Marfat.com

ایک نماز ستر سے بہتر ہے پھر تین دفعہ دائیں ہاتھ سے ناک میں پانی ڈالے بائیں ہاتھ کی سب سے چھوٹی انگلی سے ناک کے نتھنوں میں داخل کرکے ناک صاف کرے یہ بھی سنت ہے پھر منہ لمبائی میں ماتھے سے اوپر جہاں سے سر کے بال اگتے ہیں ٹھوڑی کے نیچے تک اور چوڑائی میں دونوں کانوں کی لو تک دھونا فرض ہے پھر دونوں ہاتھوں کو کہنیوں سمیت دھونا فرض ہے پھر تازہ پانی لے کر ہاتھوں کی انگلیاں تر کرکے دونوں ہاتھوں کے انگوٹھے اور سبابا کو ملائے باقی دونوں ہاتھوں کی تین تین انگلیاں ملا کر ماتھے سے پیچھے کی طرف لے جائے پھر ہاتھوں کی تلیاں سر کے پاسوں پر رکھ کر آگے ماتھے کی طرف کھینچے سارے سر کا مسح ہو جائے گا۔ سارے سر کا مسح کرنا سنت ہے اور جتنے حصے کا مسح کرنا فرض ہے اس طرح مسح کرنے سے فرض اور سنت دونوں ادا ہو گئے پھر تازہ پانی لے کر ہاتھ کی انگلیوں کو تر کرکے دونوں ہاتھوں کی سبابا انگلیاں دونوں کانوں میں ڈال کر پھیرے اور انگوٹھے سے کانوں کے پیچھے کے حصے کا مسح کرے یہ سنت ہے پھر دونوں ہاتھوں کی سبابہ اور انگوٹھوں کو ملا کر تین تین انگلیوں کے الٹے حصے کے ساتھ گردن کے اوپر کے حصے پر مسح کرے یہ مستحب ہے مستحب وہ ہے جس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی کبھی کیا ہے یہ کار ثواب ہے پھر پہلے دائیں پاؤں کو دھوئے پھر بائیں کو ٹخنوں تک یہ فرض ہے ہر اندام کو تین تین دفعہ دھونا سنت ہے اسی طرح ترتیب سے وضو کرنا سنت ہے۔ ہاتھوں کی انگلیوں کا خلال کرنا اور ڈاڑھی کا خلال اور پاؤں کی انگلیوں کا خلال کرنا سنت ہے، پے در پے دھونا سنت ہے۔ (درمختار شامی تنویر الابصار وغیرہ)

Marfat.com

وضو کرتے وقت بسم اللہ و شہادت کلمہ پڑھنا مستحب ہے اور یہ دُعا بھی پڑھنی ضروری ہے اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنِیْ مِنَ التَّوَّابِیْنَ وَاجْعَلْنِیْ مِنَ الْمُتَطَھِّرِیْنَ وَاجْعَلْنِیْ مِنْ عِبَادِکَ الصَّالِحِیْنَ الَّذِیْنَ لَاخَوْفٌ عَلَیْھِمْ وَلَاھُمْ یَحْزَنُوْنَ ط

ترجمہ:۔ اے اللہ کر مجھے توبہ کرنے والوں اور پاکوں اور نیک بندوں سے جن پر کوئی خوف اور غم نہیں۔

وضو کرتے وقت یہ دُعائیں پڑھنی مستحب ہیں کلی کرتے وقت یہ دُعا پڑھے۔

اَللّٰھُمَّ اَعِنِّیْ عَلٰی تِلَاوَۃِ الْقُرْاٰنِ وَذِکْرِکَ وَشُکْرِکَ وَحُسْنِ عِبَادَتِکَ

ترجمہ:۔ اے اللہ میری مدد کر تلاوت قرآن اور اپنے ذکر اور شکر اور اچھی عبادت میں

اور ناک میں پانی ڈالتے وقت یہ دُعا پڑھے۔

اَللّٰھُمَّ اَرِحْنِیْ رَائِحَۃَ الْجَنَّۃِ وَلَا تُرِحْنِیْ رَائِحَۃَ النَّارِ ط

ترجمہ:۔ اے اللہ سنگھا مجھے بُو جنت کی اور نہ سنگھا مجھے بو دوزخ کی۔ اور منہ دھوتے وقت یہ دُعا پڑھے۔

اَللّٰھُمَّ بَیِّضْ وَجْھِیْ یَوْمَ تَبْیَضُّ وُجُوْہٌ وَّتَسْوَدُّ وُجُوْہٌ

ترجمہ:۔ اے اللہ میرے منہ کو سفید کر جس دن کئی منہ سفید ہونگے اور کئی منہ سیاہ ہوں گے۔

دایاں ہاتھ دھوتے وقت یہ دُعا پڑھے:۔

marfat.com

Marfat.com

اَللّٰھُمَّ اَعْطِنِیْ کِتَابِیْ بِیَمِیْنِیْ وَحَاسِبْنِیْ حِسَابًا یَسِیْرًا ط

ترجمہ: اے اللہ میرا اعمال نامہ میرے دائیں ہاتھ میں دے اور حساب میرا آسان کر۔

اور بایاں ہاتھ دھوتے وقت یہ دُعا پڑھے:

اَللّٰھُمَّ لَا تُعْطِنِیْ کِتَابِیْ بِشِمَالِیْ وَلَا مِنْ وَّرَآءِ ظَھْرِیْ

ترجمہ: اے اللہ نہ دے میرا اعمال نامہ میرے بائیں ہاتھ میں اور نہ پیٹھ کے پیچھے سے۔

اور سر کے مسح کے وقت یہ دُعا پڑھے:

اَللّٰھُمَّ اَظِلَّنِیْ تَحْتَ ظِلِّ عَرْشِکَ یَوْمَ لَا ظِلَّ اِلَّا ظِلُّ عَرْشِکَ۔

ترجمہ: اے اللہ دے مجھے سایہ اپنے عرش کا جس دن کوئی سایہ نہ ہوگا بغیر تیرے عرش کے۔

اور کانوں کے مسح کے وقت یہ دُعا پڑھے۔

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنِیْ مِنَ الَّذِیْنَ یَسْتَمِعُوْنَ الْقَوْلَ فَیَتَّبِعُوْنَ اَحْسَنَہٗ ط

ترجمہ: اے اللہ کر مجھے ان لوگوں سے جو سنتے ہیں بات اور پیروی کرتے ہیں اس کی جو اچھا ہوتا ہے۔

اور جب گردن کا مسح کرے تو یہ دُعا پڑھے:

اَللّٰھُمَّ اَعْتِقْ رَقَبَتِیْ مِنَ النَّارِ ط

ترجمہ: اے اللہ میری گردن آگ سے آزاد کر۔

Marfat.com

اور دایاں پاؤں دھوتے یہ دُعا پڑھے۔

اَللّٰھُمَّ ثَبِّتْ قَدَمِیْ عَلَی الصِّرَاطِ یَوْمَ تَزِلُّ الْاَقْدَامُ

ترجمہ: اے اللہ ثابت رکھ میرے قدموں کو پل صراط پر جس دن پھسلیں گے پاؤں۔

اور بایاں پاؤں دھوتے وقت یہ دُعا پڑھے۔

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ ذَنْبِیْ مَغْفُوْرًا وَّ سَعْیِیْ مَشْکُوْرًا وَّ تِجَارَتِیْ لَنْ تَبُوْرَ

ترجمہ: اے اللہ کر میرے گناہوں کو بخشا ہوا اور میری کوشش کو قبول اور میری تجارت نہ برباد ہونے والی۔

مذکورہ بالا طریقے سے وضو کیا تو وضو کرتے وقت وضو کے اندام کے گناہ معاف ہو جاتے ہیں وضو میں مسواک کرنا سنت ہے مسواک والے وضو سے جو نماز پڑھی گئی اس نماز کا ثواب جو بغیر مسواک کے پڑھی ہوں ستر نمازوں کے ثواب کے برابر ہے اس کے علاوہ مسواک کے بڑے بڑے فائدے ہیں۔

نماز کی شرطیں

نماز کی صحیح ہونے کی چار شرطیں ہیں مسلمان[1] ہو صحت عقل[2]، بلوغ[3]، وقت کا پایا جانا[4]، شریعت میں بغیر عذر شرعی کے نماز کا ترک کرنا بڑا جرم ہے تفصیل کے واسطے دینی کتابیں ملاحظہ کی جائیں شرعی عذر سات ہیں۔ حیض[1]۔ نفاس[2]۔ بیہوشی[3]۔ غشی[4] نسیان[5]۔ دیوانگی[6]۔ نیند[7]۔

marfat.com

Marfat.com

نماز کی صحت کی شرطیں چھ ہیں۔

نمازی کا بدن پاک ہو، وضو کرکے یا جنابت ہو تو غسل کرکے پاک ہو دوسری شرط نمازی کے وہ کپڑے جو پہن کر یا اوڑھ کر نماز پڑھتا ہے پاک ہوں تیسری شرط نمازی کی وہ جگہ پاک ہو جہاں نماز پڑھتا ہے چوتھی شرط ڈھانکنا عورت کا یعنی مرد کو ناف سے گھٹنوں سمیت اور عورت کو سارا بدن بغیر منہ اور دونوں ہتھیلیوں اور دونوں قدموں کے۔ پانچویں شرط منہ قبلہ کی طرف کرنا۔ چھٹی شرط نماز کی نیت ہے جو زبان اور دل سے ملی ہوئی ہو۔

نماز کے فرائض

انہی کو ارکان بھی کہتے ہیں یہ سات ہیں ۱ تکبیر اولیٰ اس کو تکبیر تحریمہ اور تکبیر افتتاح بھی کہتے ہیں یہ پہلی تکبیر فرض ہے اس میں ہاتھوں کا اٹھانا کانوں کی لو تک اور ہاتھوں کی انگلیوں کو کشادہ رکھنا سنت ہے، ۲ قیام یعنی سیدھا کھڑا ہونا فرض ہے اس میں ناف کے نیچے داہنا ہاتھ بائیں ہاتھ کے اوپر باندھنا اور ثنا، سُبْحَانَکَ سے لے کر اَلْحَمْدُ تک پڑھنا اکیلے کو اور امام کے واسطے سنت ہے مقتدی وَلَا الضَّآلِّیْنَ تک پڑھے یہ مقتدی کو سنت ہے ۳ قرأت کا پڑھنا فرض ہے۔ قرأت میں الحمد شریف کا پڑھنا سورت سے پہلے ایک ہی دفعہ اور پھر سورت کا اس کے ساتھ ملانا واجب ہے امام اور اکیلے کو آمین کا آہستہ پڑھنا سنت ہے۔ ۴ رکوع کرنا فرض ہے دونوں ہاتھوں کی کشادہ انگلیوں سے دونوں گھٹنوں کو

marfat.com

Marfat.com

پکڑنا سنت ہے پیٹھ کو برابر کرنا سر کو زانوں کے برابر لے جانا تب رکوع صحیح ہوگا رکوع میں تین دفعہ سُبْحٰنَ رَبِّیَ الْعَظِیْمِ ط پڑھنا سنت ہے اور زیادہ طاق دفعہ پڑھے تو یہ مستحب ہے پہلی تکبیر کے بغیر باقی سب تکبیریں سنت ہیں رکوع سے سر اُٹھانا اور امام کو سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ کہنا اور مقتدی کو رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ ط کہنا سنت ہے اور اکیلے کو دونوں کو ملا کر سنت ہے ۵ پھر اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہہ سجدہ میں جائے پہلے زانو زمین پر رکھے پھر ہاتھ، پھر ناک، پھر ماتھا رکھے یہ سجدہ کرنا فرض ہے اس میں بھی رکوع کی طرح سُبْحٰنَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی تین دفعہ کہنا سنت ہے تین سے زیادہ طاق دفعہ کہنا مستحب ہے پھر دائیں پاؤں کو کھڑا کرنا اور بائیں کو بچھا کر اس پر بیٹھنا سنت ہے اچھا آرام کر کے دوسرا سجدہ بھی اسی طریقے سے کرے سجدہ کی حالت میں ایک پاؤں کا زمین سے اُٹھنے سے نماز مکروہ ہو جاتی ہے کم از کم دونوں پاؤں میں سے اگر ایک انگل بھی زمین پر نہ رہی تو سجدہ نہ ہوگا دونوں سجدے کرنے کے بعد اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہہ کر کھڑا ہو کر بسم اللہ فاتحہ سے شروع کرے اسی طرح دوسری رکعت بھی پڑھے، پھر دایاں پاؤں کھڑا کر کے بائیں پر بیٹھے پہلا قعدہ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ تک پڑھے۔ اگر دو رکعت والی نماز ہے تو پھر یہ قعدہ فرض ہے پھر درود شریف اور دعا بھی پڑھ کر سلام پھیرے اور اگر چار رکعت یا تین رکعت والی نماز ہے پھر یہ قعدہ واجب ہے اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ ط تک پڑھنا واجب ہے

marfat.com
Marfat.com

اس سے اگر فرض واجب اور سنت موکدہ میں زیادہ بھول کر اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی تک پڑھ لیا پھر یاد آگیا تو کھڑا ہو جائے نماز درست ہو جائیگی اور اگر عَلٰی مُحَمَّدٍ پڑھا یا اور زیادہ پڑھ لیا بعد میں یاد آگیا پھر بغیر سجدہ سہو کے نماز درست نہ ہوگی ۱۲ آخری قعدہ فرض ہے اور اس میں اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ تک پڑھنا واجب ہے اور آگے درود شریف اور دعا پڑھنا سنت ہے ۱۳ اپنے اختیار سے نماز سے نکلنا فرض ہے اور لفظ سلام سے نکلنا واجب ہے دائیں طرف اور بائیں طرف سلام پھیرنا سنت ہے وتر کی تیسری رکعت میں دعائے قنوت واجب ہے اگر دعائے قنوت بھول کر رکوع میں چلا جائے پھر واپس نہیں ہونا۔ آخر میں سجدہ سہو کرے نماز درست ہو جائے گی نماز میں اگر فاتحہ نہ پڑھی یا فاتحہ کے ساتھ سورت نہ پڑھی یا فاتحہ دو دفعہ پڑھی یا پہلا قعدہ نہ کیا یا قعدہ میں التحیات نہ پڑھی پہلے قعدہ میں یا آخری قعدہ میں ان سب باتوں میں سجدہ سہو کرے نماز درست ہو جائے گی۔ سجدہ سہو کا طریقہ یہ ہے کہ آخری قعدہ میں التحیات عبدہٗ وَرَسُوْلُہٗ تک پڑھ کر سلام پھیرے اور اکیلا سب التحیات ختم کرے دائیں طرف سلام پھیر کر پھر دو سجدے کرے پھر التحیات سرے سے شروع کر کے نماز ختم کریں۔

نوٹ :۔ عورت کی نماز میں اور مرد کی نماز میں تین کاموں میں فرق ہے وہ یہ ہے کہ تکبیر اولیٰ کے وقت مرد کو ہاتھ کانوں کے لو تک پہنچانا ہے اور عورت کو کاندھوں تک اور قیام میں مرد ناف

marfat.com

Marfat.com

کے نیچے ہاتھ باندھے گا اور عورت سینہ پر ۳ قعدہ میں مرد دایاں پاؤں کو کھڑا کرے گا اور بائیں پاؤں پر بیٹھے گا اور عورت دونوں پاؤں کو دائیں طرف نکالے گی۔

نوٹ :۔قومہ اور جلسہ رکوع اور سجدہ میں اچھا آرام کرنا واجب ہے یہ ایسا واجب ہے کہ اس میں سجدہ سہو واجب نہیں' یہ غلطی سجدہ سہو سے درست نہیں ہوسکتی مسجد نبوی میں سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک نمازی کو تین دفعہ نماز دہرانے کا حکم دیا آخر میں اس کو یہ فرمایا کہ رکوع میں اتنا ٹھہر کہ تیرا بدن آرام میں ہوجائے قومہ میں اتنا ٹھہر کہ تیرا بدن آرام میں ہوجائے سجدہ میں اتنا ٹھہر کہ تیرا بدن آرام میں ہوجائے جلسہ میں اتنا ٹھہر کہ تیرا بدن آرام میں ہوجائے اس نمازی کو سجدہ سہو کا نہیں فرمایا بلکہ اس طریقے سے نماز پڑھنے کا حکم دیا۔

کامل نماز

بہترین کامل نماز وہ ہے جس میں پوری نماز کی حالت میں ایسا ہی سمجھے کہ میں خداوند قدوس کے روبرو کھڑا ہوں اگر نماز کے کلمات کے معنے جانتا ہو تو ان کے پڑھنے میں غور کرے ورنہ اگر معنے نہیں جانتا تو پھر بھی پورے حضور سے جو نماز بھی ادا کرے گا تو خود ہی سمجھ لے گا، ایک عجیب قسم کا فیض حاصل ہوتا ہے یہ وہ نماز ہے جو بنجاتی ہے جس کے بارے میں پروردگار عالم جل جلالہ نے ارشاد فرمایا اِنَّ الصَّلٰوۃَ تَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ ط ترجمہ :بے شک نماز بے حیائی اور

marfat.com

Marfat.com

نامعقول کاموں سے روکتی ہے۔

نمازی اب کسی قسم کی ناجائز حرکت نہ کرسکے گا۔ اللہ تعالےٰ اپنے فضل و کرم سے اُسے ہر قسم کی بُرائی سے بچائے گا۔

نماز کے بارے میں

ایہ نماز نیاز کمال تحفہ لکھاں اڈگنان تے پرے پا دیوے
ایہ نماز منہ کالیاں گندیاں نوں دھو مانجھ کے صیقل چڑھا دیوے
محشر بے حیایاں نوں دُور کرکے ایہ نماز حضور پونچا دیوے
کدے پڑی محبت دی لاگ لوکے ایہ نماز سب راز بتا دیوے
ظاہر باطن صفایاں دا نور چشمہ اُبل مُیں تمام اُڈا دیوے
ایہ نماز معراج ہے مومناں نوں باطن ملک دے سیر کرا دیوے
ولی، پیر، فقیر نماز کردی غوث، قطب، ابدال بنا دیوے
ایہ نماز نہ چھوڑی پیغمبراں نے ہوئے کون بھویں نوا دیوے
جان بجھ جو ترک نماز کردا رب کافراں نال سزا دیوے
بے نماز دا قلب سیاہ مُردہ اُتوں صورتاں لکھ سجا دیوے
نا ئیں باہجھ نماز نجات ہرگز ڈھونڈی رب نا ہیں کسی جا دیوے
دائم منگ نماز شبیر والی تلے تیغ نماز بنا دیوے
دم دم نماز دی کوشش کریں دوزخ کولوں نجات خدا دیوے
مسلمان نماز دے باہجھ نا ہیں بھانویں پیر دیاں لکھ جگا دیوے

marfat.com

Marfat.com

جو کوئی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت میں فانی ہو وہ آنجنابؐ سے درحقیقت بے واسطہ فیض پاتا ہے اور اس ذریعہ سے خداوند تعالےٰ کی درگاہ کا مقرب اور مقبول ہو جاتا ہے۔ اس کی علامت یہ ہے کہ آنجنابؐ کی پاک روح پُرفتوح پر ہمیشہ درود شریف عجز و نیاز سے پڑھتا رہے تاکہ اللہ تعالےٰ کی رحمت کے قابل ہو جائے۔ حدیث شریف میں ہے کہ سب سے زیادہ مقرب میرے لئے وہ ہے جو مجھ پر زیادہ درود بھیجے۔

سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کے واسطے

جو کوئی جمعہ کی رات ہزار بار درود شریف پڑھے پھر دو رکعت نماز پڑھے۔ ہر ایک رکعت میں فاتحہ شریف کے بعد گیارہ دفعہ آیت الکرسی اور گیارہ دفعہ سورۂ اخلاص پڑھے اور سلام کے بعد یہ درود شریف سو بار پڑھے تو ضرور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھے گا اور اس پر دوزخ کی آگ حرام ہے وہ درود شریف یہ ہے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ نِّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ

اس سے بڑھ کر کون سی سعادت ہے کہ آنجناب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے خوبصورت چہرے سے شرف یافتہ ہو۔

دوسری نماز عَبْہَر بمعنی گل نرگس چنبیلی ہے۔ یہ حضرت علیؓ کا فرمان ہے۔ اگر دن میں پڑھے تو دو سلام سے چار رکعت پڑھے رات میں ایک سلام سے چار رکعت پڑھے۔ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد اِنَّا اَنْزَلْنَاہُ دس دفعہ پھر کلمہ تمجید پندرہ دفعہ پڑھ کر رکوع میں تسبیح مسنونہ کے بعد کلمہ تمجید

marfat.com

Marfat.com

دس۱۰ دفعہ قومہ میں تین دفعہ سجدہ میں تسبیح کے بعد پانچ دفعہ جلسہ میں کچھ نہ پڑھے دوسرے سجدہ میں بھی پانچ دفعہ پڑھے ہر رکعت اسی طرح ختم کرکے نماز کے بعد سورۃ فاتحہ دس۱۰ دفعہ پڑھے اور ایک دفعہ یہ دعا پڑھے۔

خَبَرِی اللّٰہُ عَنَّا مُحَمَّدًا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا ھُوَ اَھْلُہٗ۔

ترجمہ: خبر کرے اللہ ہماری طرف سے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو جس کے وہ لائق ہیں۔ انشاء اللہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دیدار ہوگا۔

اس نماز کے اور بھی بہت سے فضائل ہیں پھر اہلِ معنی اپنے وجود کے شیشے کو ریاضت اور نیک اعمال کی ریتی سے بشری میل سے پاک صاف کرکے دیدار ربانی کو حاصل کرسکتے ہیں۔ اگر اللہ والا اندرونی لشکر کو جیسے قوتِ متخیلہ اور قوتِ حافظہ۔ قوت مدرکہ۔ قوت اندیشہ ان سب کو ایک طرف لگائے اور جھوٹی تدبیروں اور ماسوائے اللہ کے خیالات سے نجات پاکر ذکر فکر مراقبہ میں ہوکر اور خطروں کو دور کرے تاکہ باطن کی بادشاہت غیروں کے شور وغل سے خالی ہوجائے۔ پھر انوارِ الٰہی حاصل کرکے دشمنوں کی فوج پر غالب آکر ظاہر و باطن خداوند تعالےٰ کے نور سے منور ہوجائے گا۔ ان فوجوں کی مدد سے سعادتوں کے خزانے جمع کرکے اپنے اصلی مطلب کے راستہ کی منزل طے کرکے قربِ الٰہی کی سعادت حاصل کرے گا کیونکہ انسانی بدن کی سلطنت لطیفہ روح کے سپرد ہے اور عقل وزیر ہے اور نفس امارہ اور شیطان ڈاکو ہیں اور افعال و اعمال نیک و بد بھی لشکر کے کام ہیں۔ روح جو بادشاہ ہے اپنے بے نظیر وزیر کی رائے پر عمل کرے گا پھر اپنی بدنی سلطنت میں

marfat.com

Marfat.com

کامیابی اور کامرانی سے تمام بدنی رعیت پر قابو پالے گا۔ سب رعیت جب تابعدار ہو جائے گی پھر نفس و شیطان جو ڈاکو اور دشمن ہیں اُن سے کچھ خطرہ نہ ہوگا۔ اللہ کی درگاہ میں مقبول ہو جاتا ہے۔ جب مقبول ہو گیا اس کی دُعا بھی قبول ہوتی ہے اور اس کے جائز مقاصد پورے ہوتے ہیں مَنْ کَانَ لِلّٰہِ کَانَ اللّٰہُ لَہٗ۔ جو کوئی خدا کی رضامندی حاصل کرتا ہے خدا تعالےٰ جل جلالہٗ اس کے مقاصد کو بھی تکمیل تک پہنچا دیتا ہے۔

حکایت

ایک خدا کے بندے نے جب یہ آیت کریمہ پڑھی کہ وَمَامِنْ دَآبَّۃٍ اِلَّا عَلَی اللّٰہِ رِزْقُھَا۔ پارہ بارہ شروع سے۔ یعنی کوئی حرکت والی چیز نہیں مگر اس کا رزق اللہ تعالیٰ پر ہے وہ بزرگ اس آیت پر غور کرنے کے بعد جنگل میں چلا گیا کہ روزی تو ضرور خدا تعالےٰ دے گا لیکن میں دیکھتا ہوں کہ سبب کیا بنے گا ایسا غار اس نے تلاش کیا کہ اپنے خیال سے یہ سمجھا کہ یہاں پر کوئی چڑیا بھی نہ آئے گی۔ اب خداوند تعالےٰ نے ایسا سبب بنایا کہ بڑا قافلہ کہیں جا رہا تھا۔ وہ جنگل میں راستہ بھول گیا۔ جاتے جاتے اسی غار پر جا پہنچے۔ اندھیرا بھی ہو گیا اور تھا بھی سردی کا زمانہ۔ قافلے کے سردار نے فرمایا اسی غار میں رات گذار کر صبح راستے کی تلاش کر لیں گے۔ جب غار کے اندر پہنچے تو دیکھا کہ ایک آدمی بیٹھا ہے اس کو بُلاتے ہیں بولتا بھی نہیں اس نے یقین کر لیا کہ سبب اب یہ بن گیا لیکن بولتا اُس بندے نے اس لئے بند کیا کہ زیادہ کھانے پینے کا سبب نہ بنے۔ اب اللہ تعالےٰ اس کی کیسی خدمت کرائے ہے ہیں سردی بہت زیادہ تھی قافلے کے سردار نے حکم دیا کہ آگ جلا کر اس خدا کے بندے کو گرم کرو،

marfat.com
Marfat.com

سردی کی وجہ سے یہ بول نہیں سکتا۔ دائیں بائیں آگے پیچھے اس کو خوب گرم کیا پھر بلاتے ہیں وہ بولتا نہیں۔ قافلے کے سردار نے کہا اس کے واسطے کوئی نرم غذا بنا کر اس کے منہ میں ڈالو اس کا جسم سردی کی وجہ سے پکڑا گیا ہے۔ جب نرم غذا تیار کی گئی تو اس نے اپنے دانت سخت کر کے منہ بند کر لیا پھر تین چار آدمی اس کو پکڑتے ہیں کوئی سر سے پکڑتا ہے اور کسی نے سینہ و کمر پہ ہاتھ رکھا ہے اور ایک نے چمچے کر اس کے دانت کھول رکھے ہیں اور ایک وہ نرم غذا چمچ میں لے کر منہ میں ڈال رہا ہے۔ اتنے میں اس بزرگ نے خدا کی ثنا بیان کی اور خدا کا شکر یہ ادا کیا کہ اے میرے پروردگار تو اپنے بندوں پر کتنا مہربان ہے میں نے ایسی جگہ اختیار کی تھی کہ یہاں کوئی بھی نہ آئے گا تو نے میرے مالک کتنے لوگ میری خدمت کے لئے پہنچا دیئے اور کیسی خدمت کرائی اور کیسی غذا پہنچائی پروردگار اپنے بندوں پر کتنا مہربان ہے لاکھوں گناہ دیکھتا ہے پھر بھی کسی کی روزی اور عزت میں فرق نہیں آتا۔ پروردگار عالم اپنے بندوں پر ستر ماؤں سے بھی زیادہ مہربان ہیں (الحدیث)

حقوق والدین سے برأت کے واسطے

(نوافل)

ابوہریرہ رضؓ نے فرمایا ہے کہ جو کوئی بروز جمعرات عشاء اور مغرب کے

Marfat.com

درمیان دو رکعتیں نفل اس طرح پڑھے کہ ہر رکعت میں اَلْحَمْدُ شریف کے بعد پانچ دفعہ آیت کرسی اور معوذتین بھی پانچ پانچ دفعہ پڑھے پھر نماز کے بعد پندرہ ۱۵ دفعہ استغفار اور پندرہ ۱۵ دفعہ درود شریف پڑھے پھر اس کا ثواب اپنے والدین کو بخشے پھر بے شک اس نے اپنے والدین کا حق ادا کر دیا یہ اس کے واسطے ہے کہ والدین فوت ہو چکے ہوں اگر زندہ ہوں تو ان کی خدمت کرنا لازمی ہے۔

نفل صلوٰۃ سکرات الموت

یہ نماز مغرب اور عشار کے درمیان دو رکعتیں اس طرح پڑھے کہ ہر رکعت میں الحمد کے بعد سورۂ اخلاص تین تین دفعہ پڑھے اللہ تعالیٰ اس پر سکرات الموت آسان فرمائے گا (خزینۃ الاسرار)

نفل کفارۃ البول

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کوئی یہ نماز پڑھے گا اللہ تعالیٰ اس کو بول کی چھینٹوں کے گناہ سے خلاصی دے دیگا طریقہ پڑھنے کا یہ ہے کہ پہلی رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ کوثر سات بار پڑھے اور دوسری رکعت میں فاتحہ کے بعد سورۂ اخلاص سات بار پڑھے اس نماز کا وقت صلوٰۃ ضحیٰ کے بعد ہے۔

نفل

بارش برسنے کے وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ

marfat.com

Marfat.com

جوکوئی بارش برستے وقت دو رکعت نفل پڑھے تو رات جو مرضی ہو پڑھے اللہ تعالےٰ اس شخص کو ہر قطرے کے بدلے میں دس نیکیاں عطا فرمائیگا ہر وہ پتہ کہ اس بارش سے پیدا ہوگا۔ اللہ تعالےٰ نماز مذکورہ پڑھنے والے کو ان پتوں کے بدلے دس دس نیکیاں عطا فرمائے گا۔

سونے کے وقت کے نفل دو رکعت ہیں ہر رکعت میں فاتحہ کے بعد "قُلْ یٰٓاَیُّھَا الْکٰفِرُوْنَ" سے آخر تک ایک بار اور سورۂ اخلاص دس دس بار پڑھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ پڑھنے والے کے واسطے ہزار دینار فی سبیل اللہ سے اور ہزار کپڑے پہنانے سے بہتر ہے۔ امام غزالیؒ نے احیاء العلوم میں اسی طرح لکھا ہے۔

نفل

تحیۃ الوضو دو رکعت ہیں پہلی رکعت میں فاتحہ کے بعد سورۂ کافرون پڑھے اور دوسری رکعت میں سورۂ اخلاص پڑھے (شامی) اور صحیح مسلم میں ہے کہ جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو کوئی وضو کرے اور اچھا وضو کرے ظاہر باطن سے متوجہ ہو کر یہ دو رکعت پڑھے اس کے واسطے جنت واجب ہے ہر انسان کے واسطے بدن میں تین سو ساٹھ جوڑ ہیں ہر جوڑ کا روزانہ صدقہ لازم ہے جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دو رکعت چاشت کی نماز ان تین سو ساٹھ جوڑ کا صدقہ ہے (شمائل ترمذی)

تحیۃ مسجد دو رکعت ہیں (عالمگیری) حضرت ابو قتادہؓ نے فرمایا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جو شخص مسجد میں داخل ہو بیٹھنے سے پہلے دو رکعت پڑھ لے۔

marfat.com

Marfat.com

اٹھائیسواں باب ۲۸

نفل اشراق

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو کوئی فجر کی نماز پڑھ کر ذکر خدا میں مشغول ہو حتیٰ کہ آفتاب بلند ہو جائے پھر دو رکعت پڑھے اس کو حج و عمرہ کا ثواب ملے گا (ترمذی) نماز اشراق چار رکعت پڑھنا بہتر ہے پہلی رکعت میں آیت کرسی تین بار اور سورۂ اخلاص سات بار پڑھے اور دوسری رکعت میں سورۂ والشمس ایک بار پڑھے اور تیسری رکعت میں وَالسَّمَآءِ وَالطَّارِقِ پڑھے اور چوتھی رکعت میں آیت کرسی ایک بار اور سورۂ اخلاص تین بار پڑھے اس طریقے سے بے انتہا ثواب ملتا ہے (غنیۃ الطالبین)

طبرانی نے حضرت ابن عمرؓ سے روایت کی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ اے آدم کے بیٹے شروع دن میں تو میرے لئے دو رکعت نماز پڑھا کر تاکہ میں آخر دن میں تیرے لئے کفایت کروں اور طبرانی ہی میں ابو امامہؓ سے روایت ہے کہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ اے ابن آدم تو میرے لئے اول دن میں چار رکعت پڑھ میں تیرے لئے آخر دن میں کفایت کروں۔
(ابوداؤد و نسائی)

نفل چاشت

کم از کم دو رکعت یا چار یا آٹھ رکعت ہے اور افضل بارہ رکعت ہے یہ نماز افلاس کو بھی دور کرتی ہے اور جنت میں ضحیٰ نام کا ایک

marfat.com
Marfat.com

دروازہ ہے اس نماز کو پڑھنے والے اس دروازہ سے داخل ہوں گے
حدیث شریف میں ہے کہ چاشت کی نماز بارہ رکعت پڑھیں اللہ تعالےٰ
اس کے بدلے میں جنت میں سونے کا محل عطا فرمائے گا اس حدیث کو ترمذی
اور ابن ماجہ نے انس رضؓ سے روایت کیا ہے۔

صلوٰۃ التسبیح

اس نماز میں بے انتہا ثواب ہے سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے
چچا عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا کہ چچا کیا میں تم کو عطا نہ کروں کیا
میں تم کو بخشش نہ کروں کیا میں تم کو نہ دوں کیا میں تم پر احسان نہ کروں
دس خصلتیں ہیں کہ جب تم کرو تو اللہ تعالےٰ تمہارے گناہ بخش دے گا،
اگلا پچھلا پرانا نیا سہواً سرزد ہوا ہو یا قصداً کیا چھوٹا ہو یا بڑا پوشیدہ ہو یا
ظاہر پھر صلوٰۃ التسبیح کی ترتیب تعلیم فرمائی پھر فرمایا کہ اگر تم سے ہو سکے
ہر روز ایک بار پڑھو اگر نہ ہو سکے ہر جمعہ میں پڑھو ورنہ ہر مہینہ میں
پڑھو یہ بھی نہ ہو سکے تو سال میں ایک بار پڑھو یہ بھی نہ ہو سکے تو تمام عمر
میں ایک بار پڑھو ترکیب ترمذی شریف میں بروایت عبداللہ بن مبارکؒ
سے یوں ہے کہ تکبیر اولیٰ کے بعد سُبْحٰنَکَ غیرک تک پڑھے پھر پندرہ دفعہ
سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ
پڑھے پھر اَعُوْذُ بِاللّٰہِ اور بِسْمِ اللّٰہِ اور اَلْحَمْدُ سے سورۃ کے پڑھے
پھر وہی کلمہ دس دفعہ پڑھے پھر رکوع کی تسبیحیں پڑھ کر دس دفعہ پڑھے

marfat.com

Marfat.com

پہلے سجدے میں بھی جس حضور سے

پھر سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ ط پڑھ کر دس دفعہ پڑھے پھر سجدہ سے سر اٹھا کر جلسہ میں دس دفعہ پڑھے پھر دوسرے سجدہ کی تسبیح پڑھ کر دس دفعہ پڑھے اس طرح یہ ہر رکعت میں پچھتر پچھتر بار ہو جائے گا چار رکعت میں تین سو دفعہ ہو جائے گا آخر میں سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا کہ اگر تمہارے گناہ کف سمندر کے برابر ہوں تو بھی اللہ تعالےٰ معاف فرما دے گا (غایۃ الاطار کبیری)

ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ سلام سے پہلے یہ دُعا پڑھے اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ تَوْفِیْقَ اَھْلِ الْھُدٰی وَاَعْمَالَ اَھْلِ الْیَقِیْنِ وَ مَنَاصَحَۃَ اَھْلِ التَّوْبَۃِ وَعَزْمَ اَھْلِ الصَّبْرِ وَجِدَّ اَھْلِ الْخَشْیَۃِ وَطَلَبَ اَھْلِ الرَّغْبَۃِ وَتَعَبُّدَ اَھْلِ الْوَرَعِ وَ عِرْفَانَ اَھْلِ الْعِلْمِ حَتّٰی اَخَافَکَ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ مَخَافَۃً تَحْجُزُنِیْ عَنْ مَعَاصِیْکَ حَتّٰی اَعْمَلَ بِطَاعَتِکَ عَمَلًا اَسْتَحِقُّ بِہٖ رِضَاکَ وَحَتّٰی اُنَاصِحَکَ بِالتَّوْبَۃِ خَوْفًا مِّنْکَ وَحَتّٰی اُخْلِصَ لَکَ النَّصِیْحَۃَ حُبًّا لَّکَ وَحَتّٰی اَتَوَکَّلَ عَلَیْکَ فِی الْاُمُوْرِ وَحُسْنَ ظَنِّیْ بِکَ سُبْحَانَکَ خَالِقِ النُّوْرِ (ردالمختار)

ترجمہ: اے اللہ میں تجھ سے سوال کرتا ہوں توفیق ہدایت والوں کی اور عمل یقین والوں کا اور اخلاص توبہ والوں کا اور حوصلہ صبر والوں کا اور کوشش خوف والوں کی اور طلب رغبت والوں کی اور عبادت پرہیز والوں اور معرفت علم والوں کی تاکہ تجھ سے ڈروں اے اللہ میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں جو مجھ کو نافرمانیوں سے روک دے

marfat.com

Marfat.com

تاکہ میں عمل کروں تیری اطاعت کے موافق جس سے میں حقدار ہو جاؤں
تیری رضا کا اور تاکہ میں خلوص کروں تجھ سے توبہ میں ڈرتا ہوا تجھ
سے تاکہ میں تیرے لئے خیر خواہی کروں تیری محبت کی وجہ سے تاکہ میں
تجھ پر بھروسہ کروں کاموں میں اچھا گمان ہو تیرے پر پاک ہے تو پیدا
کرنے والا روشنی کا۔

سُنّت زوائد

عصر کی نماز سے پہلے چار سنت زوائد پڑھنے سے بڑا ثواب ہے
اور عشاء کی نماز سے پہلے بھی چار رکعت سنت زوائد ہیں سنت زوائد
اور نفل ایک ہی چیز ہے سنت پڑھ کر دنیاوی باتیں کرنے یا کھانے
پینے سے سنتوں کا ثواب چلا جاتا ہے سنتیں پڑھ کر کوئی درود وظائف
پڑھتا رہے بہتر یہ ہے کہ دل میں اللہ اللہ کرتا رہے۔

نفل اوّابین

مغرب کی نماز کے بعد چھ رکعت اوّابین ہیں دو دو رکعت
پڑھنا افضل ہے (دُرمختار و ردالمحتار) حضرت ابوہریرہؓ سے روایت
ہے کہ سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو کوئی مغرب کے بعد
چھ رکعت پڑھے وہ بارہ سال کی عبادت کے برابر ہے (محبوب الابرار)
اوّابین چھ سے لے کر بیس رکعت تک ہے۔

نفل حفظ الایمان

مغرب کی نماز کے بعد دو رکعت ہیں پہلی رکعت میں فاتحہ

marfat.com
Marfat.com

کے بعد سورۃ اخلاص سات دفعہ اور سورۃ فلق ایک بار پڑھے اور دوسری رکعت میں سورۃ اخلاص سات بار اور سورۃ والناس ایک بار پڑھے سلام پھیرنے کے بعد تین بار یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ بِرَحْمَتِکَ اَسْتَغِیْثُ ط پڑھ کر دعا کرے۔

وتر کی نماز کے بعد نفل

دو رکعت ہیں حدیث شریف میں ہے کہ جس کو رات کا اٹھنا مشکل ہو، وتر کے بعد دو رکعت اس طرح پڑھے پہلی رکعت میں اِذَا زُلْزِلَتِ الْاَرْضُ پڑھے اور دوسری رکعت میں سورۃ کافرون پڑھے۔ یہ نماز اگر تہجد نہ پڑھ سکے تو تہجد کے واسطے کافی ہے (مشکوٰۃ شریف)

نماز تہجد

یہ نماز پچھلی تہائی رات میں بہتر ہے یہ نماز دو اور چار اور آٹھ اور مکمل بارہ رکعت ہے ان میں جتنی لمبی قرآت ہو بہتر ہے ایک طریقہ مشائخ نے یہ منقول کیا ہے کہ پہلی رکعت میں بارہ ۱۲ دفعہ سورۃ اخلاص پڑھے دوسری میں گیارہ ۱۱ تیسری میں دس ۱۰ چوتھی میں نو ۹ دفعہ اسی طرح ہر رکعت میں ایک ایک دفعہ کم کرتا جائے آخر میں ایک دفعہ پڑھے۔
(تفسیر فتح العزیز)

نماز تہجد، پروردگار عالم جل جلالہٗ کا فرمان ہے سورہ سجدہ پارہ ۲۱ تَتَجَافٰی جُنُوْبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ خَوْفًا

marfat.com
Marfat.com

وَطَمَعًا وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ۝ فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّآ اُخْفِيَ لَهُمْ مِّنْ قُرَّةِ اَعْيُنٍ جَزَآءً بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝

ترجمہ : دور ہوتی ہیں کروٹیں ان کی بچھونوں سے پکارتے ہیں پروردگار اپنے کو ڈر سے اور طمع سے اور اس چیز سے کہ دیا ہم نے، خرچ بھی کرتے ہیں پس نہیں جانتا کوئی بھی جو کچھ چھپائی گئی ہے واسطے ان کے ٹھنڈک ہے آنکھوں کی یہ بدلہ ہے اس چیز کا کہ تھے کرتے حدیث شریف میں آیا ہے کہ سحری کی عبادت کرنے والوں کو اللہ تعالیٰ وہ درجہ عطا فرمائے گا کہ نہ کسی کی آنکھوں نے دیکھا ہوگا اور نہ کسی کے کانوں نے سنا ہوگا اور نہ کسی کے دل میں گذرا ہوگا ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ جل جلالہٗ ہر رات میں جب پچھلی تہائی باقی رہتی ہے آسمان دنیا پر تجلی خاص فرماتا ہے اور پھر فرماتا ہے کہ کوئی دعا کرنے والا ہے کہ میں اس کی دعا قبول کروں کوئی مانگنے والا ہے کہ میں اس کو دوں کوئی مغفرت چاہنے والا ہے کہ میں اس کی بخشش کر دوں۔ (صحیح بخاری و مسلم)

نماز سفر

دو رکعتیں سفر کو جاتے وقت گھر میں پڑھے حدیث شریف میں ہے کہ دو رکعتوں سے بہتر کوئی نائب گھر میں نہیں چھوڑا (شامی درمختار)

سفر سے واپسی کے وقت سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم پہلے مسجد میں دو رکعتیں پڑھتے پھر گھر میں تشریف لاتے (شامی)

marfat.com

Marfat.com

نماز استخارہ

دو رکعت ہے پہلی رکعت میں قُلْ یٰاَیُّھَا الْکٰفِرُوْن ط پڑھے اور دوسری رکعت میں سورۂ اخلاص پڑھے سات دفعہ استخارہ کرتا رہے اگر کوئی سفیدی یا سبزی یعنی طبیعت کو خوش کرنے والی کوئی چیز نظر آئے تو پھر اس کام میں بہتری ہوگی اگر آگ یا اندھیرا وغیرہ گرد و غبار یا کوئی طبیعت کو ناپسندیات دیکھے تو اس کام سے رک جائے حدیث شریف میں عبداللہ بن جابرؓ سے روایت ہے کہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم ہم کو ہر امر میں استخارہ کرنے کا حکم فرماتے تھے پھر اول آخر میں درود شریف اور الحمد شریف پڑھ کر یہ دعا پڑھے اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْتَخِیْرُکَ بِعِلْمِکَ وَ اَسْتَقْدِرُکَ بِقُدْرَتِکَ وَاَسْئَلُکَ مِنْ فَضْلِکَ الْعَظِیْمِ فَاِنَّکَ تَقْدِرُ وَلَا اَقْدِرُ وَتَعْلَمُ وَلَا اَعْلَمُ وَاَنْتَ عَلَّامُ الْغُیُوْبِ اَللّٰھُمَّ اِنْ کُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ ھٰذَا الْاَمْرَ خَیْرٌ لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَ مَعَاشِیْ وَعَاقِبَۃِ اَمْرِیْ وَعَاجِلِ اَمْرِیْ وَاٰجِلِہٖ فَاقْدُرْہُ لِیْ وَیَسِّرْہُ لِیْ ثُمَّ بَارِکْ لِیْ فِیْہِ وَاِنْ کُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ ھٰذَا الْاَمْرَ شَرٌّ لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَمَعَاشِیْ وَعَاقِبَۃِ اَمْرِیْ وَعَاجِلِ اَمْرِیْ وَاٰجِلِہٖ فَاصْرِفْہُ عَنِّیْ وَاصْرِفْنِیْ عَنْہُ وَاقْدُرْ لِیَ الْخَیْرَ حَیْثُ کَانَ ثُمَّ اَرْضِنِیْ بِہٖ ۔

ترجمہ : اے اللہ میں تجھ سے استخارہ کرتا ہوں تیرے علم کے ساتھ اور تیری قدرت کے ساتھ طلب قدرت کرتا ہوں اور تجھ سے تیرے فضل عظیم

marfat.com

Marfat.com

کا سوال کرتا ہوں اس لئے کہ تو قادر ہے اور میں قادر نہیں اور تو جانتا ہے اور میں جانتا نہیں اور تو غیبوں کا جاننے والا ہے اے اللہ اگر تیرے علم میں یہ کام میرے لئے بہتر ہے میرے دین اور معیشت اور انجام کار میں اور آئندہ میں تو اس کو میرے لئے مقدر کر دے اور آسان کر پھر میرے لئے اس میں برکت کر دے اور اگر تو جانتا ہے کہ میرے لئے یہ کام بُرا ہے میرے دین اور معیشت اور انجام کار میں اور آئندہ میں تو پھر اس کو مجھ سے پھیر دے اور مجھ کو اس سے پھیر دے اور میرے لئے خیر کو مقدر فرما جہاں بھی ہو پھر مجھے اس سے راضی کر دے ۔

نوٹ ھٰذَا الْاَمْرَ کے پڑھتے وقت اپنے مطلب کو دل میں یاد کرے اور منہ سے بھی اپنے مطلب کا نام لے کر کہے (شامی حصن حصین)

نماز حاجت

نماز حاجت چار رکعت ہے پہلی رکعت میں آمین کے بعد تین بار آیت کرسی پڑھے باقی کی تینوں رکعتوں میں سورۂ اخلاص سورۂ فلق سورۂ والناس ملا کر ہر رکعت میں ایک ایک بار پڑھے نماز کے ختم ہونے پر خدا کی حمد و ثناء اور درود شریف پڑھے پھر یہ دُعا پڑھے حدیث شریف میں آیا ہے کہ جس کو کوئی حاجت خدا سے ہو یا کسی آدمی سے کوئی بات منوانی ہو تو یہ نماز ترتیب سے پڑھ کر خدا سے دُعا کرے اللہ تعالےٰ اپنے فضل و کرم سے وہ مشکل حل کر دے گا دُعا مذکورہ یہ ہے۔

marfat.com

Marfat.com

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَلِيْمُ الْكَرِيْمُ سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ اَسْئَلُكَ مُوْجِبَاتِ رَحْمَتِكَ وَعَزَائِمَ مَغْفِرَتِكَ وَالْغَنِيْمَةَ مِنْ كُلِّ بِرٍّ وَّالسَّلَامَةَ مِنْ كُلِّ اِثْمٍ لَّا تَدَعْ لِيْ ذَنْبًا اِلَّا غَفَرْتَهٗ وَلَا هَمًّا اِلَّا فَرَّجْتَهٗ وَلَا حَاجَةً هِيَ لَكَ رِضًا اِلَّا قَضَيْتَهَا يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ ط (رشامی ترمذی)

ترجمہ: شروع اللہ کے نام سے جو نہایت رحم کرنے والا مہربان ہے، نہیں کوئی معبود سوائے اللہ تعالےٰ جلالہٗ بردبار کرم کرنے والا اللہ مالک عرش عظیم کا، سب تعریفیں واسطے اللہ تعالےٰ کے ہیں جو پروردگار ہے سب جہانوں کا مانگتا ہوں میں تیرے سے جو موجب تیری رحمت کی ہو اور وہ کام جس سے تیری مغفرت ہو اور غنیمت ہر نیکی سے اور سلامتی ہر گناہ سے نہ چھوڑ تو میرے لئے کوئی گناہ مگر بخشے تو اس کو اور نہ کوئی غم مگر کھول دے اس کو اور نہ کوئی حاجت کہ پسند ہو تجھ کو مگر لادے اس کو اے سب مہربانوں سے زیادہ مہربان

نماز ضغطۂ قبر

دو رکعت ہے جمعہ شریف کی رات پڑھے ہر رکعت میں پندرہ ۱۵ بار اِذَا زُلْزِلَتِ الْاَرْضُ عذاب قبر سے اللہ تعالےٰ نجات فرمائے گا

(راحۃ القلوب)

marfat.com

Marfat.com

منکر اور نکیر سے بیخوف ہونیکی نماز

جمعہ کی رات دو رکعت پڑھے ہر رکعت میں بعد فاتحہ سورۃ اخلاص پچاس بار پڑھے اللہ تعالےٰ اپنے فضل وکرم سے منکر نکیر سے بے خوف کر دیگا۔

اسلامی سال کا پہلا مہینہ ماہ محرم کے نفل

دو رکعت نفل محرم کی پہلی رات میں پڑھے ہر رکعت میں سورہ اخلاص گیارہ گیارہ بار پڑھے نماز کے بعد چند دفعہ سُبُّوحٌ قُدُّوسٌ رَبُّنَا وَرَبُّ الْمَلٰٓئِكَةِ وَالرُّوحِ پڑھ کر دعا کرے۔

نوٹ: مذکورہ نماز میں ہر رکعت میں بعد فاتحہ کے گیارہ گیارہ دفعہ سورہ اخلاص پڑھے بروایت دیگر ہر رکعت میں بعد فاتحہ کے سورۃ یٰسین ایک ایک بار پڑھے بروایت دیگر چھ رکعت ہر رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد سورۃ اخلاص دس دس دفعہ پڑھے اس نماز کا بے شمار ثواب ہے پڑھنے والوں کو اللہ تعالےٰ بہشت میں دو ہزار محل عطا فرمائے گا۔ ہر محل میں ہزار دروازے یاقوت کے ہوں گے ہر دروازے پر ایک تخت زبرجد سبز کا ہوگا یہ بڑے درجے والی نماز ہے یہ مختصر لکھا گیا ہے۔

نماز عاشورہ

عاشورہ کی رات میں دو رکعت نماز ہے ہر رکعت میں فاتحہ کے بعد اخلاص تین تین بار پڑھے اللہ تعالےٰ جل جلالہٗ قیامت تک اس کی

marfat.com

Marfat.com

قبر کو روشن کرے گا ایک نماز چار رکعت بھی ہے ہر رات میں سورۂ اخلاص پچاس پچاس بار پڑھے پچاس سال کے گذشتہ اور پچاس سال آئندہ کے گناہ معاف ہوں گے (جواہر غیبی)

عاشورہ کے دن روزہ رکھنے سے ہزار حج اور ہزار عمرہ کا ثواب اور شہیدوں کا ثواب ہے دو روزے رکھنے چاہیئے تا کہ یہود سے خلاف ہو جائے

اسلامی سال کا دوسرا مہینہ ماہ صفر کے نفل

صفر کی پہلی کو جو کوئی چار رکعت ادا کرے پہلی رکعت میں فاتحہ کے بعد سورۂ کافرون پندرہ بار پڑھے دوسری میں سورۂ اخلاص پندرہ بار پڑھے تیسری میں سورۂ فلق پندرہ بار پڑھے چوتھی رکعت سورۂ الناس پندرہ بار پڑھے نماز کے بعد چند بار اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ پڑھے پھر ستر بار درود شریف پڑھے پھر عاجزی سے دعا کرے اللہ تعالےٰ جل جلالہٗ ہر آفت سے بچائے گا اور اجرِ عظیم بھی عطا کرے گا۔

نماز ماہ صفر کے آخری چارشنبہ

ماہ صفر کے آخری چارشنبہ کو چاشت کے وقت غسل کر کے دو رکعت نماز نفل پڑھے ہر رکعت میں گیارہ گیارہ بار سورۂ اخلاص پڑھے بعد سلام کے ستر بار یہ درود پڑھے اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ نِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ پھر یہ دعا پڑھے اَللّٰھُمَّ صَرِّفْ

marfat.com

Marfat.com

مِنْ شَرِّ هٰذَا الْيَوْمِ وَاعْصِمْنِيْ مِنْ سُوْٓءِ بِهٖ وَنَجِّنِيْ
مِمَّا اَصَابَ فِيْهِ مِنْ مَخُوْفَاتِهٖ وَكُرُبَاتِهٖ بِفَضْلِكَ
يَادَافِعَ الشُّرُوْرِ وَيَا مَالِكَ النُّشُوْرِ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ
وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ
وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ؕ

اس کے علاوہ دو رکعت اس طرح پڑھے ہر رکعت میں بعد فاتحہ کے تین تین بار سورۂ اخلاص پڑھے بعد سلام کے الم نشرح اور والتین اور اذا جآء اور سورۂ اخلاص ان سب کو اسّی مرتبہ پڑھے اللہ تعالےٰ اس کے دل کو غنی کر دے گا (جواہر غیبی)

اسلامی سال کا تیسرا مہینہ

ربیع الاوّل ہے اس مہینے کی بارھویں تاریخ کو جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدائش ہے اور اس ماہ کی بارھویں تاریخ کو جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات مبارک بھی ہوئی ہے اس مہینے میں جو کوئی بیس رکعت نماز نفل بارہ تاریخ تک ہر رکعت میں اکیس اکیس بار سورۂ اخلاص پڑھے اگر ہر روز نہ ہو سکے تو کم از کم دو اور بارہ کو ضرور پڑھے اور ثواب ہدیہ روح اقدس نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچائے اس نماز کو پڑھنے والوں کو جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خواب میں جنت کی بشارت دی ہے (جواہر غیبی) اس ماہ میں ہر تاریخ کو بعد از نماز عشاء یہ درود شریف ایک ہزار ایک سو بیس بار پڑھے تو

Marfat.com

انشاءاللہ سرورِ عالم صلی اللہ کی زیارت مبارک نصیب ہوگی وہ درود شریف یہ ہے اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ۔ اور کتاب الاوراد میں لکھا ہے کہ جب ربیع الاوّل کا چاند نظر آئے اسی رات میں عشاء کے بعد سولہ ۱۶ رکعت نفل پڑھے دو رکعت کی نیت سے اور ہر رکعت میں تین تین بار سورۃ اخلاص پڑھے۔ نماز کے ختم ہونے پر یہ درود شریف ایک ہزار دفعہ پڑھے پھر بغیر کسی سے بات کرنے کے قبلہ رُخ ہوکر باوضو سوجائے انشاءاللہ شرف زیارت مبارک نصیب ہوگی یہ عمل بارہ ربیع الاوّل تک کرتا رہے کیونکہ ہمارے اعمال کی کمزوری ہے وہ درود شریف یہ ہے اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ نِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ رَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ ۔

اسلامی سال کا چوتھا مہینہ

ربیع الثانی ہے اس مہینے کی پہلی تاریخ اور پندرہ ۱۵ ہوں اور انتیس کو چار چار رکعت نفل پڑھے فاتحہ شریف کے بعد ہر رکعت میں پانچ پانچ بار سورۃ اخلاص پڑھے اللہ تعالےٰ اپنے فضل وکرم سے پڑھنے والے کو ہزار نیکیاں عطا فرماتا ہے اور ہزار گناہ معاف فرماتا ہے (جواہر غیبی)

اسلامی سال کا پانچواں مہینہ

جمادی الاوّل ہے اس مہینے کی پہلی رات میں چار رکعت نفل ادا کرے

marfat.com

Marfat.com

ہر رکعت میں فاتحہ کے بعد گیارہ گیارہ بار سورۂ اخلاص پڑھے اس کے واسطے بھی اللہ تعالےٰ اپنے فضل وکرم سے ہزار نیکیاں عطا فرماتا ہے اور ہزار گناہ معاف فرماتا ہے پروردگار عالم اپنے بندوں پر بڑا مہربان ہے کسی بہانے سے درجات عطا فرماتا ہے۔

اسلامی سال کا چھٹا مہینہ

جمادی الآخر ہے اس ماہ کی پہلی تاریخ کو چار رکعت نفل ادا کرے ہر رکعت میں بعد فاتحہ کے سورۂ اخلاص تیرہ ۱۳ بار پڑھے اللہ تعالےٰ اپنے فضل وکرم سے اس کے نامہ اعمال میں ایک لاکھ نیکیاں لکھنے کا حکم فرماتا ہے اور ایک لاکھ بُرائیاں محو کی جاتی ہیں۔

اسلامی سال کا ساتواں مہینہ

رجب ہے یہ مہینہ بڑی برکتوں والا ہے حدیث شریف میں ہے کہ جس نے رجب پایا پھر اس کی پندرھویں اور آخر میں غسل کیا وہ گناہوں سے ایسا پاک ہوا جیسا کہ ابھی اپنی ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا ہے اس مہینہ کی پانچ راتیں عبادت کے واسطے بہت افضل ہیں ایک پہلی رات اور ایک درمیانی رات اور تین آخری راتیں اس مہینہ کی ستائیس ۲۷ تاریخ کو سرور عالم سلطان الانبیاء محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو معراج ہوا ہے معراج کا مکمل واقعہ ہم اپنی کتاب سیرت مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم میں بیان کر چکے ہیں جس کو شوق ہو تو ہماری کتاب سیرت مصطفےٰ صلعم

marfat.com

Marfat.com

کو ملاحظہ فرماویں کیونکہ جناب سرورعالم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدائش مبارک سے تمام زندگی کے حالات اسمیں درج ہیں رجب کے ماہ کی پہلے جمعہ کی رات کو (لیلۃ الرغائب) کہتے ہیں اس رات میں مغرب کے بعد بارہ رکعت میں فاتحہ کے بعد سورۃ اِنَّا اَنْزَلْنَاہُ فِیْ لَیْلَۃِ الْقَدْرِ تین بار اور سورۃ اخلاص بارہ ۱۲ بار پڑھے اس نماز سے فارغ ہونے پر ستر بار یہ درود شریف پڑھے اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ نِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلِّمْ پھر سجدہ میں جاکر ستر بار یہ تسبیح پڑھے سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ رَبُّنَا وَرَبُّ الْمَلٰٓئِکَۃِ وَالرُّوْحِ ط پھر سر اٹھائے اور رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَتَجَاوَزْ عَمَّا تَعْلَمُ فَاِنَّکَ اَنْتَ الْعَزِیْزُ الْعَظِیْمُ ستر بار پڑھے پھر دوسرا سجدہ بھی اس طرح کرے پھر دعا مانگے قبول ہوگی اس ماہ میں روزے رکھنے کا بھی بڑا ثواب ہے رجب کی ستائیسویں رات میں عبادت کرنی اور دن کو روزہ رکھنے کا ثواب جیسا کہ سو برس عبادت میں گذارے (غنیۃ الطالبین)

اس مہینے کے نوافلوں کے بارے میں سرورعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سلمان فارسی رضؓ سے فرمایا کہ اول رات رجب میں دس رکعت پڑھ ہر رکعت میں قُلْ یٰٓاَیُّھَا الْکٰفِرُوْنَ تین بار اور سورۃ اخلاص بھی تین بار، اس طرح دس رکعتیں ختم کرکے پھر ہاتھ اٹھاکر یہ دعا پڑھ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَ لَہُ الْحَمْدُ یُحْیِیْ وَیُمِیْتُ وَھُوَ حَیٌّ لَّا یَمُوْتُ بِیَدِہِ الْخَیْرُ ط وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ط اَللّٰھُمَّ لَا مَانِعَ

marfat.com

Marfat.com

لِمَا اَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ
مِنْكَ الْجَدُّ اور دس رکعتیں پندرھویں رات میں پڑھے ہر رکعت میں
قُلْ يَا اَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ تین بار اور سورہ اخلاص ایک بار بعد ختم
ہونے نماز کے یہ ہی مذکورہ کلمہ پڑھے صرف لَا مَانِعَ کی بجائے اِلٰهًا
وَّاحِدًا اَحَدًا صَمَدًا فَرْدًا لَمْ يَتَّخِذْ صَاحِبَةً وَّ
لَا وَلَدًا پڑھ کر دُعا کرے اور آخری ماہ میں دس رکعتیں پڑھے
ہر رکعت میں سورۂ کافرون تین بار اور سورۂ اخلاص بھی تین بار
پڑھے مذکورہ کلمہ کے آخر قدیرٌ کے بعد یہ درود شریف پڑھے وَصَلَّى اللّٰهُ
عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِهِ الطَّاهِرِيْنَ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا
بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ پھر مانگے اپنے رب سے قبول کی جائیگی دُعا
تیری اور اللہ تعالےٰ تیرے درمیان اور دوزخ نے ستر خندق کردے گا ہر
ایک خندق کی چوڑائی پانچسو برس کی راہ ہوگی اور رکھے گا اللہ تعالیٰ ہر
رکعت کے ثواب میں ہزار ہزار رکعت کا ثواب یہ حدیث سن کر حضرت
سلمان فارسیؓ روتے ہوئے خدا کے شکر کے لئے سجدے میں گرے نیز
رجب کے جمعہ کے دن نماز جمعہ اور عصر کے درمیان چار رکعت نفل ایک سلام
سے پڑھے ہر رکعت میں فاتحہ کے بعد آیت الکرسی سات بار اور سورۂ
اخلاص پانچ بار پڑھے بعد سلام کے پچیس بار پڑھے لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ
اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ اور ستر بار اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِيْ
لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ غَفَّارُ الذُّنُوْبِ وَسَتَّارُ الْعُيُوْبِ
وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ پھر ستر بار درود شریف پڑھ کر دُعا مانگے انشاء اللہ

marfat.com

Marfat.com

ضرور قبول ہوگی (غنیۃ الطالبین اور رسالہ فضائل الشہور)

اسلامی سال کا آٹھواں مہینہ

شعبان ہے اس مہینہ کی بھی حدیثوں میں بڑی تعریف کی گئی ہے اس مہینہ کو سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی طرف منسوب کیا ہے حضرت عائشہ صدیقہؓ سے روایت ہے کہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم اس ماہ میں زیادہ روزے رکھتے اور عبادت کرتے تھے اور حدیث شریف میں ہے کہ شعبان کی فضیلت باقی مہینوں پر ایسی ہے جیسا کہ قرآن پاک کی فضیلت باقی کلاموں پر شعبان کی پہلی رات میں بارہ ۱۲ رکعت نفل ہیں ہر رکعت میں بعد فاتحہ کے سورۂ اخلاص پندرہ ۱۵ پندرہ ۱۵ بار پڑھے بے اندازہ ثواب ہے، اس مہینہ میں پندرھویں رات بزرگی والی ہے اس رات میں فرشتے اترتے ہیں، خدا کی رحمت کے ساتھ رحمت الٰہی اس رات میں نازل ہوتی ہے اس رات کی عبادت کرنے والوں کے صغیرہ وکبیرہ سب گناہ معاف کیے جاتے ہیں پندرھویں شعبان کی رات میں چار رکعت نفل ہیں ہر رکعت میں بعد فاتحہ کے سورۂ اخلاص پچاس پچاس بار پڑھے اور دن کو روزہ رکھے اللہ تعالیٰ اپنے فضل وکرم سے پچاس سال کے گناہ معاف فرمائے گا اور شعبان کے ہر جمعہ کی رات جو کوئی چار رکعت نفل ادا کرے ہر رکعت میں سورۂ اخلاص تیس تیس بار پڑھے تو اللہ تعالیٰ اپنے فضل وکرم سے اس کو حج اور عمرہ کا ثواب عطا فرماتا ہے۔ اور اس مہینے میں آٹھ رکعت ایک سلام کے ساتھ ہیں ہر رکعت میں سورۂ اخلاص گیارہ گیارہ بار پڑھے پھر ثواب ہدیہ روح مبارک فاطمہ زہرا رضہ کو کہ نجے حضرت فاطمہ زہرا خاتون جنت رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا جنت

marfat.com

Marfat.com

میں ہرگز قدم نہ رکھوں گی جب تک اس کی شفاعت نہ کرلوں (غنیۃ الطالبین اور رسالہ فضائل الشہور ماثبت بالسنہ)

انتیسواں باب ۲۹

اسلامی سال کا نواں مہینہ

رمضان المبارک ہے یہ ماہ سب مہینوں سے افضل اور اعلیٰ ہے اس واسطے اُمت محمدیہ پر اس کے روزے فرض کیے گئے ہیں اس مہینے کا نام توریت میں (حطہ) اور انجیل میں (طاب) اور قرآن پاک میں (رمضان) ہے حطہ کا معنیٰ گناہوں کو کھوتا ہے طاب کا معنیٰ گناہوں سے پاک ہونا اور رمضان ماخوذ ہے رمض سے اور رمض اس بارش کو کہتے ہیں جو خریف سے پہلے ہوتی ہے اس لیے حدیث شریف میں ہے کہ رمضان المبارک کے پہلے دس دنوں میں رحمت کی بارش برستی ہے اور درمیانی دس دنوں میں مغفرت ہوتی ہے آخری دس دنوں میں دوزخ سے آزادی ہے ،

رمضان المبارک میں پندرہ رحمتیں نازل ہوں فراخی رزق ۔ زیادتی زر و مال ۔ جو کھانا کھلا عبادت ہے ۔ اعمال دوچند ۔ آسمان کے فرشتے زمین کے روزہ داروں کی بخشش کے واسطے اترتے ہیں ۔ شیطان بند کیے جاتے ہیں ۔ رحمت کے دروازے کشادہ ہوتے ہیں ۔ جنت کے دروازے کھولے جاتے ہیں اور دوزخ کے بند کیے جاتے ہیں ۔ ہر رات ستر لاکھ گنہگار دوزخ سے آزاد کیے جاتے ہیں ۔ ہر جمعہ کی رات اتنے گنہگار آزاد کیے جاتے ہیں جتنے ہفتہ میں یعنی ۴۹ لاکھ ۔ آخر رمضان کی رات میں تمام

marfat.com

Marfat.com

گناہ روزہ داروں کے بخشے جاتے ہیں۔ ہر روز بہشت[۱۲] آراستہ کیا جاتا ہے۔ روزہ داروں[۱۳] کی دُعا قبول کی جاتی ہے۔ تمام بدن روزہ داروں کا گناہوں[۱۴] سے پاک ہو جاتا ہے۔ روزہ داروں[۱۵] کو خدا کی خوشنودی حاصل ہوتی ہے۔ رمضان المبارک کا فرض دوسرے مہینوں کے ستّر[۷۰] فرضوں کے برابر ہوتا ہے اور نفل دوسرے مہینوں کے فرضوں کے برابر ہوتے ہیں اس ماہ کے آخری دہایہ میں شب قدر بھی ہوتی ہے اس رات کی عبادت ہزار مہینوں کی عبادت سے بہتر ہے اور اس بہتری کا بھی کوئی پتہ نہیں کہ کتنی بہتری ہے خداوند کریم کو ہی معلوم ہے کہ وہ بہتری کتنی ہے اس رات میں حضرت جبرائیل علیہ السلام ستّر[۷۰] ہزار فرشتے جو سدۃ المنتہیٰ کے رہنے والے ہیں ان کے ساتھ زمین پر اُترتے ہیں ان کے پاس چار جھنڈے ہوتے ہیں ان کو چار مقام پر گاڑتے ہیں کعبہ معظمہ کے پاس اور دوسرا سردر عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے روضہ مبارک کے پاس اور تیسرا بیت المقدس کی مسجد اقصیٰ کے پاس اور چوتھا طور سینا کی مسجد کے پاس پھر جبرئیل علیہ السلام کے حکم کے مطابق فرشتے زمین پر پھیل جاتے ہیں کوئی مکان حجرہ کشتی بیابان گھر خالی نہیں رہتا مگر وہ فرشتے پہنچ جاتے ہیں جہاں پر کوئی مرد یا عورت خدا کو یاد کرنے والے بیدار ہوتے ہیں ان کے ساتھ تسبیح و تہلیل تو یہ استغفار میں شریک ہوتے ہیں ان کے واسطے خداوند قدوس سے بخشش مانگتے ہیں صبح تک مگر جس گھر میں کتا ہو یا خنزیر یا شراب خوری ہو یا حرام کاری سے جنبی ہو یا تصویر ہو یہ گھر اس رحمت والی رات میں بھی محروم رہ جاتے ہیں حدیث شریف میں آیا ہے کہ جو کوئی رمضان المبارک کی راتوں میں قیام کرے ایمان کے ساتھ بامید ثواب بخش دیئے جاتے ہیں گناہ اسکے

marfat.com

Marfat.com

جو کوئی شب قدر کی رات میں بیدار ہو کر خدا کو یاد کرتا ہو، فرشتے اس کے ساتھ مصافحہ کرتے ہیں وقت دُعا کے آمین کرتے ہیں - اور اس رات میں یہ آدمی کبھی نہیں بخشے جاتے شراب خور اور ماں باپ کا نافرمان اور قطع رحمی کرنے والا اور مسلمانوں کے ساتھ دنیاوی عداوت کرنے والا - حضرت جبرائیلؑ کے مصافحہ کی یہ علامت ہے کہ بدن میں رقت پیدا ہو جاتی ہے دل نرم ہو جاتا ہے عبادت میں دل لگتا ہے عبادت کا شوق پیدا ہوتا ہے -

نوافل

شب قدر کی رات چار رکعت نفل پڑھے ہر رکعت میں بعد فاتحہ کے ایک بار اِنَّا اَنْزَلْنٰهُ اور ستائیس بار سورۂ اخلاص پڑھے گناہوں سے ایسا پاک ہو جائے گا جیسا کہ آج ہی اپنی ماں سے پیدا ہوا ہے اور عطا کرے گا پروردگار عالم اپنے فضل و کرم سے ہزار محل جنت میں -

نفل

دو رکعت نفل اور ہیں ہر رکعت میں ایک بار اِنَّا اَنْزَلْنٰهُ اور تین بار سورہ اخلاص پڑھے اسکو پروردگار عالم پوری شب قدر کا ثواب عطا فرمائے گا اس کے علاوہ اور بڑے بڑے درجات عطا فرمائے گا اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی ستائیس رمضان المبارک سو بار رکعت نفل پڑھے ہر رکعت میں بعد فاتحہ کے اِنَّا اَنْزَلْنٰهُ تین بار اور سورۂ اخلاص پچاس بار پڑھے پھر سجدہ میں جا کر ایک بار پڑھے

marfat.com

Marfat.com

سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ ۔
پھر جو دُعا مانگے قبول ہوگی اور اپنے فضل وکرم سے اللہ تعالےٰ بے انتہا
نعمتیں عطا فرمائے گا اور اس کے سب گناہ بخش دے گا۔

دعائے شب قدر

اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ ۔ فَاعْفُ عَنِّیْ یَا غَفُوْرُ
یَا غَفُوْرُ یَا غَفُوْرُ (غنیۃ الطالبین و فضائل الشہور) ابن عباسؓ
سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کوئی شب قدر
میں پڑھے دو رکعت ہر رکعت میں بعد فاتحہ سات بار سورۂ اخلاص پڑھے
نماز ختم ہونے پر اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ ستر بار پڑھے ابھی مصلے
سے اُٹھنے نہ پائے گا کہ پروردگار عالم اپنے فضل وکرم سے اس کے والدین
کے گناہ معاف فرمادے گا (دُرّۃ الناصحین) حضرت کعب الاحبارؓ فرماتے
ہیں کہ جو کوئی شب قدر میں صدق دل سے تین بار لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ
پڑھے پہلی بار کہنے سے اس کے گناہ اللہ تعالیٰ مٹا دیتا ہے دوسری بار پڑھنے سے
جہنم سے آزاد کر دیتے ہیں تیسری بار پڑھنے سے جنت کا مستحق ہو جاتا ہے۔
(نزہت المجالس) حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ جو کوئی شب قدر میں عشاء
کی نماز کے بعد سات بار اِنَّآ اَنْزَلْنٰہُ پڑھے اللہ تعالےٰ اپنے فضل وکرم
سے ہر مصیبت سے اس کو بچائے گا اور ستر ہزار فرشتے اس کے واسطے جنت
کی دُعا کرتے رہتے ہیں (نزہت المجالس)

نفل : جو کوئی شب قدر کی رات میں چار رکعت پڑھے

marfat.com

Marfat.com

ہر رکعت میں بعد فاتحہ کے ایک بار اَلْهٰكُمُ التَّكَاثُرُ اور تین بار سورۂ اخلاص پڑھے آسان فرمادے گا اللہ تعالےٰ اپنے فضل وکرم سے موت کی سختی اور قبر کا عذاب اٹھالے گا (دُرَّۃ الناصحین)

تجربہ

بزرگوں کا تجربہ ہے کہ اگر رمضان المبارک کی پہلی اتوار یا بدھ کو ہوئی تو شب قدر انتیس ۲۹ کو ہوگی اگر رمضان المبارک کی پہلی پیر کو ہوئی تو شب قدر اکیس ۲۱ کو ہوگی اگر رمضان المبارک کی پہلی منگل یا جمعہ کو ہوئی تو شب قدر ستائیس ۲۷ کو ہوگی اور اگر رمضان المبارک کی پہلی ہفتہ کو ہوئی تو شب قدر تئیس ۲۳ کو ہوگی اگر رمضان المبارک کی پہلی جمعرات کو ہوئی تو شب قدر پچیس ۲۵ کو ہوگی واللہ اعلم بالصواب (تفسیر کشف الرحمٰن)

قرآن کریم سب کا سب رمضان المبارک کی ستائیس تاریخ کو لوح محفوظ سے اُتار کر آسمان پر بیت العزت ایک مقام ہے وہاں رکھا گیا پھر حسب ضرورت اُترتے اُترتے تئیس برس میں پورا ہوگیا۔

آسمانی کتابیں

ایک سو چار ۱۰۴ ہیں جن میں سو ۱۰۰ صحیفے اور چار کتابیں بڑی ہیں توریت موسیٰ ؑ کو ملی اور انجیل عیسیٰ ؑ کو اور زبور داؤد ؑ کو اور قرآن کریم آخری کتاب حضرت محمد مصطفےٰ احمد مجتبےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو ملا جو قیامت تک کا دستور العمل ہے۔

marfat.com

Marfat.com

پنجابی کے اشعار

جُ توریت کلیم تے عبرانی زبان — عیسےٰ تے انجیل ہے نال زبان یونان
جُ حضرت داؤدؑ تے نازل ہوئی زبور — نال زبان سُریان دے اُتے خلق ظہور
اوپر احمد مصطفےٰؐ نازل ہویا قرآن — عربی نال زبان دے کیتا رب بیان

تمام کتابیں اور اکثر صحیفے رمضان المبارک میں نازل ہوئے ہیں یہ کتابیں رمضان کی مختلف تاریخوں میں اُتری ہیں چنانچہ حضرت ابراہیمؑ کے صحیفے پہلی رمضان کو اترے ہیں ——— اور توریت چھٹی تاریخ کو اُتری ہے اور رمضان المبارک کی بارہویں تاریخ کو زبور اُتری ہے اور اٹھارہویں تاریخ کو انجیل اُتری ہے اور بیسویں گذر کر پچیسویں رمضان المبارک کو سب قرآن کریم اُترا ہے یعنی جس سال قرآن کریم اُترا ہے اس سال شب قدر پچیسویں کی ہوگی (قرطبی)

اسلامی سال کا دسواں مہینہ

شوال ہے حدیث شریف میں ہے کہ شوال کی پہلی تاریخ یعنی عید الفطر کو چند ہزار فرشتے نازل ہوتے ہیں اور وہ ندا کرتے ہیں کہ اے اللہ کے بندو! خوشخبری ہو تم کو اس بات کی کہ بخشدیا تم کو اللہ تعالےٰ نے کہ رکھے تم نے روزے رمضان کے اور اگر تم شوال کے چھ روزے رکھو تو تم کو اللہ تعالےٰ جنت میں بہت بڑا عالیشان مکان عطا کرے گا دوسری حدیث میں ہے کہ جو کوئی چھ روزے شوال میں رکھے اس کو اللہ تعالےٰ بہت بڑا

marfat.com
Marfat.com

ثواب عطا فرماتا ہے اور جگہ پائی اس نے ساتھ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے جنت میں اور ایک حدیث میں ہے یہ چھ روزے رکھنے والے کو تمام سال کے روزوں کا ثواب ملتا ہے اور چالیس شہیدوں کا شہدائے بدر جیسے

نوافل

حدیث شریف میں ہے کہ جو کوئی اوّل رات شوال میں یا عید کی نماز کے بعد گھر میں چار رکعت نفل پڑھے ہر رکعت میں بعد فاتحہ کے سورۂ اخلاص اکیس بار پڑھے کھول دیگا اللہ تعالےٰ اس کے واسطے آٹھوں دروازے جنت کے اور بند کر دے گا واسطے اس کے ساتوں دروازے دوزخ کے اور وہ شخص جب تک جنت میں اپنا مکان نہ دیکھ لے نہ مرے گا دوسری روایت میں ہے کہ جو کوئی ماہ شوال میں رات میں یا دن میں آٹھ رکعت نفل پڑھے ہر رکعت میں بعد فاتحہ کے سورۂ اخلاص پچیس بار پڑھے پھر سلام کے بعد ستر بار سُبحانَ اللہ اور ستر بار یہ درود شریف پڑھے اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ پھر کھولے گا اللہ تعالےٰ واسطے اس کے دروازے رحمت اور حکمت کے اس کے دل میں اور بنا دیگا اللہ تعالےٰ اس کے واسطے ایک بڑا عالیشان مکان اور اس کی ستر حاجتیں اللہ تعالےٰ پوری فرمائے گا دنیا میں (رسالہ فضائل الشہور)

اسلامی سال کا گیارہواں مہینہ

ذیقعدہ ہے حدیث شریف میں وارد ہے کہ جو کوئی ایک دن ذیقعدہ

marfat.com

Marfat.com

کا روزہ رکھے لکھا ہے اللہ تعالےٰ ہر ساعت کے بدلے ثواب حج کے قبول ہونے کا اور غلام آزاد کرنے کا ایک حدیث میں ہے کہ اس مہینے میں عبادت ایک ساعت کی ہزار برس سے بہتر ہے اور فرمایا اس مہینے میں پیر کے دن کا روزہ ہزار برس کی عبادت سے بہتر ہے۔

نوافل

حدیث شریف میں ہے کہ جو کوئی ذیقعدہ کی اول رات میں چار رکعت نفل پڑھے ہر رکعت میں بعد فاتحہ کے سورۂ اخلاص تیئس ۲۳ بار پڑھے اس کے واسطے اللہ تعالیٰ جنت میں چار ہزار مکان یاقوت سُرخ کے بنائے گا ہر مکان میں جواہر کے تخت ہوں گے اوپر ہر تخت کے ایک حور بیٹھی ہوگی کہ اس کی پیشانی آفتاب سے زیادہ روشن ہوگی ایک روایت میں ہے کہ ذیقعدہ کی ہر رات میں دو رکعت نفل پڑھے ہر رکعت میں بعد فاتحہ کے سورۂ اخلاص تین بار پڑھے حاصل کیا اس نے ہر رات میں ایک شہید اور ایک حج کا ثواب اور جو کوئی اس ماہ کے ہر جمعہ کو چار رکعت نفل پڑھے ہر رکعت میں فاتحہ شریف کے بعد سورۂ اخلاص اکیس ۲۱ دفعہ پڑھے اللہ تعالےٰ اپنے فضل وکرم سے اس کو حج اور عمرہ کا ثواب عطا فرمائے گا۔ (فضائل الشہور)

اسلامی سال کا بارہواں مہینہ

ذی الحجہ ہے حدیث شریف میں کہ دنوں میں سب سے بزرگ دن ذوالحجہ کے دس دن ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک روزہ ذوالحجہ

marfat.com

Marfat.com

کا ایک سال کے روزوں کے برابر ہے اس مہینے میں ابراہیم علیہ السلام نے اپنا مال مہمانوں کو کھلایا اور اپنی جان آگ کے واسطے اور اپنا بیٹا قربانی کے واسطے اور اپنا دل رحمٰن کے واسطے دیدیا اسی مہینے میں حضرت ابراہیم علیہ السلام اور اسمٰعیل علیہ السلام نے بیت اللہ کی بنیاد ڈالی اور اس ماہ میں دس دن کی عبادت شب قدر کے برابر ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ذوالحجہ کے پہلے دن کا روزہ رکھنا جیسا کہ دو ہزار برس اللہ کی راہ میں جہاد کیا دوسرے دن کا روزہ جیسا کہ اللہ کی راہ میں دو ہزار برس عبادت کی۔ تیسرے دن کا روزہ جیسا کہ تین ہزار غلام حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کی اولاد سے آزاد کئے چوتھے دن کا روزہ جیسا کہ چار سو برس اللہ تعالےٰ کی عبادت کی پانچویں دن کا روزہ جیسا کہ پانچ ہزار برہنوں کو کپڑا پہنایا چھٹے دن کے روزہ کا ثواب چھ ہزار شہیدوں کے برابر ساتویں دن کا روزہ والوں پر ساتوں دروازے دوزخ کے حرام کئے جاتے ہیں۔ آٹھویں دن روزے کا ثواب یہ ہے کہ اس کے لئے آٹھوں دروازے جنت کے کھولے جاتے ہیں۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا کی حدیث کا مضمون یہ ہے کہ ایک گانے والا آدمی تھا ہمیشہ راگ کو پسند سمجھتا لیکن جب ذوالحجہ کا چاند نظر آتا وہ سب کام چھوڑ کر روزہ رکھتا عبادت کرتا جب سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر ہوئی اس کو بلایا اور دریافت کیا اس نے جواب دیا کہ یہ عبادت اور حج کا مہینہ ہے میں چاہتا ہوں کہ مجھے بھی اللہ تعالےٰ اپنے فضل وکرم سے ان لوگوں کی دعاؤں میں شریک کرے پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تیرے لئے ہر دن کی گنتی کے برابر

marfat.com

Marfat.com

جس کا تو روزہ رکھتا ہے ایک سو غلام آزاد کرنے کا ثواب ہے اور سو ۱۰۰
اونٹ اور سو ۱۰۰ گھوڑے اللہ تعالےٰ جل جلالہٗ کی راہ میں دینے کا ثواب
ہے اور یوم ترویہ یعنی آٹھویں ذوالحجہ کا تیرے لئے ہزار غلام آزاد کرنے
اور ہزار اونٹ اور ہزار گھوڑے اللہ تعالےٰ کے راہ میں دینے کا ثواب
ہے اور یوم عرفہ یعنی نویں کو تیرے لئے دو ہزار غلام آزاد کرنے اور اسی قدر
اونٹ اور اسی قدر گھوڑے اللہ تعالےٰ جل جلالہٗ کی راہ میں دینے کا ثواب ہے
اور ایک سال پہلے اور ایک سال پچھلے روزوں کا ثواب ہے۔

نوافل

حدیث شریف میں ہے کہ جو کوئی اول رات ذوالحجہ میں چار رکعت نفل پڑھے
ہر رکعت میں بعد فاتحہ کے سورۂ اخلاص پچیس ۲۵ بار پڑھے ہیں کو اللہ تعالےٰ کی طرف
سے بے انتہا ثواب ملتا ہے اور جو کوئی پہلے ذوالحجہ کی ہر رات میں دسویں
تک دو رکعت نفل ہر رکعت میں بعد فاتحہ کے سورہ کوثر اور سورۂ اخلاص
تین تین بار پڑھے تو داخل کرے گا پروردگار عالم اس کو مقام اعلیٰ علیین میں
اور اس کے ہر بال کے بدلے ہزار نیکیاں ملیں گی۔ اور ہزار دینار دینے کا ثواب
عطا کیا جائے گا اور جو کوئی ذوالحجہ کے جمعہ کے دن چھ رکعت نفل پڑھے ہر رکعت
میں بعد فاتحہ کے سورۂ اخلاص پندرہ ۱۵ بار پڑھے نماز ختم ہونے پر دس بار
لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الْمَلِکُ الْحَقُّ الْمُبِیْنُ ۱۰ اور درود شریف بھی دس بار
پڑھے تو اللہ تعالےٰ اپنے فضل و کرم سے اس کو پہلے جنت میں داخل کرے گا۔
اور دسویں رات یعنی عید کی رات بارہ رکعت نفل پڑھے ہر رکعت میں

marfat.com

Marfat.com

فاتحہ کے بعد سورۂ اخلاص پندرہ بار پڑھے پھر وہ تمام گناہوں سے پاک ہوا اور ستر برس کی عبادت کا ثواب بھی حاصل کیا۔ بروایت دیگر چار رکعت نفل عید کی رات میں پڑھے بعد فاتحہ کے ہر رکعت میں سورۂ اخلاص ایک بار اور سورۂ فلق ایک بار اور سورۂ الناس ایک بار پڑھے بعد نماز کے ستر بار سبحان اللہ اور ستر بار درود شریف پڑھے تمام گناہ اس کے بخشے جائیں گے صحابہ کرام نے آنحضرت صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اگر جس آدمی کی قربانی کرنے کی طاقت نہ ہو وہ کیا کرے تو سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عید کی نماز کے بعد گھر جاکر دو رکعت نفل پڑھے ہر رکعت میں بعد فاتحہ کے سورۂ کوثر تیس بار پڑھے اللہ تعالےٰ جل جلالہٗ اپنے فضل وکرم سے اونٹوں کی قربانی کا ثواب عطا فرمائے گا، دسویں تاریخ کو عید کی نماز سے پہلے جو کوئی کھانے پینے اور جماع سے اپنے آپ کو روکے تو اللہ تعالےٰ اپنے فضل وکرم سے اس کو ساٹھ ہزار برس کی عبادت کا ثواب عطا فرمائے گا اور عید کے دن غسل کرنے کا ثواب ایسا ہے کہ جیسے دریائے رحمت میں غوطہ لگایا تمام گناہ اس کے معاف ہوگئے اور یہ بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ عید الفطر کو نئے کپڑے تبدیل کرے اور پرانے کسی غریب کو دیدے اللہ تعالےٰ اس کو اپنے فضل وکرم سے قیامت کے دن ستر حلے نوری بہشت میں پہنائے گا اور لوائے حمد کے نیچے کھڑا ہوگا، اور جو کوئی عید الفطر کے دن خوشبو لگائے گا خداوند تعالےٰ کے فضل عام سے اس کو بھی غلام آزاد کرنے کا ثواب عطا کیا جائے گا۔ (غنیۃ الطالبین اور راحۃ القلوب اور رسالہ فضائل الشہور)

marfat.com

Marfat.com

ورد اور وظائف

فجر کی نماز کے بعد تین دفعہ درود شریف پھر سات بار اَللّٰھُمَّ اَجِرْنَا مِنَ النَّارِ پڑھے پھر سو دفعہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الْمَلِکُ الْحَقُّ الْمُبِیْنُ پڑھے پھر سو سو بار درود شریف پڑھے اور ظہر کی نماز کے بعد اول آخر سو سو درود شریف پڑھے پھر حَسْبِیَ اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ پانچ سو بار پڑھے

تیسواں باب ۳۰

ختم خواجگانؒ

اس طرح پڑھے پہلے تین بار درود شریف پھر سات بار الحمد شریف پھر تین بار درود شریف پڑھ کر ثواب خواجہ بایزید بسطامیؒ اور ابوالحسن خرقانیؒ اور خواجہ عبدالخالق غجدوانیؒ اور ابو یوسف ہمدانیؒ اور حضرت خواجہ عارف دیوگریؒ اور خواجہ علی عزیزانؒ اور خواجہ بابا سماسیؒ اور خواجہ سید امیر کلالؒ اور حضرت بہاؤالدینؒ ان حضرات کو ثواب بخش کر پھر ایک سو ایک دفعہ درود شریف پھر اناسی بار سورۃ اَلَمْ نَشْرَحْ یا بسم اللہ پڑھے پھر ایک ہزار ایک بار سورۃ اخلاص یا بسم اللہ پڑھے پھر سات بار الحمد شریف پڑھے پھر ایک سو ایک بار درود شریف پڑھے پھر ایک سو ایک بار یہ کلمے پڑھے اَللّٰھُمَّ یَا قَاضِیَ الْحَاجَاتِ ۔ یَا حَلَّ الْمُشْکِلَاتِ ۔ یَا دَافِعَ الْبَلِیَّاتِ ۔ یَا شَافِیَ الْاَمْرَاضِ ۔ یَا رَافِعَ الدَّرَجَاتِ ۔ یَا کَافِیَ الْمُهِمَّاتِ یَا خَیْرَ النَّاصِرِیْنَ ۔ یَا خَیْرَ الْفَاتِحِیْنَ ۔ یَا خَیْرَ الْحَافِظِیْنَ ۔ یَا خَیْرَ الرَّازِقِیْنَ ۔ یَا مُجِیْبَ الدَّعْوَاتِ ۔ یَا غِیَاثَ الْمُسْتَغِیْثِیْنَ

marfat.com

Marfat.com

اَغْشَنَا سَلَامٌ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِيْمٍ سَلَامٌ عَلٰى نُوْحٍ فِى الْعَالَمِيْنَ
سَلَامٌ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ ۔ سَلَامٌ عَلٰى مُوْسٰى وَهَارُوْنَ ۔ سَلَامٌ
عَلٰى اِلْ يَاسِيْنَ ۔ سَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ ۔ سَلَامٌ هِىَ حَتّٰى مَطْلَعِ
الْفَجْرِ ۔ اَللّٰهُمَّ اٰمِيْنَ يَا رَبَّ الْعَالَمِيْنَ ۔ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ
الرَّاحِمِيْنَ ۔ پھر ایک سو ایک بار درود شریف پڑھے روزانہ پڑھنا
تو نورٌ علیٰ نور ہے کسی قسم کی مشکلات ہو ۔ انشاء اللہ نہ رہے گی ورنہ ہفتہ
میں پڑھے اگر نہ ہو سکے تو مہینے میں پڑھے ورنہ جب کوئی مشکل آجائے
تو بالترتیب پڑھے مشکل آسان ہو جائے گی تجربہ ہے پہلے تو ایک بار
سے مشکل حل ہو جائے گی ورنہ تین دن پڑھے سات بار پڑھنے سے ہر
قسم کی مشکل اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے آسان ہو جاتی ہے مغرب کی
نماز کے بعد سات بار اَللّٰهُمَّ اَجِرْنَا مِنَ النَّارِ پڑھے اور عشاء کی
نماز کے بعد ایک سو بار استغفار اور درود شریف بھی جتنی ہو سکے ۔
پڑھے اور اگر سورۃ الملک یاد ہو تو وہ ضرور پڑھے حدیث شریف میں
ہے کہ سورۃ الملک اپنے پڑھنے والے کو قیامت کے دن خدائے تعالیٰ
کے دربار میں لڑ جھگڑ کر بخشوا لے گی یہ وظائف پڑھنے والا انشاء اللہ
ہر مرحلہ میں کامیاب رہے گا۔

دشمن پر فتحمندی

کے واسطے اور ہر بلا سے بچنے کے واسطے بعد نماز فجر اور عشاء
اکتالیس ۴۱ بار یَا عَزِيْزُ پڑھے اور اکیس ۲۱ بار یَا مَبْدُوْحُ اور

marfat.com
Marfat.com

لِایلٰفِ سورہ پڑھے فتح مندی اور ظفریابی ہوگی۔

فراخی رزق

کے واسطے ایک ہزار بار استغفار اور بعد نماز ظہر سورۃ اَرَءَیْتَ الَّذِیْ اکتالیس ۴۱ بار اور حَسْبِیَ اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ پانچ سو ۵۰۰ بار پڑھے انشاء اللہ روزی کشادہ ہو جائے گی۔

اولاد

کے واسطے بہت بہت استغفار پڑھتا رہے اور دُعا بھی کرے اللہ تعالیٰ اپنے فضل کرم سے اولاد عطا فرمائے گا۔

تسخیر

کے واسطے تین سو تیرہ ۳۱۳ بار سورۃ اخلاص روزانہ اول و آخر درود شریف پڑھے تمام مخلوق اس سے محبت کرے گی (ترمذی) شریف میں ہے کہ جو کوئی چوتھا کلمہ پڑھے گا اللہ تعالیٰ اس کو دس لاکھ نیکیاں عطا فرمائیگا اور دس لاکھ بُرائیاں مٹائیگا اور دس درجے بلند کرے گا بازار میں یہ کلمہ پڑھنا بہت بڑا درجہ ہے۔

کھانا

کھاتے وقت یہ دُعا پڑھے بِسْمِ اللّٰہِ الَّذِیْ لَا یَضُرُّ مَعَ اسْمِہٖ شَیْءٌ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَآءِ وَھُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ

marfat.com
Marfat.com

پڑھ کر کھائے اگر زہر بھی ہو نقصان نہ دے گی اور کھانے سے فارغ ہو کر یہ دعا پڑھے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَجَعَلَنَا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ اور اگر دوسرے کسی کے گھر کھانا کھائے تو یہ دعا پڑھے اَللّٰھُمَّ بَارِکْ لَھُمْ فِیْمَا رَزَقْتَھُمْ فَاغْفِرْ لَھُمْ وَارْحَمْھُمْ (حصن حصین)

قرضدار

حضرت عائشہ صدیقہؓ سے مروی ہے کہ حضرت ابوبکر صدیقؓ نے فرمایا کہ تو نے وہ دعا سنی ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں سکھائی اور فرمایا کہ حضرت عیسٰے ابن مریم علیہ السلام بھی اپنے ساتھیوں کو یہ ہی دعا سکھلاتے تھے اور فرمایا جو کوئی اس کو پڑھے گا اگر کوہ اُحد کے برابر قرض ہو تو پھر بھی اللہ تعالےٰ اپنے فضل و کرم سے اس کو ادا کر دے گا اور حضرت حسن بصریؒ سے ایک دوست نے عرض کی کہ حضرت مجھے اسم اعظم سکھلا دیجئے فرمایا وضو کر اس نے وضو کیا حسن بصریؒ نے فرمایا پڑھ یَا اَللّٰہُ یَا اَللّٰہُ اَنْتَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَاللّٰہِ اَنْتَ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ اَللّٰہُ اَللّٰہُ اَللّٰہُ وَاللّٰہِ اِنَّکَ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اِقْضِ عَنِّی الدَّیْنَ وَاَرْزُقْنِیْ بَعْدَ دَیْنِیْ رات کو اس دوست نے پڑھا صبح مسجد میں ایک لاکھ درہم قسم قسم کے دیکھے اور ہمیانی کے منہ پر لکھا تھا کہ اگر تو اس سے زیادہ مانگتا تو ہم دیدیتے تو نے جنت کیوں نہیں مانگی وہ پھر حسن بصریؒ کے پاس آیا آپ اس کے ساتھ گئے اور درہموں کو دیکھا وہ آدمی کہنے لگا کہ میں شرمندہ ہوں کہ میں نے جنت کیوں نہیں مانگی

marfat.com

Marfat.com

حضرت حسن بصریؒ نے فرمایا کہ میں نے تجھے یہ اسم کئی بھلائیوں کے لئے سکھلایا ہے حضرت صدیقؓ نے یہی اسم بی بی عائشہ صدیقہؓ کو سکھلائے تھے (غنیۃ الطالبین)

دُعاء

حضرت امام اعظمؒ نے ننانوے بار پروردگار عالم کی دربار سے مسلمانوں کی مغفرت کے لئے دُعاء مانگی۔ بارگاہِ رب العزت کی طرف سے تلقین کی گئی یہ دُعاء کہ جو کوئی صبح و شام یہ پڑھتا ہے ہمارے عذاب سے قیامت کے دن محفوظ رہے گا وہ دُعاء یہ ہے سُبْحَانَ الْاَبَدِیِّ الْاَبَدِ سُبْحَانَ اَحَدٍ الْاَحَدِ سُبْحَانَ الْفَرْدِ الصَّمَدِ سُبْحَانَ رَافِعِ السَّمَآءِ بِغَیْرِ عَمَدٍ سُبْحَانَ مَنْ بَسَطَ الْاَرْضَ عَلَی مَآءٍ جَمَدٍ سُبْحَانَ مَنْ خَلَقَ الْخَلْقَ فَاَحْصٰھُمْ عَدَدًا سُبْحَانَ مَنْ قَسَّمَ الرِّزْقَ وَلَمْ یَنْسَ اَحَدًا سُبْحَانَ الَّذِیْ لَمْ یَتَّخِذْ صَاحِبَۃً وَّلَا وَلَدًا سُبْحَانَ الَّذِیْ لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ وَلَمْ یَکُنْ لَّہٗ کُفُوًا اَحَدٌ ط (شامی)

کشائش رزق

کے واسطے اول و آخر درود شریف پڑھ کر تین سو ۳۰۰ بار اَللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ ط پڑھے پھر کسی سے بات وغیرہ نہ کرے، سو جائے ہمیشہ یہ ورد رکھے انشاءاللہ روزی کشادہ ہو جائے گی،

بیوی : کے پاس جانے سے پہلے یہ دُعاء پڑھے بِسْمِ اللّٰہِ

marfat.com

Marfat.com

الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اَللّٰھُمَّ جَنِّبْنَا الشَّیْطَانَ وَجَنِّبِ الشَّیْطَانَ مَا رَزَقْتَنَا بچہ کو اللہ تعالیٰ شیطان کی لغزشوں سے محفوظ رکھے گا (بخاری) بروایت ابن عباسؓ

پیشاب

جس کا پیشاب بند ہو جائے تو وہ یہ آیت کریمہ بمعہ بسم اللہ شریف دھو کر پلائے انشاء اللہ پیشاب آزاد ہو جائے گا بسم اللہِ الرحمٰنِ الرحیم ط بِسْمِ اللّٰہِ مَجْرٖھَا وَمُرْسٰھَا اِنَّ رَبِّیْ لَغَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ۔

عورت کی بدخوئی

کے واسطے لکھ کر کھلائے یا پلائے انشاء اللہ تابعدار ہو جائے گی وہ آیت کریمہ یہ ہے رَبَّنَا ھَبْ لَنَا مِنْ اَزْوَاجِنَا وَذُرِّیّٰتِنَا قُرَّۃَ اَعْیُنٍ وَّاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِیْنَ اِمَامًا ط

سورۂ کہف

اس سورت کی فضیلت مسند احمد میں ہے کہ ایک صحابی نے سورۂ کہف کی تلاوت شروع کی، ان کے گھر میں ایک جانور تھا اس نے اچھلنا بدکنا شروع کر دیا اس صحابی نے غور سے دیکھا ایک سائبان کی طرح بادل نظر آیا جس نے اُن پر سایہ کر دیا تھا اس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ذکر کیا آپ نے فرمایا وہ سکینہ ہے جو خداوند کریم کی طرف سے قرآن پاک

marfat.com
Marfat.com

کی تلاوت پر نازل ہوتا ہے (صحیحین) میں بھی یہ روایت ہے یہ صحابی اُسید بن حضیرؓ تھے جو کوئی سورۂ کہف کو پڑھے اس کو زمین سے آسمان تک نور ملے گا حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ جس نے سورۂ کہف جمعہ کے دن پڑھی اس کے پاس بیت اللہ شریف تک نورانیت ہوتی ہے اور (مستدرک حاکم) نے مرفوعاً مروی کی ہے کہ جس نے سورۂ کہف جمعہ کے دن پڑھی اس کے واسطے دو جمعہ کے درمیان تک نور کی روشنی رہتی ہے (بیہقی) میں ہے کہ جس نے سورۂ کہف جمعہ کے دن پڑھی اس کے لیے قیامت کے دن نور ہوگا اور احادیث میں ہے کہ جس نے جمعہ کے دن سورۂ کہف پڑھی وہ آٹھ دن ہر قسم کے فتنوں سے محفوظ رہے گا یہاں تک کہ فتنہ دجال کے وقت بھی دجال کے فتنے سے محفوظ رہے گا۔ (ابن کثیر) اَلْکَبِیْرُ جَلَّ جَلَالُہٗ کو روزانہ پڑھنے والا ہر قسم کے مقصود حاصل کرلیتا ہے۔ اَلْمُعِزُّ جَلَّ جَلَالُہٗ کو دو سو بار پڑھنے والا ہر آفت سے محفوظ رہتا ہے۔ اَلْبَصِیْرُ جَلَّ جَلَالُہٗ پنجشنبہ کے دن چاشت سے بعد پانچ سو بار پڑھنے والا جو دُعا مانگے انشاءاللہ قبول ہوگی۔ لَطِیْفُ جَلَالُہٗ جمعہ کے دن یا رات کو بیس ٹکڑوں پر لکھ کر جس کو کھلائے انشاءاللہ تابعدار ہوجائے گا اَلْعَظِیْمُ جَلَّ جَلَالُہٗ کو جو کوئی پڑھ کر پانی پر پھونک کر کھیت میں چھڑکے فصل زیادہ ہوگا۔

marfat.com

Marfat.com

حفاظت

دوکان یا مکان یا فصل وغیرہ کی حفاظت کے واسطے اول وآخر درود نجات تین بار پڑھے پھر الحمد شریف اور آیت کرسی پڑھے پھر سورۂ اخلاص تین بار پھر سورۂ کافرون پھر سورۂ فلق پھر سورۂ والناس پڑھے لیکن ہر درود ہر سورت کے شروع میں اعوذ باللہ وبسم اللہ ضرور پڑھے اس طرح یہ ختم کرکے اپنے دہنے ہاتھ کی سبابہ انگلی پر پھونک کر اس مکان یا دوکان یا فصل کے درمیان کھڑا ہوکر سبابہ انگلی کے اشارے سے اپنے خیال سے حصار دے جس میعاد تک اپنی زبان سے کہے کہ اے اللہ اپنے فضل وکرم سے اس اپنی کلام کی برکت سے ہر قسم کے نقصانات یعنی چور ڈاکوؤں سے نجات اور ہر قسم کی تکلیف دینے والی چیزوں سے حفاظت میں رکھ تجربہ ہے اس میعاد تک اس دوکان یا مکان یا فصل کو اللہ تعالیٰ جل جلالہٗ بجا لاتا ہے یہ تجربہ شدہ کام ہے،

دعائے حاجات

ہر حاجات کے واسطے اول وآخر سو سو بار درود شریف پڑھے پھر یہ کلمات بارہ ہزار ۱۲۰۰۰ بار پڑھ کر دعا کرے انشاء اللہ دعا قبول ہوجائیگی وہ کلمات مبارک یہ ہیں سُبْحَانَ اللّٰہِ الْقَوِیِّ الْقَادِرِ جَلَّ جَلَالُہٗ (استخارہ) کسی کام کے کرنے یا نہ کرنے کے واسطے اول وآخر

marfat.com

Marfat.com

گیارہ گیارہ بار درود شریف پڑھ کر بسم اللہ شریف تین سو بار پڑھے اور ایک بار سورۂ اَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ بِاسْمِ اللّٰه پڑھ کر یہ درود شریف بھی ایک بار پڑھے اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ پھر اپنی حاجت کے واسطے عاجزی سے دُعا مانگ کر قبلہ رُخ ہو کر سو جائے انشاء اللہ خواب میں اشارہ ہو جائے گا بُدھ اور جمعرات اور جمعہ کی رات زیادہ موزوں ہیں۔

بچھو کا زہر، اگر کسی کو بچھو کاٹے تو اس کے واسطے یہ دُعا پڑھ کر مٹھائی پر پھونک کر کھلائے یا شربت پلائے انشاء اللہ زہر چلی جائے گی وہ دعا یہ ہے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ مِنْ شَرِّ كُلِّ عَقْرَبٍ وَّحَيَّةٍ اِنَّهُمْ يَكِيْدُوْنَ كَيْدًا وَّاَكِيْدُ كَيْدًا ۝ فَمَهِّلِ الْكٰفِرِيْنَ اَمْهِلْهُمْ رُوَيْدًا ط ان کلمات کے اول و آخر درود شریف ضرور پڑھیں اور پیاز گرم کر کے اس زخم پر باندھے زہر چلی جائے گی اور سورۂ قُلْ يٰٓاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ ط پڑھ کر نمک پر دم کر کے اس نمک کو پانی میں ڈال کر اس زخم کو دھوئے اس عضو کو پہلے باندھے تاکہ زہر پھیل نہ جائے۔ (دیگر) سانس بند کر کے اول و آخر درود شریف پڑھے پھر یہ آیت کریمہ پڑھ کر پھونکے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ وَاِذَا بَطَشْتُمْ بَطَشْتُمْ جَبَّارِيْنَ ۝ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوْنِ ط انشاء اللہ زہر چلی جائیگی۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے اسی کلام کے ذریعے سے شفا عطا فرمائے گا۔

تسکین قلب پریشانی کی حالت میں دل پر ہاتھ رکھ کر یہ آیت کریمہ سات بار پڑھے انشاء اللہ پریشانی دور ہو جائے گی بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اِنَّ اللّٰهَ يُمْسِكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ اَنْ تَزُوْلَا ج وَلَئِنْ زَالَتَآ اِنْ اَمْسَكَهُمَا مِنْ اَحَدٍ مِّنْ بَعْدِهٖ ط اِنَّهٗ كَانَ حَلِيْمًا غَفُوْرًا ط

سورۃ فاطر رکوع ۵ پارہ ۲۲

marfat.com

Marfat.com

سورۃ الملک کی فضیلت

مسند احمد میں حضرت ابوہریرہ رض کی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قرآن کریم میں تیس آیتوں کی ایک سورۃ ہے جو اپنے پڑھنے والوں کی سفارش کرتی رہے گی یہاں تک کہ اسے بخش دیا جائے گا۔ وہ تَبَارَکَ الَّذِیْ بِیَدِہِ الْمُلْکُ ہے۔

ابوداؤد، نسائی، ترمذی اور ابن ماجہ میں بھی یہ حدیث ہے۔ تاریخ ابن عساکر میں انس بن مالک سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے پہلے کا ایک شخص مرگیا جسکے ساتھ کتاب اللہ میں سے سوائے سورہ ملک کے اور کچھ چیز نہ تھی۔ جب اسے دفن کیا گیا اور فرشتہ اسکے پاس آیا تو یہ سورۃ اسکے سامنے کھڑی ہوگئی۔ فرشتے نے کہا کہ تو کتاب اللہ ہے میں تجھے ناراض کرنا نہیں چاہتا۔ تجھے معلوم ہے کہ تیرے یا اپنے یا اس میت کے کسی نفع نقصان کا مجھے اختیار نہیں۔ اگر تو یہی چاہتی ہے تو اللہ تعالیٰ کے پاس جا کر اسکی سفارش کر۔ چنانچہ یہ سورۃ اللہ تعالیٰ کے پاس جائے گی اور کہے گی کہ خدایا تیری کتاب میں سے مجھے فلاں شخص نے سیکھا اور پڑھا اب کیا تو اسے آگ میں جلائے گا؟ کیا باوجودیکہ میں اسکے سینہ میں محفوظ ہوں اسے عذاب دیگا؟ اگر یہی کرنا ہے تو مجھے اپنی کتاب میں سے مٹا ڈال۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ تو اس وقت سخت غضبناک ہے یہ کہے گی کہ مجھے حق ہے کہ میں اپنی ناراضگی ظاہر کروں۔ پس جناب باری کا ارشاد ہوگا کہ جا میں نے اسے تجھے دیا اور تیری سفارش

Marfat.com

قبول کرلی۔ اب یہ سورۃ اس کے پاس آئے گی اور عذاب کے فرشتے کو ہٹا دے گی اور اس کے منہ سے اپنا منہ ملا کر کہے گی کہ اس منہ کو مرحبا ہو یہی میری تلاوت کیا کرتا تھا، اس سینے کو صد شاباش ہو اس نے یاد کیا تھا۔ ان دونوں قدموں کو مبارک باد ہو یہی کھڑے ہو کر راتوں کو میری قرأت کے ساتھ قیام کیا کرتے تھے۔ اور یہ سورۃ قبر میں اس کی مونس اور غم خوار بن جائے گی۔ اور کوئی ڈر دہشت اسے نہ پہنچنے دے گی۔ اس حدیث کے سنتے ہی تمام چھوٹے بڑے آزاد اور غلام نے اسے سیکھ لیا۔ اس کا نام رسول اللہ نے منجیہ رکھا۔ یعنی نجات دلوانے والی سورۃ۔ طبرانی وغیرہ میں ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ قرآن کریم کی ایک سورت ہے جس نے اپنے پڑھنے والے کی طرف سے خدا سے لڑ جھگڑ کر اسے جنت میں داخل کرایا وہ سورۂ ملک ہے

ترمذی شریف میں ہے کہ کسی صحابی نے جنگل میں ڈیرا لگا لیا جہاں ایک قبر بھی تھی لیکن اسے علم نہ تھا۔ اس نے سنا کہ کوئی شخص سورۃ ملک پڑھ رہا ہے اور اس نے سورہ ملک پوری پڑھی۔ صحابی نے آکر نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سارا واقعہ بیان کیا۔ آپؐ نے فرمایا کہ یہ سورۃ ملک روکنے والی ہے۔ یہ سورۃ نجات دینے والی ہے جو عذاب قبر سے روکنے والی ہے۔ ترمذی میں ہے کہ حضورؐ سونے سے قبل سورہ الم سجدہ اور سورہ ملک ضرور پڑھ لیا کرتے تھے۔ حضرت طاؤس کی روایت ہے کہ یہ دونوں سورتیں قرآن کی اور سورتوں سے ستر نیکیاں زیادہ فضیلت رکھتی ہیں

marfat.com

Marfat.com

طبرانی میں ہے کہ حضورؐ نے فرمایا کہ میری دلی منشا یہ ہے کہ یہ سورت میری امت میں سے ہر ایک کے دل میں رہے۔ مسند عبد بن حمید میں ہے کہ حضرت ابن عباسؓ نے ایک شخص سے فرمایا کہ آ میں تجھے ایسا تحفہ دوں کہ تو خوش ہو جائے۔ تبارک الذی پڑھا کر۔ اور اسے اپنے اہل وعیال اور بچوں کو اور پڑوسیوں کو سکھا یہ سورت نجات دلوانے والی اور شفاعت کرنے والی ہے۔ قیامت کے دن اپنے پڑھنے والے کی طرف سے خدا تعالیٰ سے سفارش کرے گی اور اسے عذاب سے بچائے گی اور عذاب قبر سے بھی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ میں تو چاہتا ہوں کہ یہ سورت میرے ایک ایک امتی کے دل میں ہو

(ابن کثیر)

سورۃ یٰسین کی فضیلت

ترمذی شریف میں ہے کہ ہر چیز کا ایک دل ہوتا ہے۔ قرآن پاک کا دل سورۂ یٰسین ہے۔ سورۂ یٰسین کے پڑھنے والے کو دس قرآن پاک ختم کرنیکا ثواب ہے۔ اور حدیث میں ہے کہ جو شخص رات کو سورہ یٰسین پڑھ لے وہ بخش دیا جاتا ہے۔ اور جو سورۂ دخان پڑھ لے اسے بھی بخش دیا جاتا ہے۔

مسند احمد کی حدیث ہے کہ سورۂ بقرہ قرآن کی کوہان ہے اور اس کی بلندی ہے اسکی ایک ایک آیت کیساتھ اسی اسی فرشتے نازل ہوتے ہیں۔ اسکی ایک آیت (آیت الکرسی) عرش کے نیچے سے لائی گئی ہے سورۂ یٰسین قرآن پاک کا دل ہے۔ اسے جو شخص نیک نیتی سے

Marfat.com

خدا کی رضا جوئی کیلئے پڑھے۔ اس کے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں
اسے ان لوگوں کے سامنے پڑھو جو سکرات کی حالت میں ہوں۔
بعض علماء کرام کا قول ہے کہ جس سخت کام کے وقت سورۂ یٰسین
پڑھی جاتی ہے اللہ تعالیٰ اسے آسان کر دیتے ہیں۔ مرنے والے کے
سامنے جب اسکی تلاوت ہوتی ہے تو رحمت و برکت نازل ہوتی ہے اور
روح آسانی سے نکلتی ہے۔ مشائخ نے یہ بھی فرمایا ہے کہ ایسے وقت
سورۂ یٰسین پڑھنے سے اللہ تعالیٰ تخفیف کر دیتا ہے اور آسانی ہو جاتی
ہے۔ بزار میں فرمانِ رسول ہے کہ میں چاہتا ہوں کہ میری امت
کے ہر فرد کو یہ سورۃ یاد ہو۔ (ابن کثیر)۔

تسبیح تراویح

سُبْحَانَ ذِی الْمُلْكِ وَالْمَلَكُوْتِ سُبْحَانَ ذِی الْعِزَّةِ وَالْعَظَمَةِ
پاک ہے زمین کی بادشاہی والا اور آسمانوں کی بادشاہی والا پاک ہے عزت والا اور بزرگی والا
وَالْهَيْبَةِ وَالْقُدْرَةِ وَالْكِبْرِيَآءِ وَالْجَبَرُوْتِ سُبْحَانَ الْمَلِكِ
اور ہیبت والا اور قدرت والا اور بڑائی والا اور دبدبے والا پاک ہے بادشاہ زندہ رہنے
الْحَيِّ الَّذِیْ لَا يَنَامُ وَلَا يَمُوْتُ سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ رَبُّنَا وَرَبُّنَا
والا جو نہ سوتا ہے اور نہ مرے گا۔ بہت پاک ہے بہت پاکیزگی والا ہے ہمارا رب اور
الْمَلٰٓئِكَةِ وَالرُّوْحِ اَللّٰهُمَّ اَجِرْنَا مِنَ النَّارِ يَا مُجِيْرُ يَا مُجِيْرُ
فرشتوں کا رب اور روح کا۔ اے اللہ پناہ دے ہم کو دوزخ سے۔ اے پناہ دینے والے

marfat.com

Marfat.com

مُصنّف کتاب کا خاندانی پس منظر

حمد و ثنا اس وحدہٗ لاشریک خدا کیلئے ہے جو اپنی ذات و صفات میں لاشریک ہے۔ سب مخلوق اسکی محتاج ہے وہ کسی کا محتاج نہیں۔ اور درود و سلام اس نبی آخر الزمان کیلئے ہے جو اپنی نبوت کے مرتبہ میں بے مثال ہے۔ اور جس پر نازل کیا ہوا قرآن کریم باقی تمام کتب الہیہ اور صحائف آسمانی میں لاشریک ہے۔ اور جسکی امت باقی امتوں کے مقابلہ میں لاشریک ہے۔ اور جسکا لایا ہوا دین اسلام باقی تمام ادیان و مذاہب کے مقابلہ میں لاشریک ہے۔ خلفائے راشدین، اولیائے عظام، علما، صلحا، اولاد رسول مقبول پر درود و سلام ہو

اَمّا بَعد، بندہ خادم الفقراء والعلماء محمد افضال حسین چشتی عفا اللہ عنہ، ناظرین کی خدمت میں عرض کرتا ہے کہ اخی المکرم پیر طریقت حضرت مولانا عبدالعزیز صاحب نقشبندی ہزاروی مدظلہ العالی کی تصانیف کا مطالعہ کیا اور مسلمانوں کیلئے ان کتب کو بے حد مفید پایا۔ اور حضرت اخی المکرم کی دینی خدمات اور علمی جہاد سے بے حد مسرور ہوا اللہ تعالیٰ آپ کی کاوشوں کو شرف قبولیت سے نوازے۔ آمین

ذہن میں بار بار یہ بات آتی تھی کہ چونکہ حضرت والا کا تعلق ایک علمی خاندان سے ہے اس خاندان کا تعارف آپکی تصانیف سے ہو تو مفید ہوتا حضرت مولانا عبدالعزیز صاحب مدظلہ العالی کراچی سے اپنے وطن ہزارہ

marfat.com

Marfat.com

تشریف لائے اور بندہ کو بھی شرف ملاقات بخشا۔ اور جو بات عرصہ سے ذہن میں تھی عرض کر دی۔ حضرت نے فرمایا کہ یہ کام تمہارے ذمہ ہے خاندان کا تعارف اور مختصر حالات لکھ دو۔ تاکہ اسکو کتاب میں شامل کر کے اشاعت کر دی جائے۔ آپ کے حکم کی تعمیل کرتے ہوئے یہ چند سطور ناظرین کی خدمت میں پیش کرتا ہوں۔

مصنف کتاب کا خاندان

قال اللہ تعالیٰ. وَجَعَلْنَاكُمْ شُعُوبًا وَّقَبَآئِلَ لِتَعَارَفُوْا

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ کہ اے لوگو! میں نے تمہاری قومیں بنائیں تاکہ تم ایک دوسرے کی پہچان اور شناخت کر سکو۔

اور قیامت کے دن اعمال پر فیصلہ ہوگا۔ اور وہاں نسب کا کوئی لحاظ نہ ہوگا۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے فَلَآ اَنْسَابَ بَيْنَهُمْ يَوْمَئِذٍ وَّلَا يَتَسَآءَلُوْنَ ۔ قیامت کے دن قوم کا نہ پوچھا جائیگا اور نسبی شرافت پر بخشش نہ ہوگی بلکہ اعمال دیکھے جائیں گے اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقَاكُمْ ۔ خدا کے نزدیک مکرم اور باعزت وہ شخص ہے جو زیادہ تقویٰ رکھتا ہو۔ جس کے اعمال نیک ہونگے اور عقائد صحیح ہوں گے وہ نجات پائیگا۔

جو شجرہ مجھے ملا ہے اسکی نقلیں عدالت زمانہ حال میں موجود ہیں اور بندوبست سال ۱۸۷۲ء کی کتابوں میں موجود ہے

مصنف کتاب حضرت مولانا عبدالعزیز صاحب مدظلہ العالی بائی خیل سواتی قبیلہ سے تعلق رکھتے ہیں۔ اس قبیلہ کے سربراہ بازوخان

marfat.com

Marfat.com

صاحب کے پکھلی میں آنے کا سبب یہ ہوا تھا کہ اس وقت پکھلی کا سربراہ جو نواب تھا وہ سخت عیاش اور شرابی تھا اس نے تمام لوگوں کو گمراہ کر دیا تھا۔ اسوقت گلی باغ میں دیوانہ راجا بابا حیات تھے اور بونیر کے پیر بابا رحمۃ اللہ علیہ بھی حیات تھے۔ اور علاقہ بھوگڑمنگ کے جناب غازی جلال بابا رحمۃ اللہ علیہ بھی حیات تھے اور ان بزرگوں نے سوچا کہ اس شرابی نواب کی موجودگی میں لوگ مکمل طور پر گمراہ ہو جائیں گے۔ کیوں نہ اس کے خلاف جہاد کا فتویٰ دیا جائے۔ چنانچہ ان حضرات نے نواب کے خلاف جہاد کا اعلان کر دیا۔ تو لوگوں نے اپنے نواب کے خلاف جہاد کر کے علاقہ پر قبضہ کر لیا اور جگہ جگہ سربراہ مقرر کر دیئے۔ پھر ان بزرگوں نے لوگوں کی اصلاح کرنا شروع کی۔ حضرت جلال بابا رحمۃ اللہ علیہ جو پہلے بھی علاقہ بھوگڑمنگ کے رہنے والے تھے یہ وہیں رہ گئے کچھ بدطینت اور بدمعاش قسم کے لوگوں نے حضرت بابا جلال رحمۃ اللہ علیہ کو شہید کر دیا اس طرح بابا جلالؒ نے حق کی خاطر اپنی جان کا نذرانہ پیش کیا۔

آپ کی آخری آرام گاہ درہ بھوگڑمنگ میں ہے۔ نور اللہ مرقدہٗ۔ اس بنا پر جناب بازو خان صاحب

marfat.com

Marfat.com

غازی جلال بابا کی فوج میں سوات سے پکھل میں وارد ہوئے اور جب غازی جلال بابا کی فوج نے پکھل فتح کر کے مستقل قبضہ کر لیا تو بازو خان کو مقام خاکی تحصیل مانسہرہ ہزارہ میں جگہ دی گئی اور اس طرح بازو خان نے خاکی میں سکونت اختیار کر لی۔ بازو خان کا ایک بیٹا فاروق خان ہوا۔ اور فاروق خان کے دو بیٹے مہر شاہ خان اور شہزادہ خان ہوئے۔ مہر شاہ خان کے چار بیٹے ہوئے۔ سمندر خان محب اللہ خان، مہر اللہ خان، عنایت اللہ خان۔ محب اللہ خان سے مصنف کتاب کا خاندان چلا۔ محب اللہ خان کا ایک بیٹا نور علی خان تھا اور نور علی خان کی اولاد سے علماء کا سلسلہ شروع ہوتا ہے۔

نور علی خان کا بیٹا مولانا محمد لطیف خان نے دینی تعلیم حاصل کر کے دنیاداری سے کنارہ کش ہو کر علاقہ جبوڑی کے قریب چیلہ نامی گاؤں میں مسجد کی امامت اور قرآن پاک کی تعلیم دینے کا سلسلہ شروع کر لیا اور پوری زندگی اسی دینی خدمت میں گذار دی اور وہیں انتقال فرمایا اور چیلا کے قبرستان میں پرانے توت کے درخت کے نیچے آپ کا مزار ہے (نور اللہ مرقدہ)

مولانا لطیف خان صاحب کا ایک بیٹا تھا مولانا محمد ظریف صاحب ابتدائی تعلیم اپنے والد ماجد سے حاصل کی، اور مختلف اساتذہ سے تعلیم حاصل کر کے، تحصیل مانسہرہ بٹل کے قریب کے علاقہ میں دینی خدمات انجام دیتے رہے اور آخر عمر تک بٹل کے بمقام چلندری میں ہی رہے اور وہیں انتقال فرمایا اور چلندری کے قبرستان میں آپکی قبر ہے۔

marfat.com

Marfat.com

مولانا ظریف خان صاحب کے تین بیٹے تھے (۱) مولانا غلام علی صاحب (۲) مذہبی صاحب (۳) مولانا خائستہ گل صاحب۔ مولانا خائستہ گل اپنے دور میں مشہور و معروف تھے۔ آپنے دینی تعلیم حاصل کرکے پوری زندگی اپنے والد ماجد کی جگہ چلندگی میں امامت کرتے رہے، اور ہر وقت ذکر الٰہی میں مشغول رہتے اور چلندی میں ہی آپنے انتقال فرمایا۔ اور وہیں آپ کی قبر ہے۔ نور اللہ مرقدہٗ،

آپ کے چھ بیٹے تھے، مولانا امیر عبداللہ صاحب، زید اللہ صاحب عبداللہ صاحب، مولانا حلیم اللہ صاحب، مولانا فیروز صاحب۔ رحمت اللہ صاحب مولانا امیر عبداللہ صاحب نے دینی تعلیم حاصل کرکے اپنے والد صاحب کی جگہ چلندی میں قیام کیا اور دینی خدمات انجام دیتے رہے۔ آپ صوفی کامل تھے ہر وقت تبلیغ اور ذکر الٰہی میں مشغول رہتے۔ آپ پر ہر وقت خشیت الٰہی کا غلبہ رہتا تھا۔ راقم المعروف محمد افضل چیشتی نے جب بھی آپ سے ملاقات کی تو قبر اور حشر کو یاد کرتے اور روتے دیکھا۔ آپ کی قبر بھی چلندگی میں ہے نور اللہ مرقدہٗ، آپ کے پانچ بیٹے ہیں۔ مولوی عبدالحنان، محمد ایوب، عبدالجلیل، محی الدین، عبدالرشید مولانا خائستہ گل کے دوسرے شاہزادے مولانا فیروز صاحب زندہ ہیں اور ضعیف العمر ہیں اور اپنے علاقہ چلندگی میں دینی خدمات انجام دے رہے ہیں۔ آپ کے دو بیٹے ہیں مولوی محمد اسحاق صاحب اور مرخطاب صاحب۔

مصنف کتاب کا سلسلہ نسب مولانا غلام علی صاحب کی اولاد سے ہے،

Marfat.com

آپ دینی تعلیم حاصل کر کے مختلف مقامات پر دینی خدمات انجام دیتے رہے۔ آخر میں بٹل کے قریب سالدھار نامی جگہ میں رہائش پذیر ہوئے۔ پوری زندگی مسجد کی خدمت، تلاوت قرآن پاک اور ذکرِ الٰہی میں مشغول رہے اور زندگی کے آخری ایام میں اپنے فرزند ارجمند مولانا محمد حسین صاحب کے گھر مقام بکی میں رہے آپ ہمیشہ نماز اور ذکر الٰہی میں مصروف رہتے۔ آپ کا انتقال بکی میں ہوا اور بکی میں شہید بابا کے مزار کے احاطہ میں آپ کی قبر ہے نوراللہ مرقدہٗ، آپکے پانچ بیٹے اور تین بیٹیاں تھیں۔ مولانا سمندر صاحب۔ مولانا محمد قلندر صاحب مولانا محمد حسین صاحب۔ مولانا محمد یعقوب صاحب۔ مولانا محمد سلیمان صاحب

حضرت مولانا محمد سمندر صاحبؒ دینی تعلیم حاصل کر کے بٹل کے قریب مقام سالدھار میں اپنے والد ماجد کے ساتھ امامت اور تعلیم کا فریضہ ادا کرتے رہے۔ عبادت، ریاضت، ذکر الٰہی آپکا مشغلہ تھا۔ اور اولیائے کرام سے بھی آپکا تعلق تھا۔ سلسلۂ نقشبندیہ میں حضرت مولانا محمد اسحاق صاحب شنئی بالا والوں سے جنکا ذکر اس کتاب میں بھی ہے آپ مرید تھے۔ آپ نے اپنے والد ماجد کی زندگی میں انتقال فرمایا اور موضع سالدھار میں مسجد کے احاطہ میں آپکی قبر مبارک ہے۔ نوراللہ مرقدہٗ

آپ کے تین صاحبزادے اور دو صاحب زادیاں ہیں۔ (۱) مولانا عبدالعزیز صاحب نقشبندی مدظلہٗ مصنف کتاب ھذا

marfat.com

Marfat.com

(۲) مولانا محمد ہارون صاحب، (۳) حوالدار محمد عباس شہید صاحب
مولانا عبدالعزیز صاحب مدظلہ دینی تعلیم حاصل کرکے ہزارہ و پنجاب
میں تدریس خطابت و تبلیغ اور تصنیف کے فرائض سرانجام دیتے رہے۔

آپ قطب وقت شیخ طریقت خواجہ محمد اسحاق نقشبندی مجددی
ساکن شنئی بالا تحصیل و ضلع مانسہرہ ہزارہ، کے سلسلہ نقشبندیہ میں
خلیفہ مجاز بھی ہیں، شریعت و طریقت کے عالم ہیں۔ عرصہ دراز سے
ہزارہ سے کراچی تشریف لے گئے، آپ ہر وقت ذکر و فکر میں مشغول
رہتے ہیں اور مذہبی کتابوں کی تالیف و اشاعت آپ کی زندگی کا بہترین
مشغلہ ہے، آپ کی عبادت، ریاضت، ذکر الٰہی، تقویٰ، اور اخلاص
دین سے محبت اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے والہانہ عشق کو دیکھکر
قرآن پاک کی یہ آیت کریمہ زبان پر آجاتی ہے ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ
يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَاءُ ۔

حضرت مولانا مدظلہ پر اللہ تعالیٰ نے بہت فضل و کرم فرمایا ہے
اور اپنی خاص نعمتوں سے نوازا ہے۔ آپ حج بیت اللہ کی سعادت
بھی حاصل کر چکے ہیں۔ آپ ضعیف العمر ہیں اللہ تعالیٰ سو صوف کا
سایہ تادیر ہم پر قائم رکھے آمین۔ آپکی اہلیہ محترمہ نہایت نیک پارسا
صوم و صلوٰۃ کی پابند اور تہجد گذار ہیں۔

آپ کے چھ بیٹے اور تین بیٹیاں ہیں۔ مولانا عبدالقیوم صاحب
عالم دین ہیں اور کراچی میں خطیب ہیں۔ مولانا عبدالمتین صاحب
علامہ بنوری ٹاؤن سے فارغ ہیں اور ایک مدرسہ کے مہتمم ہیں اور جامع مسجد الکرم

marfat.com
Marfat.com

میں خطیب ہیں، اور عالم باعمل ہیں۔ مولانا عبدالرزاق عزیز صاحب عالم فاضل اور عظیم مجاہد ہیں جمعیتہ علمائے اسلام کے رہنما اور مشہور سیاسی لیڈر ہیں اور کراچی میں ایک دینی ادارہ جامعہ عثمانیہ شیرشاہ کے مہتمم بھی ہیں۔ جناب عبدالستار صاحب۔ عبدالرؤف صاحب۔ عبدالودود صاحب۔ مولانا کے چھوٹے فرزند عبدالودود صاحب پاکستان کے مشہور پیر طریقت شیخ المشائخ حضرت مولانا عبدالمالک صاحب نقشبندی خانیوال والوں کے داماد ہیں۔ مولانا کے تین داماد ہیں۔ (۱) مولانا فضل الرحمن صاحب کراچی میں خطیب ہیں۔ آپکے فرزندوں میں دو عالم فاضل ہیں۔ (۱) مولانا محمد طاہر صاحب حافظ قرآن ہیں اور علامہ بنوری ٹاؤن سے فارغ ہیں (۲) مولانا حمیدالرحمن صاحب حافظ قرآن اور دارالخیر بکسابیٹری کراچی سے فارغ ہیں

(۲) مولانا نور محمد صاحب، آپ پاکستان ٹوبیکو کمپنی کی جامع مسجد میں خطیب ہیں (۳) مولانا قاری عبدالرشید صاحب، آپ برصغیر کے مشہور عالم استاد العلماء حضرت مولانا محمد رسول خان صاحبؒ کے پوتے ہیں اور ایک اچھے خطیب ہیں۔

مولانا محمد سمندر صاحبؒ کے دوسرے صاحبزادے حضرت مولانا محمد ہارون صاحبؒ ہیں۔ آپ نے دینی تعلیم حاصل کر کے کوئٹہ بلوچستان کو دینی خدمات کیلئے منتخب فرمایا، پوری زندگی کواری روڈ کوئٹہ کی جامع مسجد میں امامت وخطابت کے فرائض

marfat.com

Marfat.com

انجام دیتے رہے۔ تلاوت قرآن ذکر الٰہی اور نوافل میں مشغول رہنا آپکا پسندیدہ مشغلہ تھا۔ آپ ۱۹۷۴ء میں عیدالفطر کی نماز ادا کرنے عیدگاہ تشریف لے گئے اور نماز کے بعد غائب ہو گئے۔ آپ بڑھاپے میں مجذوب ہو گئے تھے کبھی آپ بے ہوش ہوتے اور کبھی بے خود ہوتے۔ تلاش بسیار کے باوجود کوئی پتہ نہ چلا۔ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

آپ کے چھ بیٹے ہیں۔

(۱) مولانا محمد یوسف صاحب۔ آپ عالم دین ہیں اور والد ماجد کی جگہ خطیب ہیں (۲) محمد یونس صاحب (۳) غلام جیلانی صاحب (۴) غلام ربانی صاحب (۵) غلام رسول صاحب (۶) عمر فاروق صاحب

آپ کے دو داماد ہیں (۱) مولانا عبدالمتین صاحب جن کا ذکر اوپر گذر ہو چکا ہے (۲) مولانا محمد یونس صاحب آپ ایک اچھے عالم اور مسجد شہدا لاہور میں خطیب ہیں۔

مولانا محمد سندھ خان صاحبؒ کے تیسرے صاحبزادے حوالدار محمد عباس صاحبؒ تھے۔ آپ فوج میں ملازم تھے اور کشمیر کے محاذ پر پانڈو نامی پہاڑوں پر شہید ہو گئے نور اللہ مرقدہ اور وہیں آپ کی قبر ہے

حضرت مولانا سندھ صاحبؒ کے دلماد

(۱) جناب مولانا عبدالرشید صاحب، آپ کراچی میں عرصہ دراز تک خطیب رہے، اب ضلع مانسہرہ بٹل میں سالدھار نامی مقام میں مقیم ہیں۔ آپ کی اولاد میں سے مولانا فرید صادق صاحب

marfat.com

Marfat.com

اور مولانا محمد صدیق صاحب مشہور و معروف عالم و فاضل ہیں۔

(۲) مولانا قاضی عبدالرحمٰن صاحب آپ شنکیاری کے قریب خان ڈھیری میں امام ہیں اور وہیں مقیم ہیں۔ آپ کی اولاد میں مولانا عبداللطیف صاحب اور مولانا محمد یونس صاحب مشہور عالم دین ہیں۔ اور مولانا محمد یونس صاحب مسجد شہداء لاہور کے خطیب ہیں اور اشاعت التوحید والسنۃ کے رہنما ہیں۔

حضرت مولانا غلام علی صاحبؒ کے دوسرے صاحبزادے حضرت مولانا محمد قلندر صاحبؒ تھے۔ تعلیم حاصل کر کے پوری زندگی مقام جبوڑی تحصیل (مانسہرہ) کی جامع مسجد میں امام و خطیب رہے اور طلباء کو دینی تعلیم کے زیور سے آراستہ کرتے رہے۔ اکثر اوقات عبادت اور ذکر الٰہی میں مشغول رہتے۔ آپ نے جبوڑی میں انتقال فرمایا۔ اور آپکی قبر مبارک مسجد کے سامنے قبرستان میں ہے۔

نور اللہ مرقدہٗ۔ آپکا ایک صاحب زادہ ہے۔ جناب غلام عیسیٰ صاحب ہائی سکول میں مدرس اسلامیات ہیں۔

حضرت مولانا غلام علی صاحبؒ کے تیسرے فرزند حضرت مولانا محمد حسین صاحب تھے۔ آپ نے دہلی اور جامع مسجد فیصل آباد میں ابتدائی تعلیم حاصل کی۔ امیر المجاہدین حضرت مولانا محمد اسحاق صاحبؒ آپ کے اساتذہ میں سرفہرست ہیں۔ فراغت کے بعد بمقام بکی علاقہ بھوگڑ منگ میں آپ نے سکونت اختیار کر لی۔ پچاس برس تک دینی خدمات انجام دینے کے بعد

marfat.com

Marfat.com

وہاں سے نقل مکانی کرکے اچھڑیاں تشریف لے گئے اور آخر وقت تک وہیں قیام پذیر رہے۔ پوری زندگی عبادات وریاضت وذکر الٰہی میں گذار دی۔ اچھڑیاں میں آپکا انتقال ہوا۔ اور آخری آرام گاہ حضرت مولانا رسول خان جو استاد الاساتذہ تھے کی قبر کے پہلو میں ہے۔ نوراللہ مرقدہٗ۔ آپ کے چھ صاحبزادے اور تین صاحبزادیاں ہیں۔

(۱) مولانا حکیم فضل حق صاحب، آپ دینی تعلیم حاصل کرنیکے بعد پنجاب وہزارہ میں خطابت کرتے رہے۔ آپ نے طب حکمت بھی حاصل کیا اور ماہر طبیب ہیں۔ بمقام مراد پور تحصیل مانسہرہ رہائش پذیر ہیں اور حکمت کا کام بھی کرتے ہیں۔

(۲) مولانا عبداللطیف صاحب، آپ مجذوب ہیں اور گمنامی کی زندگی بسر کر رہے ہیں لوگ انکو بزرگ استاد کے نام سے یاد کرتے ہیں۔

(۳) راقم الحروف محمد فضال حسین۔ دارالعلوم تعلیم القرآن راولپنڈی سے سند فراغت حاصل کی اور وفاق المدارس ملتان سے بھی سند فراغت لی ہے۔ عرصہ دراز تک ضلع پونچھ آزاد کشمیر میں خطابت کرتا رہا اور ہنوز لفظ میں بحمداللہ خطابت ودینی خدمات کا سلسلہ جاری ہے۔ اور روحانی تعلق سلسلہ عالیہ چشتیہ سے ہے اور جماعت اشاعت التوحید والسنۃ میں ایک خادم اسلام کی حیثیت سے کام کر رہا ہوں

(۴) حضرت مولانا غلام نبی صاحب جامعہ صدیقیہ سے فاضل ہیں اور سیوطی فاضل کا کورس بھی مکمل کیا ہے۔ آپ بہترین مقرر ہیں

marfat.com

Marfat.com

مدرسہ اشاعت القرآن اچھڑیاں کے مہتمم بھی ہیں۔ درس قرآن تدریس، توحید وسنت کی اشاعت، شرک وبدعت کی تردید آپ کا بہترین مشغلہ ہے۔

(۵) قاری محمد یوسف صاحب، علامہ محمد یوسف بنوری ٹاؤن سے سند فراغت حاصل کی ہے۔ آپ عالم، حافظ، قاری ہیں اور تبلیغی جماعت کے ساتھ بھی کچھ وقت لگا چکے ہیں۔ اس وقت کوٹلہ میں گورنر ہاؤس کی جامع مسجد میں خطیب کی حیثیت سے خدمات انجام دے رہے ہیں۔ آپ تقویٰ کا پیکر، اخلاص کا نمونہ ہیں۔ ذکر وفکر، عبادت وریاضت آپکا بہترین مشغلہ ہے

حضرت مولانا غلام علی صاحبؒ کے چوتھے فرزند حضرت مولانا محمد یعقوب صاحب۔ آپ نے مدرسہ عالیہ رام پور سے سند فراغت حاصل کی اور وطن واپس تشریف لاکر واہ سمیٹ ورکس ضلع راولپنڈی کی جامع مسجد میں بحیثیت خطیب مقرر ہوئے۔ آپ نے ساری زندگی یہیں گذار دی اور طلباء کو پڑھانے کا سلسلہ بھی جاری فرمایا۔ اس وقت ملک کے بڑے بڑے علماء وفضلاء آپ کے شاگرد ہیں۔ دائرہ تعلیم کو وسیع کرتے ہوئے آپ نے اس علاقہ میں مدرسہ منبع العلوم کی بنیاد رکھی اور مدرسہ میں تعلیم کا سلسلہ شروع فرمایا اور تادم آخر اس سلسلہ سے منسلک رہے۔ بالآخر آپ نے بھی اس دنیا کو خیرآباد کہا۔ آخری آرامگاہ مدرسہ کے احاطہ میں ہے۔ نوراللہ مرقدہٗ۔ آپ صبر وتحمل تقویٰ

marfat.com

Marfat.com

واخلاص کے پیکر تھے، اور اپنے وقت کے قطب تھے۔ آپ استاذ العلماء شیخ الحدیث والتفسیر والفقہ کے نام سے یاد کئے جاتے ہیں۔ آپ کے پانچ صاحبزادے اور پانچ صاحبزادیاں ہیں۔

(۱) مولانا محمد ایوب صاحبؒ۔ آپ جامعہ اسلامیہ اکوڑہ خٹک کے فاضل تھے، بہترین مقرر تھے، اور ڈھوڈیاں ضلع مانسہرہ اسکول میں مدرس اسلامیات تھے۔ ۱۹۸۴ء میں آپکو ایک موذی مرض لاحق ہوگیا جو بالآخر جان لیوا ثابت ہوا، آپکی قبر سیمنٹ فیکٹری کے بڑے قبرستان میں ریلوے لائن کے ساتھ ہے۔ نور اللہ مرقدہٗ آپکا ایک بیٹا اور دو بیٹیاں ہیں

(۲) مولانا محمد یونس صاحب۔ آپ جامعہ اسلامیہ اکوڑہ خٹک کے فاضل ہیں۔ اس وقت اپنے والد ماجدؒ کی جگہ جامع مسجد کے خطیب اور مدرسہ کے مہتمم ہیں، اور دین کی خدمت میں مصروف ہیں

(۳) مولانا قاری محمد طیب صاحب۔ آپ عالم فاضل ہیں اور وفاق المدارس ملتان سے سند یافتہ ہیں، اور مدینہ یونیورسٹی سے بھی فاضل ہیں۔ ممتاز مذہبی رہنما، عربی اور اردو کے بہترین مقرر ہیں آپکو خدا نے فصاحت بلاغت اور شیریں بیانی کا بہت بڑا ذخیرہ عطا فرمایا ہے۔ اب بھی مدینہ منورہ میں ہیں

(۴) محمد یوسف صاحب۔ آپ دینی و دنیاوی تعلیم کے زیور سے آراستہ ہیں۔

(۵) مولانا محمد طاہر صاحب۔ آپ وفاق المدارس کے فاضل ہیں اور لاہور میں رہتے ہیں۔

marfat.com

Marfat.com

آپ کے داماد (۱) شیخ الحدیث مولانا شمس الدین صاحب مدرسہ مفتاح العلوم حیدر آباد سندھ میں مدرّس ہیں

(۲) حضرت مولانا عبدالشکور صاحب۔ خطیب مسجد فاروقیہ سیمنٹ فیکٹری ہری پور میں ہیں

(۳) حضرت مولانا قاری عبدالرزاق صاحب۔ راولپنڈی میں خطیب اور مدرس ہیں۔

(۴) حضرت مولانا حافظ عبدالقدوس صاحب۔ عالم و فاضل ہیں اور فوج میں بحیثیت خطیب ملازم ہیں۔

حضرت مولانا غلام علی صاحب کے پانچویں فرزند حضرت مولانا محمد سلیمان صاحب۔ آپ عالم دین اور صاحبِ کشف وکرامات بزرگ ہیں۔ واہ گاؤں میں تدریس کے فرائض انجام دیتے رہے ہیں۔ بڑے بڑے علماء و فضلاء آپ کے شاگرد ہیں آپ مدرسہ منبع العلوم سمنیٹ کمپنی واہ میں مدرس ہیں۔ آپ صائم النہار اور قائم اللیل ہیں ہمیشہ باوضو رہتے ہیں۔ تقویٰ و اخلاص میں آپکا مقام بہت بلند ہے۔ آپ حج بیت اللہ کی سعادت دو بار حاصل کر چکے ہیں۔ ازدواجی زندگی سے منسلک نہیں ہوئے۔ اللہ تعالیٰ آپکا سایہ ہم پر تادیر قائم رکھے۔ آمین۔

حضرت مولانا غلام علی صاحبؒ کے داماد

(۱) مولانا عبدالمجید صاحب۔ آپ صاحبِ کرامات بزرگ تھے۔ ساری زندگی عبادات و ریاضات میں گذار دی۔ تمت۔

marfat.com

Marfat.com

نقشہ

خاندان بائی خیل سوائی

جناب بازو خان صاحب

فاروق خان صاحب

مہر شاہ خان — شہزادہ خان

سمندر خان — محب اللہ خان — مہر اللہ خان — عنایت اللہ خان

نور علی خان

مولانا محمد لطیف خان رح

مولانا محمد ظریف صاحب رح

مولانا غلام علی صاحب — مولانا خائستہ گل صاحب

مولانا محمد سمندر صاحب — مولانا محمد قلندر صاحب — مولانا محمد حسین صاحب

مولانا محمد یعقوب صاحب — مولانا محمد سلیمان صاحب

مولانا عبدالعزیز صاحب مصنف کتب — مولانا محمد ہارون صاحب رح

حوالدار محمد عباس رح (شہید)

مولانا عبدالقیوم صاحب — مولانا عبدالستار صاحب — مولانا عبدالمتین صاحب

مولانا عبدالرزاق صاحب عزیز — عبدالرؤف صاحب — عبدالودود صاحب

marfat.com

Marfat.com

سفینۃ العارفین

مولانا عبدالعزیز ہزاروی